معلومات
حیدرآباد

جلد ٦ .... شمارہ ۱
آذر سنہ ۱۳۵۵ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع
شائع کردہ۔ محکمۂ اطلاعات۔ حیدرآباد۔ دکن

۹ موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف

اُس کی سب سے اہم ضرورت
قوّت بخش
غِــــذا ہے
.... اگر اسے کارآمد اور چست وچالاک
آدمی بننا ہے
آپ کے بچّے کو ایسی غذا کی ضرورت ہے جو اسے طاقت سے سرشار کردے۔ جو کچھ
اس نشوونما کے زمانے میں وہ کھاتا ہے وہ ایسا ہونا چاہئے کہ نہ فقط لڑکپن کے موجودہ شغل کیلئے
کافی طاقت مہیا کرے بلکہ ایک قدرتی طاقت کا ذخیرہ بنائے۔ تب وہ یقیناً ایک تندرست بچے سے ایک
کارآمد اور چست وچالاک آدمی بنے گا۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ ڈالڈا ہر قسم کے کھانوں کو زیادہ قوت بخش
بناتا ہے۔ ہمیشہ یہ خالص وٹامن دار روغن گھر کے سب کھانوں کیلئے استعمال کیجئے۔ کیونکہ طاقت کی
ہر شخص کو ہر عمر میں ضرورت ہوتی ہے اور ڈالڈا بہت کافی مقدار میں غذا کے اُن اجزا کو
مہیا کرتا ہے جو طاقت کو زیادہ کرتے ہیں، اور اُس کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوّت بخش
DALDA
VANASPATI
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD.

فہرست مضامین

آذر سنہ ۱۳۵۵ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع

سرورق

جین مندر ۔ کنتھل گری ۔ عثمان آباد

نمایش مصنوعات مملکت آصفیہ

جلالت مآب حضرت سلطان العلوم خلداللہ ملکہ مد ظلہم العالی آٹھویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمائیں گے۔

نمائش یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ ہجری مطابق ۳ - دی سنہ ۱۳۵۵ ف مطابق ۷ - نومبر سنہ ۱۹۴۵ع سے باغ عام بلدہ حیدرآباد میں منعقد ہوگی۔

تفصیلات دفتر مجلس نمائش (معاشی کمیٹی) باغ عام حیدرآباد دکن سے حاصل کی جائیں۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — آذر سنہ ۱۳۵۵ف - اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع — شمارہ ۱

احوال واخبار

ہمارا نیا سال - حیدرآباد کے سرکاری سنہ فصلی کا نیا سال نہایت مبارک اور ساز گار حالات میں شروع ہو رہا ہے - عالمی جنگ ، جس نے تقریباً چھ سال تک ساری دنیا کو متزلزل کردیا تھا، ختم ہوچکی ہے - حق کی قوتوں نے بالآخر باطل کی قوتوں پر فتح پائی - تاہم اس عالمگیر قہر نے ہر جگہ اپنے نقوش چھوڑے ہیں - اس کی وجہ سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا اور نوع انسانی کو جن آلام و مصائب سے دو چار ہونا پڑا ان کا ابھی ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جاسکا ہے - فی الحال ہمیں صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ یہ جنگ بنی نوع انسانی کی سب سے زیادہ قیمتی میراث —انسانی حریت و آزادی کے مقدس ادارہ— کو تباہ کرنے میں تقریباً کامیاب ہوچکی تھی -

متحدہ اقوام کے شریک کی حیثیت سے حیدرآباد کو بھی وہ مصائب برداشت کرنے پڑے جو دوسری عالمی جنگ کا لازمی نتیجہ تھے - اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس نے یہ سختیاں خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلیں - ان کا بہادری اور کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد اسے اب ایک اہم کام — معاشیات زمانہ جنگ کی معاشیات زمانہ امن میں تبدیلی— انجام دینا ہے - اس کام کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام وسائل استعمال کرنے پڑیں گے -

یہ فرض کرنا رجائیت اور خوش امیدی کی انتہا ہوگی کہ جنگ کے اختتام کے معنی ہماری مشکلات کے خاتمہ کے ہیں - واقعہ یہ ہے کہ کم سے کم کچھ عرصہ کے لئے ان میں کسی کمی کا بھی امکان نہیں ہے - جنگ کے چھ سالوں نے ایسے بے شمار مسائل پیدا کردے ہیں جو یا تو ہمارے لئے بالکلیہ نئے ہیں یا نئی صورت میں ہمارے سامنے آئے ہیں - ان کو حل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے - اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو نہ صرف پر خلوص اشتراک عمل جاری رکھنا ہوگا بلکہ اگر ضرورت پڑے تو تمام امکانی قربانیوں کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا - حکومت سرکارعالی کی زمانہ جنگ کی حکمت عملی کا یہ بنیادی اصول رہا ہے کہ جہاں ممکن ہو ترغیب سے اور جب قطعی ضروری ہو جبر سے کام لیا جائے - وقت کے تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے اس اصول پر نظر ثانی یا اس میں کوئی کمی بھی مناسب نہیں ہے - جنگ کی وجہ سے نگرانی کے جن احکام کا نفاذ ضروری ہوگیا تھا انہیں اس وقت تک جاری رکھنا ہوگا جب تک حالات معمول پر واپس نہ آجائیں - اس لئے ہمیں اس معاملہ میں کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہ رہنا چاہئے بلکہ ہم سے جو بھی مطالبہ کیا جائے اس کو پورا کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے - صرف اسی طریقہ سے ہمارے مشترکہ مقصد کی تکمیل ہوسکتی ہے -

مثال کے طور پر ریاست کی غذائی صورت حال کو لیجئے - اگرچہ اس میں کافی اصلاح کی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ابھی تک معمول پر واپس نہیں ہوئی ہے - ایسا ہی ملک کے دوسرے حصوں کی طرح ہم ابھی تک پارچہ کی قلت سے دوچار ہیں - اس صورت حال سے نبٹنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ سماج کے غیر معاشرتی عناصر — نفع بازوں

اور ذخیرہ اندوزوں — کے خلاف سہم جاری رکھی جائے ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حکومت اپنی بہترین کوششوں کے باوجود عوام کی بے دریغ تائید و اشتراک عمل کے بغیر چور بازار کے تاجروں کی چالبازیوں کو نہیں روک سکتی ۔ پھر کیا یہ ہمارا اولین فریضہ نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کا قلع قمع کرنے میں حکومت کا ھاتھ بٹائیں جو سماج دشمن سرگرمیوں میں حصہ لیتے اور انہیں آگے بڑھاتے ہیں ؟

حکومت ایک ایسے خاکہ پر عمل شروع کرچکی ہے جس کا مقصد ریاست کی زرعی معیشت کو امداد باھمی کے اصولوں پر منظم کرکے اس کی کایا پلٹ دینا ہے ۔ حکومت کا مطمح نظر یہ ہے کہ پیدا کنندہ اور صارف کے باھمی مفاد کے لئے حصول غذا کے نظام کو جمہوری بنیادوں پر قایم کیا جائے ۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ غلہ وصول کرنے کی موجودہ حکمت عملی میں امداد باھمی کے اصولوں کو شریک کرکے اسے ''تعمیری ،، حکمت عملی بنایا جائے ۔ تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات اور غلہ گوداموں کے ایک وسیع جال کے ذریعہ اس مقصد کو پورا کیا جا رہا ہے ۔ ان اداروں کے قیام کا بنیادی منشاء یہ ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو بددیانت درمیانی آدمی کے پنجہ سے نجات دلائی جائے جس کی ریشہ دوانیاں انہیں اپنی آمدنی کے ایک بڑے حصہ سے محروم کردیتی ہیں ۔ اس لئے پیدا کنندہ اور صارف دونوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ان اداروں کے کامیاب انصرام میں امداد دیں ۔

اس کے علاوہ مستقبل قریب میں ریاست کی ہمہ جہتی ترقی سے متعلق منصوبوں کو بروئے کار لانے کا اہم مسئلہ بھی در پیش ہے ۔ حیدرآباد کو اپنی ترقی کے خاکے اپنے حال وماحول اور اپنے باشندوں کی فطری صلاحیتوں کے لحاظ سے موزوں ترین اصولوں پر مرتب کرنے ہیں ۔ یہ ریاست قدرتی دولت سے مالا مال ہے اور اس طرح معاشی ترقی کے زبردست امکانات رکھتی ہے ۔ حکومت ، ریاست کی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے منصوبے تیار کرچکی ہے ۔ اندازہ ہے کہ ان پر اگلے دس سالوں میں ۲۰۰ کروڑ روپے کے مصارف عاید ہوں گے ۔ اگرچہ وافر مقدار میں محفوظات جمع کئے گئے ہیں پھر بھی یہ بجائے خود آبپاشی ، برقابی ، سڑکوں کی تعمیر اور رسل و رسائل کے ان دوسرے ذریعوں سے متعلق وسیع اسکیموں کو رو بہ عمل لانے کے لئے کافی نہ ہوں گے جو حیدرآباد جیسی بڑی وحدت کے لئے اس قدر ضروری ہیں ۔ اس کے علاوہ تعلیمات اور صحت عامہ جیسے قومی تعمیری محکموں کی روز افزوں سرگرمیوں کے لئے بھی کثیر رقمیں مہیا کرنی ہوں گی ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے فوجی اور غیر فوجی اشخاص کے لئے پھر سے روزگار فراہم کرنے کا پیچیدہ مسئلہ بھی مابعد جنگ ترقی کی اسکیموں کا جزولاینفک ہے ۔ انہیں نفع بخش پیشوں میں جذب کرنے کے لئے نئی راہیں دریافت کرنی ہوں گی ۔ ہمیں جو وسیع کام در پیش ہے اس کے لئے ہماری آمدنی کے موجودہ ذرائع کافی نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں خاطر خواہ لچک موجود ہے ۔ اس کے معنی لازمی طور پر آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کرنے کے ہوں گے تاکہ ان مختلف اسکیموں کی مالی ضروریات کی تکمیل کے لئے سرمایہ کا قابل لحاظ حصہ فراہم کیا جاسکے جن کا مقصد حیدرآباد کو ایک ایسے رتبہ پر پہونچانا ہے جس کا وہ اپنے کثیر قدرتی وسائل کی وجہ سے مستحق ہے ۔

اس مشترکہ مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے بالخصوص ہم میں سے زیادہ دولت مند طبقوں کو ایثار سے کام لینا ہوگا ۔ ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ ان معاملات میں اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم ہم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری عاید ہوتی ہے جتنی کہ حکومت پر ۔ اس ناقابل انکار اور اٹل حقیقت سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ یہاں حیدرآباد میں عوام اور حکومت کے مفادات بالکل ایک ہیں ۔ ہمیں ایثار نفس کے اس بلند اور اعلی معیار کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جو ہمارے اس محبوب اور شفیق فرمانروا نے قایم فرمایا ہے جن کی زندگی ان لاکھوں نفوس کی خدمت کے لئے وقف ہے جو ان کے سایۂ عاطفت میں رہتے بستے ہیں ۔ ان گرانبہا اثاثوں سے مالا مال ہوکر ہم یقین اور اعتماد کے ساتھ آسودہ حالی اور اقبال مندی کی شاہراہ پر گامزن ہوسکتے ہیں ۔

هم قارئین کو سال نو کی مبارک باد دیتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں کہ یہ سال ان کے لئے خوش آیند ثابت ہو۔

* * * * *

''ہفتہ دودھ'' ۔ محافظ صحت غذا کے ایک جزو کی حیثیت سے دودھ کمزور قوی والوں کے لئے عام طور پر اور بچوں حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے خاص طور پر نہایت اہمیت رکھتا ہے ۔ دیگر اقطاع ہند کی طرح حیدرآباد میں ہر سال نومولود بچوں کی ایک بڑی تعداد غذا کی خرابی کے باعث موت کا شکار ہوتی ہے ۔ اندیشہ ہے کہ جنگ کے مخصوص حالات کی وجہ سے صورت حال زیادہ خراب ہوگئی ہے ۔ خالص دودھ کی شدید قلت محسوس کی جارہی ہے ۔ یہ بازار میں ایسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتا جس کی ادائی کم آمدنی والے خاندانوں کے لئے ممکن ہو ۔ یہ صورت حال فوری توجہ کی محتاج ہے ۔ اس کی موثر اصلاح کے ذرائع اور طریقے معلوم کرنے کے لئے پچھلے سال اگسٹ میں شہر کی متعدد نسوانی انجمنوں کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا تھا اور اس غرض سے ایک دودھ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا کہ دودھ کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے ممکن الحصول بنایا جائے ۔ اپنے اس مقصد کی پیش رفت میں اس کمیٹی نے '' ہفتہ دودھ '' منانے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا ۔ اس '' ہفتہ '' کا افتتاح شہزادی نیلوفر صدر انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دست مبارک سے عمل میں آیا ۔

ہرھائی نس شہزادی برار صاحبزادی نفیس النساءبیگم صاحبہ اور مسز سروجنی نائڈو کی طرف سے پیامات وصول ہوئے جن میں اس'' ہفتہ'' کی کامیابی کی تمنا ظاہر کی گئی ہے ۔ اپنے پیام میں ہرھائی نس شہزادی برار نے امید ظاہر کی ہے کہ '' مناسب تائید سے اس کمیٹی کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی جو ہمارے شہریوں اور خاص طور پر غریبوں کے لئے جن کی جسمانی فلاح و بہبود پر ریاست کی مادی خوش حالی کا بڑی حد تک دارومدار ہے عملی فائدہ اور تعلیمی افادیت کا ذریعہ ثابت ہونگی ۔ ''

پروگرام میں نمائش مویشیان ، نمائش اطفال ، نمائش اغذیہ اور دودھ کی غذائی اہمیت پر متعدد لکچر شامل تھے ۔ شہزادی نیلوفر نے جنھیں ریاست کی عورتوں کی فلاح و بہبود سے گہری دلچسپی اور تعلق خاطر ہے شہر میں دودھ کے مراکز قایم کرنے کے لئے انجمن امداد طبی کے سرمایہ سے دس ہزار روپے کا گرا نقدر عطیہ مرحمت فرمایا ۔ اس سمت میں پہلا قدم حشمت گنج میں دودھ کا ایک مرکز قایم کرکے اٹھایا جاچکا ہے جہاں دو سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے فی روبیہ چار سیر دودھ فروخت کیا جاتا ہے ۔ اس مرکز کا افتتاح کرتے ہوے مسز سیاویچ نے (جو منصرم صدر المہام مال کی اہلیہ ہیں) اس بات کا انکشاف فرمایا کہ حکومت نے دودھ کمیٹی کی اس درخواست پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ ایک اور مرکز قایم کرنے کے لئے بارہ ہزار روپے کی منظوری عطا فرمائی جائے ۔

ہم '' ہفتہ دودھ '' کے منتظمین کو ان کی کوششوں کی ابتدائی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ بہت جلد یہ کمیٹی شہر میں دودھ کے مرکزوں کی ایک بڑی تعداد قایم کرنے کے قابل ہو جائے گی ۔ ہم عوام سے اور خاص طور پر ان لوگوں سے جنھیں انسانی ہمدردی کے کاموں سے دلچسپی ہے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس انسانی مقصد کو آگے بڑھانے میں ممکنہ سعی کریں ۔

* * * *

ہمارے نئے صدرالمہام فینانس ۔ حیدرآباد کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس کے محکمہ فینانس کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے اعلی درجہ کے ماہرین مالیات کی خدمات حاصل ہوتی رہی ہیں ۔ اس سلسلہ کی تازہ ترین کڑی آنریبل مسٹر زاھد حسین سی ۔ آئی ۔ ای ہیں ۔ آپ کا تعلق '' انڈین آڈٹ اینڈ اکاونٹس سروس '' سے ہے جس میں آپ نے سنه ۱۹۱۸ع میں شرکت کی ۔ حیدرآباد میں صدر المہامی کے عہدہ کا جائزہ لینے سے پہلے آپ ہندوستانی ریلوے بورڈ کے مالیاتی کمشنر تھے ۔ یہ حکومت ہند کے تحت ان عہدوں میں سے ایک ہے جن پر فائز ہونا خاص

امتیاز سمجھا جاتا ہے ۔ آنریبل مسٹر زاھد حسین تیسرے ہندوستانی ہیں جو اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ ہمارے نئے صدرالمہام فینانس نے جن دوسرے اہم عہدوں کی ذمہ داری سنبھالی ان میں محکمہ رسد حکومت ہند کے مشیر مالیات اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے کنٹرولر حسابات و تنقیح کے عہدے بھی شامل ھیں ۔ موصوف کی سرکاری زندگی کے اس اجمالی تذکرہ سے معلوم ہوگا کہ آنریبل مسٹر زاھد حسین کو مالیاتی کام انجام دینے اور اس کی گتھیوں کو سلجھانے کے کثیر مواقع حاصل رہے ھیں ۔ اس طرح وہ سب سے بڑی ہندوستانی ریاست میں اپنے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تمام ضروری صلاحیتوں سے لیس ھیں ۔

حیدرآباد موصوف کی صلاحیتوں کے لئے ایک وسیع میدان فراہم کرتا ہے ۔ یہاں انہیں جو سب سے زیادہ اہم کام انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ ما بعد جنگ ترقی سے متعلق حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ وسیع لائحۂ عمل کو روبہ عمل لانے کے لئے مناسب سرمایہ فراہم کرنے کے ذریعے اور طریقے معلوم کئے جائیں ۔ موصوف کو ان قومی تعمیری محکموں کے روز افزوں مطالبوں کو بھی پورا کرنا ہوگا جن کی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔

حکومت سرکارعالی لائق ستائش ہے کہ جنگ کی وجہ سے عاید شدہ غیرمعمولی بار اوردوسری اہم مالیاتی ذمہ داریوں کے باوجود ریاست کے زمانہ جنگ کے ساتوں موازنے فاضلات پر مشتمل رہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ حکومت نے کثیر محفوظات (تقریباً ۲۰ کروڑ روپے) جمع کرلئے ھیں جن کی بدولت وہ ما بعد جنگ ترقی کی بعض اسکیموں کو شروع کرسکے گی ۔ یہ پچھلے ۳۰ سالوں میں ریاست کے مالیاتی وسائل کے منصفانہ استعمال کی وجہ سے ممکن ہوسکا۔

ہماری ریاست کا مالیاتی نظام وقت کی کسوٹی پر کامیابی کے ساتھ پرکھا جاچکا ہے تاہم اس کے یہ معنی نہیں ھیں کہ موجودہ حالات کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب تبدیلیوں کے بغیر آیندہ بھی وہ اس امتحان میں پورا اترے گا ۔ ممکن ہے کہ اس کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کے لئے اس میں تھوڑے بہت تغیر و تبدل کی ضرورت ہو ۔ ہماری یہ دلی امید ہے کہ مالیاتی معاملات میں آنریبل مسٹر زاھدحسین کی مہارت گوناگوں صلاحیتیں اورپختہ کارانہ تجربہ حیدرآباد کے مالیاتی موقف کومزید تقویت پہونچانے کا باعث ہو ۔ ہم موصوف کے دور صدر المہامی کی کامیابی کے متمنی ھیں۔

سکہ قرطاس کی صورت حال ۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ حکومت سرکارعالی کے زر کاغذی کی گردش میں بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ اس واقعہ سے حکومت کی ہر دلعزیزی اور مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے۔ زر کاغذی حیدرآباد میں پہلی مرتبہ سنہ ۱۳۲۸ف میں یعنی ۲۷ سال پہلے رائج کیا گیاتھا ۔ اس مدت میں سالانہ تقریباً ۱۳۰ لاکھ کے حساب سے خام گردش میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ سنہ ۱۳۵۳ف (۴۴ - ۱۹۴۳ع) کے ختم پر خام اور خالص گردش کی میزان علی الترتیب ۳۵۴۵،۲۱ لاکھ اور ۳۴۲۰۰۳۸ لاکھ تھی۔

زرکاغذی کی طمانیت کے لئے ایک علحدہ مدمحفوظ قائم ہے جو چاندی کے سکوں اورحکومت ہند اور حکومت سرکارعالی کے تمسکات پر مشتمل ہے ۔

زر کاغذی کی اجرائی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار روپے کے نوٹ سب سے کم اور ایک روپے کے نوٹ سے زیادہ مقبول ھیں ۔ آخرالذکر نوٹ زیر گشت سکوں کی مجموعی تعداد کا تقریباً ۷۰ فی صد ھیں ۔

یاد ہوگا کہ خورداد سنہ ۱۳۵۳ف میں ریاست کے صیغہ کرنسی کو تین سال کے لئے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت منتقل کیا گیاتھا ۔ اس مدت کے ختم ہونے پر یہ صیغہ اسٹیٹ بنک کا جزو بن جائے گا ۔

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف

قومی تعمیری محکموں کے لئے ۴۰ فی صد آمدنی کی تخصیص

تنظیم ما بعد جنگ کا حوصلہ مند لائحہ عمل

مملکت حیدرآباد کے زمانہ جنگ کے ساتوین موازنہ میں ۳۳ء۳۳ لاکھ روپے کی بچت بتائی گئی ہے اور کسی جدید محصول بندی کی تجویز نہیں ہے۔ اس کے برخلاف محصول زاید منافع کی تنسیخ کی توقع ظاہر کی گئی ہے (یہ ان دو محاصل میں سے ایک ہے جو زمانہ جنگ میں عاید کئے گئے تھے۔ دوسرا محصول محصول تمبا کو ہے)۔ یہ ریاست کے محاصل میں اضافہ کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ غریبوں اور ناداروں کو امداد بہم پہونچانے کی غرض سے لگایا گیا تھا۔

۱۳۵۵ف کے تخمینے ، ما بعد جنگ زمانہ میں منصربہ بندی کی فوری ضرورت اور معاشیات زمانہ جنگ کی معاشیات زمانہ امن میں سہولت بخش تبدیلی کے لئے راستہ ہموار کرنے کے شدید مطالبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب کئے گئے ہیں ۔ اسلئے فطری طور پر ریاست کی صنعتوں کو باقاعدہ اور منظم طور پر فروغ دینے ، فوج سے علحدہ ہونے والے فوجی اوز غیر فوجی اشخاص کے لئے نیا روزگار فراہم کرنے ، افراط زر کے انسداد اور نگرانی سے متعلق دوسری تدابیر کو جاری رکھنے اور ان کے کامیاب نفاذ کے لئے ذریعے اور طریقے معلوم کرنے سے متعلق مسائل پر غور و خوض کو تمام دوسرے امور پر ترجیح حاصل ہے ۔ سال رواں کے موازنہ کی غالباً سب سے زیادہ حوصلہ افزا خصوصیت یہ ہے کہ قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے رقمی گنجائش میں کافی اضافہ کیا گیا ہے ۔ حکومت کی اس خواہش کا اظہار کہ عوام کی عام حالت کو سدھارنے سے متعلق تدابیر کو جلد روبہ عمل لایا جائے ان اضافہ شدہ رقموں سے ہوتا ہے جو موازنہ میں اس غرض کے لئے مختص کی گئی ہیں ۔ سال رواں کی آمدنی کا تقریباً (۴۰) فی صد حصہ قومی تعمیری محکموں کی وسیع تر سرگرمیوں کی رقمی سبیل بندی کے لئے مختص کیا جانے والا ہے ۔ اس طرح گزشتہ سال کے مقابلہ میں ان محکموں پر دس فی صد زیادہ صرف کیا جائے گا۔

موازنہ کے تخمینے پیش کرتے ہوئے منصرم صدر المہام فینانس آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے فرمایا کہ ہماری مالیات نے دوسری عالمگیر جنگ کے بار کو کامیابی کے ساتھ برداشت کیا ہے جس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ زمانہ جنگ کے ساتوں موازنے فاضلات پر مشتمل رہے حالانکہ ان غیر معمولی حالات میں صرف دو نئے محاصل عاید کئے گئے ۔

تخمینہ جات برائے سنہ ۱۳۵۵ف (۴۶-۱۹۴۵ع)

اگرچہ جنگ بالآخر ختم ہوگئی ہے تاہم آمدنی اور خرچ کے تخمینہ جات اس مفروضہ پر مرتب کئے گئے ہیں کہ حالات جنگ کچھ عرصہ تک جاری رہیں گے - بہر حال یہ تخمینے محتاط اساس پر تیار کئے گئے ہیں اور ان کی تیاری میں ان مختلف عوامل کو ملحوظ رکھا گیا ہے جن کے جنگ کے اختتام کی وجہ سے آمدنی اور خرچ دونوں پر اثر انداز ہونے کا امکان ہے - قدرت کی مہربانی سے اس سال حیدرآباد میں اچھی بارش ہوئی جو کاشتکار اور حکومت دونوں کے لئے معاون ہوگی - مجموعی آمدنی کا تخمینہ ۱۵۸۲٫۳۳ لاکھ روپے کیا گیا ہے - اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کا مرممہ تخمینہ ۱۷۵۰٫۹۴ لاکھ روپے ہے - آمدنی کے ابواب میں جنگلات کے تحت ۲۱٫۰۵ لاکھ روپے، کروڑگیری کے تحت ۳۶٫۰۰ لاکھ روپے، آبکاری کے تحت ۴۰٫۰۰ لاکھ روپے اور افیون اور گانجے کے تحت ۶٫۷۷ لاکھ روپے کی کمی ہوئی -

خرچ

حکومت سرکارعالی کی اس عام حکمت عملی کے پیش نظر کہ مختلف قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے فیاضانہ گنجائشیں مہیا کی جائیں موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف میں جملہ ابواب سرکاری پر ۱۷۲۰٫۴۰ لاکھ روپے کے اخراجات شریک ہیں - تجویز ہے کہ اس میں سے ۱۵۴۹٫۱۰ لاکھ روپے کی محاصل عامہ سے اور مابقی ۱۷۱٫۳۰ لاکھ روپے کی سرمایہ محفوظ ترقیات مابعد جنگ (۲۷٫۰۰ لاکھ روپے)، سرمایہ محفوظ قحط (۵۸٫۷۲ لاکھ روپے)، انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (۱۱٫۶۴ لاکھ روپے)، سرمایہ شوارع (۵۰٫۰۰ لاکھ روپے) اور غیر سوخت شدنی منظوریوں کی بچت (۶۹٫۱۲ لاکھ روپے) سے تکمیل کی جائے - اس طرح آمدنی کی فاضل رقم کا اندازہ ۳۳٫۳۳ لاکھ روپے کیا گیا ہے -

موازنہ بہ یک نظر (لاکھ روپے سکہ عثمانیہ میں)

مدات	اعداد حقیقی ۱۳۰۰ف	اعداد حقیقی ۱۳۵۱ف	اعداد حقیقی ۱۳۵۲ف	اعداد حقیقی ۱۳۵۳ف	اندازہ موازنہ ۱۳۵۴ف	مرممہ تخمینہ ۱۳۵۴ف	اندازہ موازنہ ۱۳۵۵ف
جملہ آمدنی از محاصل عامہ	۹۸۵٫۰۳	۹۵۳٫۸۷	۱۱۹۸٫۹۹	۱۶۴۶٫۰۸	۱۶۶۴٫۰۰	۱۷۵۰٫۹۴	۱۵۸۲٫۳۳
جملہ خرچ ابواب سرکاری	۱۱۳۱٫۶۴	۱۰۵۲٫۳۵	۱۱۹۷٫۰۳	۱۲۲۱٫۴۶	۱۴۰۰٫۲۵	۱۴۲۳٫۸۹	۱۷۲۰٫۴۰
خرچ جسکی پابجائی محفوظات سے کیگئی	۲۲۶٫۸۹	۱۵۶٫۴۰	۳۴٫۰۵	۹٫۲۹	۴۵٫۱۶	۷۰٫۰۸	۱۷۱٫۳۰
خالص خرچ جسکا بار محاصل عامہ پر عاید ہوا	۹۰۴٫۷۵	۸۹۵٫۹۵	۱۱۶۲٫۹۸	۱۲۱۲٫۱۷	۱۳۵۵٫۰۹	۱۳۵۳٫۸۱	۱۵۴۹٫۱۰
فاضلات	۸۰٫۲۸	۵۷٫۹۲	۳۶٫۰۱	۴۳۳٫۹۱	۳۰۸٫۹۱	۳۹۷٫۱۳	۳۳٫۳۳
مصارف سرمایہ	۷۴٫۸۹	۴۳٫۵۸	۳۰٫۴۴	۲۵٫۶۲	۹۱٫۶۳	۶۶٫۱۳	۲۲۱٫۰۵

*2

تعلیمات (۲۱۳٫۸۰ لاکھ روپے) اور طبابت وصحت عامہ (۶۶٫۱۸ لاکھ روپے) کے لئے زاید رقمی منظوریوں کے علاوہ زراعت (۱۸٫۷۶ لاکھ روپے)، علاج حیوانات ۱۹٫۰۰ لاکھ روپے)، امداد باھمی (۱۲٫۸۶ لاکھ روپے)، حکومت مقامی (۳۴٫۷۰ لاکھ روپے)، آبپاشی (۲۷٫۴۱ لاکھ روپے) صنعت و حرفت (۲۸٫۹۹ لاکھ روپیہ)، انسداد قحط (۵۸٫۷۲ لاکھ روپے) اور عمارات و رسل و رسائل (۱۲۸٫۶۳ لاکھ روپے) جیسے مدات کے تحت خرچ کی جانے والی رقموں میں بھی معقول اضافہ کیا گیا ھے ۔ اس کے علاوہ ۱۰٫۰۰ لاکھ روپے کی غیر صرخت شدنی رقم بھی اس غرض کے لئے مختص کی گئی ھے کہ فوج سے علحدہ ہونے والے سپاھیوں اور کاریگروں کے لئے بھی روزگار فراھم کرنے کے مسئلہ کا جزوی مگر فوری حل نکالا جاسکے ۔ حکومت نے سابق فوجیوں اور غیر فوجیوں کو موزوں جگھوں پر جذب کرنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے دفاتر فراھمی روزگار (Employment Exchange) کا طریقہ نافذ کرنے کا بھی تصفیہ کیا ھے ۔

مصارف سرمایہ

مصارف سرمایہ کے لئے ۲۲۱۰٫۵ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ھے ۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۴ف میں اس کی مقدار ۹۱۰٫۶۳ لاکھ روپے تھی ۔ مصارف کے اھم مدات میں صرف وہ مدات ھی شامل نہیں ھیں جن کا مابعد جنگ لائحہ عمل سے راست تعلق ھے بلکہ وہ مدات بھی شامل ھیں جن کا کام زمانہ جنگ میں شروع نہیں کیا جاسکتا تھا ان میں سے زیادہ اھم مدات تنگبھدرا پراجکٹ (۵۰۰٫۰۰ لاکھ روپے)، ” بارسی لائٹ ریلوے کمپنی ،، سے لاتور ریلوے لائین کی خریدی (۲۶۶٫۲۵ لاکھ روپے)، جامعہ عثمانیہ کی عمارات (۲۶۶٫۷۹ لاکھ روپے)، فوجی عمارات (۳۵٫۳۱ لاکھ روپے) اور سڑکوں کی تعمیر (۱۸٫۳۰) لاکھ روپے) ھیں ۔ چونکہ سررشتہ جات تعلیمات طبابت زراعت اور قومی تعمیر کے دوسرے محکموں کی اسکیمیں حکومت کے مابعد جنگ تنظیم کے خاکوں کا جز و ھیں اور اس کا امکان ھے کہ ان پر کثیر مصارف عاید ہوں جن کی پابجائی کسی ایک سال کے معمولی محاصل سے نہیں کی جاسکتی اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ عمارات وغیرہ کی تعمیر کے جملہ مصارف کو سرمایہ سے اور دیگر غیر متوالی اخراجات کو جو تجربہ خانوں کے ساز و سامان کالجوں، مدارس اور اقامت خانوں کے فرنیچر اور دوسرے ضمنی امور پر لاحق ہوں مد محفوظ ترقیات مابعد جنگ سے برداشت کیا جائے ۔ تجویز کی گئی ھے کہ اس مد محفوظ کو محکمہ تعلیمات کی نئی اسکیموں پر غیر متوالی اخراجات کی پابجائی (۹٫۶۳ لاکھ روپے)، بیرونی وظائف تعلیمی کے نصف حصہ کی ادائی (۷٫۵۰ لاکھ روپے)، شفا خانوں اور دوا خانوں کے ساز و سامان کی فراھمی (۲٫۶۹ لاکھ روپے) اور مزرعہ جات برائے افزائش نسل مویشان (۵٫۹۵ لاکھ روپے) کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے ۔

غذائی پالیسی

جہاں تک غذائی صورت حال کا تعلق ھے حیدرآباد خاص طور پر خوش قسمت رھا ۔ اس سال اجناس خوردنی کے حصول کی ایک اھم خصوصیت یہ رھی کہ اس مقصد کے لئے امداد باھمی کے اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں ۔ ایسے بہت سارے خانگی تاجروں کی جگہ جو پچھلے سال ” لیوی ،، کی وصولی کے لئے مقامی یونٹوں کی حیثیت سے کارگزار تھے امداد باھمی کی انجمن ھائے ترقیات نے لے لی ھے جو ھر تعلقہ میں قائم کی گئی ھیں ۔ حکومت نے مواضعات میں غلہ گوداموں کے قیام کی بھی منظوری دی ھے تاکہ وہ ” لیوی ،، کی وصولی کے سلسلہ میں دیہی کمیٹیوں کا کام بتدریج اپنے ذمہ لے لیں ۔

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن اب بھی اجناس خوردنی کی فراھمی و تقسیم کے خاکہ کو عملی صورت دینے میں حکومت کے کارندہ کی حیثیت سے کام کر رھا ھے ۔ حکومت نے کارپوریشن کے لئے نہ صرف سارا سرمایہ حصص فراھم کیا بلکہ خریدے ہوئے غلہ کی ضمانت پر سالانہ ۳ فی صدی کی شرح سود سے پورے مالیہ کا انتظام بھی کیا ھے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے لئے ۹۰٫۰۰ لاکھ روپے بطور مبادلہ منظور کئے گئے تھے اور موجودہ

تخمینوں میں بھی اتنی ھی رقم مہیا کی جارھی ھے۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۳ف کو ختم ھونے والی ششماھی سے متعلق حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حسابات سے ۸ء۷۸ء۱ لاکھ روپے کا نفع ظاھر ھوتا ھے ۔ اس میں سے ۷ء۱۳۶ لاکھ روپے کا نفع دالوں کے حصول اور فروخت پر اور ۴ء۱ لاکھ روپے کا نفع دوسری مدات پر حاصل ھوا۔ آبان سنہ ۱۳۵۳ف کے ختم تک دالوں کے برآمدی اجازت ناموں پر مزید منافع ھوا ۔ اس طرح نفع کی مجموعی مقدار ۲۱ء۵۶ لاکھ روپے تک پھونچ گئی ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ھے کہ دالوں پر حاصل شدہ منافع کو ایک خاص سرمایہ محفوظ میں منتقل کیا جائے جسے کاشتکاروں کے فائدہ کےلئے امداد باھمی کے اصولوں پر زرعی پیداوار کی خرید و فروخت اور نکاسی کو ترقی دینے کےلئے استعمال کیا جائے گا تاکہ انہیں اپنی پیداوار کی معقول قیمت ملسکے۔ نفع کا مابقی حصہ آیندہ امکانی نقصانات کی تلافی کے لئے محفوظ رکھا گیا ھے ۔تصفیہ کیا گیا ھے کہ دالوں پر حاصل شدہ منافع کی محفوظ رقم میں سے ۲۰ء۰۰ لاکھ روپے ایک ”گودام ٹرسٹ“ کی تشکیل کےلئے دئے جائیں جو غلہ ذخیرہ کرنے کےلئے موزون گوداموں کی تعمیر کا کام شروع کرےگا ۔ ان گوداموں کو آخر میں انجمن ھائے امداد باھمی کے حوالے کیا جانے والا ھے ۔ محصول زاید منافع کی آمدنی سے اس فنڈ میں مزید ۳۰ء۰۰ لاکھ روپے دئے گئے ھیں ۔

جنگ نے ھمیں جو سبق سکھائے ھیں اور جن کا ایک افسوسناک مظاھرہ بنگال میں ھوا ان کی بناء پر حکومت سرکارعالی نے ممالک محروسہ میں ممکنہ حد تک غذائی وسائل میں اضافہ کرنے کےلئے خاص تدابیر اختیار کیں ۔ ھندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح زراعت ریاست کی بنیادی صنعت ھے ۔ اس لئے ھر تنظیمی خاکہ میں اسے ترجیحی مقام حاصل ھونا چاھئے ۔ پہلی تدبیر یہ ھے کہ زرعی پیداوار کی مقدار میں اضافہ کیا جائے اور اس کی قسم کو بہتر بنایا جائے ۔ اس سلسلہ میں کی جانے والی جدوجہد کو آگے بڑھانے کی غرض سے حکومت نے کاشتکاروں کو خصوصی تقاوی دینے کے علاوہ کھاد اور تخم کےلئے فیاضانہ مالی امداد دی ھے ۔ آبپاشی کے وسائل کی اصلاح کےلئے بھی تدابیر اختیار کی جارھی ھیں ۔

طبابت و صحت عامہ

حکومت قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت کو پوری طرح محسوس کرتی ھے ۔ محکمہ طبابت و صحت عامہ کی منظورہ رقم سنہ ۱۳۵۴ف میں ۲ء۳۹۲ء۰ لاکھ روپے تھی مگر سنہ ۱۳۵۵ف کے تخمینوں میں یہ ۸ء۶۶۱ لاکھ روپے تک بڑھادی گئی ھے ۔ اضلاع اور تعلقہ جات کے مستقروں اور ان کے توسط سے تمام اھم مواضعات میں طبی سہولتوں کی فراھمی کے مسئلہ پر پوری توجہ دی جارھی ھے ۔ یہ مسئلہ مابعد جنگ اسکیموں کے سلسلہ میں حکومت کی اس عام پالیسی سے راست وابستہ ھے کہ ھر مستقر ضلع پر کم از کم ۸۰ بستروں کا ایک مکمل ھسپتال قایم کیا جائے ۔ اس دوران میں ھسپتالوں اور دواخانوں کے قیام کےلئے موزون عمارتوں کی عدم موجودگی میں یہ تصفیہ کیا گیا ھے کہ ۴ء۳۱ لاکھ روپے کے متوالی اور ۴ء۱۵ لاکھ روپے کے غیر متوالی مصارف سے دو سفری دوا خانے قایم کیے جائیں۔ تاکہ ان مواضعات کو طبی سہولتیں بہم پھونچائی جائیں جو اضلاع اور تعلقہ جات کے ھسپتالوں سے دور واقع ھیں ۔ تجویز یہ ھے کہ دو بنیادی یونٹ قایم کئے جائیں ۔ ایک تلنگانہ کےلئے اور دوسرا مرھٹواری کیلئے۔ ھر بنیادی یونٹ ایک شعبہ صحت ایک تجربہ خانہ اور طب جراحی اور زچگی کے خاص شعبوں پر مشتمل ھوگا ۔ یہ یونٹ کم ازکم اس وقت تک ممکنہ طبی سہولتیں بہم پھونچائیں گے جب تک اضلاع میں شفاخانوں کی عمارتیں تیار نہ ھو جائیں۔ موازنہ میں دو زاید آیورویدک دواخانون کےلئے بھی گنجائش رکھی گئی ھے اور اس غرض کےلئے زاید عملہ منظور کیا گیا ھے۔

آبرسانی

محکمہ کنندیدگی باؤلیات کی منظورہ رقم سالانہ ۸۰ء۰ لاکھ روپے سے بڑھاکر سالانہ ۲۴۰ء۰ لاکھ روپے اور کارھائے

برسانی اضلاع کی منظورہ رقم ۵۰۰. لاکھ روپے سے بڑھا کر ۹۰۷ لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ پانچ ہزار نفوس اور اس سے زاید آبادی والے تمام مواضعات میں آبرسانی کے باقاعدہ اور محفوظ انتظامات کے سلسلہ میں ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے جس پر تقریباً ۱۷۰۰.۰۰ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہونگے۔ اس اسکیم کے لئے " ڈیبینچر" قرضوں کے ذریعہ بالا قساط رقمی سبیل کے امکان پر غور کیا جارہا ہے۔

تعلیمات

ما بعد جنگ خاکوں میں تعلیم کو نمایاں طور پر ترجیح دینے کی ضرورت محسوس کرلی گئی ہے اور ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں کے بہ حیثیت مجموعی نفاذ کا انتظار کئے بغیر تعلیم کی توسیع کے لئے کئی اہم اور ضروری اسکیموں کی جانچ کی گئی۔ چنانچہ جنگ اور اس سے متعلقہ مسائل کے باعث ریاست کے مالیہ پر عاید شدہ غیر معمولی بار کے باوجود موازنہ میں تعلیم کی بنیادوں کو وسیع کرنے اور تحتانی تعلیم سے لے کر کلیہ جاتی اور مابعد طیلسان تعلیم تک محکمہ تعلیمات کی گوناگوں سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کی غرض سے موازنہ میں فیاضانہ گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ ایک علحدہ مکمل معتمدی تعلیمات کا قیام عمل میں آیا ہے جس کے زاید متوالی اخراجات ۱.۰۶ لاکھ روپے سالانہ اور غیر متوالی اخرا جات ۰.۰۳ لاکھ روپے ہوں گے۔ محکمہ تعلیمات کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر دفتر نظامت تعلیمات کی تنظیم جدید کے لئے ۰.۸۲ لاکھ روپے کے متوالی اخراجات کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے مدارس کی توسیع و تنظیم جدید اور کم مواجبی مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر مجوزہ نظر ثانی کے سلسلہ میں عاید ہونے والے زاید اخراجات کی پا بجائی کے لئے ۳.۰۸۴ لاکھ روپے کے زاید متوالی اخراجات اور ۴.۱۶ لاکھ روپے کے غیر متوالی اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ خرچ کے اہم مدات میں سے حسب ذیل کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ایک ہزار کی آبادی والے مقاموں پر لڑکوں کے لئے ۲۰۰ نئے تحتانی مدارس اور لڑکیوں کے لئے ۱۰۰ مدارس کا قیام (۳۴۳۲ لاکھ روپے)۔

قومی تعمیری سرگرمیوں پر خرچ کی رفتار

(لاکھ روپے سکہ عثمانیہ)

مدات	سنہ ۱۳۲۰ف		سنہ ۱۳۵۴ف		سنہ ۱۳۵۵ف	
	خرچ	فیصد تناسب	خرچ	فیصد تناسب	خرچ	فیصد تناسب
۱۔ تعلیمات ..	۹٫۶۹	۱٫۹۳	۱۷۰٫۸۷	۱۰٫۵۶	۲۱۳٫۸۰	۱۳٫۵۱
۲۔ طبابت و صحت عامہ ..	۸٫۱۲	۱٫۶۲	۵۳٫۹۲	۳٫۲۴	۶۶٫۱۸	۴٫۱۸
۳۔ زراعت ..	..	..	۱۳٫۹۴	۰٫۸۳	۱۸٫۷۶	۱٫۱۹
۴۔ علاج حیوانات ..	۰٫۵۱	۰٫۱۰	۶٫۳۰	۰٫۳۷	۱۹٫۰۰	۱٫۲۰
۵۔ امداد باھمی ..	..	..	۵٫۷۸	۰٫۳۴	۱۲٫۸۶	۰٫۸۱
۶۔ بلدیات و آرائش عامہ ..	۶٫۲۴	۱٫۲۴	۲۵٫۶۹	۱٫۵۴	۳۷٫۳۴	۲٫۳۶
۷۔ عمارات و رسل و رسائل ..	۲۴٫۵۱	۴٫۹۰	۱۰۳٫۸۴	۶٫۲۴	۱۲۸٫۶۳	۸٫۱۲
۸۔ آبپاشی ..	۲۲٫۲۶	۴٫۴۵	۲۸٫۷۷	۱٫۷۲	۲۷٫۴۱	۱٫۷۳
۹۔ صنعت و حرفت ..	..	..	۲۰٫۷۰	۱٫۲۴	۲۸٫۹۹	۱٫۸۳
۱۰۔ قحط ..	..	..	۴۱٫۷۶	۲٫۵۰	۵۸٫۷۲	۳٫۷۱
جملہ ..	۷۱٫۳۳	۱۴٫۲۴	۴۷۷٫۵۷	۲۸٫۵۵	۶۱۱٫۶۹	۳۸٫۶۴

۲ - ۳۹۶ ایک معلمی مدارس کی دو معلمی مدارس میں ۸۰۰ دو معلمی مدارس کی تین معلمی مدارس میں اور ۴۰۰ تین معلمی مدارس کی پانچ معلمی مدارس میں تبدیلی (۸٫۶۵ لاکھ روپے) -

۲ - کم مواجبی مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی (۵٫۳۲ لاکھ روپے) -

۴ - پست اقوام کی تعلیم کے لئے زاید رقم کی منظوری (۱۰٫۰ لاکھ روپے) اور

۵ - مدارس کی عمارتوں وغیرہ کی تعمیر (۵٫۶۸ لاکھ روپے) -

کلیہ جاتی تعلیم کے مطالبوں کو مناسب طور پر پورا کیا گیا ہے نیز مختلف انٹرمیڈیٹ کالجوں کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کی تکمیل اور خاص طور پر سائنس کی تعلیم کے لئے زاید سہولتوں کی فراہمی سے متعلق اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے موازنہ میں زاید رقمیں شامل کی گئی ہیں - بلدہ حیدرآباد کے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں ۵۰۰ زاید نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے - تینوں صوبہ جاتی انٹرمیڈیٹ کالجوں کی کی بھی مزید توسع پیش نظر ہے - مدرسہ فوقانیہ دار العلوم کو انٹرمیڈیٹ کالج میں تبدیل کیا جارہا ہے - جامعہ عثمانیہ کے متعدد شعبوں کی توسیع و تنظیم کے لئے زاید منظوریاں دی گئی ہیں - اس میں ایک تحقیقاتی ادارہ (Research Institute) کا قیام ، کلیہ طبیہ ، کلیہ انجینیری اور کلیہ تربیت معلمین کی توسیع ، عمرانیات ، جغرافیہ اور تجارت کے نئے شعبوں کا قیام شامل ہے - ان اسکیموں پر حکومت کو ۸۰۰ لاکھ روپے صرف کرنے ہوں گے -

وظائف تعلیمی

مختلف مضامین میں اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کی ایک بڑی تعداد کو برطانیہ عظمی اور ممالک متحدہ امریکہ بھیجنے کے مسئلہ پر بھی پوری طرح غور کیا گیا اور یہ طے پایا کہ ۱۰۲ طلباء کو بیرون ہند بھیجا جائے - اس کے علاوہ مختلف سرکاری محکموں اور جامعہ عثمانیہ میں کارگزار عہدہ داروں کی ایک بڑی تعداد کو اعادی نصاب یا اپنے اپنے مختلف شعبوں میں اختصاصی مہارت کے حصول کے لئے سرکاری طور پر بھیجنے کا تصفیہ کیا گیا ہے - برطانوی ہند میں تربیت حاصل کرنے کے لئے طلباء کو متعدد تعلیمی وظائف دینے کی تجویز بھی زیرغور ہے -

امداد باہمی اور دیگر محکمہ جات

۷٫۰۸ لاکھ روپے کے زاید متوالی صرفہ سے محکمہ امداد باہمی کو خاصی وسعت دی گئی ہے - نئے جنگل لگانے اور پرانے جنگلوں کو محفوظ کرنے کے کام کو وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کی تجویز ہے - ۴۰٫۶ لاکھ روپے کے زاید متوالی صرفہ سے محکمہ جنگلات کے عملہ میں اضافہ کرنے کی منظوری دی گئی ہے -

آبپاشی

حال ہی میں آبپاشی کی جو اسکیمیں منظور کی گئی ہیں ان میں تنگبھدرا پراجکٹ مانیر پراجکٹ اور چندرا ساگر پراجکٹ قابل ذکر ہیں - دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے بارے میں حکومت سرکارعالی اورحکومت مدراس کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر آبپاشی کی ایک زبردست اسکیم جس میں برقی قوت کے امکانات بھی شامل ہیں آخری مراحل طے کررہی ہے - حیدرآباد کی طرف سے اس پراجکٹ پر جو رقم صرف ہوگی اس کا اندازہ ۱۲۰۳ کروڑ روپے ہے - حکومت نے اس سال پراجکٹ کے رقبہ میں ابتدائی کام شروع کرنے کے لئے ۴٫۵۲ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے - مانیر پراجکٹ کو برقابی کی اسکیم کی حیثیت سے ترقی دینے کی تجویز ہے - لیکن سر دست اسے ۳۰٫۰۰ لاکھ روپے کے صرفہ سے محض آبپاشی کی اسکیم کی حیثیت سے شروع کیا گیا ہے - چندرا ساگر پراجکٹ انسداد قحط کی خاطر تعمیر کیا جارہا ہے - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس پر ۱۲۰۴ لاکھ روپیہ صرف ہوں گے -

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف میں قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے مختص کردہ گنجائش

سررشتہ	نوعیت گنجائش	رقم لاکھ روپے سکہ عثمانیہ میں
۱ - تعلیمات	۱ - نئے تحتانی اور ثانوی مدارس کا قیام	٩٫٦٢
	۲ - تحتانی اور ثانوی مدارس کی تنظیم جدید	٨٫٦٥
	۳ - تحتانی مدارس کے مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی	٥٫٣٢
	۴ - پست اقوام کی تعلیم کے لئے جدید گنجائش	١٫٠٠
	۵ - خانگی مدارس کی مالی امداد	٥٫٥٠
	۶ - وظائف و تعلیمی	١٥٫٠٠
	۷ - جامعہ عثمانیہ میں عملہ اور ملازمین ادنیٰ کے لئے رہائشی مکانات اور حوض پیرا کی وغیرہ	١٥٫٠٠
۲ - طبابت و صحت عامہ	۱ - دواؤں مریضوں کی غذا وغیرہ کے لئے زاید اخراجات کی منظوری	٣٫٥٣
	۲ - دو نئے سفری دوا خانوں کا قیام	٤٫٦٨
	۳ - محکمہ طبابت کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی	١٫٢٨
	۴ - دیگر گنجائشیں	٢٫٧٩
۳ - زراعت	تخم کپاس کی اصلاح ، گوداوری پراجکٹ کے تحت زرعی مرکز کے قیام، مکئی جوار باجرہ وغیرہ کی فصلوں کی اصلاح اور دوسری اسکیموں کے لئے یکمشت رقمی گنجائش	٥٫٠٠
۴ - علاج حیوانات	۱ - اورنگ آباد ، عثمان آباد اور دوسرے مقامات پر بھینسوں کی افزائش نسل کے مراکز کا قیام	٧٫٩٨
	۲ - بھیڑوں اور بکریوں کی افزائش نسل کے مراکز کا قیام	١٫٤٧
۵ - امداد باھمی	محکمہ کی تنظیم جدید کی وجہ سے زاید گنجائش	٧٫٠٩
۶ - بلدیات و آرائش عامہ	ھنگولی میں آبرسانی کی اسکیم	٤٫٧٠
۷ - قحط	سررشتہ گندید گی باؤلیات کے لئے زاید رقمی منظوری	١٦٫٠٠
۸ - آبپاشی	تنگبھدرا پراجکٹ کے سلسلہ میں ابتدائی اور دوسرے کام (عاید شدنی بہ سرمایہ)	٥٠٫٠٠

سڑکوں کی توسیع

تمام ہندوستان میں شارعی رسل و رسائل کی مابعدجنگ تنظیم کے لئے ایک معینہ ضابطہ مرتب کیا گیا ہے۔ مملکت حیدرآباد کو محکمہ تعمیرات کے تحت ۷۷۰۰ میل کی شاہراہیں اور بڑی سڑکیں اور حکومت مقامی کے اداروں کے تحت ۱۲۱۲۷ میل کی سڑکیں تعمیر کرنی ہیں۔ اس ما بعد جنگ شارعی نظام العمل پر ۲۸۰۰۰۰ لاکھ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے اور یہ ۱۴ سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہونچے گا۔

صنعتی ترقی

حکومت ریاست کی صنعتوں کو فروغ دینے اور ان کی توسیع اور ترقی کے لئے جنگ کے باعث پیدا شدہ ساز گار حالات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت سے پوری طرح باخبر رہی ہے۔ اس نے ریاست کے بعض اہم صنعتی اداروں کو فیاضانہ مالی امداد دی ہے اور ان کے جاری کردہ سرمایہ میں حصہ لیا ہے۔ سرمایہ کی اجرائی پر حکومت کی نگرانی قایم ہونے کے بعد زاید از ۲ ۳/۴ کروڑ روپے کے مجموعی سرمایہ سے ۳۰ سے زیادہ نئے صنعتی اور تجارتی ادارے قایم ہوئے۔ صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کی غرض سے ریاست کے زیر دست قدرتی اور معدنی وسائل سے استفادہ کرنے کے لئے ممکنہ جدوجہد کی جارہی ہے۔

تنظیم ما بعد جنگ

محکمہ تنظیم ما بعد جنگ نے صنعتوں کی مزید توسیع کے امکانات کی چھان بین کی ہے اور حکومت نے اصولی طور پر ان سے اتفاق کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ریاست کے قدرتی وسائل سے پورا پورا فائدا اٹھایا جائے اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے متعدد صنعتیں قایم کردی جائیں۔ بعض صنعتوں کی حد تک مشینوں کی درآمد کے لئے حکومت ہند سے خواہش کی گئی ہے۔

دریائے گوداوری کے علاقہ میں جہاں بڑے پیمانہ پر برقابی قوت پیدا کرنے کے مواقع ہیں اور نواح میں کوئلہ کچا لوہا اور چونے کا پتھر دستیاب ہوتا ہے حکومت نے بڑے بڑے صنعتی پراجکٹ شروع کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ متعدد گرنیاں اور کارخانے قایم کر کے وہاں ایک صنعتی شہر بسایا جائے۔ مجوزہ صنعتوں میں لوہا اور فولاد، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اسکے مشتقات، سیمنٹ، پارچہ، نباتاتی تیل، مصنوعی ریشم، وغیرہ شامل ہیں۔ اندازہ ہے کہ اگلے دس سالوں میں مابعد جنگ کی مختلف اسکیموں پر ۲۰ کروڑ روپے کے مصارف عاید ہوں گے۔ ان اسکیموں کے لئے رقمیں فراہم کرنے سے متعلق تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں۔

غیر فوجی ہوا باز

اس ریاست اہد مدت کے لیے دور رس اہمیت کی حامل ایک اور تجویز حکومت کی طرف سے ”دکن ایرویز لمیٹڈ“ کے نام سے ایک کمپنی کا قیام ہے جو ٹاٹا سنز لمیٹڈ کے اشتراک عمل کے ساتھ ایک کروڑ روپے کے سرمایہ سے عمل میں آئے گا۔ اس اسکیم کی تفصیلات حیدرآباد کے مفادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہیں۔

محصول زاید منافع

بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر صدر المہام فینانس نے محصول زاید منافع کی تنسیخ کی سفارش کی ہے۔ اس لئے جس دستور العمل کے تحت یہ محصول عاید کیا گیا ہے اس کا اطلاق سنہ ۱۳۵۵ف میں حاصل شدہ منافع پر نہ ہوگا۔

گرانی الونس جاری رہیگا

اخراجات زندگی اب بھی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس سال کے ختم تک گرانی الاؤنس کو جاری رکھنے کی تجویز ہے اور موازنہ میں اس کے لئے ۱۳۷٫۱۲ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ سنہ ۱۳۵۶ف کے آغاز میں صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اس وقت کے حالات کے لحاظ سے گرانی الاؤنس کی شرح میں تخفیف کرنے یا اسے بالکلیہ موقوف کر دینے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

قرضہ عامہ

آسان حالات زر کی وجہ سے بازار میں حکومت سرکار عالی کے تمسکات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ منافع پر سرمایہ

لگانے کی مانگ اچھی رہی لیکن سرمایہ کاری کی دوسری مناسب صورتوں کی عدم موجودگی میں سرکاری تمسکات رکھنے والوں کو عام طور پر اپنے تمسکات علحدہ کرنے میں تامل رہا ۔ آذر سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت سرکارعالی نے ۲½ فی صد شرح سود سے قرضہ ترقیات بابتہ سنہ ۱۳۶۴ف جاری کیا ۔ یہ قرضہ پوری طرح حاصل ہوگیا اور عوام کی طرف سے جو رقم فراہم کی گئی وہ ۲۰۵,۰۰ لاکھ روپے تک پہنچ گئی ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کو حکومت سرکارعالی کے قرضوں پر کس قدر اعتماد ہے ۔ حکومت سرکارعالی کا قرضہ عامہ اس وقت ۱۸۰۲,۴۱ لاکھ روپے ہے ۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۳ف میں قرضہ عامہ کی مقدار ۱۵۴۱,۴۰ لاکھ روپے تھی ۔

مساعی جنگ

جنگ کے کامیاب انصرام کے لئے حیدرآباد نے جو رقم دی اس کی مجموعی مقدار ۸۰۲,۰۰ لاکھ روپے تک پہونچ گئی ہے ۔ حکومت ہند کے قرضوں میں جو رقم لگائی گئی وہ ۴۹۴۳,۰۰ لاکھ روپے سکہ کلدار ہے جو ۵۷۶۷,۰۰ لاکھ روپے سکہ عثمانیہ کے مساوی ہے ۔ طیران گاھوں کی تعمیر اور دوسری فوجی ضروریات کے لئے درآمد شدہ ذخائر کو محصول کروڑگیری سے مستثنی کر کے بالواسطہ امداد دی گئی ۔ جنگی اغراض کے لئے زمینات اور عمارتوں کو کرایہ کے بغیر دیا گیا ۔ طیران گاہوں کے اخراجات نگرانی بھی نہیں لئے گئے اور ایسی ھی دوسری مراعات کی گئیں ۔ ان سب کی لاگت ۶۳,۰۰ لاکھ روپے ہوتی ہے ۔ اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے حیدرآباد اس شاندار کارنامہ پر فخر کرسکتا ہے جو اس نے جنگ کے کامیاب انصرام میں راست اور بالوسطہ امداد دیکر انجام دیا ہے ۔

اس طرح سنہ ۱۳۵۵ف کے موازنہ کے تخمینے ریاست کی ما بعد جنگ ضروریات اور اس کے وسائل پر ان کے امکانی مطالبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کئے گئے ہیں ۔ درحقیقت صدرالمہام فینانس نے زور دیا کہ ''معاشی ترقی اور سرمایہ کاریوں کے پروگرام کے تکملہ سے قبل ھی مستقبل قریب میں ریاست کی آمدنی کو جدید محاصل کے ذریعہ تقویت پہونچانے کی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی ۔ رہا یہ امر کہ ان تدابیر کی کیا شکل ہوگی تو یہ ہنوز حکومت سرکارعالی کے زیر غور ہے اور اس مسئلہ پر میں کوئی مزید رائے نہیں دینا چاہتا ہوں ۔ البتہ اس نوبت پر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں کو حکومت کی قابل اطمینان معاشی پالیسی پر اعتماد ہے انہیں اس بات سے مطمین رہنا چاہئے کہ حیدرآباد میں کوئی نیا محصول عائد کرنے کی تجاویز پیش کرنے سے قبل ھی ان سرکاری محکموں میں جو لڑائی کے زمانہ میں بہت بڑھ گئے ھیں ضروری تخفیف کا عمل کر دیا جائے گا،، ۔

جنگی قیدیوں کی واپسی

"مجھے تم پر فخر ہے" — ہز ہائی نس شہزادۂ برار

فرسٹ حیدرآباد انفنٹری بٹالین کے سپاھی ، جوجاپانیوں کے پاس جنگی قیدیوں کی حیثیت سے گرفتار تھے ، حیدرآباد واپس ہو رہے ھیں - چند سپاھی آچکے ھیں اور مزید سپاھی چھوٹی چھوٹی ٹکریوں میں آرہے ھیں ۔حیدرآبادمیں ایک " بحالی کیمپ "، اس غرض سے کھولا گیا ھے کہ انہیں اپنی ذھنی حالت اور جسمانی صحت کی اصلاح کا موقع فراھم کیا جائے جو کٹھن مصیبتیں برداشت کرنے کی وجہ سے خراب ھوگئی تھی -

قید کے دلگداز واقعات

ھزھائنس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی نے حال ھی میں اس کیمپ کا معائنہ فرمایا - ھزھائنس سے کیمپ کے تمام سابق جنگی قیدیوں کا انفرادی طور پر تعارف کرایا گیا - شہزادہ ممدوح الشان نے ھر ایک سے مصافحہ فرمایا اور انہیں شرف تکلم بخشا - سپاھیوں نے اپنے سپہ سالار اعظم سے ملاقات کی عزت حاصل کرکے انتہائی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا - شہزادہ برار کے اطراف جمع ھوکر انہوں نے اپنے قید کے تجربات بیان کیے- انہوں نے مختصر طور پر بتایا کہ کس طرح دشمن نے انہیں خوشامد سے فریب دیکر اور اذیتیں پھونچاکر اپنے ساتھ لڑائی میں شریک ھونے پر مجبور کرنے کی کوشش کی - لیکن حیدرآباد کا ایک سپاھی بھی ان کے جال میں نہیں پھنسا - ھزھائی نس ان واقعات سے بہت متاثر ھوئے اور پر اثرلہجہ میں فرمایا " میں جانتا تھا کہ میرے سپاھی مجھے کبھی مایوس نہ کریں گے "، - انہیں مخاطب کرتے ھوئے ھزھائنس نے فرمایا " مجھے تم پر فخر ھے - تم نے اپنے ملک اور مالک کی عزت قایم رکھی تمہارا یہ عمل دکن کی تاریخ میں اس لئے یادگار رھے گا کہ تم - حیدرآبادی سپاھیوں میں سے کوئی بھی جاپانیوں سے نہیں جا ملا - "،

جاپانیوں کی جنگی حکمت عملی

ایک جمعدار نے جنگ کے ابتدائی واقعات بیان کیے- ان کا فوجی دستہ ملایا کے ایک اگلے مورچے کوٹا بارو پر متعین تھا اور ان دستوں میں سے تھا جس نے دشمن کے جارحانہ اقدام کا سب سے پہلے مقابلہ کیا - انہوں نے کہا " ھم بڑی مشکل میں تھے کیونکہ جاپانیوں نے کسی اعلان جنگ کے بغیر بمباری شروع کردی - اس علاقہ میں گھس کر انہوں نے مورچے قایم کرلیے تھے - ھمارے لیے پیچھے ھٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا - ھم نے پیچھے ھٹتے ھوئے اپنے پچھلے دستوں کی مدد سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اسے سخت نقصان پھونچایا "، - یہ دستہ جوھور کے راستہ سے سنگاپور پھونچا - لیکن جاپانیوں نے اس جزیرہ پر مسلسل بمباری جاری رکھی - ان کی ھوائی برتری مسلمہ تھی - بالآخر ھتیار ڈالدینے کے احکام دئے گئے- " ھمیں لڑائی موقوف کرنے میں تامل تھا "، انہوں نے غمگین لہجہ میں کہا - " ھم لڑنا چاھتے تھے - لیکن احکام کی تعمیل ھمارا فرض تھا "، -

ایک جاپانی عہدہ دار نے سپاھیوں کی اطاعت پذیری قبول کی - ھمارے سپاھیوں کو اس نے پہلا حکم یہ دیا کہ ھم اپنی گھڑیوں کو ٹوکیو کے وقت کے مطابق درست کرلیں- اس کے بعد ھمیں سیدھے کھڑے ھونے کے لئے کہا گیا اور وہ جاپانی زبان میں عبادت بجالایا -

هزھائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی سابق جنگی قیدیوں کے " بحالی کیمپ ،، میں - یہ تمام سپاھی جن کا " فرسٹ بٹالین حیدرآباد انفنٹری ،، سے تعلق ھے حال ھی میں سنگا پور سے واپس ھوئے ھیں -

قید
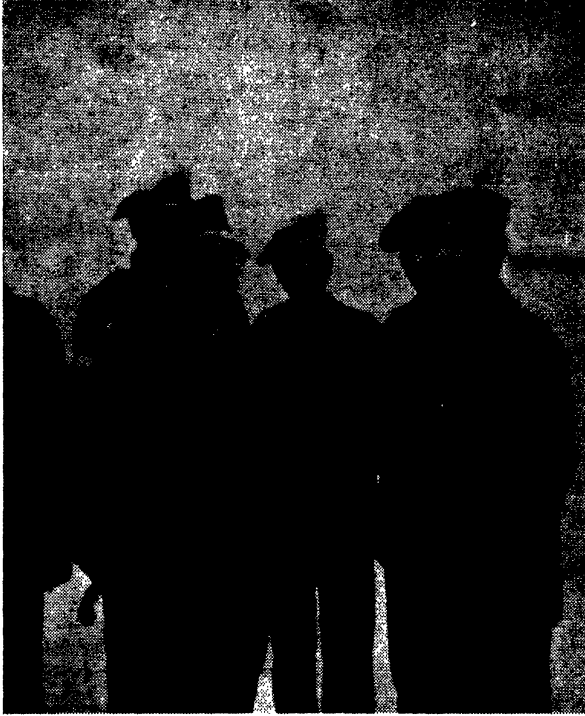
ان سپاھیوں کو کیمپوں میں قید رکھا گیا تھا ۔ انہیں اکثر ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کیا جاتا تھا ۔ بعض وقت ۲۰ فٹ لمبے اور ۱۲ فٹ چوڑے کمروں میں پچاس پچاس آدمی بھر دیئے جاتے تھے ۔ ھیضہ اور پیچش پھوٹ پڑی تھی ۔ لیکن طبی امداد کا کوئی انتظام نہ تھا ۔

شہر یار دکن کے ساتھ غیر متزلزل وفا داری

دشمن ھندوستانی جنگی قیدیوں کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے کبھی خوشامد اور اکثر جبر سے کام لیتا تھا ۔ جب وہ انکار کرتے تھے تو ان کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا تھا ۔ واپس ہونے والے سپاھیوں میں ایک صوبہ دار بھی جاپانی جبر و زیادتی کا شکار ہوا تھا ۔ لیکن معلوم ہوتا ھے کہ ان کی عمر بڑی تھی ۔ جب انہوں نے دشمن کا ساتھ دینے سے انکار کردیا تو جاپانیوں نے انہیں آنکھیں نکال دینے اور ھاتھ کاٹ دینے کی دھمکی دی ۔ جب دھمکی سے کام نہ چلا تو قتل کا حکم دیا گیا ۔

ھزھائی نس شہزادہ برار صو بیدار فضل الہی سے جو سنگا پور میں جنگی قیدی تھے گفتگو فرمارھے ھیں ۔

غورمکرر کے بعد یہ سزا بھی معمولی سزا سمجھی گئی ۔ چنانچہ حکم دیا گیا کہ ان کے پاؤں گھوڑے سے باندھکر ناھموار زمین پر گھسیٹا جائے ۔ یہاں قسمت نے ان کا ساتھ دیا ۔ دشمن کے ایک سپاھی نے ان سے استفسار کیا کہ وہ جاپانیوں کی طرف سے لڑائی میں شریک ہونے کے اس قدر شدید مخالف کیوں ھیں ۔ انہوں نے جواب دیا ” فوج میں شریک ہوتے وقت میں نے حلف اٹھایا تھا کہ میں اعلی حضرت شہر یار دکن و برار کی خدمت کرونگا اور ان کا وفا دار رہونگا ۔ میں اس عہد کو نہیں توڑ سکتا ۔ اگر تم مجھے اعلی حضرت بندگان عالی کا یہ حکم لادیں کہ میں تمہارے ساتھ مل جاؤں تو پھر مجھے کوئی عذر نہ ہوگا “ ۔ معلوم ہوتا ھے کہ اس توضیح نے دشمن کا خیال پلٹا دیا ۔ سزائے موت سزائے حبس دوام میں بدل دی گئی ۔ اس کے بعد انہیں قیدیوں کی تعزیری جماعتوں کے ساتھ ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ میں منتقل کیا جانے لگا ۔

قلیل راتب

نظر بندی کے ابتدای زمانہ میں سپاھیوں کو زیادہ تر ان ذخائر سے کافی راتب ملتا تھا جو وھاں جاپانی قبضہ سے پہلے موجود تھے ۔ بعد میں اس میں شدید تخفیف کی گئی ۔ انہیں فی یوم ۸ اونس چاول دیا جانے لگا ۔ مریضوں کو

ہزہائی نس شہزادہ برار بعض سابق جنگی قیدیوں سے مصروف تکلم ہیں

رسدی سامان اور پارسل علحدہ رکھوادئے جاتے تھے - بعض مقاموں پر ان سپاہیوں کو طیارہ گاہوں میں رکھا جاتا تھا جن پر اتحادی ہوائی جہاز گولہ باری کرتے تھے -

جاپانی ہمارے ان سپاہیوں کو بری طرح مارتے تھے جو کمزوری اور ناتوانی کی وجہ سے وزن اٹھانے یا کٹھن جسمانی محنت کرنے سے قاصر تھے -

جاپانیوں کا اعتراف شکست

جب جاپانیوں کے ہتیار ڈالنے کی اطلاع اتحادی ہوائی جہازوں کے گرائے ہوئے ورقیوں کے ذریعہ سنگاپور پہونچی تو جاپانیوں نے فوراً کام روک دینے کے لئے ہدایات جاری کیں - انہوں نے ہمارے سپاہیوں کو اطلاع دی کہ جنگ ختم ہوگئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کون جیتا -

ایک خاندان

” بحالی کیمپ ،، میں یہ سپاہی ایک بڑے خاندان کی طرح مل جل کر رہتے ہیں - ان میں ہندو مسلمان اور عیسائی سب فرقوں کے لوگ ہیں - لیکن ان کے درمیان مذہب و ملت کے کوئی اختلافات نہیں ہیں - مثلاً ہندوؤں نے مجموعی طور پر اپنے لئے ایک علحدہ باورچی خانہ کے خیال کی سخت مخالفت کی - ان میں سے ایک نے سب کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا :- ” ہم قید میں تین سال تک ایک ساتھ کھاتے سوتے اور سختیاں جھیلتے رہے - اب ہم کسی دوسرے طریقہ سے زندگی نہیں گزار سکتے - ،، انہیں طبی اور تفریحی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور عمدہ اور مناسب غذا دی جاتی ہے - سب کے سب تغذیہ کی کمی کاشتکار ہیں - ان میں حیاتین ” ب ،، اور پروٹین کی کمی کی علامتیں پائی جاتی ہیں - رنج و کلفت کے آثار کے باوجود وطن واپس ہونے کی خوشی سے ان کے چہرے دمک رہے ہیں -

۱۴ اونس چاول ملتا تھا - لیکن وہ طبی امداد سے محروم تھے -

تعزیری مشقت

جنگی قیدیوں کی جماعتوں کو طیران گاہوں کی تعمیر ، ملبے کی صفائی اور دوسرے کاموں کے لئے متعین کیا جاتا تھا - شروع میں انہیں اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا لیکن بعد میں فی یوم ۱۰ ” سنٹ ،، دئے جانے لگے - جب افراط زر نے نازک صورت اختیار کرلی اور ایک سگریٹ کی قیمت ۲ ڈالر اور ایک انڈے کی قیمت ۵ ڈالر ہوگئی تو ان کا معاوضہ ۳۵ ” سنٹ ،، تک بڑھادیا گیا - انہیں کوئی لباس نہیں دیا جاتا تھا - انجمن صلیب احمر کا بھیجا ہوا

دستوری اصلاحات کا ارتقا

حق رائے دہی کی شرائط

انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کیا جانے والا ہے

مجلس مقننہ کے لئے حق رائے دہی کی شرطوں کی اشاعت سے ریاست میں دستوری اصلاحات کے تدریجی نفاذ کی سمت میں ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا ہے ۔ یاد ہوگا کہ اعلی حضرت بندگان عالی نے مجلس مقننہ کے حق رائے دہی کا تعین کرنے کے لئے ہزاکسلنسی نواب سر صدر اعظم باب حکومت کی زیر صدارت ایک کمیٹی قایم فرمائی تھی ۔ یہ کمیٹی اپنا کام ختم کرچکی ہے اور قطعی نتائج پر پہونچ گئی ہے جو عوام کی اطلاع کے لئے شائع کردئے گئے ہیں ۔ حق رائے دہی کی شرائط کے تعین کے بعد اب انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کیا جانے والا ہے ۔

اراکین بہ حیثیت عہدہ کے علاوہ مجلس مقننہ ۷۰ اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں سے ۴۲ اراکین منتخب شدہ اور ۲۸ نامزد کردہ ہوں گے ۔ نامزد کردہ اراکین کی نصف تعداد غیر سرکاری ہوگی ۔ اسمبلی کا دائرہ عمل موضوعات کی ایک معینہ فہرست پر حاوی ہوگا ۔

عام

۱ ۔ مجلس مقننہ کے ہر حلقہ انتخاب (Constituency) کی ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کے لئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ہوگی اور بجز اس کے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ہو کوئی شخص جس کا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ہر ایسا شخص جس کا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو وہ اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا ۔

۲ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا تا وقتیکہ

(الف) اس کی عمر اکیس سال کی نہو اور

(ب) کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد کی رو سے وہ ملکی نہو ۔

۳ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ہو ۔

۴ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد

کے احکام کی روسے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز اعمال ور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں ں الوقت رائے دھی کے لئے ناقابل قرار دیا گیا ہو ۔ اور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقہ ی انتخابی فہرست سے جس میں وہ شریک کیا جاسکتا ہو وراً خارج کردیا جائے گا ۔

۵ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی یسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس کے انتخاب میں رائے دیگا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو ۔

۶ ۔ کسی شخص کا نام ایک سے زیادہ حلقہ یا ایک سے زیادہ انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی شخص ایک سے زیادہ حلقہ یا انتخابی کائی کے انتخاب میں رائے دیگا ۔

مگر شرط یہ ہے کہ سرکارعالی کسی مفاد کی نمایندگی حاصل کرنے کے لئے اس فقرہ کی شرائط ضروری کو خاص حکم کے ذریعہ نظر انداز کرسکے گی ۔

۷ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا جو عین ما قبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو ۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں سکونت پذیر اس وقت متصور ہوگا جبکہ وہ معمولا وہاں رہتا ہو یا جہاں اس کے خاندان کا مکان ہو جس میں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اس کا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو ۔

قابلیتیں

والیان سمستان و جاگیر دار

۸ ۔ والیان سمستان اور جاگیر داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خالص آمدنی باستثنا ”سس“ کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم نہو ۔ یا

(ب) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے کم از کم پچاس ہزار روپے سالانہ حصہ پانے کا مستحق ہو ۔ یا

(ج) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خالص آمدنی باستثنا ”سس“ کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم ہو لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو ۔ یا

(د) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے اس قدر حصہ پانے کا مستحق ہو جو ۵۰ ہزار روپے سالانہ سے کم لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو ۔

توضیح :— زمرہ (الف) اور (ب) کے لئے دو اور زمرہ ج) اور (د) کے لئے دو نشستیں محفوظ ہوں گی ۔

معاشدار

۹ ۔ معاشداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں صاحب منتخب معاشدار ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں ایسی اراضی معاش رکھتا ہو جو جاگیر نہو اور جس کی بابت کم سے کم چھ سو روپے سالانہ بطور زر مالگزاری مشخص کئے جاسکتے ہوں ۔ یا

(ب) ممالک روسہ سرکارعالی میں واقع ایسی اراضی معاش کی آمدنی میں جو جاگیر نہو کم سے کم چھ سو روپے سالانہ کا حصہ دار ہو ۔ یا

(ج) حکومت سرکارعالی سے کم سے کم سالانہ چھ سو روپیہ نقد طور معاش پاتا ہو

پٹہ دار

۱۰ - پٹہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں پٹہ دار ہو اور انتخابی اکائی کے رقبہ میں ایسی اراضی رکھتا ہو جس کی بابت کم سے کم دو سو روپے سالانہ بطور زر مالگزاری مشخص کئے گئے ہوں ۔

کاشتکار

۱۱ - کاشتکاروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو انتخابی اکائی کے رقبہ میں موقوعہ اراضی کی بابت کم سے کم دو سو روپیہ سالانہ بطور لگان ادا کرتا ہو ۔

مزدور

۱۲ - مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بحیثیت مجموعی کم سے کم (۸۰) دن کسی ایسے کارخانہ میں جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو مرد ہو تو کم سے کم ۲۰ روپیہ ماھانہ اور عورت ہوتو ۱۰ روپیہ ماھانہ معاوضہ پر کام کیا ہو ۔ لیکن ہر صورت میں تین سو روپے ماھانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو ۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہوگا جو کلیتاً یا بڑی حد تک اھلکار، نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو ۔

توضیح ۔ ایسے شخص کے متعلق جو کسی کارخانہ میں اھلکار، ٹائپسٹ، منتظم دفتر، مینجر، پروف ریڈر، صراف، محاسب، تنقیح کنندہ "سیلسمن"، "ٹائم کیپر (Time-keeper)" جابر" (Jobber) بھرتی کرنے والے میستری یا اسی نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا بڑی حد تک اھلکار نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہے ۔

صنعت

۱۳ - صنعت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اور جس کی رجسٹری دستور العمل کارخانہ جات سرکارعالی اور اس کے قواعد کے تحت ہوئی ہو ۔ یا

(ب) کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو یا ۔

(ج) کسی ایسے معدن کا پٹہ دار ہو جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اور جس میں عین ما قبل سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو یا

(د) کسی ایسی فرم کا جو ایسے کارخانہ کی مالک ہو جس کی صراحت فقرہ (الف) یا (ب) میں کی گئی ہو یا ایسی فرم کا جو حسب صراحت فقرہ (ج) کسی معدن کی پٹہ دار ہو ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو ۔ یا

(ھ) کسی ایسی شراکت کا شراکت دار یا ایجنٹ ہو جو خالص صنعتی اغراض کےلئے قایم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو ۔ یا

(و) ایسا فرد، فرم یا ھندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو صنعت سے حاصل کی گئی ہو کسی

ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

اس فقرہ کی اغراض کے لئے معدن سے مراد ایسی کھدائی ہے جہاں معدنی اشیاء کی تلاش یا ان کے حصول کے لئے کوئی عمل کیا گیا یا کیا جارہا ہو اور اس میں ایسے تمام کام ، مشنری ، ٹراموینز اور پٹریاں شامل ہیں جو معدن میں ہوں یا اس سے ملحق ہوں یا متعلق ہوں خواہ وہ زمین کے اوپر ہوں یا اندر۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں ایسے احاطہ کا حصہ شامل نہ ہوگا جہاں کوئی صنعتی عمل (Manufacturing Process) جاری ہو بجز اس کے کہ ایسا عمل ذرکول بنانے (Coke making) یا معدنی اشیاء صاف کرنے کی غرض سے ہو۔

تجارت

۱۴ - تجارت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :-

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں تجارت کرتا ہو جس سے اس کی آمدنی کم از کم دو ہزار روپے سالانہ ہو۔ یا

(ب) قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کی تعریف کے مطابق کسی ایسی کمپنی انجمن یا شراکت کا بہ استثناء ان کمپنیوں، انجمنوں یا شراکتوں کے جو صنعت یا بنک کاری، کی اغراض کے لئے قائم کیگئی ہوں ناظم، شراکت دار، مینیجر، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ج) کسی ایسی شراکت کا ، جو خالص تجارتی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو ،شراکت دار یا ایجنٹ ہو۔ یا

(د) کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ہو اور کم سے کم دس ہزار روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی سے باہر تشکیل پائی ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ہو ایسا ناظم ، شراکت دار مینجر ، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اورمستقل عہدہ دار ہو جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

ھ ایسا فرد ، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو تجارت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

بنک کاری

۱۵ - بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

(الف) (۱) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(۲) کسی ایسے بنک کا جس کی رجسٹری قانون انجمن ہائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔

(۳) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(۴) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو

ناظم ، شراکت دار ، مینجر، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا مالک یا شراکت دار ہو جس سے قانون متعلق شہادت کتب مہاجنان ممالک محروسہ سرکارعالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں۔ یا

(ج) انسٹیٹیوٹ آف بنکرز لندن ،یا انڈین اسٹیٹیوٹ آف اینکرز کا مصدقہ رکن ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے اندر کسی بنک یا شاخ بنک میں مامور ہو یا اور طور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(د) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی کے باہر تشکیل پایا ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(ہ) ایسا فرد ، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو بنک کاری سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

پیشہ وکالت

۱۶ - پیشہ وکالت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو قانون وکلاء سرکارعالی کے مطابق عدالت العالیہ کی دی ہوئی کسی درجہ کی سند وکالت رکھتا ہو۔

پیشہ طبابت

۱۷ - پیشہ طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) الوپیتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون مڈیکل رجسٹریشن سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جن کی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانیکا مستحق ہو۔ یا

(ب) یونانی ، آیورویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانیکا مستحق ہو۔ یا

(ج) دندان سازی یا علاج حیوانات میں کسی ایسے اداوہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو۔

طیلسانین

۱۸ - طیلسانین کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے اس طرح نام شریک کئے جانے سے کم سے کم پانچ سال پیشتر۔

(الف) جامعہ عثمانیہ یا کسی ایسی ہندوستانی یا بیرونی جامعہ کا جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو طیلسان حاصل کیا ہو۔ یا

(ب) کوئی ایسا امتحان کامیاب کیا ہو جسے سرکارعالی نے اس غرض کے لئے کم سے کم طیلسان کے برابر تسلیم کیا ہو۔

مجالس اضلاع

۱۹ - مجالس اضلاع کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس اضلاع کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی مجلس ضلع ، جاگیری یا علاقہ مجلس کا رکن ہو۔

مجالس بلدی و قصبات

۲۰ - بلدی حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس بلدی و قصبات یا آئین چھاونیات کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی بلدی قصباتی یا چھاونی مجلس کا رکن ہو۔

بلدیہ حیدرآباد

۲۱ - بلدیہ حیدرآباد کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کا رکن ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۲۲ - اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اس کے تعلق سے مشترکہ ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترک طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا

مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۲۳ - اگر کسی اراضی کے مشترکہ قابضوں کی مشترکہ مقبوضہ جائداد کا سالانہ مشخصہ محصول یا اس کا لگان دو سو روپے یا اس سے زاید ہو تو سالانہ مشخصہ محصول یا لگان میں سے ہر دو سو روپیوں کے لئے ایک رجسٹر شدہ مشترکہ قابض علی الترتیب پٹہ داروں اور کاشتکاروں کے حلقہ انتخاب کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانیکا مستحق ہوگا۔

۲۴ - بجز اس صورت کے جس کی صراحت اوپر کی گئی ہو کوئی شخص کسی جائداد کی حد تک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے میں یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary Capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

مطبوعات برائے فروخت

		قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع)	..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	.. ..	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	.. ..	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	.. ..	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	.. ..	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	.. ..	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	.. ..	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حسن کاری اور صنعت

آرٹ کی تشریحی حیثیت

زندگی اور اس کے تمام پہلوؤں کو تقریباً بالکلیہ مادی نقطہ نظر سے دیکھنے کا عام رجحان بڑھتا جا رہا ہے ۔ اس رجحان کا اثر آرٹ اور ہماری روز مرہ کی زندگی کے تلخ حقائق کے ساتھ اس کے تعلق پر پڑنا لازمی تھا ۔ لوگ آرٹ کے متعلق اپنے قدیم خیالات پر نظر ثانی کرنے کےلئے مجبور ہوگئے ہیں ۔ وہ دن گزر گئے جب آرٹ چند منتخب افراد کا ایک راز سر بستہ اور دوسروں کےلئے " شجر ممنوعہ " سمجھا جاتا تھا ۔ اب وہ اپنے اعلی اور بلند مقام سے نیچے آنے اور زندگی کے معمولی واقعات کی طرف بھی توجہ کرنے پر مجبورہوگیا ہے۔ یہ دونوں کےلئے فائدہ سے خالی نہیں رہا ۔

مثال کےطور پر صرف ایک پہلو کو لیجئے۔صنعتی ضروریات کےلئے آرٹ کا استعمال کئی اعتبار سے ایک نعمت ثابت ہوا ہے۔ اس کی وجہ سےنہ صرف حسن کارانہ صلاحیتوں کے اظہار کےلئے نئے مواقع نکل آئے ہیں بلکہ ہماری روز مرہ کی استعمال کی چیزوں میں بھی حسن اور دلکشی پیدا ہوگئی ہے ۔ اور در اصل یہی شے صنعتی حسن کاری کی تحریک کی اساس ہے ۔ حیدرآباد اس تحریک کو آگے بڑھانے میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہا ۔ چنانچہ پارچہ بافی اور بیدری کام کےلئے ایجنٹہ اور ایلورہ کے نقش ونگار کے نمونوں کا استعمال حیدرآباد کی کامیاب کوششوں کا بین ثبوت ہے ۔

صنعتی حسن کاری کی کل ہند نمائش پچھلے سال کی طرح اس سال بھی حیدرآباد میں برماشل کمپنی کے زیر اہتمام ترتیب دی گئی تھی ۔آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات سرکارعالی نے اس کا افتتاح فرمایا۔اشیاء نمائش مختلف النوع موضوعات پر مشتمل تھیں اور عوام کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنی رہیں ۔

نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا :—" ایک ماہر فن تعمیر کی حیثیت سے اور حال میں صدر المہام تجارت و حرفت کی حیثیت سے آرٹ کو صنعتی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے کا مسئلہ ہمیشہ میرے پیش نظر رہا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے حسن کارنے ، جو تنہا اور اکثر انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں کام کرتا ہے ، تجارتی حسن کاری کی وسعت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا ہے جس کے نتیجہ کے طور پر وہ

اپنی زندگی کے دن با عزت افلاس میں بسر کرتا ہے اور اپنے شاہکار کو معمولی سی قیمت پر فروخت کردیتا ہے۔

وسیع امکانات

”صنعت و حرفت کا عالم نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ اور پیداوار کے نئے طریقوں نے ایسے حسن کار کے لئے جو صنعت کار کے ساتھ کام کرنے کی زحمت گوارا کرے نئے مواقع پیدا کردئے ہیں۔ انگلستان اور امریکہ میں حسن کاروں کے نفیس اورطبع زاد کام کی وجہ سے تجارتی اشتہاروں کا معیار آرٹ کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے عوام میں حسن اور نئی قدروں کا احساس پیدا کردیا ہے۔ جب مزدور کارخانہ جاتے ہوئے راستے میں کسی لطیف اور نازک پوسٹر کو دیکھنے کیلئے ٹہر جاتا ہے اس کے شوق تجسس میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی قوت متخیلہ مشتعل ہوتی ہے۔ اس طرح اس میں جدید ضروریات کو سمجھنے کا احساس بیدار ہوتا ہے اور وہ غالباً غیرارادی طور پر حسن کار کے برش کی جنبش لطیف کا اثر قبول کرتا ہے۔ رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی خاموش فصاحت اس کے ذہن پر ایسے نقوش چھوڑ جاتی ہے جن کا پیدا کرنا کسی اہل قلم کے لئے ممکن نہیں۔

غیر تعلیم یافتہ کے لئے بہترین ذریعہ

”ہندوستان میں جہاں تعلیم یافتہ اشخاص کی تعداد بہت کم ہے صنعتی حسن کاری کے امکانات نہایت وسیع ہیں۔ یہاں صرف ایک حسن کار ہی کاشتکار اور مزدور کے آگے صنعت و حرفت کے مقصد کی توضیح کرسکتا ہے اور اپنے پوسٹروں کے ذریعہ ان کی قوت متخیلہ کو متاثر اور ان کے غیر ترقی یافتہ اذہان سے قدیم توہمات کو دور کرسکتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں جہاں مصنف کا قلم ناکام ہوتا ہے وہاں حسن کار کا برش کامیاب ہوگا اور فوری نتائج برآمد ہوں گے۔ ہم نے خود اپنے زمانہ میں روس میں حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے دیکھے ہیں تعلیم اور قومی تعمیر کا عظیم الشان کام ابتدا میں حسن کاروں اور کاریگروں کے ہاتھوں ہی انجام پایا۔ ان کی انتھک کوششوں نے کاشتکار کی ذہن کی کایا پلٹ دی ہے۔ جو کل تک نادان جاہل اور توہم پرست تھا آج جمہوریہ روس کا ذہین، تیز فہم اور مہم جو شہری بن گیا ہے۔

صنعت اور حسن کاری کا امتزاج

”اسی طرح ہندوستان میں حسن کاری اور صنعت کا خوش گوار امتزاج ہماری ان کوششوں کے لئے محرک ثابت ہوگا جو ایک بہتر اور زیادہ منصفانہ طریقہ زندگی کے لئے کی جارہی ہیں۔ مگر بد قسمتی سے اس ملک کا حسن کار ابھی گہری نیند میں ہے اور ”لیٹن کوارٹر“ (Latin Quarter) اور قدیم ”چیلسے“ (Chelsea) کے میٹھے مگر غیرحقیقی خوابوں نے اس کی نظروں پر پردے ڈال دئے ہیں اور فن برائے فن کے اس قدیم نظریہ نے اس کی اختراعی قابلیت کو ختم کر دیا ہے جو یورپ میں فطری موت مرچکا ہے۔ اس لئے صنعتی ترقی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس میں وہ زندگی کے کوئی آثار نہیں پاتا۔ انجینیر یا موجد کے برعکس اس کو سرد فولاد میں کوئی دلکشی نظر نہیں آتی۔ وہ اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتا اور اس لئے اس کی تشریح کرنے سے قاصر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں استعداد اور صلاحیت کا فقدان نہیں ہے۔ البتہ ایک نئی اور سدا بدلنے والی دنیا کا سامنا کرنے کے لئے ہمت کی کمی ضرور ہے۔ آپ کسی مسئلہ سے گریز کرکے اس کو حل نہیں کرسکتے۔ آپ دنیا میں رہ کر اس سے علحدگی اختیار نہیں کرسکتے۔ زندگی تمام سمتوں سے اپنا اثر محسوس کرارہی ہے ریڈیو اور ہوائی جہاز نے دنیا کی طنابیں کھینچ دی ہیں۔ دور دراز کے گوشے بھی ایک دوسرے سے قریب ہوگئے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان جنگ زدہ ممالک کے خاکستر سے ایک نئی اور زیادہ خوش حال دنیا کی تعمیر نو کے عظیم الشان کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے اقوام عالم کی صفوں میں اپنا جائز مقام حاصل کرے۔ اس لئے مصور اور مناظر کش کو ایسی چیزیں اتارنے میں دلچسپی لینی چاہئے جو روز مرہ کی زندگی سے متعلق ہوں اس کا کام ہے کہ وہ صنعت و حرفت اور تجارت کے فوائد سے ملک کے ہر گھر کو بہرہ ور کرے۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۹)

حیدر آباد کی غذائی پالیسی

غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل

مسٹر میر اکبر علی خان، جو کل ہند مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے ایک رکن ہیں، حال ہی میں اس مجلس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی تشریف لئے گئے تھے - وہاں انہوں نے ایک صحافتی بیان جاری کیا جس میں حکومت حیدرآباد کی غذائی پالیسی کی اہم خصوصیات کی وضاحت کی گئی ہے۔اس بیان کا متن حسب ذیل ہے -

"گریگری کمیٹی" کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان میں تقریباً تمام صوبوں اورریاستوں نے اشیا کی قیمتوں پر نگرانی کو اپنے غذائی نظم و نسق کا بنیادی اصول قرار دیا ہے - لیکن حیدرآباد نے قیمتوں پر نگرانی کے احکام جس طریقہ سے نافذ کئے اس کا علم یہ ہندوستان کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا کیونکہ اس کی بعض خصوصیات ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں میں بھی اہمیت رکھتی ہیں -

دیہی کمیٹیاں

جب یہ طے پایا کہ حکومت زرعی پیداوار کے مرکز یعنی دیہات میں راست کاشتکار سے غلہ خریدے تو اسکی وصولی کا کام دیہات کے چار یا پانچ غیر سرکاری اوردو سرکاری اراکین پر مشتمل کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا - ان کمیٹیوں کا کام یہ تھا کہ وہ ہر کاشتکار کی پیداوار کا اندازہ لگائیں اور اس بات کا تعین کریں کہ اسے حکومت کو کسقدر غلہ فروخت کرنا ہوگا - اس طرح مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم میں جبر کے عنصر کو غیر سرکاری اراکین کا تعاون حاصل کرکے کم کیا گیا ہے - حصول غلہ کے خاکہ کی دوسری اہم خصوصیت گوداموں میں غلہ کی تلاشی کا انتظام اور کاشتکاروں کو قیمت کی فوری ادائی ہے یہ کام مقامی یونٹوں کے سپرد کیا گیا ہے۔یہ یونٹ مقامی تاجروں یا امداد باہمی کی انجمنوں پر مشتمل ہیں -

انسداد رشوت ستانی

حصول غلہ کی اسکیم کے نفاذ میں غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل حاصل کرنے کا ایک اچھا اثر یہ ہوا کہ چھوٹے عہدہ داروں کے لئے رشوت لینے اور اپنے عزیز و اقارب کی پاسداری کرنے کے مواقع کم ہوگئے ہیں - اس اسکیم کا نظم و نسق جمہوری عناصر کے تفویض کرکے اس کی غیر ہر دلعزیزی کو بے اثر کردیا گیا ہے -

مشینری

غیر سرکاری اراکین کے اشتراک عمل کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی - دیہی کمیٹیوں اور مقامی یونٹوں کے علاوہ ہر تعلقہ میں ہر مستقر ضلع پر اور مرکز میں غذائی مشاورتی مجالس قائم ہیں - مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ نے ایک مجلس عاملہ منتخب کی ہے جس کے اجلاس ہفتہ میں ایک دفعہ ہوتے ہیں۔ یہ مجلس محکمہ رسد کو پالیسی سے متعلق تمام امور پر مشورہ دیتی ہے - قیمتوں کا تعین کرنے یا ان پر نظر ثانی کرنے کے معاملہ میں مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے اراکین کے علاوہ مخصوص تجارتی مفادات سے مشورہ کیا جاتا ہے - راتب بندی کے علاقوں میں فراہم کئے جانے والے غلہ کی نوعیت کی جانچ کرنے کے لئے غیر سرکاری اراکین اور تاجروں پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قایم ہے -

شہزادی نیلوفر " ہفتہ دودھ " کی منتظمین کے ساتھ ۔ شہزادی صاحبہ کی بائیں جانب دیوان بہادر آروامدوآینگار صدر المہام طبابت کھڑے ہوئے ہیں۔

حیدرآباد کی مثال

غذائی نظم و نسق میں غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل حاصل کرنے سے ایک نہایت خوشگوار نتیجہ برآمد ہوا ہے اور اس کا امکان ہے کہ اس معاملہ میں حیدرآباد ہندوستان کے دوسرے حصوں کےلئے باعث تقلید بن جائے۔ میرا اشارہ اس تجویز کی طرف ہے جس کی رو سے اجناس خوردنی کے حصول اور تقسیم کے لئے تحریک امداد باھمی سے استفادہ کیا جائے گا۔

ماہرین معاشیات ہمیں یہ بتلاتے رہے ہیں کہ کاشت کار کی حالت سدھارنے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسے زیادہ سے زیادہ امداد دی جائے ۔ " لنلتھگو رپورٹ " " سنٹرل مارکٹنگ کمیٹی رپورٹ " اور حالیہ " بمبئی پلان " سے اس خیال کی مزید تائید ہوتی ہے ۔ معمولی حالات میں کاشتکار کو امداد باھمی کی کسی انجمن میں شریک ہونے اور اجتاعی طور پر اپنی پیدا وار فروخت کرنے کی ترغیب دینا آسان نہ تھا ۔ خود اس کا جمود اور اس کے طبقہ کی عام بے حسی اور یہ واقعہ کہ وہ گاؤں کے بنئے کو (جس پر اس تحریک سے ضرب لگتی ہے) ناخوش کرنے کی جرات نہیں کرسکتا اس اسکم کی کامیابی کے راستہ میں حائل تھا ۔ مفاجاتی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت حیدرآباد نے اپنے غذائی نظم و نسق کو امداد باھمی کی بنیادوں پر قایم کیا اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو ایک مستقل ادارہ کی حیثیت سے برقرار رکھنے کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے ۔ یہ ادارہ اپنی موجودہ شکل میں نہیں بلکہ "حیدرآباد کواپریٹیو کارپوریشن

ذیل میں اس اسکیم کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے :-

ہر موضع میں ایک غلہ گودام ہوگا ان غلہ گوداموں میں کاشتکار کی طرف سے حکومت کو فروخت کردہ غلہ کا آٹھواں حصہ جمع کیا جائے گا ۔ دوسرے الفاظ میں موضع کی " لیوی " کا آٹھواں حصہ چھوٹے کاشتکاروں اور مزدوروں کے فائدہ کے لئے خود موضع میں محفوظ رہے گا ۔ اس کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ موضع کے غریب اور حاجتمند طبقوں کو اپنی ضرورت کے تحت تخم یا غذا حاصل کرنے کے لئے بنئے کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوگی ۔ غلہ گودام انہیں ایسی شرح سود پر غلہ دیگا جو ساہوکار کی شرح سود سے بہت کم ہوگی ۔ جب ایک مرتبہ غلہ گودام مضبوط بنیادوں پر قایم ہو جائیں گے دیہی آبادی کے ایک بڑے حصہ کو پیشہ ور ساہوکار کے پنجوں سے نجات مل جائے گی ۔ یہ غلہ گودام امداد باہمی کی تعلقہ واری انجمنوں سے ملحق ہونگے ۔ ۲۵ یا ۳۰ مواصفات کے ہر حلقہ میں تعلقہ واری انجمن کی ایک شاخ ہوگی ۔ اگرچہ ان انجمنوں کی حیثیت مختلف الاغراض انجمنوں کی ہوگی لیکن ان کا خاص کام تعلقہ کی زرعی پیداوار کو فروخت کرنا اور اس بات کا تیقن کرنا ہوگا کہ کاشتکار کو اس کی محنت کا معقول معاوضہ ملے ۔
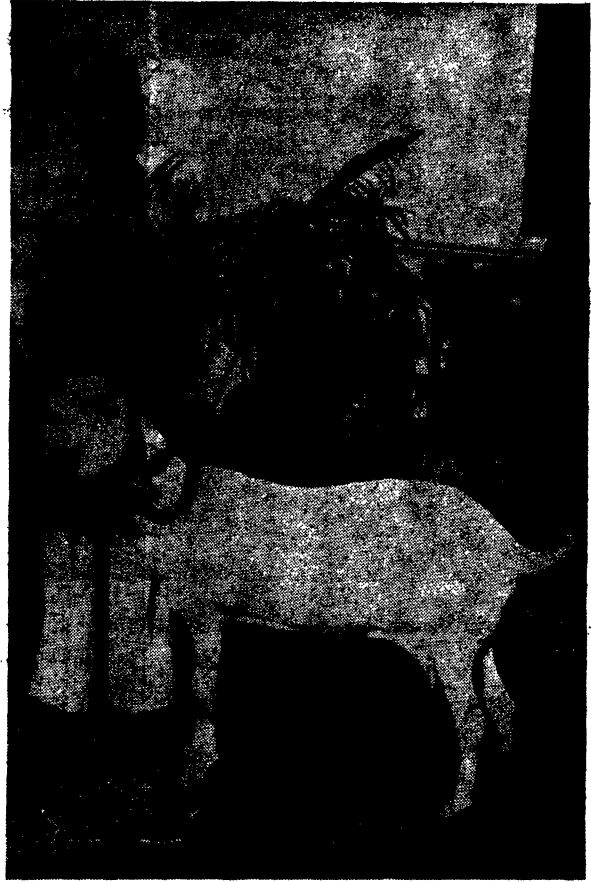
دودھ دینے والی مویشیوں کی نمائش میں جو " ہفتہ دودھ " کے سلسلہ میں ترتیب دی گئی تھی پہلا انعام پانے والی بکری

کی حیثیت سے باقی رہے گا اور امداد باہمی کی انجمنوں کے ایک وسیع جال کا جن کی جڑیں ممالک محروسہ کے چھوٹے سے چھوٹے موضع میں بھی پھیلی ہوئی ہونگی مرکزی یا عمودی ادارہ ہوگا ۔

ذخائر صارفین

صارفین کے ذخائر کو بھی ایسے ہی اصولوں پر منظم کرنے کی تجویز ہے ۔ یہ راست پیدا کنندوں کی انجمن سے کاروبار کریں گے اور اس طرح درمیانی آدمی کے منافع کا

ایک حد تک خاتمہ کردیا جائے گا ۔ پیداکنندہ اور صارف دونوں کو اس اسکیم سے جو فائدہ پہونچے گا اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ صارفین کی دی ہوئی رقم کا صرف (۴۰) فی صد حصہ پیداکنندوں کو پہونچتا ہے مابقی (۶۰) فی صد حصہ درمیانی آدمی کے جیبوں میں جاتا ہے ۔ اس اسکیم کے تحت اس رقم کو پیداکنندوں اورصارفین کے درمیان دونوں کے مستقل فائدہ کےلئے آسانی سے تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ حیدرآباد کے غذائی نظم و نسق کا یہ ہے وہ پہلو جسے کاشتکار کے تمام بھی خواہ پسندیدہ نظروں سے دیکھیں گے اور میری یہ دلی خواہش ہے کہ اس نظام کو تمام ہندوستان میں اختیارکیا جائے تاکہ ہم ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور ایک دوسرے کی اخلاقی امداد کریں ۔

تعلقہ واری انجمنوں کو مرکزی ادارہ یعنی ” حیدرآباد کواپریٹیو کارپوریشن ،، سے ملحق کیا جائے گا ۔

ترقی پسند تدابیر

میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ حیدرآباد نے ایک ایسے سماج میں ترقی پسند معاشی تدابیر اختیار کی ہیں جس میں ہمیشہ سے کاشتکاروں کے بہترین مفادات کے منافی عناصر کو غلبہ حاصل رہا ہے ۔

غذائی محکموں کی برقراری

غذائی مسئلہ کا ایک اور پہلو جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں عوام کو ایسی قیمتوں پر مقوی اور صحت بخش غذا فراہم کرنے کی ضرورت ہے جوان کی استطاعت سے باہر نہ ہوں ۔ جنگ کے آغاز پر یہ انکشاف ہمارے لئے حیرت و پریشانی کا باعث ہوا کہ ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود ہندوستان غذا کے معاملہ میں خود مکتفی نہیں ہے ۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو اپنے ما بعد جنگ منصوبوں میں مناسب اہمیت دیں ۔ میں یہ تجویز کرونگا کہ تمام ہندوستان کے غذائی محکموں کو ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کےلئے مستقل طور پر قایم رکھا جائے ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۵)

ما بعد جنگ توسیع

” ہمیں ہندوستان میں بھی اس زبردست تحریک میں عملی حصہ لینا چاہئے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ہماری نئی اسکیمیں جن میں سے چند کو حکومت منظور کرچکی ہے صحیح سمت میں صحیح اقدام ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ جنگ کے بعد کے سالوں میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں صنعت و حرفت کی مزید توسیع ہوگی ۔ مستقبل قریب میں ہمیں ملک کی اس اہم ضرورت کی تکمیل کےلئے ایسے نوجوان مردوں اور عورتوں کی کثیر تعداد درکار ہوگی جوابتدائی کارکنوں کی سی بصیرت اور حوصلہ کے حامل ہوں ۔ یہاں ایسے مواد کی کمی نہیں ہے جسے حسن کار اپنے کام کی تفہیم اور مقصد کی توضیح کیلئے نفع بخش طور پر استعمال نہ کرسکتا ہو ۔ اس کے علاوہ ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ اعلی حضرت خسرو دکن و برا رجیسے فرمانروا ہمارے حکمران ہیں جو ان اسکیموں کو جن سے تنظیم و تعمیر جدید کے نئے دروازے کھل گئے ہیں دریا دلی کےساتھ منظوری عطا فرماکر رعایا کی فلاح و بہبود میں شخصی دلچسپی لیتے ہیں ۔ ،،

کاروباری حالات کاماہواری جائزہ

جون سنہ ۱۹۴۵ع ۔ امرداد سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ اشیاء تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور دالوں کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ البتہ پیاز اور آلو کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے دوسری اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ اس طرح تمام اشیا خوردنی کے اشاریہ میں ۴ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔

روغن دار تخم ، اشیاء تعمیر اوردوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۸، ۴ اور ۳۶ اعشاریہ اضافہ ہوا لیکن نباتاتی تیل اور کھال اورچمڑے کے اوسط اشاریوں میں ۱۱ اور ۱۶ اعشاریہ کمی ہوئی ۔ خام اور ساختہ کپاس کے بازار میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی ۔

تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریوں میں ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ زیر تبصرہ مہینہ میں عام اشاریہ ۲۶۶ اعشاریہ تھا اس کے مقابلہ پچھلے مئی میں یہ ۲۶۱ اعشاریہ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع مئی سنہ ۱۹۴۵ع اور جون سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کامقابلہ کیا گیا ہے :—

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۵۱	۰۰	+۲۸
دالیں	۶	۱۹۷	۱۹۷	۲۱۵	۰۰	−۱۸
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۲	۰۰	−۹
دوسرے اغذیہ	۱۶	۲۶۳	۲۴۷	۲۱۶	+۱۶	+۴۷
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۵۲	۲۴۸	۲۲۰	+۴	+۳۲
روغن دار تخم	۵	۲۶۰	۲۵۲	۲۳۹	+۸	+۲۱
نباتاتی تیل	۴	۲۶۲	۲۷۳	۲۷۴	−۱۱	−۱۲
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۵۸	۰۰	−۶۸
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۹	۳۴۵	۲۹۰	−۱۶	+۳۹
اشیاء تعمیر	۸	۲۸۲	۲۷۸	۲۷۳	+۴	+۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۹۹	۲۶۳	۲۴۷	+۳۶	+۵۲
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۰	۲۷۴	۲۷۵	+۶	+۵
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۶	۲۶۱	۲۴۷	+۵	+۱۹

اگسٹ سنه ۱۹۳۹ع اور جولائی سنه ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کی حساب سے جون سنه ۱۹۴۰ع کا عام اشاریه علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۹ تھا۔

مندرجه ذیل گراف میں بلده حیدرآباد میں جنوری سنه ۱۹۴۰ع سے جون سنه ۱۹۴۰ع تک نرخ ٹھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابله کیا گیا ہے۔
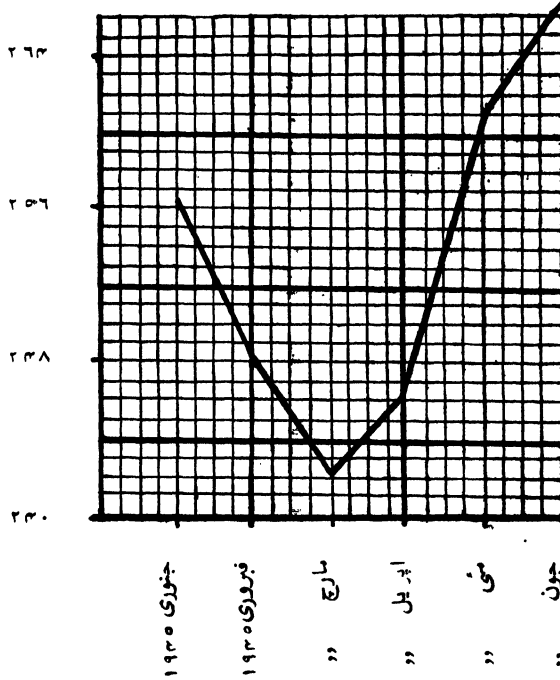
نرخ چلر فروشی

زیر تبصره مہینے میں پانچ اشیاء یعنی دھان (قسم اول و دوم) راگی تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافه ہوا۔ اور موٹا چاول اور باجره کی قیمتوں میں کمی ہوی۔ دوسری اشیاء کی قیمتیں حسب سابق قائم رہیں۔ پچھلے سال کے مقابله میں عام رجحان اضافه کی طرف رہا۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیه سکه عثمانیه سیروں اور چھٹانکوں میں معه اشاریه درج ذیل ہے۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریه بابت	
		جون ۴۰ع	مئی ۴۰ع	جون ۴۰ع	مئی ۴۰ع
موٹا چاول ..	۳ - ۷	۲ - ۳	۱ - ۳	۲۳۰	۲۳۵
دھان ..	۱۲ - ۱۴	۳ - ۵	۵ - ۵	۲۸۴	۲۷۸

گیہوں	..	۵ - ۷	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	..	۰ - ۱۰	۸ - ۰	۸ - ۰	۱۸۲	۱۸۲
باجرہ	..	۸ - ۱۰	۱۲ - ۰	۷ - ۰	۱۸۳	۱۹۳
راگی	..	۵ - ۱۱	۱۲ - ۰	۴ - ۶	۱۹۷	۱۸۱
مکئی	..	۱۳ - ۱۰	۸ - ۰	۹ - ۰	۱۹۷	۱۹۴
چنا	..	۱۰ - ۷	۱ - ۴	۰ - ۴	۱۸۷	۱۸۷
تور	..	۱ - ۱۰	۳ - ۶	۰ - ۶	۱۶۳	۱۵۹
نمک	..	۱۳ - ۸	۴ - ۶	۶ - ۶	۱۴۱	۱۳۸
عام اشاریہ	..	..	..	..	۲۰۶	۲۰۶

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری سنہ ۱۹۴۰ع سے جون سنہ ۱۹۴۰ع تک ۱ اہم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔

بلدہ حیدر آباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :-

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		جون سنہ ۱۹۴۵ع	جون سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۱۹۲۷۰	۱۰۵۳۷
آٹا	..	۹۹	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۴۱۰۲۹	۳۷۸۴۲
جوار	..	۳۴۵۴۹	..
باجرہ	..	۲۱۶۲	۳۳۶
راگی	..	..	۶۳
ماش	..	۵۱۳	۳۲۶
چنا	..	۴۶۴۲	۲۲۶۸
گھی	..	۱۱۲ من	۲۴۷ من
چاء	..	۱۱۱۲	۱۳۷
شکر	..	۱۵	..

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اورکمترین نرخ علی الترتیب ۹۷ روپے اور ۹۲ روپے ۱۲ آنے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اورکم ترین نرخ ۱۰۷ روپے اور ۱۰۴ روپے فی صد تولہ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جون اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع اور جون سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شرح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جون سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۳-۳	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
مئی سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۲-۰
جون سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۲-۶

شیر مارکٹ

جون سنه ۱۹۴۰ع کے آخری دن سرکاری پرامسری نوٹ اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ھیں ..

تفصیلات		جون سنه ۱۹۴۰ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں روپیه آنه
سرکاری تمسکات		
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد	۱۱۰ - ۱۵
,, ,,	۳ فی صد	۱۰۳ - ۱۲
,, ,,	۳ ½ فی صد	۱۰۰ - ۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۰ - ۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۲۶ - ۰
ریلوے		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۴۰ - ۰
,, ,,	٦ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۵۱۰ - ۰
پارچه جات		
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	٦۹۰ - ۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ روپیه کلدار)	٦۹۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۳۳ - ۰
محبوب شاهی گلبرگه ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۷۰ - ۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۲۹٦ - ۰
شکر		
نظام کارخانه شکر سازی معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۸۵ - ۸
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸ - ۰
سالار جنگ کارخانه شکر سازی	(۵۰ روپیه ادا شده ۲ سکه عثمانیه)	۱٦ - ۱۲
کمیکلز		
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیه ادا شده ۸ سکه عثمانیه)	۵ - ۱۲
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۴۹ - ۴
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۴۴ - ۰
متفرق		
آلوین میٹل ورکس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۱ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۸۳ - ۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۹۳ - ۸
وزیر سلطان ٹوباکو کمپنی	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۵ - ۱۲

کپاس

جون سنه ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسه کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۹۸۵۳ گٹھے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابله میں مئی سنه ۱۹۴۵ع اور جون سنه ۱۹۴۴ع میں پریس کی هوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب ۱۲۱۰۵ اور ۱۲۲۶۹ تهی -

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں ۲۳,۳۶ لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی - اس کے بر خلاف مئی سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۴۰۰۵ لاکھ پونڈ اور جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۶۰۰۲ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا -

ساخته کپاس

اس مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۳۰۲۰۵ لاکھ گز رهی - اسطرح مئی سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں ۳۰۰۱ لاکھ گز کا اضافه اور جون سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں ۲۰۴۷ لاکھ گز کی کمی هوئی -

زیر تبصره مهینے میں ۱۹۰۲۵ لاکھ پونڈ سوت تیار هوا اس کے مقابله میں مئی سنه ۱۹۴۵ع اور جون سنه ۱۹۴۴ع میں تیار کرده سوت کی مقدار علی الترتیب ۱۸۰۸۹ لاکھ پونڈ اور ۲۲۰۴۵ لاکھ پونڈ تهی -

کپاس کی بر آمد

مندرجه ذیل تخته میں ریل اور سڑک کے برآمد شده کپاس کی مقدار ین دی گئی هیں -

نوعیت		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		جون ۴۵ع	جون ۴۴ع	جون ۴۵ع	جون ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۲۶۴۰۲	۱۵۰۶۰	۲۰۱۴	۱۳۱۷
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۴۲	۱	۳۵۴۷	۵۸۱۷
کپاس جس سے بنوله نهیں نکالا گیا	..	۶	..	۱۶	۱۷۸
جمله	..	۲۶۶۵۰	۱۵۰۶۱	۵۵۷۷	۷۳۱۲
گٹھوں کی مجموعی تعداد (فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ)	..	۱۵۹۹۰	۹۰۳۷	۳۳۴۶	۴۳۸۷

دیا سلائی

زیر تبصره مهینے میں دیاسلائی کے کار خانوں میں ۱۸,۸۹۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابله میں مئی سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۷,۰۷۷ گروس ڈبے اور جون سنه ۱۹۴۴ع میں ۲۳,۴۸۶ گروس ڈبے تیار هوئے تهے -

سیمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی پیداوار ۱۳,۲۹۵ ٹن رہی۔ اس کے مقابلے میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۰,۶۷۳ ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۷,۰۸۲ ٹن سمنٹ تیار ہوی۔

جون سنہ ۱۹۴۵ع اور سنہ ۱۹۴۴ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں تیار شدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ہیں:-

اشیاء		اکائیاں	جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ	
						جون ۴۴ع	مئی ۴۵ع
پارچہ	..	گز	۵۴۳۰,۵	۴۸۷۹,۳	۵۷۷۷,۹	−۳۴۷,۴	+۳۵۱,۲
سوت	..	پونڈ	۱[illegible]۲۵,۶	۱۸۸۹,۲	۲۲۴۵,۰	−۳۱۹,۴	+۳۶,۴
سمنٹ	..	ٹن	۱۳,۲	۱۰,۶	۱۷,۰	−۳,۳	+۳,۶
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۱۸,۸	۱۷,۰	۲۳,۴	−۴,۶	+۱,۸
شکر	..	هندرڈویٹ		اعداد دستیاب نہیں ہوئے			

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیاں قایم ہوئیں۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۹ تھی۔

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں سرکارعالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۱۴,۳ لاکھ روپیہ اور ۸,۲۷ لاکھ روپیہ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ آمدنی ۴۴,۰۴ لاکھ روپیہ اور ۷,۰۰ لاکھ روپیہ تھی۔

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے جملہ ۲۱,۲۲ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی۔ اس کے برخلاف جون سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲,۴۰ لاکھ روپیہ تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۷,۰۹,۳۸۹ اور ۱۶,۹۲,۷۸۰ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۳,۰۳,۰۶۷ مسافروں نے اور بسوں سے ۱۵,۴۳,۷۵۴ مسافروں نے سفر کیا۔

معلومات

حیدرآباد

جلد ۶ .... شمارہ ۲
دے سنہ ۱۳۵۵ف — نومبر سنہ ۱۹۴۵ع
شائع کردہ۔ محکمۂ اطلاعات۔ حیدر آباد۔ دکن

- حیدر آباد کی مابعد جنگ ترقی
- زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ

آپ کو ایسی
کافی طاقت بخش
غذا ضرور دینی چاہیئے
... اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ ایک
مضبوط اور چست جوان بنے!
طاقت کے ذخیرہ کو جمع رکھنے کے کام کو آئندہ پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یہ ذخیرہ بہت احتیاط سے
بچپن ہی سے بھرپور رکھنا چاہئے کیونکہ یہی اس کی تمام حرکات کا ماخذ ہے۔ عمر بھر اسے اس
غذا سے جو وہ کھاتا ہے طاقت پہونچتی رہنی چاہیئے۔ بس یاد رکھئے کہ ڈالڈا تمام کھانوں کو زیادہ طاقت بخش
بناتا ہے۔ گھر کے تمام کھانوں کو اس خالص وٹامن دار روغن سے پکائیے۔ کیونکہ ڈالڈا
اس ذخیرہ کو پُر کرتا رہتا ہے جو طاقت کا سرچشمہ ہے اور ہر شخص کو ہر عمر میں طاقت کی ضرورت ہے
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوت بخش
DALDA
VANASPATI

فہرست مضامین

دے سنہ ۱۳۵۵ف — نومبر سنہ ۱۹۴۵ع

صفحہ

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

آبشار پین گنگا ۔ ضلع عادل آباد

ترقی پسند موازنہ - ریاست کے سال رواں کے موازنہ کی نمایاں خصوصیت اس کی ترقی پسندی ہے۔

موازنہ کی تجاویز ریاست کی بعد جنگ ضروریات کے متعلق حکومت کے گہرے احساس کی آئینہ دار ہیں - نہ صرف تمام قومی تعمیری محکموں کی اضافہ شدہ سرگرمیوں کے لئے بلکہ جنگی حالات کی وجہ سے ناگزیر طور پر ملتوی کئے ہوئے کاموں کی تکمیل کے لئے بھی فیاضانہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ سال رواں مصارف سرمایہ میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ان کی مقدار ۹۱،۶۳ لاکھ روپے تھی لیکن اس سال یہ ۲۲۱،۰۵ لاکھ روپے ہوگئی - اس سے حکومت کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ معاشیات زمانہ جنگ کو معاشیات زمانہ امن میں تبدیل کرنے کیلئے راستہ ہموار کیا جائے -

تجویز ہے کہ مصارف سرمایہ کے ایک معتدبہ حصہ کی تکمیل مختلف محفوظات سے کی جائے جن میں مد محفوظ ترقیات مابعد جنگ شامل ہے - اس مد کے تحت آمدنی کا اندازہ ۲۴۵،۴۳ لاکھ روپے اور خرچ کا اندازہ ۱۲۸،۷۳ روپے کیا گیا ہے - یاد ہوگا کہ پچھلے سال کے موازنہ کے تخمینوں میں تجویز کی گئی تھی کہ ۵۵،۱۶ لاکھ روپے کی حد تک اخراجات کی پابجائی جمع شدہ سرمایوں اور محفوظات سے کی جائے - لیکن درحقیقت ان مدات سے ۸،۰۷ لاکھ روپے خرچ کئے گئے -

کم و بیش مستقل نوعیت کے کاموں کی تکمیل کے لئے سابق میں جمع کردہ محفوظات کو جزوی طور پر استعمال کرنے کے اصول پر شاید ہی کوئی اعتراض کیا جاسکے - مصارف سرمایہ کا ذکر کرتے ہوئے کیفیت موازنہ میں لکھا ہے :- ''چونکہ سررشتہ جات تعلیمات طبابت زراعت اور قومی تعمیر کے دوسرے محکموں کی اسکیمیں حکومت کے مابعد جنگ تنظیم کے خاکوں کا جزو ہیں اور اس کا امکان ہے کہ ان پر کثیر مصارف عاید ہوں جنکی پابجائی کسی ایک سال کے معمولی محاصل سے نہیں کیجاسکتی اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ عمارات وغیرہ کی تعمیر کے جملہ مصارف کو سرمایہ سے اور دیگر غیر متوالی اخراجات کو جو تجربہ خانوں کے ساز و سامان، کالجوں، مدارس اور اقامت خانوں کے فرنیچر اور دوسرے ضمنی امور پر لاحق ہوں مد محفوظ ترقیات ما بعد جنگ سے برداشت کیا جائے''۔

سال رواں کے موازنہ کو اشاعت کے لئے جاری کرنے کی غرض سے جو صحافتی کانفرنس طلب کی گئی تھی اس میں آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر سے جنہوں نے موازنہ پیش کیا تھا سوال کیا گیا کہ کیا جمع کردہ سرمایوں اور محفوظات سے اخراجات کے ایک حصہ کی پابجائی کرنا صحیح اصول عمل ہے - اس کے جواب میں نواب صاحب نے فرمایا کہ اس معاملہ میں حکومت کی اختیار کردہ حکمت عملی کسی طرح بھی مالیات عامہ کے مسلمہ اصولوں کے منافی نہیں ہے - نواب صاحب نے وضاحت فرمائی کہ جو مصارف کسی خاص سال کے محاصل پر عاید نہ کئے جا سکتے ہوں اور جنہیں متعدد سالوں تک برداشت کرنا پڑے ان کی تکمیل بجا طور پر محفوظات سے کیجاسکتی ہے جو اسی مقصد سے جمع کئے جاتے ہیں -

* * * *

امداد باہمی کی برکات - انسانی سرگرمی کے کسی شعبہ میں مشترکہ جد وجہد کے جو عظیم الشان نتائج نکل سکتے ہیں ان کا اظہار حیدرآباد پروڈنشیل کوآپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بنک (Hyderabad Prudential Co-operative Central and Urban Bank) کے اس شاندار کارنامے سے ہوتا ہے جو اس نے معاشرتی میدان میں انجام دیا ہے۔ یہ ادارہ جس کا حال ہی میں جشن سیمین منایا گیا اس غرض سے قائم کیا گیا ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو ساہوکار کے پنجہ سے نجات دلائی جائے - اس ادارہ کی ابتداء (۶) ہزار روپے کے معمولی سرمایہ سے ہوئی - اس نے اپنے محدود وسائل کے منصفانہ استعمال کی بدولت اپنے موقف کو مستحکم بنالیا ہے۔ اسکا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ اس بنک کے محفوظات (۸۴) ہزار روپے تک پہونچ گئے ہیں اور اسکا ادا شدہ سرمایہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے -

اس ادارہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اسکی سرگرمیاں زیادہ تر چھوٹے کاشتکاروں تک محدود ہیں - اس

واقعه کا اظہار دلچسپی سے خالی نه هوگا که اس بنک نے دس هزار سے زیاده قرضے دیئے جن میں سے (۸۰) فیصد سے زائد قرضوں کی مقدار ایک هزار سے کم تھی -

اس بنک کے جشن سیمین کی صدارت فرماتے هوئے هزاکسلنسی نواب سرسعیدالملک بهادر صدرآعظم باب حکومت سرکارعالی نے مجلس انتظامی کو مبارکباد دی که اس نے بنک کا کاروبار نہایت کارکردگی اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا - یه واقعه که یه اداره کم شرح سود پر قرض دیکر اور بنک کاری کی سہولتیں مہیا کرکے عوام کی حالت کو سدھارنے کے لئے قائم کیا گیا هے اس کے منتظمین کے بے لوث کام کا شاهد هے - هزاکسلنسی کو یه معلوم کرکے مسرت هوئی که یه بنک ریاست کے محکمه امداد باهمی سے اشتراک عمل کرتے هوئے کام کررها هے - حکومت سرکار عالی ممالک محروسه میں تحریک امداد باهمی کی توسیع کو جو اهمیت دے رهی هے اسکا ذکر کرتے هوئے هزاکسلنسی نے فرمایا که یه بات تسلیم کی جا چکی هے که اگر هم اپنے نظام معیشت میں امداد باهمی کے اصولوں کو شریک کریں اور ذاتی نفع پر زور نه دیں تو همارے بہت سارے معاشی اور سماجی مسائل حل هوجائیں گے - ریاست میں امداد باهمی کی تنظیم جدید کے لئے حکومت کی حالیه منظور کرده اسکیم میں اسی مقصد کو پیش نظر رکھا گیا هے -

* * * *

اخبار نویسوں کا دوره حیدرآباد - حکومت سرکار عالی کی دعوت پر بیرونی اور

برطانوی هند کے اخبار نویسوں کا ایک وفد پانچ دن کے دوره پر حیدرآباد آیا تھا اس سے انہیں شخصی طور پر حکومت حیدرآباد کی ان تدابیر کو دیکھنے کا موقع ملا جو رعایا کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے اختیار کی جارهی هیں - وفد کے اراکین گندہ محلوں کی صفائی کے سلسله میں مجلس آرائش بلده کے عمده کام سے خاص طور پر متاثر هوئے - انہوں نے دلچسپی کے جن مقامات کا معائنه کیا ان میں اڈکمیٹ کا جامعاتی شہر بھی شامل هے - جامعه عثمانیه کی عمارات کی وضع — جو هندو اور مسلم طرز تعمیر کا خوشگوار امتزاج هے — نیز اسکے احاطوں میں دی جانے والی تعلیم کی نوعیت اور طلباء کے نظم و ضبط نے مہمانوں سے خراج تحسین حاصل کیا - یہاں اس امر کا اظہار نامناسب نه هوگا که جامعه عثمانیه کا تجربه اس ملک میں ایک هندوستانی زبان کے ذریعه اعلی تعلیم دینے کی پہلی کامیاب —— اور ابھی حدتک واحد —— کوشش هے .

" نواب معین نواز جنگ بهادر معتمد سیاسیات کے نام ایک وداعی پیام میں وفد کے قائد مسٹر جی وی کرپاندھی نے لکھا هے - ''میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے جنہوں نے آپ کی مہمان نوازی سے استفاده کیا هے اس تمام زحمت کے لئے آپ کا شکریه ادا کرنا چاهتا هوں جو آپ نے همارے قیام کو خوشگوار اور مفید بنانے کے لئے اٹھائی هے - میں ممنون هونگا اگر آپ حکومت حیدر آباد کے ان متعدد عہدهداروں کو همارا شکریه پہنچا دیں جنہوں نے هم سے ملاقات کرنے اور همیں ریاست کی ترقی سے متعلق سرگرمیوں کو واقف کرانے میں کوئی دقیقه فروگذاشت نہیں کیا - برطانوی هند کے بعض حلقوں میں یه افسوس ناک خیال پایا جاتا هے که ریاستی عہدهدار صحافت سے بیگانه رهتے هیں لیکن حیدرآباد میں هم نه صرف یہاں کی شهره آفاق مہمان نوازی سے متاثر هوئے بلکه صحافت کے نمائندوں کی حیثیت سے همیں زیاده سے زیاده معلومات بہم پہنچانے اور هماری مرضی کے مطابق تمام چیزیں دکھانے کی خواهش اور خلوص نے همارے دلوں پر گہرے نقوش مرتسم کئے هیں - همیں اس میں کوئی شبه نہیں هے که هم نے اپنے چند روزه قیام کے دوران میں جو تجربه اور معلومات حاصل کیں اور جو شخصی روابط پیدا کئے وه همارے لئے بہت مفید ثابت هونگے -

'' میں آپ سے خاص طور پر استدعا کرتا هوں که همارے سفر کے دوران میں صدراعظم بهادر (هز اکسلنسی نواب سر سعیدالملک) نے جس شخصی دلچسپی کا اظہار کیا اورهمیں ریاست کی مابعد جنگ ترقی کی اسکیموں سے واقف کرانے کے لئے جو مواقع فراهم کئے ان کے لئے آپ براه کرم ممدوح کی خدمت میں همارا پر خلوص هدیه تشکر پہنچادیں -''

حیدر آباد کی مابعد جنگ ترقی

۱۵ سالہ لائحہ عمل پر ۳۵۰ کروڑ روپیہ کے مصارف

ہزا کسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے برطانوی ہند اور بیرون ملک کے صحیفہ نگارون کے ایک وفد سے غیر رسمی گفتگو کے دوران میں ریاست کی ہمہ جہتی ترقی سے متعلق حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ حوصلہ مند لائحہ عمل کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالی - ہزا کسلنسی نے فرمایا کہ زراعت اور صنعت کی ترقی ، صحت عامہ کی اصلاح اور تعلیم کی توسیع کے لئے ایک جامع خاکہ تیار کیا گیا ھے - اس خاکہ کا خاص مقصد یہ ھے کہ عوام کی قوت خرید اور قومی دولت میں اضافہ کرکے ان کے عام معیار زندگی کو اونچا کیا جائے -

اندازہ کیا گیا ھے کہ پہلے ۱۵ سال کے عرصہ میں اس خاکہ پر حکومت کو ۳۴۷،۶۸ روپے صرف کرنے ھونگے -

زراعت

حیدرآباد کے " خوشحالی کے خاکہ " میں غذا کو دترجیحی مقام حاصل ھے - زراعت ریاست کی آبادی کے ۵۳ فیصد باشندوں کے لئے روزگارھی مہیا نہیں کرتی بلکہ غذائی پیدا وار کی واحد صنعت ھونےکی حیثیت سے بڑی اھمیت رکھتی ھے - تخمینہ کیا گیا ھےکہ زراعت اورپرورش و نگہداشت مویشیان کو ترقی دینے کی اسکیم پر حکومت کو تقریباً ۲۸،۱۵ روپے خرچ کرنے پڑیں گے - یہ اسکیم متحدہ اقوام کی غذائی اور زرعی کانفرنس اور ھندوستان میں زرعی تحقیقات کی شہنشاھی مجلس کے مشاورتی بورڈ کی سفارشات کے مطابق تیار کی گئی ھے - زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی تدبیر کے طور پر قحط کے منطقہ کے اراضی کی پشتہ بندی ، خشک کاشت کی توسیع ، زرعی تحقیقاتی مرکزوں کا قیام ، وافر مقدار میں سستی کھاد کا انتظام ، قابل کاشت افتادہ اراضی کے وسیع رقبوں کی بازیابی ، مویشیوں کی نسل کی اصلاح اور دودہ کی پیداوار میں اضافہ اس اسکیم کے اھم اجزا ھیں - اسکی ایک نمایاں خصوصیت تعلقہ واری مستقروں میں ۲۰۰ ایکر کے رقبوں پر امداد باھمی کے مشترکہ مزرعہ جات کا قیام ھے تاکہ ترقی یافتہ زرعی طریقوں کے عملی اطلاق اور بہتر کاشت کی انجمنوں اور کسانوں کی انجمنوں جیسے مختلف اداروں کے تحت کاشتکاروں کی تنظیم کے نتائج کا مظاھرہ کیا جائے - اس اسکیم کی ایک اور اھم خصوصیت دیہی علاقوں میں زمین گروی بنکوں کے ایک جال کا قیام ھے جنکا مقصد زرعی قرضہ کے بار کو ھلکا کرنا اور کاشتکار کو دیہی ساھوکار کے پنجہ سے نجات دلانا ھے -

آبپاشی کی سہولتیں

آبپاشی کی توسیع سے متعلق ما بعد جنگ اسکیم کے تحت ۲۰ لاکھ ایکڑ سے زاید رقبہ کو سیراب کیا جائیگا - اندازہ

ہندوستانی بیرونی اور مقامی صحافت کے نمایندے جنہیں ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر اور باب حکومت کے اراکین سے غیر رسمی بات چیت کے لئے حیدرآباد آنے کی دعوت دی گئی تھی ۔ دائیں سے بائیں جانب (پہلی صف) ۔ مسٹر ضمیر صدیقی ''ڈان''۔ مسٹر کمار ''سیول اینڈ ملٹری گزٹ''۔ ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت ۔ آنریبل مسٹر زاہد حسین سی ۔ آئی ۔ ای ۔ صدر المہام فینانس ۔ آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام تجارت و صنعت ۔ مسٹر سید علی جواد ڈائرکٹر ''پبلک ریلشنس'' ایوان روساء ۔ مسٹر سن ''امرت بازار پتریکا'' ۔ (دوسری صف) مسٹر محمدار ایڈیٹران چیف گلوب نیوز ایجنسی ۔ مسٹر کرپاندھی جائنٹ ایڈیٹر ''ہندستان ٹائمز'' (تیسری صف) مسٹر حبیب الرحمن ناظم تجارت و حرفت ۔ مسٹر مرزا نجف علی خان ناظم اطلاعات ۔ نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات و نشر و اشاعت ۔ مسٹر عبدالقادر اورینٹ پریس آف انڈیا ۔ (چوتھی صف) مسٹر احمد عبداللہ اورینٹ پریس آف انڈیا ۔ مسٹر رابنس رائٹرس اور اسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا اور مسٹر عبدالحفیظ یونائٹڈ پریس آف انڈیا ۔

لگایا گیا ہیکہ تنگبھدرا پراجکٹ اور وادی گوداوری پراجکٹ سے ۹۳ ہزار کیلو واٹ برقی قوت کی تخلیق کے علاوہ ۱٫۵ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔ ان کار ہائے آبپاشی کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔

صنعتی ترقی

مستقبل قریب میں جن صنعتوں کو فروغ دینے کی تجویز ہے ان میں پارچہ بافی اور تیل کی صنعتیں نمایاں اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ حیدرآباد میں ان صنعتوں کی ترقی کے لئے سازگار حالات پائے جاتے ہیں۔ یہ ریاست ہندوستان میں کپاس کی پیدا وار کا تیسرا سب سے بڑا علاقہ ہے اور کپاس اس کی دوسری اہم فصل ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں روغن دار تخم کی مجموعی پیدا وار کا چوتھائی حصہ حیدرآباد میں پیدا ہوتا ہے اور تیل اور اس سے متعلقہ صنعتوں کی معاشی ترقی کے لئے پانی کوئلہ اور قوت محرکہ کی تمام ضروری سہولتیں مہیا ہیں۔ اس لئے تجویز ہے کہ ۴۰۴۰۵۰۴ تکلوں اور ۱۱۱۷ راچھوں کا اضافہ کرکے پارچہ بافی کی صنعت کی توسیع کیجائے۔ اسکے معنی چھ نئی گرنیوں کے قیام اور موجودہ گرنیوں کی معاشی اکائیوں میں تبدیلی کے ہونگے۔ یہ بھی ارادہ ہے کہ تیل کا ایک مرکزی کارخانہ قائم کیا جائے جو سالانہ ۳۰ ہزار ٹن نباتاتی گھی اور تیل تیار کریگا۔ مستقبل قریب میں جن اسکیموں کو رو بہ عمل لانے کی تجویز ہے وہ پلاسٹکس، کیمیاوی کہاد اور سمنٹ کی پیدا وار سے متعلق ہیں جن کے کارخانے گوداوری کے رقبہ ترقیات میں قائم کئے جائیں گے۔

وادی گوداوری کی اسکیم ترقیات

ایک دور رس اسکیم کے تحت، جسکو اعلیحضرت خسرو دکن و برار نے شرف منظوری بخشا ہے، وادی گوداوری کے علاقہ کو ترقی دینے کی غرض سے برقابی اور آبپاشی کا ایک مشترکہ پراجکٹ شروع کیا جائیگا۔ اس علاقہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کے نواح میں اہم دھات اور خام اشیاء وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ ان سے سمنٹ لوہا اور فولاد، مصنوعی کھاد، کیلسیم کار بائیڈ، پارچہ بافی، مصنوعی ریشم، شیشہ سازی اور تیل جیسی صنعتوں کی ترقی میں مدد ملیگی۔ اس اسکیم کی ایک اہم خصوصیت دریائے گوداوری کے کنارے ایک مثالی صنعتی شہر کا قیام ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا اور نواح میں قائم کردہ صنعتوں کو فروغ دینے کا باعث ہوگا۔

صحت عامہ کی اصلاح

صحت عامہ کی اصلاح کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی گئی ہے جسکی رو سے صحت عامہ کے اداروں کا ایک جال تمام مواضعات میں پھیلا دیا جائیگا۔ اسی طرح طبی امداد کی توسیع کے لئے بھی ایسی ہی اسکیم تیار کیگئی ہے۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ طبی امداد کے ایک ایسے طریقہ کو رواج دیا جائے جو ہر فرد کو طبی سہولت بہم پہنچانے کے علاوہ صحت کی بقا اور امراض کے انسداد کا ضامن ہو۔ اسکا اساسی مقصد "انسدادی طبیب" اور "صحت مطلق" کا قیام ہے۔ تاکہ "صحت کا ڈاکٹر"، "امراض کے ڈاکٹر" کی جگہ حاصل کرلے۔ تجویز ہے کہ ہر موضع میں صحت کا ایک مرکز قائم کیا جائے اور طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے دس مواضعات کے ہر گروہ کو ایک وحدت قرار دیا جائے۔ آخرالذکر وحدت موضع واری، تعلقہ واری، ضلع واری اور علاقہ واری وحدتوں کے ایک سلسلہ کے ذریعہ بالائی ادارہ سے ملحق ہوگی۔ اس اسکیم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ صحت کے اداروں میں طب کے دیسی طریقوں کو مناسب مقام دیا گیا ہے۔ صحت کے ۱۶ ہزار کارکنوں کو ابتدائی طبی امداد، جراثیم کشی اور علاج کے آسان گھریلو طریقوں کی تربیت دیجائیگی تاکہ انہیں صحت کے ان مرکزوں پر متعین کیا جائے جو مواضعات میں قائم کئے جائینگے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ابتدائی پانچ سالوں میں ان اسکیموں پر جنمیں ضلع واری آبرسانی اور ڈرینیج کے خاکے بھی شامل ہیں ۱۱٫۵۳ کروڑ روپے صرف ہونگے۔

تعلیم کی توسیع

تعلیم کے تمام پہلوؤں کی توسیع کیلئے ایک ۱۵ ساله خاکہ تیار کیا گیا ہے جس پر تخمینہ کے مطابق ۴۵٫۸۶

روپے کے زاید اخراجات ہونگے ۔ اسکا مقصد شروع میں ۳۳ فیصد بچوں کےلئے اور بعد میں تدریجی طور پر ریاست کے ہر شہری کےلئے تحتانی تعلیم کا انتظام کرنا ہے ۔ اس اسکیم کی روسے ایک زرعی کالج اور پیشوں کے انتخاب میں رہنمائی کرنے والے ایک ادارہ کا قیام پیش نظر ہے ۔ منجملہ دیگر امور کے اس کا مقصد تحتانی دور میں (اس وقت تعلیم پانے والے دو لاکھ طلبا کے علاوہ) پانچ لاکھ طلباء کےلئے ادنی ثانوی دور میں ۲٫۶۲ لاکھ طلبا کےلئے اور اعلی ثانوی دور میں ۱٫۳۱ لاکھ طلباء کےلئے تعلیمی سہولتیں بہم پہونچانا ہے ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس اسکیم کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لانے کےلئے تحتانی مدارج کےلئے ۴۵۴۰ اور ثانوی مدارج کےلئے ۲۶۷۰ زاید معلمین کی ضرورت ہوگی ۔ حکومت اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے نوجوان مرد اور عورتوں کو فیاضانہ تعلیمی وظائف دیکر معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۱۵ سال کے بعد سے تعلیم کے مجموعی مصارف سالانہ ۵ کروڑ روپے سے کچھ زاید ہونگے ۔

رسل و رسائل کے ذرائع

رفاہ عامہ کے کاموں کا ایک بڑا پروگرام تیار کیا گیا ہے تاکہ جنگ کے زمانہ کی گرم بازاری کے بعد پیدا ہونے والی کساد بازاری کا مقابلہ کیا جاسکے ۔ اندازہ ہے کہ پہلے پندرہ سالوں میں چھوٹی ضلع واری اور دیہی سڑکوں کی تعمیر پر حکومت کے ۳۸٫۷ کروڑ روپے صرف ہونگے اور اسی مدت میں بڑی سڑکوں کی تعمیر پر ۳۲ کروڑ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔

سابق فوجیوں کےلئے روزگار کی فراہمی

ریاست کی آئندہ معاشی خوشحالی کا منصوبہ بناتے وقت حکومت حیدرآباد نے ان ۲۰ ہزار بہادر سپوتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا ہے جنھوں نے جنگ کے مختلف محاذوں پر آزادی کی خاطر لڑائیاں لڑین ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کےلئے ایک اسکیم بنائی گئی ہے اور عنقریب راین پلی میں سابق فوجیوں کی ایک نوآبادی قائم کیجائیگی ۔ یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی نوآبادی ہوگی اور اسکے کاروبار امداد باہمی کے اصولوں پر چلائے جائینگے ۔

تربیت یافتہ اشخاص

ترقیات سے متعلق کسی خاکہ میں فنی اور غیر فنی اشخاص کے لئے مناسب روزگار کے انتظام کے مسئلہ کو حل کرنے کی تدابیر کا شامل ہونا ضروری ہے ۔ اسلئے حیدرآباد کی ما بعد جنگ ترقی کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کےلئے موزون اشخاص کی فراہمی کی غرض سے حکومت نے ۱۶۰ امیدواروں کا انتخاب کیا ہے جنھیں اعلی تعلیم اور فنی او راختصاصی تربیت کے حصول کےلئے بیرون ملک بھجوایا جائیگا ۔

مالیاتی پہلو

ان خاکوں کو عملی صورت دینے کےلئے جس کثیر سرمایہ کی ضرورت ہوگی اسکے بارے میں یہ بتایا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد میں نہ تو خانگی سرمایہ سے ہی پورا کام لیا گیا ہے اور نہ آمدنی کے وسائل ہی خاطر خواہ طور پراستعمال کئے گئے ہیں ۔ محاصل کے بعض راست ذریعوں کے مجوزہ استعمال اور خوشحال طبقوں میں سرمایہ کاری کی عادت کی نشو و نما کے پیش نظر حکومت کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے یا ان خانگی صنعتوں کو فروغ دینے کےلئے رقمی سبیل بندی میں کوئی دشواری نہ ہونی چاہئے جنھیں سرکاری منصوبوں کی وجہ سے ترقی کے مواقع حاصل ہونگے ۔

مشینوں کی خریدی

اس پروگرام کو روبہ عمل لانے کےلئے برطانیہ عظمی امریکہ اوران دوسرے ممالک سے بڑی تعداد میں مشینوں کی خریدی لازمی ہوگی جو ہماری ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں ۔ صحیح قسم کی مشینوں اور ان کو چلانے والے کاریگروں کے انتخاب کےلئے تجربہ کار اشخاص کو ان ملکوں میں بھیجنا ہوگا ۔ بیرونی کاریگروں کی خدمات اس وقت

حاصل کیجائینگی جب تک خود حیدرآبادی باشندے متعلقہ فن سے واقف نہ ہو جائیں ۔ اس سلسلہ میں ضروری تدابیر جلد اختیار کی جائینگی ۔

امید اور اعتماد

کسی ملک کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے معاشی منصوبہ بندی زرعی اور صنعتی وسائل کو ترقی دینے کا مسلمہ طریقہ مانی گئی ہے ۔ یقیناً یہ ایک مشکل کام ہے ۔ اسکے لئے معتدبہ مالیاتی وسائل ، آبادی کے تمام طبقوں کا تعاون اور عملی تائید ، موزون کاریگروں کا وجود ، تعلیمی اور معاشرتی میدان میں ہمہ جہتی ترقی اور رہنے سہنے اور سونچنے سمجھنے کی عادتوں کے صحیح اصولوں پر نشو و نما ضروری ہے ۔ لیکن ہم پست ہمت نہیں ہیں ۔ ہم امید اور اعتماد کے ساتھ ایک ایسے روشن خیال فرمانروا کی مدبرانہ رہنمائی میں اپنی منزل کی طرف بڑھنے کا ایقان رکھتے ہیں جنکو اپنی ریاست کی ترقی اور اپنی رعایا کی خوشحالی کا ہمیشہ خیال رہا ہے ۔

ان منصوبوں کے کامیاب نفاذ کے لئے نہ صرف ریاست کے مالیاتی نظام میں بنیادی داخلی تبدیلیوں کی بلکہ حکومت ہند کی تائید و حمایت اور برطانوی ہند کے ہمسایہ صوبوں کے تعاون کی بھی ضرورت ہے ۔ اصول یہ ہونا چاہئے کہ حیدرآباد ہندوستان کے ذیلی بر اعظم کی ایک اہم جزو کی حیثیت سے اپنی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے ترقی کرے ایک وحدت کی خوشحالی دوسری وحدتوں کی خوشحالی کے لئے ممد کار ہوتی ہے ۔ اسی طرح ایک وحدت کی پستی دوسروں کی ترقی کو متاثر کرتی ہے ۔ اگر ہم اس جذبہ کے ساتھ اور اس اصول پر کام کریں تو حیدرآباد ، نیز ہندوستان کی دوسری وحدتیں مستقبل قریب میں ایک ایسا مرتبہ حاصل کر سکتی ہیں جس کی وہ ایک عظیم الشان قوم ہونیکی حیثیت سے مستحق ہیں جو قدرتی وسائل اور تہذیب وتمدن کے بیش قیمت ورثہ سے مالا مال ہے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع) ..	۰-۰-۳
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع) ..	۰-۰-۳
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	۰-۰-۱
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۰-۸-۱
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلا میئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۰-۸-۱
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۰-۸-۳
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونون زبانوں میں)

زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ

حیدر آباد کی رہنمائی

آئندہ امکانات

زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ ہندوستان میں ابھی اپنے دور طفولیت میں ہے اگرچہ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مخصوص حالات اس کے لئے زبردست محرک ثابت ہوئے ہیں ۔ حکومت سرکارعالی لائق ستایش ہے کہ اس نے اس میدان میں سب سے پہلے قدم رکھا اور زرعی پیداوار کی منظم نکاسی سے متعلق تدابیر کا تجربہ کرنے میں مابقی ہندوستانی کےلئے راستہ ہموار کردیا ۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ اقدام کاشتکار کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور غذا سے متعلق قوانین کے کامیاب نفاذ میں خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے دوسرے نصف حصہ میں اس سے بڑی مدد ملی ہے ۔

زرعی پیداوار کی منظم نکاسی کو وسیع پیمانہ پر ترقی دینے کےلئے ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے تاکہ کاشتکار کو اپنی پیداوار کی بیش‌ترین قیمت مل سکے ۔ یہ اسکیم ان مختلف تدابیر کے مطابق ہے جو ریاست میں کاشتکار کی حالت سدھارنے کےلئے اختیار کی گئی‌ہیں یا کی جارہی ہیں تاکہ اس کو اپنی محنت کا معقول معاوضہ مل سکے ۔

ما قبل جنگ کی مارکٹنگ

سنہ ۱۹۳۰ع میں قانون زرعی مارکٹ کی تدوین کے ساتھ حیدرآباد کو بقیہ ہندوستان پر سبقت حاصل ہوگئی اور مارکٹنگ افسر کا عہدہ جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا عہدہ تھا قائم کیا گیا ۔ بعد کے پانچ سالوں میں متعدد مارکٹوں کی تنظیم کی گئی ۔ حکومت ہند نے زراعت سے متعلق شاہی کمیشن کی سفارشوں پر عمل کرتے ہوئے زرعی مارکٹنگ کا ایک مشیر مقرر کیا اور دھلی اورصوبوں میں متعددادارے اس غرض سے قائم کئے گئے کہ زرعی پیداوار کی نکاسی کے متعلق تفصیلی معلومات جمع کی جائیں ۔ حکومت ہند کی ایماء سے حیدرآباد نے بھی اس تحقیقاتی کام میں شریک ہونے پر رضامندی کا اظہار کیا اور مارکٹنگ افسر کے تحت عملہ میں اضافہ کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۳۵ع سے سنہ ۱۹۳۹ع تک اس عملہ نے بہت ساری تفصیلی معلومات جمع کرلیں اور انہیں مارکٹنگ کی کل ہند رپورٹوں میں شریک کرنے کےلئے دھلی بھیجدیا گیا ۔ یہ رپورٹیں ایک ایسے موضوع پر معلومات کا معدن ثابت ہوئیں جس پر سابق میں بہت کم توجہ کی گئی تھی ۔ ساتھ ھی حیدرآباد کے محکمہ مارکٹنگ نے زیادہ بڑی مارکٹوں کی تنظیم جاری رکھی اور منظم مارکٹوں کی تعداد تقریباً ۲۰ ہوگئی ۔ اس طرح دوسری عالمی جنگ کے آغاز تک حیدرآباد کو بقیہ ہندوستان کے مقابلہ میں سبقت حاصل رہی ۔

حالات جنگ

بہر حال جنگ کے ساتھ نئے مسائل پیدا ہوگئے اورتوجہ کا مرکز پیدا کنندہ سے ہٹ کر منافع باز کی طرف منتقل ہوگیا ۔ اب سوال یہ نہیں رہا کہ کاشتکار کو اس کی پیداوار کی بیش ترین قیمت دلائی جائے بلکہ اب یہ سوال پیدا ہوگیا کہ اشیاء کی زاید مانگ نیز ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کے رجحانات کی وجہ سے بڑھتی ہوئی قیمتوں پر کس طرح نگرانی قائم کی جائے ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام پرغلہ کی منتقلی پر تحدید ، ایک نبیادی کل ہند خاکہ کے تحت رسد کی تنظیم اور قیمتوں کی آئینی نگرانی جیسی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہوگیا ۔ نتیجتاً زرعی مارکٹنگ کے مسئلہ پر زرعی ماہرین کی بجائے محکمہ جات مالگزاری و تجارت کے عہدیداروں کو توجہ کرنی پڑی ۔

بعد جنگ تنظیم

اب جبکہ جنگ ختم ہوگئی ہے زرعی مارکٹنگ کے مسئلہ کی پھر جدید اساس پر چھان بین کرتی ہے ۔ اگرچہ عبوری دور میں انتظامی عہدیداروں کی نگرانی کو جاری

رکھنا ہوگا تا ہم یہ ظاہر ہے کہ جوں جوں زمانہ امن کے معمولی حالات واپس ہوتے جائیں گے آزاد تجارت کی تفصیلات سے واقفیت رکھنے والوں کو اس مسئلہ کے حل کرنے میں زیادہ موثر حصہ لینا پڑے گا۔

حیدرآباد کا محکمہ تنظیم ما بعد جنگ ریاست کے محکمہ مارکٹنگ کی سرگرمیوں کے دائرہ کو وسعت دینے کی ضرورت سے بے خبر نہیں رہا ہے ۔ تنظیم ما بعد جنگ کی متعلقہ مجلس نے ایک اسکیم منظور کی ہے جسکے تحت ابتدائی مصارف سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہونگے اور دس سال کے ختم پر ۲۱ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائینگے ۔ تجویز ہے کہ ریاست کے (۱۰۰) تعلقوں میں سے ہر تعلقہ میں محکمہ مارکٹنگ کا ایک ماتحت افسر مقرر کیا جائے جس کا کام زرعی اشیاء کی پیداوار، منتقلی اور قیمتوں کا تفصیلی جائزہ لینا ہوگا ۔ اسکے علاوہ زرعی پیداوار کی کٹائی، صفائی، درجہ بندی، ذخیرہ بندی اور حمل و نقل کے بہتر طریقوں کی نشر و اشاعت کا کام بھی ،سی کے ذمہ ہوگا ۔ جو معلومات حاصل ہوں انہیں وقفہ وقفہ سے دفتر ضلع کو پہونچایا جائے گا اور وہاں سے حاصل کردہ ہدایات اور احکام سے تعلقہ کے کاشتکاروں کو باخبر رکھا جائے گا ۔ یہ افسر ہر ضلع میں ایک مارکٹنگ افسر کے تحت ہوگا جو تعلقہ کے افسروں کے کام میں ربط وتنظیم پیدا کریگا اور اس بات کی نگرانی کریگا کہ تحت کے ۸ یا ۱۰ افسر اپنے فرائض بہ احسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں ۔ حیدرآباد کا صدر دفتر اسی طرح معلومات جمع کریگا جس طرح مارکٹنگ سروے کے ذریعہ اب جمع کیا جارہا ہے ۔ اس کے ذمہ صرف جدید اعداد و شمار جمع کرنے اور انکا مقابلہ کرنے کا کام ہی نہیں بلکہ تمام ممالک محروسہ میں انکی بر وقت نشر و اشاعت بھی ہوگی ۔

مارکٹنگ سے متعلق قوانین پر نظر ثانی

اس توسیع کی وجہ سے ان قوانین پر مکمل نظر ثانی کرنا ضروری ہوگیا ہے جنکا اطلاق اب مارکٹنگ کے صرف چند بڑے مرکزوں میں زرعی پیداوار کی خرید و فروخت پر ہوتا ہے ۔ نئے قوانین کا دائرہ اثر ممالک محروسہ کے ہرگاؤں پر حاوی ہوگا اور تمام دیہی تاجروں پر ،جو زرعی پیداوار کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں ، بعض ایسی پابندیاں عاید کرنی ہونگی جو اب صرف بڑی مارکٹوں کے تاجروں پر عاید کی جاتی ہیں ۔ ان پابندیوں میں صحیح اوزان رکھنا رسائد فروخت اجرا کرنا اور غلہ کی ناجائز وصولی کو روکنا شامل ہے ۔ ایک مسودہ قانون تیار کیا جا چکا ہے اور یہ تجویز ہے کہ اس کے منظور ہوتے اسے تمام علاقوں میں نافذ کیا جائے ۔

امداد باہمی کے اصول پر پیداوار کی خرید و فروخت

محکمہ امداد باہمی کی توسیع اور مختلف اغراض کے لئے امداد باہمی کی تعلقہ واری انجمنوں کا قیام شروع ہوچکا ہے ۔ درمیانی آدمی کا توسط ترک کرنا مقصود نہیں بلکہ منشاء یہ ہے کہ اس کے لئے ریاست کے معاشی نظام میں باعزت مقام پیدا کیا جائے ۔ ملک اس کی ناگزیر خدمات سے حسب سابق استفادہ کرے گا ۔ لیکن وہ ایک ایسا شخص متصور نہ ہوگا جو بالکلیہ خود اپنے فائدہ کے لئے کام کرتا اور پیدا کنندہ اور صارف دونوں کو لوٹتا ہے ۔ محکمہ مارکٹنگ کے تحت کام کرنے والے تعلقہ واری افسروں اور محکمہ امداد باہمی کی زیرنگرانی تعلقہ واری انجمن ہائے خرید و فروخت کے درمیان قریبی ربط قائم کیا جائے گا ۔ درحقیقت تعلقہ کے مارکٹنگ افسر کی حیثیت ان انجمنوں کے فنی مشیر اور انہیں عوام میں مقبول بنانے والے کی رہیگی ۔

اوزان اور پیمانہ جات

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے معتمدی تجارت و صنعت و حرفت کے تحت محکمہ اوزان و پیمانہ جات قائم کرنے کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے ۔ موجودہ قانون اوزان و پیمانہ جات کی نظر ثانی اور صحیح اوزان پر عمل درآمد سے محکمہ مارکٹنگ کے کام میں بڑی حد تک سہولت پیدا ہوجائیگی کیونکہ اوزان اور پیمانہ جات سے متعلق قانون کے نافذ نہ ہونے سے بڑی دشواری پیش آتی تھی ۔ اس دشواری کے باوجود محکمہ مارکٹنگ ان تمام منظم مارکٹوں میں ناپنے

کےطریقہ کو مسدود کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جن پراسے اقتدار حاصل ہے - اسکے علاوہ اسنے کھنڈی ، من اور پلہ کے بے شمار مختلف پیمانوں کو ختم کرکے انکی بجائے نرخ کی اکائی کے طور پر (۱۲۰) سیر کے پلہ کو ترویج دی ہے -

نظام زر کی تعشیر

نظام زر کی تعشیر کے مسئلہ نے جو اس وقت حکومت کے زیر غور ہے محکمہ مارکٹنگ کو ایک ایسی اصلاح شروع کرنے کا موقع فراہم کردیا ہے جو فی نفسہ بڑی قدر و قیمت کی حامل ہے - محکمہ فینانس کے آگے یہ تجویز پیش کی جاچکی ہے کہ روپیہ کی تعشیر کے ساتھ ساتھ روپیہ کے وزن میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ یہ وزن کی معیاری اکائی کا (۱۰۰) واں حصہ بن جائے - ممکن ہے کہ یہ اقدام اوزان و پیمانہ جات کی تعشیر کے لئے بھی راستہ ہموار کردے -

عوام مین ہوا بازی کو مقبول بنانیکی کوششین

جامعہ عثمانیہ میں مناسب سہولتوں کا انتظام

نوجوانون کواس بات کی ترغیب دینے کے لئے کہ وہ ہوا بازی کو بطور پیشہ اختیار کریں جامعہ عثمانیہ نے ہندوستانی ہوائی تربیتی جماعت (Indian Air Training Corps) کی تعلیم کو زاید مضمون کی حیثیت سے شریک نصاب کیا ہے ۔ اس تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ شاہی ہندوستانی ہوائی فوج کے شعبہ فضائیہ میں شریک ہونے کا ارادہ رکھنے والے امیدواروں کے لئے حتی الامکان وسیع بنیاد پر ہوا بازی سے متعلق مضامین میں قبل از داخلہ تربیت کا انتظام کیا جائے۔

بنیادی مقصد

اس مہم کی تہہ میں دو مقاصد کار فرما ہیں ۔ ایک یہ کہ ہوا بازی کی تربیت حاصل کرنے اور شاہی ہندوستانی ہوائی فوج میں شریک ہونے کے لئے نوجوانون کی ہمت افزائی کیجائے اور دوسرے یہ کہ جامعہ کے طلباء کے توسط
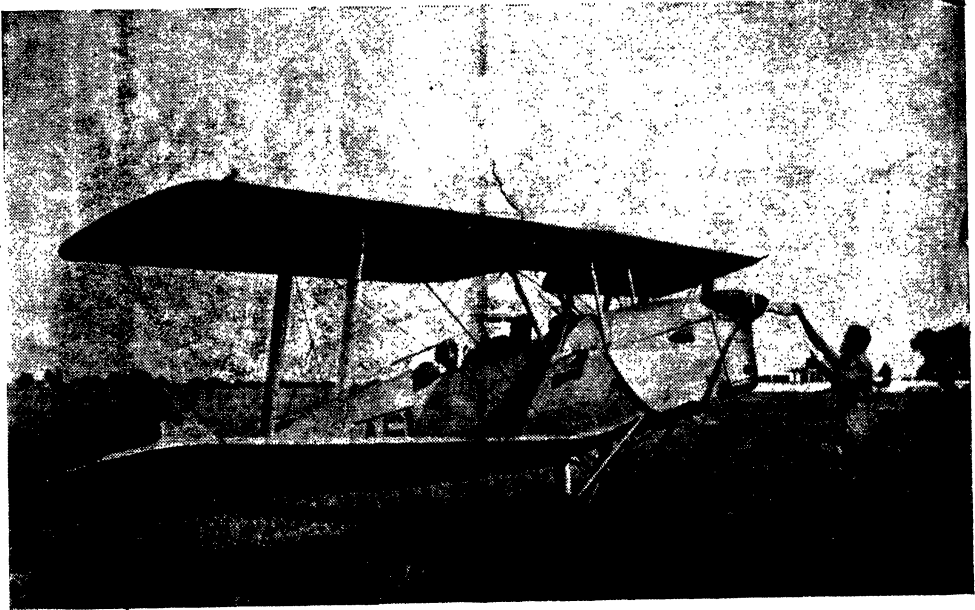
پرواز کی تیاری ۔ انجن چالو کیاجارہا ہے۔
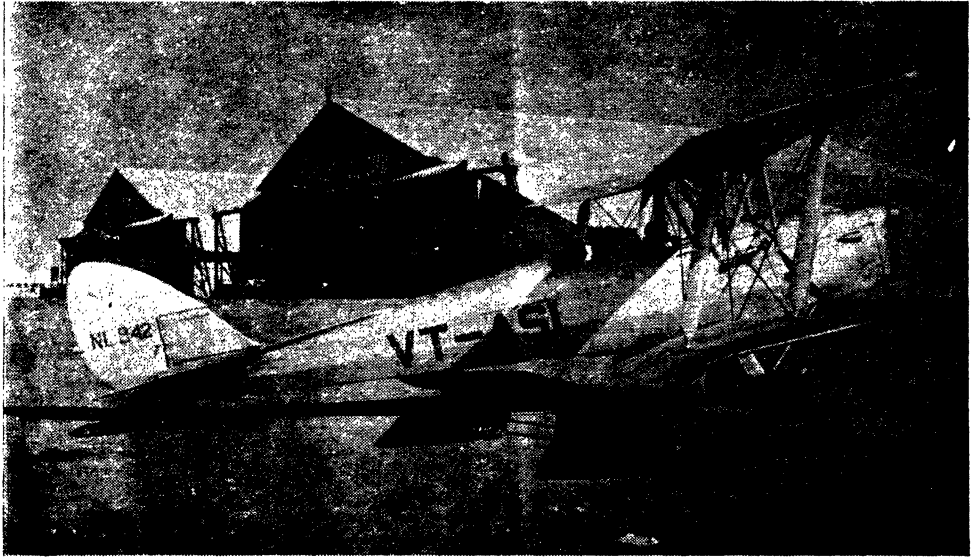
ھوائی جہاز اڑنے کے لئے تیار ہے۔

انجن کی نگہداشت

سے حیدرآباد کے باشندوں میں ہوا بازی کو مقبول بنایا جائے

تربیت

چونکہ ''آئی - اے - ٹی - سی،، کی تعلیم کو زاید مضمون کی حیثیت سے شریک نصاب کیا گیا ہے اسلئے اسکی جاعتیں جامعہ کے معمولی اوقات کار سے ہٹ کر منعقد ہوتی ہیں - ہر جاعت میں ۵۰ کیڈٹ شریک کئے جاتے ہیں اور ہر تین مہینہ کے بعد نئے کیڈٹوں کی بھرتی ہوتی ہے - موسم گرما کی تعطیلات میں بھی ہوا بازی کی جاعتیں منعقد ہوتی ہیں جنکی مدت تعلیم دو ماہ ہوتی ہے - اب تک ''آئی - اے - ٹی - سی،، کی سات جاعتیں منعقد ہوئی ہیں۔ جن میں ۱۰۰ سے زاید طلباء نے شرکت کی - ان میں سے دو طلباء کو شاہی ہندوستانی ہوائی فوج میں کمیشن مل چکا ہے اور سات طلباء کا انتخاب ہوائی فوج کے میدانی عملہ کے لئے عمل میں آیا ہے -

مضامین

ہوائی فوج کے مضامین فن ہوا بازی کے متعدد پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ انجن، ہوائی فریم، سگنل، اسلحہ، جہاز رانی، نظریہ پرواز، موسمیات، ہوائی جہاز کی شناخت اور ہوائی فوجوں کی تنظیم اور نظم و نسق وغیرہ جیسے امور کے بارے میں تربیت دیجاتی ہے -
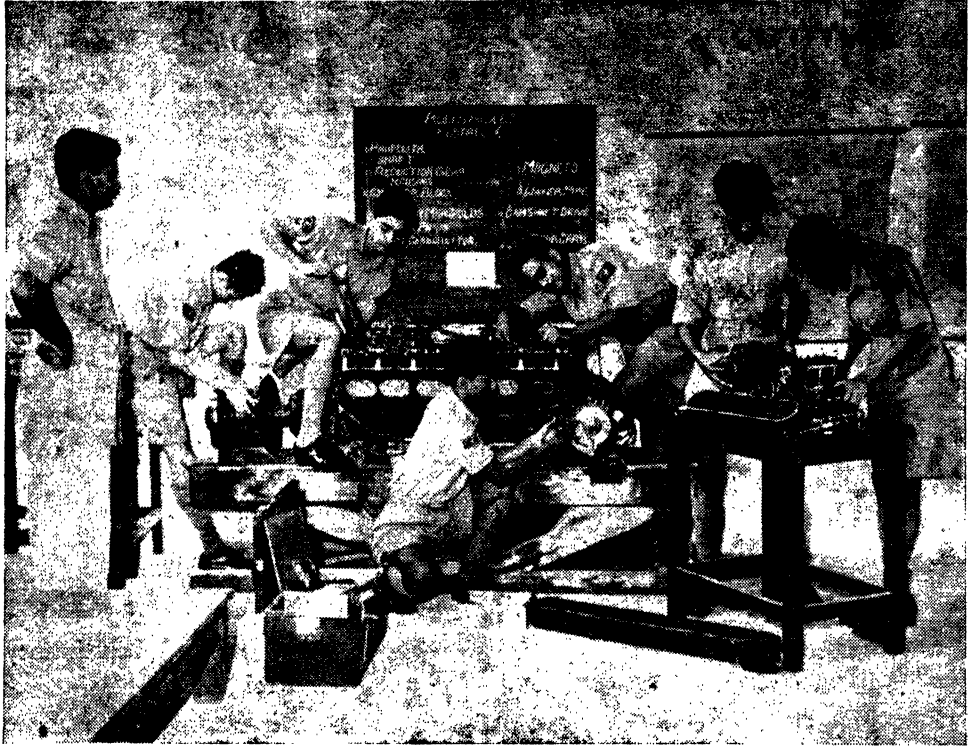
ہوائی انجن کے پرزوں کو علحدہ کیا جارہا ہے

انتخاب اور مراعات

امیدواروں کا انتخاب ایک ” مجلس انتخاب ،، کے ذریعہ عمل میں آتا ہے ، جسکے صدر نشین معین امیر جامعہ عثمانیہ ہیں ۔ امیدواروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جامعہ کے باقاعدہ طلباء ہوں ۔ انکی عمرین ۱۷ اور ۲۷ سال کے درمیان ہونی چاہئیں ۔ نیز انہیں ان طبی معیارون پر پورا اترنا چاہئے جو ہوائی فوج میں ہوائی فرائض انجام دینے کے لئے متعین کئے گئے ہیں ۔ اس جاعت میں سابق طلباء بھی شریک ہوسکتے ہیں بشرطیکہ معین امیرجامعہ انکی سفارش کریں ۔ تربیت کے دوران میں کیڈٹوں کو ماہانہ ۲۰ روپیہ کا وظیفہ ملتا ہے ۔ اسکے علاوہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران میں منعقد ہونے والی جاعتوں میں شریک ہونے والے کیڈٹون کو فی یوم ڈیڑہ روپیہ الاؤنس ملتا ہے ۔ ہر کیڈٹ کو عاریۃً ایک وردی دیجاتی ہے جسکو وہ لکچروں میں شریک ہوتے وقت اور ڈرل کے دوران میں پہنتا ہے ۔

ہوا بازی کا مستقبل

ساتوین جاعت کے کامیاب شدہ کیڈٹون کے پریڈ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نواب سر سعیدالملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے نوجوانوں سے پر جوش

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰)

حیدرآباد میں مقامی حکومت

حق رائے دہی کی شرائط

ریاست کی دستوری اصلاحات کی رو سے مقامی حکومت کے اداروں کی جدید تشکیل کی جائے گی۔ ان تمام اداروں کی نمایندگی کی اساس مشترکہ انتخابی حلقوں کے ساتھ ساتھ پیشہ واری ہوگی۔ یہ ۵ اور ۳ کے تناسب سے منتخب کردہ اور نامزد کردہ اراکین پر مشتمل ہونگے۔

اب ان اداروں کے حق رائے دہی کا تعین کیا گیا ہے۔ عوام کی اطلاع کے لئے اسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

مجلس بلدیہ حیدرآباد — عام

۱ - مجلس بلدیہ حیدرآباد کے ہر حلقہ انتخاب (Constituency) کی ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کیلئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ہوگی اور بجز اسکے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ہو کوئی شخص جسکا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ہر ایسا شخص جسکا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا۔

۲ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا تا وقتیکہ ۔

(الف) اسکی عمر اکیس سال کی نہو اور

(ب) کسی نافذالوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کی رو سے وہ ملکی نہو۔

۳ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ہو۔

۴ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے قانون بلدیہ حیدرآباد کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد یا کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کے احکام کی رو سے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز اعمال اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں فی الوقت رائے دہی کے ناقابل قرار دیا گیا ہو۔ اور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست سے جس میں وہ شریک کیا جاسکتا ہو فوراً خارج کر دیا جائیگا۔

۵ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس کے انتخاب میں رائے دیگا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶ - کسی شخص کا نام ایک سے زیادہ حلقہ یا ایک سے زیادہ انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ کیا جائیگا اور نہ کوئی شخص ایک سے زیادہ حلقہ یا انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت کسی مخصوص مفاد کی نمایندگی حاصل کرنے کے لئے اس فقرہ کی شرائط ضروری کو خاص حکم کے ذریعہ نظر انداز کرسکے گی۔

۷ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جس نے قانون بلدیہ حیدرآباد کے تحت واجب الادا کوئی بلدی محصول جزاً یا کلاً ادا نہ کیا ہو۔

۸ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا جو عین ماقبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں اس وقت سکونت پذیر متصور ہوگا جبکہ وہ معمولاً وہاں رہتا ہو یا جہاں اسکے خاندان کا مکان ہو جس میں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اسکا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں

والیان سمستان و جاگیردار

۹ - والیان سمستان اور جاگیرداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اسکی خالص آمدنی ، باستثناء سمستان کے تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو۔ یا

(ب) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے کم از کم تین ہزار روپے سالانہ حصہ پانے کا مستحق ہو۔

معاشدار

۱۰ - معاشداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں صاحب منتخب معاشدار ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں ایسی اراضی معاش رکھتا ہو جو جاگیر نہو اور جسکی بابت کم سے کم چھ سو روپے سالانہ بطور زر مالگزاری مشخص کئے جاسکتے ہوں۔ یا

(ب) ممالک محروسہ سرکارعالی میں واقع ایسی اراضی معاش کی آمدنی میں جو جاگیر نہ ہو کم سے کم چھ سو روپے سالانہ کا حصہ دار ہو۔ یا

(ج) حکومت سرکارعالی سے کم سے کم سالانہ چھ سو روپے نقد بطور معاش پاتا ہو۔

مزدور

۱۱ - مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بہ حیثیت مجموعی کم سے کم (۱۸۰) دن کسی ایسے کارخانے میں جو بلدہ حیدرآباد کے حدود اراضی میں واقع ہو اور جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اگر مرد ہوتو کم سے کم (۲۰) روپے ماہانہ اور عورت ہوتو (۱۵) روپے ماہانہ معاوضہ پر کام کیا ہو لیکن ہر صورت میں تین سو روپے ماہانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہوگا جو کلیتاً یا بڑی حدتک اہلکار،

نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو۔

توضیح - ایسے شخص کے متعلق جو کسی کارخانہ میں اھلکار، ٹائپسٹ، منتظم دفتر، مینیجر، پروف ریڈر، صراف، محاسب تنقیح کنندہ، سیلسمن، ٹائم کیپر، جابر (Jobber) بھرتی کرنے والے مستری یا اسی نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا بڑی حد تک اھلکار، نگرانکار، بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ھے۔

صنعت

۱۲ - صنعت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) بلدیہ حیدرآباد کے حدود اراضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس میں عین ماقبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اور جسکی رجسٹری دستور العمل کارخانجات سرکارعالی اور اسکے قواعد کے تحت ہوئی ہو۔ یا

(ب) مجلس کے حدود اراضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو۔ یا

(ج) کسی ایسے کارخانہ کا جسکی صراحت فقرہ (الف) یا (ب) میں ہو ناظم، شراکت دار مینیجر، مینیجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(د) کسی ایسی شراکت کا شراکت دار یا ایجنٹ ہو جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں خالص صنعتی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہو اور جسکی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔ یا

(ھ) ایسا فرد، فرم یا ھندو مشترکہ خاندان ھو جسکی ایسی آمدنی پر جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں صنعت سے حاصل کیگئی ھو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ھو محصول مشخص کیا گیا ھو۔

تجارت

۱۳ - تجارت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ھوگا جو۔

(الف) بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں تجارت کرتا ھو جس سے اسکی آمدنی کم از کم دو ہزار روپے سالانہ ھو۔ یا

(ب) قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کی تعریف کے مطابق بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں واقع کسی کمپنی، انجمن یا شراکت کا بہ استثناء ان کمپنیوں، انجمنوں یا شراکتوں کے جو صنعت یا بنک کاری کی اغراض کے لئے قائم کی گئی ھوں ناظم، شراکت دار مینیجر، مینیجنگ ایجنٹ ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ھو۔ یا

(ج) کسی ایسی شراکت کا جو کلیتاً تجارت کی اغراض کے لئے بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں قائم کیگئی ھو اور جسکی رجسٹری قانون شراکت سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ھو شراکت دار یا ایجنٹ ھو۔ یا

(د) کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ھو اور کم سے کم دس ہزار روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی سے باھر تشکیل پائی ھو اور بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ھو ایسا ناظم شراکت دار، مینیجر مینیجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ھو جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں سکونت رکھتا ھو۔ یا

(ھ) ایسا فرد، فرم یا ھندو مشترکہ خاندان ھو جسکی ایسی آمدنی پر جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں تجارت سے حاصل کی گئی ھو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ھو محصول مشخص کیا گیا ھو۔

بنک کاری

۱۴ - بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام

شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو اور بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو

(اول) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(دوم) کسی ایسے بنک کا جسکی رجسٹری قانون انجمن ھائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔

(سوم) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(چہارم) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں واقع ہو مالک یا شراکت دار ہو اور جس سے قانون متعلق شہادت کتب مہاجنان ممالک محروسہ سرکارعالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں ۔ یا

(ج) انسٹیٹوٹ آف بنکرز لندن، یا انڈین انسٹیٹوٹ آف بنکرز کا مصدقہ رکن ہو اور بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں کسی بنک یا کسی شاخ بنک میں مامور ہویا مجلس کے حدود ارضی میں اورطور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(د) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپے کے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی کے باھر تشکیل پایا ہو اور بلدیہ یدرآباد کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اورمستقل عہدہ دار ہو .و بلدیہ حیدرآباد کےحدود ارضی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(ھ) ایسا فرد ، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جسکی ایسی آمدنی پر جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں بنک کاری سے حاصل کیگئی ہو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

طیلسانین

۱۵ ۔طیلسانین کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے سے کم سے کم پانچ سال پیشتر

(الف) جامعہ عثمانیہ یا کسی ایسی ہندوستانی یا بیرونی جامعہ کا جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو طیلسان حاصل کیا ہو۔ یا

(ب) کوئی ایسا امتحان کامیاب کیا ہو جسے سرکارعالی نے اس غرض کے لئے طیلسان کے برابر تسلیم کیا ہو۔

پیشہ وکالت

۱۶ - پیشہ وکالت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو قانون وکلاء سرکارعالی کے احکام کے مطابق عدالت العالیہ کی دی ہوئی کسی درجہ کی سند وکالت رکھتا ہو۔

پیشہ طبابت

۱۷ - پیشہ طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) الیوپیتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون مڈیکل رجسٹریشن سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔

یا (ب) یونانی ، آیورویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہویا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بنا

پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔ یا

(ج) دندان سازی ، یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو۔

اراضی و امکنہ کے مالک

۱۸ ۔ مالکان اراضی و امکنہ کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا مالک ہو جس کے سالانہ کرایہ کا تخمینہ ساٹھ روپے یا اس سے زاید کیا گیا ہو۔

اراضی و امکنہ کے کرایہ دار

۱۹ ۔ امکنہ اور اراضی کے کرایہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا کرایہ دار ہو جس کا کرایہ وہ پانچ روپے ماہانہ سے کم ادا نہ کرتا ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۲۰ ۔ اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اسکے تعلق سے مشترک ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۲۱ ۔ بجز اس صورت کے جسکی صراحت اوپر کیگئی ہے کوئی شخص کسی جائداد کی حدتک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہوگا ۔ تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

مجالس بلدی — عام

۱ ۔ ہر ایسے حلقہ انتخاب (Constituency) کی جسکی صراحت آئین مجالس بلدی و قصبات کی دفعہ ۴ ضمن (۲) میں ہے ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کیلئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ہوگی اور بجز اس کے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ہو کوئی شخص جسکا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ہر ایسا شخص جسکا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو وہ انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا ۔

۲ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا تاوقتیکہ ۔

(الف) اسکی عمر اکیس سال کی نہو ۔ اور

(ب) کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کی روسے وہ ملکی نہو۔

۳ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ہو۔

۴ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ

ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے آئین مجالس بلدی و قصبات کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد یا کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کے احکام کی روسے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز اعمال اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں ، فی الوقت رائے دھی کے ناقابل قرار دیا گیا ہواور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقه کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست سے جسمیں وہ شریک کیا جاسکتا ہو فوراً خارج کردیا جائیگا۔

۵ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیاجائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اسکے انتخاب میں رائے دیگاجو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶ ۔ کسی حلقه کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا جو عین ماقبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں اس وقت سکونت پذیر متصور ہوگا جبکہ وہ معمولا وہاں رہتا ہو یا جہاں اسکے خاندان کا مکان ہو جسمیں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اس کا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں — مزدور

۷ ۔ مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جسنے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بحیثیت مجموعی کم سے کم (۱۸۰) دن کسی ایسے کارخانے میں جو مجلس کے حدود ارضی میں واقع ہو اور جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اگر مرد ہو تو کم سے کم (۲۰) روپے ماہانہ اور عورت ہو تو (۱۵) روپے ماہانہ معاوضہ پر کام کیا ہولیکن ہر صورت میں (۳۰) روپے ماہانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقه کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہوگا جو کلیتاً یا بڑی حد تک اهلکار ، نگران کار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو۔

توضیح ۔ ایسے شخص کے متعلق جو کسی کار خانے میں اهکار ٹائپسٹ، منتظم دفتر ، مینیجر ، پروف ریڈر، صراف، محاسب تنقیح کنندہ، سیلسمین ،ٹائم کیپر ، جابر (Jobber) بھرتی کرنے والے، مستری یا اسی نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا بڑی حد تک اهلکار، نگران کار ، یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہے۔

تجارت و صنعت

۸ ۔ تجارت و صنعت کے حلقه کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) مجلس کے حدود ارضی میں تجارت کرتا ہو جس سے اسکی آمدنی کم از کم ایک هزار روپے سالانہ ہو۔ یا

(ب) قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کی تعریف کے مطابق مجلس حدود ارضی میں واقع کسی کمپنی ، انجمن یا شراکت کا بہ استثناء ان کمپنیوں ،انجمنوں یا شراکتوں کے جو بنک کاری کی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہوں ناظم شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عهده دار ہو۔ یا

(ج)کسی ایسی شراکت کا جو کلیتاً تجارت یا صنعت کے اغراض کے لئے مجلس کے حدود ارضی میں قائم کی گئی ہو اور جسکی رجسٹری قانون شراکت سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو شراکت دار یا ایجنٹ ہو۔ یا

(د)کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ہو اور کم سے

کم دس ہزار روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی سے باہرتشکیل پائی ہو اور مجلس کے حدود اراضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو مجلس کے حدود ارضی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(ہ) ایسا فرد ، فرم ، یا ہندو مشترکہ خاندان ہوجس کی ایسی آمدنی پر جو مجلس کے حدود ارضی میں تجارت یا صنعت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔ یا

(و) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کامالک ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اور جس کی رجسٹری دستور العمل کارخانہ‌جات سرکارعالی اور اس کے قواعد کے تحت ہوئی ہو۔ یا

(ز) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو۔ یا

(ح) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے معدن کا پٹہ دار ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو۔ یا

(ط) کسی ایسی فرم کا جو ایسے کار خانے کی مالک ہو جسکی صراحت فقرہ (و) یا (ز) میں کی گئی ہو یا ایسی فرم کاجو حسب صراحت فقرہ (ح) کسی معدن کی پٹہ دار ہو ناظم ، شراکت دار مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔

اس فقرہ کی اغراض کے لئے معدن سے مراد ایسی کھدائی ہے جہاں معدنی اشیاء کی تلاش یا انکے حصول کیلئے کوئی عمل کیا گیا یا کیا جا رہا ہو اور اس میں ایسے تمام کام ، مشنری ، ٹرا مویز اورپٹریاں شامل ہیں جومعدن میں ہوں یا اس سے ملحق یا متعلق ہوں خواہ وہ زمین کے اوپر ہوں یا اندر۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں ایسے احاطہ کا حصہ شامل نہوگا جہاں کوئی صنعتی عمل (Manufacturing process) جاری ہو بجز اس کے کہ ایسا عمل ترکول بنانے (Coke making) یامعدنی اشیاء صاف کرنے کی غرض سے ہو۔

بنک کاری

۹ ۔ بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے یا اس حلقہ کے انتخاب میں راے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو۔

(اول) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(دوم) کسی ایسے بنک کا جسکی رجسٹری قانون انجمن ہائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔

(سوم) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(چہارم) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا جو مجلس کے حدود ارضی میں واقع ہو مالک یا شراکت دار ہو۔ اور جس سے قانون متعلق شہادت کتب مہاجنان ممالک محروسہ سرکارعالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں۔ یا

(ج) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپیہ ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی کے باہر تشکیل پا یا ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو مجلس کے حدود اراضی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(د) انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز لندن یا انڈین انسٹیٹوٹ آف بنکرز کا مصدقہ رکن ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں

کسی بنک یا کسی شاخ بنک میں مامور ہو یا مجلس کے حدود اراضی میں اور طور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(ہ) ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جسکی ایسی آمدنی پر جو مجلس کے حدود ارضی میں بنک کاری سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

پیشہ وکالت و طبابت

۱۰ - پیشہ وکالت و طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) قانون وکلاء سرکار عالی کے احکام کے مطابق عدالت العالیہ کی دی ہوئی کسی درجہ کی سند وکالت رکھتا ہو یا

(ب) الیوپیتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون مڈیکل رجسٹریشن سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو یا۔

(ج) یونانی آیور ویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔ یا

(د) دندان سازی، یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو۔

اراضی و امکنہ کے مالک

۱۱ - مالکان اراضی و امکنہ کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو مجلس کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا مالک ہو جس کے سالانہ کرایہ کا تخمینہ ساٹھ روپے یا اس سے زاید کیا گیا ہو۔

امکنہ و اراضی کے کرایہ دار

۱۲ - اراضی اور امکنہ کے کرایہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو مجلس کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا کرایہ دار ہو جسکا کرایہ وہ پانچ روپے ماہانہ سے کم ادا نہ کرتا ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۱۳ - اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اسکے تعلق سے مشترکہ ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۱۴ - بجز اس صورت کے جسکی صراحت اوپر کیگئی ہے کوئی شخص کسی جائداد کی حد تک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہوگا تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

فصلی سال نو کا آغاز

روایتی اتحاد کا مظاہرہ

آذر کی پہلی تاریخ باشندگان حیدرآباد کے لئے ایک خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس تاریخ سے نیا فصلی سال جو ریاست کا سرکاری سال ہے شروع ہوتا ہے ۔ اس دن تمام حیدرآبادی بلا امتیاز مذہب و ملت عام تعطیل اور قومی جشن مناتے ہیں ۔

اس تقریب کی مسرتوں میں اس وجہ سے اور اضافہ ہو گیا ہے کہ یوم سال نو اعلی حضرت شہریار دکن و برار کے محبوب نبیرۂ اکبر شہزادہ مکرم جاہ بہادر کی سالگرہ مبارک کا یوم سعید بھی ہے ۔

اس قومی تیوہار کے منائے جانے سے ایک طرف حکومت اور رعایا کے مفادات کی یک جہتی اور دوسری طرف ریاست کی حیات عامہ کے مختلف عناصر کے درمیان پائے جانے والے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات کا عملی ثبوت ملتا ہے ۔ نیز اس سے ہندوؤں مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کے درمیان اس روایتی اتحاد کا مظاہرہ ہوتا ہے جو تمام ہندوستان میں ضرب المثل بن گیا ہے اور ملک کے دوسرے حصوں میں رہنے والوں کے لئے یقیناً قابل تقلید ہے ۔

فصلی سال نو کا جشن منانے کے لئے دیوان بہادر ایس آرو امدو آئنگار صدر المہام طبابت کی زیر صدارت ٹاؤن ہال باغ عامہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا ۔

آنریبل صدر المہام طبابت نے فرمایا :- " ہم اپنے نئے سال کے آغاز کے موقع پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں ۔ یہ ایک ایسی تقریب ہے جسے فی الحقیقت اور بجا طور پر "قومی عید" کہا جاسکتا ہے ۔ ہم سب حیدرآبادیوں کی مسرت کے اظہار کے لئے محض یہ واقعہ ہی کافی تھا کہ یہ ہمارا سال نو ہے لیکن حسن اتفاق سے آج شہزادہ مکرم جاہ بہادر کی سالگرہ مبارک کا یوم سعید بھی ہے ۔ جس کی وجہ سے ہماری خوشی میں اور اضافہ ہو گیا ہے ۔ نیز یہ امر بھی کچھ کم مایہ شادمانی نہیں ہے کہ فضل ایزدی سے ہمارے سروں پر ایک ایسا حکمران سایہ فگن ہے جو سادہ زندگی بسر کرنے اور جزئیات کا خیال رکھنے میں ہم سب کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے ۔ حضور پرنور کی نگاہ حقیقت بین و نکتہ رس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ۔ شہر کے کسی محلہ میں گھانس پھونس کے جھونپڑوں کا وجود ، دریائے موسی کی خشک اراضی میں کاشت کا طریقہ اور وہ کریہ منظر جو نحیف و ناتوان نوجوانوں کے بدوضع اور بھونڈی رکشاؤں کا چلاتے یا کھینچتے وقت دکھائی دیتا ہے ۔ یہ تمام چیزیں بجا طور پر شاہانہ تنقید کا ہدف بن چکی ہیں ۔ ہم اپنی اس خوش نصیبی پر جتنا بھی ناز کریں اور شکر گزار ہوں کم ہے ۔ اعلی حضرت سلطان الحکمت کو طب یونانی سے جو گہری دلچسپی ہے وہ حیدرآباد میں اس قدر مشہور ہے کہ اس کے بارے میں مزید کچھ کہنا تحصیل حاصل ہوگا ۔ ابتک میں اس کا صرف ذکر سنا کرتا تھا لیکن اب مجھے اس شاہانہ دلچسپی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ علم طب کا احیاء حضور پرنور کی التفات آمیز توجہ اور ہدایت کا رہین منت ہے جسکے بغیر حیدرآباد میں یہ کبھی کے ختم ہو چکا ہوتا ۔

نئی امیدیں

" ہم اس لئے مسرور و شادان ہیں کہ سال نو اپنے ساتھ نئی امیدیں لا رہا ہے ۔ یہ ایک ایسا سال ہوگا جو ایک عالمگیر جنگ کے مہیب اور ڈراؤنے بھوت سے پاک ہوگا ۔ خدا کا شکر ہے کہ فتح کا سہرا اتحادیوں کے سر رہا ۔ یہ سال ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں کے آغاز کا سال ہوگا ۔ اس سمت میں ہم کافی آگے بڑھ چکے ہیں ۔ متعدد طلباء کو وظائف تعلیمی عطا کئے گئے ہیں اور کئی سرکاری

ملازمین کو علم کے مختلف شعبوں میں ترقی یافتہ طریقوں کی نسبت معلومات حاصل کرنے کے لئے سرکاری طور پر بیرونی مالک بھجوایا جارہا ہے ۔ اس عہد نو میں دستوری اصلاحات کا نفاذ بھی عمل میں آئیگا ۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ہماری قومی تعمیری سرگرمیوں کی رفتار دن بدن تیز ہوتی جارہی ہے ۔

بے نظیر ترقی

" ہم اپنی ریاست میں صنعتوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی فلاح و بہبود سے متعلق قوانین کے نفاذ و تدوین سے بھی غافل نہیں رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر قانون ادائی مصارف زچگی ، قانون ادائی اجرت ، قانون ذمہ داری کارخانہ داران، قانون معاوضہ مزدوران، قانون حادثات اور قانون کارخانہ جات کی تدوین عمل میں آچکی ہے ۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ عہد ہمایونی میں ہماری سب سے بڑی ہندوستانی ریاست نے حکومت کے ہر شعبہ میں بے مثال ترقی کی ہے ۔ میں اس اعزاز کے لئے پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے استدعا کرتا ہوں کہ آپ شاہ ذیجاہ کی درازی عمر و اقبال کے لئے میرے ساتھ شریک دعا ہوں ۔"

جلسہ میں متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں شاہ ذیجاہ کے ساتھ باشندگان حیدرآباد کی عقیدت اور وفا داری کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ہزھائی نس شہزادۂ برار شہزادۂ معظم جاہ بہادر اور صاحبزادۂ بسالت جاہ بہادر کی طرف سے پیامات وصول ہوئے جن میں حیدرآباد کے باشندوں کو سال نو کی مبارکبادی گئی ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۵)

اپیل کی کہ وہ ہوا بازی کو بطور پیشہ اختیار کریں کیونکہ جنگ کے بعد کی دنیا میں اس کا مستقبل شاندار ہے ۔ نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہوا بازی کو اختیار کرکے نوجوان نہ صرف موجودہ مفاجاتی صورت حال میں اپنے ملک کی خدمت کریں گے بلکہ آیندہ اپنے لئے ترقی کے اچھے مواقع بھی پیدا کرلینگے ۔ یہاں فنی اورغیرفنی مضامین میں سخت فوجی نظم و ضبط کے تحت ماہرین کے ذریعہ جو تربیت دیجاتی ہے وہ تربیت پانے والوں کے لئے چاہے وہ جہاں کہیں بھی جائیں کارآمد ثابت ہوگی ۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہزا کسلنسی نے فرمایا کہ ملک کے طول و عرض میں ہوائی راستوں کی ترقی اور توسیع سے قطع نظر خود حیدرآباد میں تجارت اور صنعت و حرفت کو اس قدر فروغ حاصل ہوگا کہ ہوائی حمل و نقل کو صرف ایک ضلع اور دوسرے ضلع کے درمیان ہی نہیں بلکہ اس ریاست اور بقیہ ہندوستان کے درمیان بھی نمایاں اہمیت حاصل ہوگی ۔ اس سے ان لوگوں کا مستقبل محفوظ ہو جائیگا جو ہوا بازی کو بہ طور پیشہ اختیار کرینگے ۔

بین الاقوامی معاملات کا ہندوستانی ادارہ

مقامی شاخ کا افتتاح

حیدرآباد میں بین الاقوامی معاملات کے ہندوستانی ادارہ (Indian Institute of International Affairs) کی ایک شاخ قائم کی گئی ہے ۔ سر سلطان احمد نے ایک خصوصی جلسہ میں جسے ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر نے امیر جامعہ عثمانیہ کی حیثیت سے طلب کیا تھا اس شاخ کا افتتاح فرمایا ۔ اس ادارہ کی نوعیت غیر سرکاری ہے اور یہ بین الاقوامی مسائل کے غیر جانبدار مطالعہ کے لئے وقف ہے ۔

تجویز ہے کہ اس شاخ کو جامعہ عثمانیہ کی زیر نگرانی نہیں بلکہ زیر اہتمام چلایا جائے بشرطیکہ کونسل اس کی منظوری دے۔ اس شاخ کو جامعہ عثمانیہ کے زیر اہتمام چلانے کی دو معقول وجہیں ہیں ۔ ایک یہ کہ یہ جامعہ ہندوستانی ادارہ کی ایک رکن ہے اور دوسرے یہ کہ یہاں کتب خانہ کی سہولتیں مہیا ہیں اور تعلیم یافتہ اور اہل اشخاص کی خدمات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے ۔

ابتدائی تقریر

امیر جامعہ نے سر سلطان احمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس گہری دلچسپی کا ذکر فرمایا جو موصوف ہندوستانی انسٹیٹوٹ کی ترقی میں لیتے رہے ہیں نواب صاحب نے سر سلطان کو حیدرآباد کا ایک دوست بتایا جنہیں ریاست میں انجام پانے والی تمام سرگرمیوں سے دلچسپی ہے ۔ امیر جامعہ نے مطالعہ کے ایک موضوع کے طور پر بین الاقوامی معاملات کی اہمیت پر زور دیا اور رسل و رسائل کے ذریعوں کی ترقی کا ذکر فرمایا جنکی وجہ سے فاصلہ مختصر اور مختلف اقوام و ممالک ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہوگئے ہیں جسکا بین الاقوامی سیاسیات اور بین الممالک تعلقات پر اثر پڑا ہے ۔

بین الاقوامی پس منظر کی اہمیت

سر سلطان احمد نے بین الاقوامی معاملات کے انسٹیٹیوٹ کے مقاصد اور دائرہ عمل کا ذکر فرماتے ہوئے اسکے مطالعہ کی اہمیت اور اس واقعہ پر زور دیا کہ اس ادارہ کی خود اپنی کوئی رائے نہیں ہے ۔ جو بھی رائے ظاہر کی جاتی ہے وہ بالکلیہ شخصی ہوتی ہے ۔ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ اس ادارہ کی حیثیت غیر سرکاری ہے ۔ یہ کسی حکومت کی زیر نگرانی نہیں ہے ۔ اس طرح ہر شخص چاہے اس کا کسی مکتب خیال سے تعلق ہو اس میں شریک ہوسکتا ہے اور اس خصوص میں خود اپنے اور پبلک کے مفاد کو آگے بڑھا سکتا ہے حکومتیں دو طریقوں سے مدد دے سکتی ہیں ایک مالی امداد کے ذریعہ اور دوسرے انسٹیٹیوٹ کو ایسی معلومات مہیا کرکے جو انہیں بین الاقوامی معاملات کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں خارجی امور سے متعلق محکموں کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں اور جنہیں وہ ظاہر کرسکتی ہیں ۔ اس ادارہ کا مقصد داخلی سیاسیات میں الجھنا نہیں ہے ۔ تا ہم اب داخلی سیاسیات کا بین الاقوامی معاملات کی روشنی میں جائزہ لینا اور اسے نئے سانچہ میں ڈھالنا ضروری ہوگیا ہے ۔ ہندوستان میں بہت کم سیاست کار داخلی سیاسیات پر غور وفکر کرتے وقت بین الاقوامی پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ سیاسی ، تمدنی، سائنٹفک اور دوسری ترقیوں کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک ایک دوسرے کے اسقدر دست نگر بن گئے ہیں کہ خود آزادی کی اصطلاح ایک آزاد ملک کے دوسرے آزاد ملک کا تابع ہونے کی وجہ سے اپنا پرانا مفہوم کھوچکی ہے ۔ جنگ کے دوران میں اور اتحادی فتح کے بعد جو واقعات رونما ہوئے وہ اس باھمی وابستگی اور اس امداد کے شاھد ہیں جو متحدہ اقوام نے ایک دوسرے کو بہم پہونچائی۔ اس لئے کوئی ملک

اپنے مستقبل کی تعمیر میں بین الاقوامی معاملات کی اهمیت کو نظر انداز نہیں کرسکتا اب جبکہ کوہ همالیه کی حیثیت کسی فصیل کی نہیں رهی ، اب جبکه شمال مغربی سرحد اسی طرح ناقابل تسخیر نہیں رهی جیسا که سابق میں سمجھی جاتی تھی اور اب جب که جزیره نمائے هند کو گھیرے هوئے سمندر حمله کی زد سے محفوظ نہیں رهے هیں۔ خود هندوستان اپنے مستقبل کی تعمیر میں بین الاقوامی معاملات کو پس پشت نہیں ڈال سکتا ۔ سر سلطان نے اپنے اس ذاتی خیال کا اظہار کیا که بین الاقوامی سیاسیات ماضی سے بھی زیاده مستقبل میں برطانوی دولت عامه کے وجود سے متاثر هو گی جسکا هندوستان ایک جزو هے ۔ یه دولت عامه تحفظ کی بہترین ضمانت ، بین الاقوامی اشتراک عمل کا بہترین ذریعه اور باهمی وابستگی کے کامیاب تطابق کا بہترین مرکز هے۔ اس دولت عامه میں هندوستان کو دوسرے مقبوضات کے مساوی مرتبه حاصل هونا چاهئے سرسلطان کا خیال هے که انگلستان کو هندوستان کی اور هندوستان کو انگلستان کی ضرورت هے ۔ دولت عامه میں شرکت کی بنیاد باهمی اشتراک هے ۔ جس طرح حیدر آباد نے کم پیدواوار کے بعض همسایه علاقوں کو اپنے فاضل اجناس خوردنی بہم پهونچاکر امداد دی اسیطرح جب ضرورت هو اور وسائل اس کی اجازت دیں کنیڈا اور آسٹریلیا کو هندوستان کا اور هندوستان کو کنیڈا اور آسٹریلیا کا هاتھ بٹا نا چاهئے ۔ ایسا هی جنوبی افریقه میں هندوستانی باشندے مساویانه برتاؤ کے مستحق هیں ۔ ان کے خلاف سماجی ، معاشی یا سیاسی امتیاز نہیں برتا جانا چاهئے ۔ برطانوی دولت عامه کا تخیل هی ایسے باهمی اشتراک اور مساوات پر مبنی هے۔ اگر یه چیزیں هندوستان اور هندوستانیوں کو نہیں دی جاسکتیں تو وه دولت عامه میں نہیں ره سکتے ۔ سرسلطان نے اپنے اس ایقان کا اظہار کیا که اس جنگ نے متعدد اقوام کو ایک دوسرے سے قریب تر کر دیا هے اور برطانوی سلطنت اور دولت عامه کی مختلف قومیں اب ایک دوسرے سے اسقدر قریب هو گئی هیں که اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں ۔ انہیں یقین هے که جو ممالک اس سلطنت اور دولت عامه کا جزو هیں ان میں جنگ کے نتیجه کے طور پر دوستی اور اشتراک عمل کا ایک عظیم ترنظریه پیدا هوگا اور هر ملک دوسرے کی قدر و قیمت کو ایسا هی محسوس کریگا جیسا که اس نے جنگ کے زمانه میں محسوس کیا ۔

حیدرآباد کیا امداد دے سکتا هے

اپنی تقریر جاری رکھتے هوئے سرسلطان نے فرمایا که حیدرآباد میں جہاں اعلحضرت شہریار دکن و برار کی سرپرستی کے نتیجه کے طور پر محققین اور علماؑ وفضلا جمع هو گئے هیں جو ایسے مطالعه سے پیدا هونے والے مختلف مسائل میں غیر جانبدارانه اور سائینٹفک دلچسپی لے سکتے هیں ایک ایسے اداره کی شاخ کا پر جوش خیر مقدم کیا جائیگا جو بین الاقوامی معاملات کے مختلف پہلوون کا مطالعه کرنے کےلئے قایم کیا گیا هے ۔ ایک رکن کی حیثیت سے خود جامعه عثمانیه بھی اس بے لاگ مطالعه میں قابل لحاظ امداد دے سکتی هے ۔ اس لئے میں نهایت مسرت کے ساتھ حیدرآباد کی شاخ کا افتتاح کرتا هوں ۔ اسکے بعد سر سلطان نے اس مضمون کی ایک قرار داد پیش کی که " بین الاقوامی معاملات کے هندوستانی اداره " کی حیدرآباد والی شاخ قایم کی جائے ۔ یه قرار داد متفقه طور پر منظور کی گئی ۔

آخر میں نواب سرمہدی یارجنگ بہادر نائب صدراعظم باب حکومت سرکارعالی نے بین الاقوامی معاملات کے غیر جانبدار مطالعه کی ضرورت پر زور دیا اور ایک ایسے اداره کی مقامی شاخ کے قیام کا خیر مقدم فرمایا جسکا مقصد بین الاقوامی مطالعه کی همت افزائی هے ۔

کاروباری حالات کا ماہوری جائزہ

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع - شہریور سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - البتہ تور کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۱۳ اعشاریہ اضافہ ہوا - تور کا اشاریہ ۳۷ اعشاریہ بڑھ گیا - پیاز مرچ انڈوں اور دودھ کی قیمتیں چڑھ جانے کی وجہ سے دوسری اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۲۱ اعشاریہ اضافہ ہوا - اس طرح تمام اغذیہ کا اوسط اشاریہ ۱۳ اعشاریہ بڑھ گیا -

روغن دار تخم ، نباتاتی تیل اور چمڑے اور کھال کے اشاریوں میں علی الترتیب ۹، ۱۴ اور ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا لیکن اشیاء تعمیر اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ایک اور ۵ اعشاریہ کمی ہوئی -

اگست سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کی مناسبت سے جولائی سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۷۴ اور ۲۳۵ تھا - اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ اشاریہ علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۹ اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں علی الترتیب ۲۶۱ اور ۲۲۴ تھا -

مندرجہ ذیل نقشہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ع جون سنہ ۱۹۴۵ع اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے:—

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۵۱	۰۰	+۲۸
دالیں	۶	۲۱۰	۱۹۷	۲۲۲	+۱۳	−۱۲
شکر	۲	۱۳۶	۱۲۳	۱۳۲	+۲۳	+۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۴	۲۶۳	۲۷۴	+۲۱	+۱۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۵	۲۵۲	۲۵۰	+۱۳	+۱۵
روغن دار تخم	۵	۲۶۹	۲۶۰	۲۳۱	+۹	+۳۸
نباتاتی تیل	۴	۲۷۶	۲۶۲	۲۸۹	+۱۴	−۱۳
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۰۸	۰۰	−۱۸
چمڑا اور کھال	۲	۳۴۵	۳۲۹	۲۹۰	+۱۶	+۵۵
اشیاء تعمیر	۸	۲۸۱	۲۸۲	۲۷۲	−۱	+۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۹۴	۲۹۹	۲۵۶	−۵	+۳۸
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۴	۲۸۰	۲۸۳	+۴	+۱
عام اشاریہ	۶۰	۲۷۴	۲۶۶	۲۶۵	+۸	+۹

مندرجہ ذیل گراف میں فروری سنہ ۱۹۴۵ع سے جولائی سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدہ حیدرآباد میں ٹھوک فروشی کی قیمتوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :—
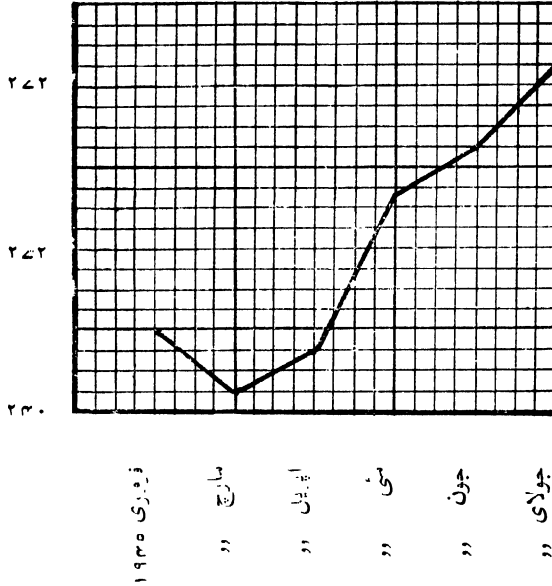
نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں دو اشیاء یعنی موٹا چاول اور مکئی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ لیکن دھان (قسم دوم) راگی اور نمک کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ باقی اشیاء کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں مع اشاریہ درج ذیل ہیں (اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع — ۱۰۰)

اشیاء		نرخ برائے اگسٹ ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
			جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع
موٹا چاول	۰۰	۳ - ۷	۱ - ۳	۲ - ۳	۲۳۵	۲۳۰
دھان	۰۰	۱۲ - ۱۳	۱ - ۵	۳ - ۵	۲۹۱	۲۸۳

گیهوں	..	۷ - ۵	۲ - ۷	۲ - ۷	۳۰۰	۳۰۰
جوار	..	۱۰ - ۰	۵ - ۹	۵ - ۸	۱۸۰	۱۸۲
باجرہ	..	۱۰ - ۸	۵ - ۸	۵ - ۱۲	۱۹۱	۱۸۳
راگی	..	۱۱ - ۵	۵ - ۱۰	۵ - ۱۲	۲۰۱	۱۹۷
مکئی	..	۱۰ - ۱۳	۵ - ۸	۵ - ۸	۱۹۷	۱۹۷
چنا	..	۷ - ۱۰	۴ - ۰	۴ - ۱	۱۹۱	۱۸۷
تور	..	۱۰ - ۱	۶ - ۱	۶ - ۳	۱۶۵	۱۶۳
نمک	..	۸ - ۱۳	۶ - ۶	۶ - ۴	۱۳۸	۱۴۱
عام اشاریہ	..	..	..	..	۲۰۹	۲۰۶

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیائے خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		جولائی سنہ ۱۹۴۵ع	جولائی سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۲۷۶۶۹	۲۱۱۲
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۴۶۰۶۱	۳۷۸۶۰
جوار	..	۴۶۹۷۸	۱۸۵۳۹
باجرہ	..	۵۱۲	۱۰۹۱
راگی	..	..	..
ماش	..	۱۶۹۶	۱۶۱
چنا	..	۳۶۷۶	۲۸۶۱
گھی	..	۱۸۴ من	۲۵۸ من
چاء	..	۹۰۷	۲۹۷
شکر	..	۷۴۱۴	۱۸۲۶

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اورکم‌ترین نرخ ۹۶ روپے ۴ آنے اور ۹۵ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اورکمترین نرخ ۱۰۵ روپے ۸ آنے اور ۱۰۴ روپے فی صد تولہ تھا ۔

جولائی سنه ۱۹۴۵ع جون سنه ۱۹۴۵ع اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ درج ذیل ہیں :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین	کم ترین
جولائی سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
جون سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۳	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
جولائی سنه ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۶	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مازکٹ

جولائی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے نرخ درج ذیل ہیں ۔

تفصیلات		جولائی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
سرکاری تمسکات		روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۴½
،، ،،	۳ فی صد	۱۰۳-۱۳
،، ،،	۳½ فی صد	۱۰۰-۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۸-۰
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۴۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۰۰
پارچہ جات		
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۷۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، روپیہ کلدار)	۷۲۵-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۶۸۵-۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۱۱-۸
شکر		
نظام شوگر فیکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۵-۰
نظام شوگر ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۳۸-۰
سالار جنگ شوگر فیکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۰)	۱۷-۰

کمیکلز

بایو کمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۸)	۵ - ۸
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۴۶ - ۶
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۴۴ - ۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۴ - ۴
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۶۲ - ۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۹۳ - ۸
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۵ - ۱۲

کپاس

جولائی سنه ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسه کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی هوئی کپاس کی مقدار ۶۸۳۶ گٹھے رهی - اس کے مقابله میں جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۹۸۰۳ گٹھے اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں ۳۲۳۴ گٹھے کپاس پریس کیگئی -

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں ۲۴,۱۰ لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی - اس کے برخلاف جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۳,۳۶ لاکھ پونڈ اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں ۲۵,۴۵ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا -

ساخته کپاس

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۶۳,۶۲ لاکھ گز رهی - اس طرح جون سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں ۱۱,۳۲ لاکھ گز اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں ۶,۷۲ لاکھ گز کا اضافه هوا - زیر تبصره مهینے میں ۱۹,۹۹ لاکھ پونڈ سوت تیار هوا - اس کے مقابله میں جون سنه ۱۹۴۵ع اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں سوت کی پیدا وار علے الترتیب ۱۹,۲۵ اور ۲۲,۵۶ لاکھ پونڈ رهی -

کپاس کی بر آمد

مندرجه ذیل نقشه میں ریل اور سڑک کے ذریعه کپاس کی برآمد کے اعداد (یلوں میں) درج هیں -

نوعیت		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۳۲۰۷۲	۱۵۱۲۸	۱۳۹۲	۲۳۰
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۸۸	۲۴	۳۶۳۳	۲۸۲۹
کپاس جس سے بنوله نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۲۰۶
جمله	..	۳۲۳۶۰	۱۵۱۵۲	۵۰۲۵	۳۲۶۵
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۹۴۱۵	۹۰۹۱	۳۰۱۵	۱۹۵۹

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کارخانوں میں ۱۹۸۴۲ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں جون سنه ۱۹۴۵ع میں اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیدا وار علے الترتیب ۱۸۸۹۷ اور ۲۲۳۶۳ گروس ڈبے تھی -

سمنٹ

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں سمنٹ کی پیدا وار ۱۰۶۹۳ ٹن رہی - اس کے برخلاف جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۴۲۹۵ ٹن اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں ۱۷۵۹۳ ٹن سمنٹ تیار ہوئی -

جولائی سنه ۱۹۴۵ع اور سنه ۱۹۴۴ع اور جون سنه ۱۹۴۵ع مین تیارشدہ اشیاء کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ذیل ہیں :-

اشیاء		اکائیاں	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ جولائی ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ جون ۴۵ع
پارچہ	..	گز	۶۳۶۲,۳	۵۲۳۰,۵	۵۶۹۰,۴	+۶۷۱,۹	+۱۱۳۱,۸
سوت	..	پونڈ	۱۹۹,۵	۱۹۲۵,۶	۲۲۵۶,۳	-۲۰۵۶,۸	+ ۷۳,۹
سمنٹ	..	ٹن	۱۰,۶	۱۴,۲	۱۷,۵	-۱,۹	+ ۱,۰
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۱۹,۸	۱۸,۸	۲۲,۳	-۲,۵	+ ۱,۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی دو کمپنیوں کی رجسٹری ہوئی - اس طرح آذر سنه ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ کمپنیوں کی مجموعی تعدود ۱۱ ہوگئی-

حمل و نقل

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں سرکارعالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علے الترتیب ۲۳,۴۴ لاکھ روپے اور ۸,۰۸ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۳۹,۱۷ لاکھ روپے اور ۶,۹۰ لاکھ روپے آمدنی ہوئی -

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے ۲۲,۸۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی - اس کے مقابلہ میں جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲,۷۰ لاکھ روپے تھی -

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علے الترتیب ۱۵۴۰۴۲۰ اور ۱۷۲۰۴۶۶ رہی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۴۲۱۶۹۵ اور بسوں سے ۱۵۸۸۱۳۶ مسافروں نے سفر کیا تھا -

کپڑوں میں چھید، اُن کا پھٹنا یا اُدھیڑ جانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لیئے پٹکنے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

1

2

3

4

اِن نمبر شدہ تصویروں کو دیکھیے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لیٔ پانی میں اچھی طرح بھگو لیجیے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑے کو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجیے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجیے (۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو فوراً چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کی ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جائے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھرپور ہے دور کر دیجیے۔ سنلائٹ کے اِس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔

سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

SUNLIGHT SOAP

Reg. No. M. 4387.

HYDERABAD INFORMATION

معلومات حیدرآباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نمبر ۱۸۳

جلد ٦ .... شمارہ ٢
اسفندار سنہ ١٣٥٥ف - جنوری سنہ ١٩٣٦ء
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات حیدرآباد دکن

استرداد سکندر آباد

فہرست مضامین

اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف — جنوری سنہ ۱۹۴۶ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سر ورق

گھنٹہ گھر جیمس اسٹریٹ سکندرآباد جو قلب شہر کے اہم تجارتی مرکز میں واقع ہے ۔

معلومات حیدر آباد میں

شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں۔

اس طریقہ سے دھوبیسے پٹکے جانے کے
نقصان سے بچاؤ ہوتا ہے
کپڑوں میں چھید، اُن کا پھٹنا یا اُدھڑ جانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لئے پٹکنے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔
1
اِن نمبر شدہ تصویروں کو دیکھیے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجیے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑےکو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجیے (۳) صابن لگاتے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو ذرا چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کے ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جاتے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھرپور ہے دور کر دیجیے۔ سنلائٹ کے اس آسان طریقہ سے دھوئے ہوئے کپڑے عرصۂ دراز تک چلتے ہیں۔
2
3
4
سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے
SUNLIGHT
SOAP
L. 74-20 UD
ROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۹ اسفندار سنہ ۱۳۵۵ ف - جنوری سنہ ۱۹۴۶ ع شمارہ ۴

احوال و اخبار

…مثل اعزاز'' رایل وکٹورین چین (Royal Victorian Chain) کا بےمثل اعزاز عطا کئے جانے پر ہم …شاہ ذیجاہ اعلی حضرت بندگان عالی فرمانروائے حیدرآباد …ار کی بارگاہ فلک اشتباہ میں اپنا حقیر ہدیہ تبریک …یت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں -

اس اعزاز کی بناء سنہ ۱۹۰۲ ع میں شاہ اڈورڈ ہفتم نے … تھی - جن عظیم المرتبت شخصیتوں کو یہ اعزاز ملا ہے … میں خود ملک معظم شاہ جارج ششم ہز رایل ہائی نس …ک آف ونڈ سر اور ہز رایل ہائی نس ڈیوک آف …یسسٹر شامل ہیں - یہ اعزاز ملک معظم کے اعلی ترین …وں میں سے ہے صرف خاص خاص مواقع پر عطا کیا جاتا ہے - …اصل میں مملکتوں کے حکمرانوں کے لئے "مختص ہے - … کی رو سے یہ اس شخص کے لئے جسے یہ عطا کیا گیا ہے …ملک معظم کی قدر و منزلت اور خلوص و محبت کا بین … ہے - ''

اس اعزاز کا عطیہ ان گراں قدر خدمات کا واجبی اعتراف جو '' یار وفادار ،، نے انتہائی نازک اور پر خطر دنوں … اتحادی اقوام کے مقصد کی پیش رفت میں انجام دیں …خ کی سب سے زیادہ وحشتناک جنگ کے زمانہ … شہر یار دکن و برار نے اپنی مملکت کے تمام وسائل …نوی حکومت کے تفویض فرمادئے شاہ ذیجاہ کی فیض آفریں … دوراندیشانہ قیادت میں حیدرآباد نے نہایت دریادلی …ساتھ اپنے انسانی مادی اور مالیاتی ذرائع سے امداد دی - حضور پر نور کی رعایا نے ہر محاذ پر لڑائی میں حصہ لیا اور اپنے بہادرانہ کارناموں اور غیر متزلزل احساس فرض سے مختلف جنگی میدانوں میں امتیاز حاصل کیا -

ہز ہائی نس شہزادہ برار کو جی - سی - آئی - ای کا اور والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر کو کے - سی - آئی ای کا خطاب ملنے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے - ہم بھی اس مسرت میں شریک ہیں - جنگ کے چھ طویل سالوں میں حیدرآباد کی فوج کو جدید بنیادوں پر لانے کے لئے کسی نے بھی ہز ہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج باقاعدہ سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں فرمایا - یہ ہز ہائی نس ہی کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ حیدرآباد کی فوج کارکردگی کے ایک بلند معیار پر پہونچی اور محوری دول کی شکست میں اس قدر نمایاں حصہ لیا -

اپنے علمی اور ادبی مشاغل سے قطع نظر والا شان شہزادہ معظم جاہ بہادر نے حیدرآباد کو خوبصورت شہر بنانے کے لئے بہت کچھ سعی فرمائی ہے - پچھلے کئی سال سے صدر نشین کی حیثیت سے شہزادہ ممدوح الشان مجلس آرائش بلدہ کی نمایاں کامیابی کے ساتھ رہنمائی فرماتے رہے ہیں - حیدرآباد کی سیاحت کرنے والوں نے جن میں ہز اکسلنسی گورنر صوبہ متوسط و برار بھی شامل ہیں ، مجلس کے کام کو بالخصوص گندہ محلوں کی صفائی کے سلسلہ میں بجا طور پر خراج تحسین ادا کیا ہے -

پھر ایک مرتبہ ہم بکمال ادب حضور پرنور اور دونوں شہزادہ گان بلند اقبال کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں ۔

* * * *

سکندرآباد کی واپسی ڈیڑھ سوسال کے برطانوی نظم و نسق کے بعد حکومت سرکارعالی کے تحت سکندرآباد کی واپسی تاریخی اہمیت رکھنے والا ایک عظیم الشان واقعہ ہے ۔ استرداد کے تہہ نامہ پر ثبت دستخط سے خانوادہ آصفی اور برطانوی حکومت کے درمیان عہدناموں اور معاھدوں کے طویل سلسلہ میں ایک نئی کڑی کا اضافہ ہوا ہے ۔ یہ تعلقات ہمارے ذہن کو اٹھارویں صدی کے اواخر کی طرف لوٹاتے ہیں جبکہ باہمی فوجی اعانت کے لئے حکمران وقت نواب نظام علی خان آصف جاہ ثانی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان معاھدوں پر دستخط ہوئے تھے۔ ان معاھدوں کے بعد وقتاً فوقتاً دوسرے معاھدے کئے گئے اس طرح حیدرآباد اور برطانوی حکومت کے درمیان دوستی اور رفاقت کے بندھن مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے ایسا ھی ایک معاھدہ سنہ ۱۷۹۸ع میں طے پایا ۔ اس کی کی شرائط کے تحت سنہ ۱۸۰۶ع میں ایک امدادی فوج مستقل طور پر سکندرآباد کے علاقہ میں متعین کی گئی ۔ لیکن جب بتدریج اس رقبہ میں شہر آباد ہوگیا اور وہ حالات موجود نہ رہے جن کی وجہ سے فوج کی موجودگی ضروری تھی اس شہر کے نظم و نسق کا پھر سے حکومت حیدرآباد کے تفویض کر دیا جانا مناسب اقدام تھا ۔ اس حکومت کو زیر انتظام رقبہ میں مالگزاری اور کروڑگیری کے اختیارات ہمیشہ حاصل رہے گو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات عارضی طور پر برطانوی نظم و نسق کے تحت منتقل کئے گئے تھے تاکہ انتظام میں سہولت ہو۔

اگرچہ ھزاکسلنسی نمایندۂ تاج نے استرداد کے اصول کو سنہ ۱۹۳۹ع ھی میں قبول کرلیا تھا تاھم جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے یہ کارروائی رکی رھی ۔ جنگ کے اختتام کے بعد ھی تمام اھم امور کے طے پا جانے سے اس جذبہ اشتراک و مصالحت کا ثبوت ملتا ہے جس کا دونوں طرف سے مظاھرہ کیا گیا۔ جیسا کہ تہہ نامہ کی شرطوں سے واضح ہے نظم ونسق کی تبدیلی کو فریقین کے لئے کم سے کم زحمت کے ساتھ اور متعلقہ افراد اور اداروں کا مناسب لحاظ رکھتے ہوئے روبہ عمل لانے کی ممکنہ کوشش کی گئی ہے ۔

یہ امر محتاج وضاحت نہیں ہے کہ استرداد سے حیدرآباد اور سکندرآباد دونوں کو فائدہ پہونچے گا ۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس نے رقبہ مستردہ کے شہریوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامے کے جواب میں براحم خسروانہ ارشاد فرمایا تھا " میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہم دونوں کو فائدہ ہوا ہے کیونکہ ایک طرف سکندرآباد کے استرداد سے میرے دارالسلطنت کے رقبہ کی وسعت اور مرتبت میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف خود سکندرآباد ایسے وسائل سے استفادہ کرسکے گا جو کنٹونمنٹ بورڈ کے وسائل سے کہیں زیادہ بڑے ہیں اور اس رقبہ کے لوگ اب تنظیم مابعد جنگ کے وسیع کاموں سے واجبی فائدہ حاصل کرسکیں گے جن کو ریاست روبہ عمل لانے والی ہے ۔ "

باشندگان سکندرآباد نے استرداد کا جس گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اس کا اظہار اس موقع پر ہوا جب حضرت اقدس و اعلیٰ شہریوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے سپاسنامے کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے رقبہ مستردہ میں پہلی مرتبہ رونق افروز ہوئے تھے ۔ بلا شبہ ان کی مسرت و شادمانی اس ایقان کا نتیجہ ہے کہ ان کے مفادات حکومت سرکارعالی کے تحت زیادہ محفوظ رھیں گے جس کا ھر عمل رعایا کی فلاح و بہبود کو ترقی دینے کی خواھش پر مبنی ہوتا ہے ۔

* * * *

سماجی بہبود ۔ حیدرآباد کی دونوں شہزادیان بلند اقبال ـــ ھرھائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر ـــ نے نمود و نمائش سے مبرہ خدمت عامہ کی ایک شاندار مثال قائم فرمائی ہے۔ ھر اعلیٰ مقصد ، خاص کر جب کہ وہ معاشرتی امور سے متعلق ھو ، ان شہزادیوں کی عملی تائید حاصل کرلیتا ہے ۔ بالخصوص عورتوں اور بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق تدابیر ہمیشہ ان کی خصوصی توجہ کا مرکز

رہی ہیں - انہی کی مسلسل جدوجہد اور انتھک کوششوں کی بدولت دو سال پہلے انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کا قیام عمل میں آیا - یہ انجمن ہرہائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر کی قیادت اور رہنمائی میں اپنی "ہمدردانہ مہم" شروع کرچکی ہے - یہ امر مستحق ستائش ہے کہ اس انجمن نے اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں متعدد مراکز بہبودی اطفال و زچگان قائم کرکے اور دیہی علاقوں میں دائیوں کی تربیت کے لئے سہولتیں مہیا کرکے گراں قدر خدمت انجام دی ہے -

حیدرآباد کی انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام میں شہزادی نیلوفر نے اس ادارے کے کام کی اہمیت اور وسعت پر روشنی ڈالی - اس انجمن کے آگے انسانی ہمدردی کے اعلی و ارفع کام کے لئے ایک وسیع میدان کھلا ہوا ہے - کیونکہ "ان لوگوں کی آواز جو موت کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر روز ہر ساعت اور ہر لمحہ زیادہ بیقرار زیادہ طالب توجہ اور زیادہ دردناک ہوتی جارہی ہے" یہ الفاظ اس تعلق خاطر کے مظہر ہیں جو شہزادی نیلوفر کو حیدرآباد کی بد نصیب عورتوں اور بچوں سے ہے -

شہزادی صاحبہ نے بیماری اور موت کے خلاف مسلسل جہاد شروع کرنے کے لئے موثر اور کارگر اسلحہ وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا - موصوفہ کی رائے میں ان پر غالب آنے کے دو سب سے زیادہ کارگر ہتیار مفت لازمی تعلیم کا نفاذ اور ایسے اصولوں پر بہبودی اطفال و زچگان کے کام کی تنظیم ہیں جن کا مقصد ماؤں کو صحت کے سیدھے سادھے قواعد سے واقف کرانے کے لئے سہولتیں مہیا کرنا ہے - شہزادی صاحبہ نے اپنے اس احساس کا اظہار فرمایا کہ موجودہ انتظامات بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں - ان میں توسیع اور اضافے کی ضرورت ہے - شہزادی نیلوفر نے اس بات کا بھی انکشاف فرمایا کہ معائنہ کنندگان صحت —— "وہ کارکن جو بہبودی اطفال کے اداروں میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں" —— کی تربیت کی غرض سے ایک مرکزی مدرسہ قائم کرنے کے لئے اسکیم بنائی جارہی ہے -

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ انجمن ، جس نے ہرہائی نس شہزادی برار کی ممتاز سر پرستی میں انسانی ہمدردی کا کام شروع کیا ہے ، بہت جلد ریاست کے مخیر حضرات و خواتین کی تائید و اشتراک عمل حاصل کرلے گی - بلالحاظ مذہب و ملت ہم سب کے لئے اس سے زیادہ اعلی و ارفع مقصد کوئی نہیں ہوسکتا -

* * * *

صنعتی وفد - حکومت حیدرآباد نے برطانیہ کو ایک صنعتی وفد بھیجنے کا جو تصفیہ کیا ہے اس کا عام طور پر خیرمقدم کیا جائے گا - اس وفد کے ذمہ یہ کام ہوگا کہ وہ وہاں کے صنعت کاروں اور تاجروں سے روابط پیدا کرے اور مستقبل قریب میں ریاست کی صنعتی ترقی کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر لاکھوں پونڈ قیمت کی مشینوں اور پلانٹ کی خریدی کا بندوبست کرے -

یہ اہم انکشاف نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات نے دہلی میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ایک ملاقات کے دوران میں کیا - نواب صاحب نے یہ بھی بتایا کہ حکومت نے دریائے گوداوری کے علاقہ میں ، جہاں وسیع پیمانہ پر برقابی قوت کی تخلیق کے امکانات اور کوئلہ لوہا اورچونے کا پتھر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے ، بڑے بڑے صنعتی پراجکٹ شروع کرنے کا تصفیہ کیا ہے - تجویز ہے کہ اس علاقہ میں متعدد کرنیاں اور کار خانے قائم کرکے ایک صنعتی شہر بسایا جائے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا - اس علاقہ میں جن صنعتوں کی ترقی پیش نظر ہے ان میں لوہا اور فولاد ، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اس کے مشتقات ، سمنٹ ، پارچہ بافی ، نباتاتی تیل اور مصنوعی ریشم جیسی اہم صنعتیں شامل ہیں -

ایک صنعتی وفد کو بیرون ہند بھیجنے سے متعلق حکومت سرکارعالی کا فیصلہ اس کی اس خواہش کا آئنہ دار ہے کہ ریاست میں صنعتی ترقی کی رفتار کو بعجلت ممکنہ تیز تر کرنے کے لئے تمام ضروری مشین اور پلانٹ حاصل کئے جائیں - ظاہر ہے کہ اس وفد کی کامیابی کا دارو مدار برطانیہ کے تاجروں اور صنعت کاروں کے تعاون و اشتراک

پر ہوگا ۔ حیدرآباد نے اتحادی اقوام کے مقصد کی پیش رفت میں جو زبردست قربانیاں دی ہیں ان کی پیش نظر امید کی جاتی ہے کہ مطلوبہ اشتراک عمل میں کوئی کمی نہ ہوگی ۔

ہماری تمنا ہے کہ اس وفد کو اپنے مقصد میں پوری کامیابی ہو۔

* * * *

فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی- دوسری عالمی جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی

فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی کے لئے موزوں روزگار فراہم کرنے کا مسئلہ حکومت حیدرآباد کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے ۔ فوجی زندگی سے غیر فوجی زندگی میں منتقلی کے لئے سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے افواج باقاعدہ سرکار عالی کے دفتر "ولفیر اینڈ ریسٹلمنٹ،، نے فوج سے علحدہ کئے جانے والے سپاہیوں کو روزگار پر لگانے اور پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے۔ ایسی اسکیم کی ضرورت بدلے ہوئے حالات سے پیدا ہوئی ہے۔ چھ سال پہلے جس شخص نے فرض کی آواز پر لبیک کہکر اپنا گھربار چھوڑدیا تھا اسے اب اپنے آپ کو غیرفوجی زندگی اور اس کے نئے اور پیچیدہ مسائل کے مطابق بنانے میں یقیناً دشواری ہوگی ۔ اس کے علاوہ پیشہ ور سپاہی کے ساتھ ربط و ضبط اور راہ و رسم کی وجہ سے نہ صرف اس کی زندگی کا معیار اونچا ہوگیا ہے بلکہ حیات کے متعلق اس کا نقطہ نظر بھی وسیع تر ہوگیا ہے اور اس میں کار آمد اور پر مسرت زندگی بسر کرنے کی خواہش پیدا ہوگئی ہے ۔ اس کے لئے اب اپنا قدیم پیشہ اختیار کرنا یا اپنے سابقہ معیار زندگی کو قبول کرنا مشکل ہوگا ۔ فطری طور پر وہ بہتر معیار زندگی کا مطالبہ کرے گا اور اس کی اس خواہش کو رد کرنے کے معنی گویا اسے ان چیزوں سے محروم کرنے کے ہونگے جن کے لئے اس نے جنگ کی تھی ۔

نئے روزگار پر لگانے اور پیشہ ورانہ تربیت دینے کی اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی کو عبوری دور کی مشکلات پر غالب آنے میں مدد دی جائے ۔ جو سپاہی اپنے سابقہ ذرائع معاش پر واپس جانا چاہتے ہیں ان کے لئے کوئی دشواری نہیں ہے۔ لیکن جو سپاہی مستقبل پر نظر رکھتے ہوئے فنی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس اسکیم میں ضروری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ سبکدوشی سے پہلے وہ زراعت ، گھریلو صنعتوں وغیرہ جیسے مضامین میں مختلف تربیتی نصابات سے استفادہ کرسکتے ہیں اور جن لوگوں کی تربیت کا سلسلہ جنگ کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا وہ اب اس کی تکمیل کرسکتے ہیں ۔ فطری طور پر اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کا دارومدار ہر فرد کی صلاحیت اور قابلیت پر ہوگا ۔

فوج سے علحدہ کئے ہوئے ان سپاہیوں کے لئے جو اس اسکیم کے تحت پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرتے ہیں نیز ان کے لئے بھی جو پہلے سے اہلیت رکھتے ہیں مگر روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے امپلائمنٹ اکسچینج کے توسط سے مناسب روزگار فراہم کرنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں ۔

اسطرح ایک فوری اور اہم معاشی مسئلہ کا حل اس اسکیم کی کامیابی پر منحصر ہے اور صنعت کار اور دیگر اشخاص اسوقت ملک کی اس سے بڑھکر کوئی خدمت نہیں کرسکتے کہ وہ " ریجینل امپلائمینٹ اکسچینج،، اور اس کے زیر اہتمام کام کرنے والوں مختلف اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کریں ۔

ابتدائی اقدام کے طور پر صدر دفتر فوج (آرمی ہیڈ کوارٹرز) تعلیم ، زراعت ، گھریلو صنعتوں ، تنظیم دیہی ، صحت عامہ ، صفائی اور حفظان صحت جیسے مضامین میں پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لئے مختلف درجوں کے ۴۰ سپاہیوں کا انتخاب کریگا ۔ مزرعہ حمایت ساگر میں تین غیر کمیشن یافتہ افسر اور سرکاری مرغی خانہ میں ایک غیر کمیشن یافتہ افسر پہلے سے زیر تربیت ہے۔

* * * *

عام تعلیم کی توسیع

۔ ساله لائحه عمل پر (۵۰) کروڑ روپیه کے مصارف

حکومت سرکار عالی نےعام اور پیشه ورانه تعلیم کے لئیے زائد سهولتیں مهیا کرنیکی غرض سے ایک ۱۴ ساله لائحه عمل مرتب کیا ھے جس پر تقریباً ۵۰ کروڑ روپے کے اخراجات عاید هونگیے ۔ اس کا فوری مقصد مدرسه جانے کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی ۳۳ فیصد تعداد کو تعلیم دیناھے اور اساسی مقصد رفته رفته ریاست کے هر شهری کے لئیے تحتانی تعلیم کی سهولتیں مهیا کرنا ھے۔ اس اسکیم کے تحت ایک دفتر انتخاب پیشه (Vocational Guidance Bureau) کا قیام بهی پیش نظر ھے۔

منجمله دیگر امور کے اس اسکیم میں تحتانی مدارج میں ۵ لاکه زائد طلباء کے لئے، ادنیٰ ثانوی مدارج میں تقریباً ۲۰۶۲ لاکه طلباء کے لئیے اور اعلی ثانوی مدارج میں ۱۰۳۱ لاکه طلباء کے لئیے تعلیمی سهولتوں کی فراهمی شامل ھے ۔ اندازه کیا گیا ھے که اس اسکیم کو کامیابی کے ساته نافذ کرنے کے لئیے تحتانی مدارج کے لئیے ۴۵۴۰ زائد معلمین اور ثانوی مدارس کے لئیے ۲۶۷۰ معلمین کی ضرورت هو گی ۔

حکومت کا اراده ھے که تعلیمی وظائف اور فیاضانه مالی امداد کے ذریعه نوجوانوں کو معلمی کا پیشه اختیار کرنے کی ترغیب دے کر اس مطالبه کو پورا کرے ۔اندازه کیا گیا ھے که پندرهویں سال کے بعد سے تعلیم کے مجموعی مصارف سالانه ۵ کروڑ روپے سے کچه زائد هونگیے

تحتانی تعلیم

افلاطون کے قول کے مطابق علم طاقت ھے ۔ علم حاصل کرنے کے لئیے پڑھنے لکھنے کا طریقه جانناضروری ھے۔ اس لئے عهد حاضر کی مملکت کے اهم ترین فرائض میں سے ایک فرض تعلیمی سهولتوں کی فراهمی ھے۔حکومت حیدر آباد نے ریاست کے هر لڑکے اور لڑکی کو مدرسه کی تعلیم دلانے کے لئیے ایک ۱۴ ساله اسکیم بنائی ھے ۔ محکمه تعلیمات کی کوشش یه ھے که جماعت صغیر میں شریک هونے والے بچے تحتانی منزل کے آخر تک اپنی تعلیم جاری رکهیں ۔ درمیان میں کوئی بچه بهی اس سلسله کو ترک نه کرنے پائے ۔ آج کل ایسا نهیں هوتا ۔ اسکی وجه یه ھے که ریاست کے متعدد مدارس میں معلمین کی تعداد بهت کم ھے۔ اکثر مدرسوں میں صرف ایک یا دو استاد هیں۔

تربیت یافتہ اشخاص کی کمی

اس بات کا تیقن کرنے کے لئے کہ مدرسہ جانے کی عمر کے تمام لڑکے اور لڑکیاں مدرسہ جاتی ہیں پہلے تربیت یافتہ اور قابل استادوں کی ایک مناسب تعداد فراہم کی جانی چاہئے اور دوسرے یہ کہ طالب علموں کو باقاعدہ حاضری کا پابند کرنے کے لئے کوئی معقول انتظام کیاجانا چاہئے ۔ سر دست تحتانی مدارس کے معلمین کی تعداد میں معتدبہ اضافہ کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک فوری حل یہ ہوسکتا ہے کہ عارضی طور پر ''نان میٹریکولیٹ،، موزوں اشخاص بالخصوص خواتین کا تقرر کیا جائے اور انہیں ضروری "تعلیمی معیار تک پہونچنے کے لئے پورا پورا موقع دیا جائے ۔ صلاحیت رکھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کو مدارس فوقانیہ کی خاص جاعتوں میں بھیجا جاسکتا ہے اور وہاں انہیں خصوصی تربیت اور تعلیم دلائی جاسکتی ہے تا کہ وہ اچھے استاد بن سکیں ۔ ان امیدوار معلمین کو مفت تعلیم اور کچھ وظیفہ دیا جائیگا تاکہ وہ اپنے اخراجات پورے کرسکیں ۔معلمین کی تعداد میں جلد سے جلد اضافہ کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ان لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیمی وظائف اور رقمی امداد دی جائے جو اسوقت زیر تعلیم ہیں اور معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کے لئے آمادہ ہیں ۔ اس تدبیر کو مستقل حیثیت بھی دی جا سکتی ہے کیونکہ اسطرح معلمین کی مسلسل دستیابی کا تیقن ہوجائےگا ۔

ابتدائی تدبیر

طالب علموں کو باقاعدہ طور پر مدرسہ جانے کا پابند کیا جانا چاہئے ۔ جو والدین اپنے بچوں کو مدرسہ میں شریک کرانا چاہیں ان سے اس امر کا تحریری وعدہ لینا ہوگا کہ ان کے بچے نصاب کی تکمیل سے پہلے مدرسہ سے علحدہ نہ کئے جائیں گے ۔ لازمی تعلیم سے متعلق اسکیم کی ترقی کی طرف یہ پہلا قدم ہوگا ۔

معلمین کی تعداد میں اضافہ

تاہم ان تمام انتظامات سے آئے دن کی ضروریات پوری نہ ہونگی۔ ان کے علاوہ دوسری تدابیر کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوگا ۔ مثلا معلمین کے زمرہ میں ان سب کو شامل کرنے کے لئے انتظامات کرنے ہونگے جو موزوں ہوں ۔ ہر سال میٹرک کامیاب طلباء میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔ اس لئے مدارس وسطانیہ کو مدارس فوقانیہ میں اور مدارس تحتانیہ کو مدارس وسطانیہ میں تبدیل کرنا ہوگا ۔ہر سال تقریباً چار ہزار طلباء میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ ان میں سے کم ازکم ایک ہزار کو معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دی جانی چاہئے۔نیز ان طالب علموں کی ایک قابل لحاظ تعداد کا بھی تقرر کیا جاسکتا ہے جو اس امتحان میں ناکام رہے ہوں ۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ ساتویں سال کے ختم تک محکمہ تعلیات میں ۱۶۰۰ نئے معلمین مقرر کئے جائیں گے ۔ اس اسکیم کی رو سے توسیع کا سلسلہ سات سال کی مدت تک جاری رہے گا اور معلمین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جائےگا ۔ معلمین کی تعداد جتنی زیادہ ہو گی اتنے ہی زیادہ طالب علم مدارس میں شریک ہوں گے ۔

ادنی ثانوی اور اعلی ثانوی مدارس کے لئے بھی معلمین کے تقرر کے سلسلہ میں ایسا ہی طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا ۔ میٹرک کامیاب اور انٹر میڈیٹ کامیاب طلباء ادنی ثانوی جاعتوں میں درس دیں گے اور انٹر میڈیٹ کامیاب اور طیلسانین اعلی ثانوی جاعتوں کے درس و تدریس کے لئے مقرر کئے جائیں گے ۔ یہاں بھی جب زیادہ اور بہتر معلمین دستیاب ہونے لگیں گے تو لڑکوں اور لڑکیوں کی زیادہ تعداد تعلیم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھائے گی اور ادنی ثانوی جاعتوں میں ۸۵ ہزار اور اعلی ثانوی جاعتوں میں ۳۴ ہزار طلباء کا اضافہ ہوگا ۔

مصارف

معلمین کو قبل از تحتانی جاعت کے لئے خاص طور پر تربیت دی جائےگی جس کی مدت ۲ سال ہوگی تین سال کے ختم پر ۶۰۰ طالب علموں کو پڑھانے کے ۲۰ تربیت یافتہ معلمین دستیاب ہوسکیں گے ۔ ۵ استاد کی تربیت کے

اخراجات سالانہ ۵۰۰ روپے اور اخراجات تعلیم فی کس ۳۲ روپے ہونگے ۔

فی الحال زیر تربیت معلمین کی تعداد صرف ۳۰۰ ہے۔ چار سال کے ختم پر یہ ایک ہزار تک پہونچ جائے گی ۔ ہر سال اوسطاً دو سو سے زاید استادوں کو تربیت دیجائیگی ۔ غیر طیلسانین کی تربیت کی مدت دو سال اور طیلسانین کی ایک سال ہو گی ۔ چند غیر طیلسانین کو تحتانی مدارس میں اور ماباقی کو ثانوی مدارس میں جذب کرلیا جائے گا ۔

تربیتی ادارے

حکومت مستحق طلباء کو یورپ اور ایشائی ممالک میں تعلیم دلانے کےلئے وظائف عطا کرے گی ۔ انہیں خود محکمہ تعلیمات میں جذب کرلیا جاسکتا ہے۔ ایسے تعلیمی وظائف تین سال کی مدت کے لئے قابل ایصال ہونگے۔ تعلیمی وظائف کے علاوہ منتخب اشخاص کو لباس وغیرہ کا بھتہ اور سفر خرچ دیا جائے گا ۔ تجویز ہے کہ پہلے پانچ سال میں ہر سال دس طلباء کو اور اس کے بعد ہر سال تین طلباء کو یورپ بھیجا جائے ۔ انہیں حرفیات ، زراعت ، تجارت اور صنعت و حرفت کی تربیت دی جائے گی ۔ خود ریاست میں ابتدائی پانچ سال میں ایک یا زائد تربیتی ادارے قائم کئے جائیں گے ۔ ان میں ان معلمین کا تقرر کیا جائے گا جنہوں نے بیرون ہند تربیت پائی ہے۔

کسی کو محض خوانده بنانا کافی نہیں ہے۔ اسکا اطمینان کرلینا چاہئے کہ وہ پھر ناخواندگی کی لعنت میں گرفتار نہ ہونے پائے ۔ یہاں تعلیم بالغان سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اس اسکیم کے چھٹے سال میں تعلیم بالغان پر ۱۲ لاکھ روپے سے زاید اخراجات ہوں گے ۔ معلمین کی تعداد دس ہزار ہو گی ۔ ہر استاد کے تحت ۲۰ " بالغ لڑکے ،، زیر تعلیم ہونگے اور اسطرح دو لاکھ ۵۰ ہزار کو حرف شناس بنایا جائے گا ۔ ایسے معلمین کو خصوصی تربیت حاصل کرنی ہو گی ۔

دفتر تحصیل معیشت

ریاست کے تعلیمی نظام کے ایک جزو لاینفک کے طور پر ایک دفتر تحصیل معیشت قائم کیا جائے گا ۔ اس کا کام اس بات کا تیقن کرنا ہوگا کہ جو رقم خرچ کی گئی ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کام وسیع اور دیرپا ہوگا اس لئے اس کے لئے فیاضانہ گنجائش مہیا کی جائے گی ۔ ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور موزوں اشخاص کا تقرر کیا جائے گا ۔ دو اشخاص کو جو غالباً تربیت یافتہ معلمین میں سے ہونگے مزید تربیت کے لئے بیرون ہند بھیجا جائے گا ۔

مرکزی دفتر

دارالسلطنت میں ایک مرکزی دفتر ہوگا جو ریاست میں پیشہ ورانہ تربیت کے ذرائع معلوم کریگا ۔ اس کے کام سے ریاست میں صنعتی اور فنی تعلیم کی ترقی میں مدد ملے گی ۔ اس دفتر کی شاخیں ریاست کے تمام حصوں میں قائم کی جائیں گی ۔ ابتداء میں اس پر ۵۰ ہزار روپے صرف ہونگے اور ہرسال مزید ۱۰ ہزار روپے درکار ہونگے ۔

استرداد سکندرآباد

ترقی اور خوشحالی کا نیا دور

حکومت سرکارعالی کے تحت سکندرآباد کے شہری [قر]قبہ کا استرداد برطانیہ اور خانوادہ آصفی کے تعلقات [ک]ی تاریخ میں جو ہمیشہ دوستانہ اور مخلصانہ رہے میں ایک اہم نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ ہزاکسلنسی نواب سرسعید الملک بہادر صدر اعظم [ب]اب حکومت نے حکومت سرکارعالی کی طرف سے اور [آ]نریبل سر آرتھر لوتھیان رزیڈنٹ حیدرآباد نے ہزاکسلنسی نمایندہ تاج کی طرف سے تہہ نامہ کی [ی]اد داشت پر دستخط کئے ۔ دستخط کرنے کی رسم یکم ڈسمبر سنہ ۱۹۴۰ع کو حیدرآباد رزیڈنسی میں دونوں حکومتوں کے اعلی عہدہ داروں کے موجودگی میں انجام پائی ۔ اکیس توپوں کی سلامی سے اس تقریب کا اعلان کیا گیا ۔

سکندرآباد کی واپسی کے بعد اعلی حضرت بندگان عالی باشندگان سکندرآباد کی طرف سے پیش کردہ سپاس نامہ کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے جب پہلی مرتبہ اس شہر میں رونق افروز ہوئے تو حضور پرنور کا پرتپاک استقبال کیا گیا ۔ سپاس نامہ میں حضرت
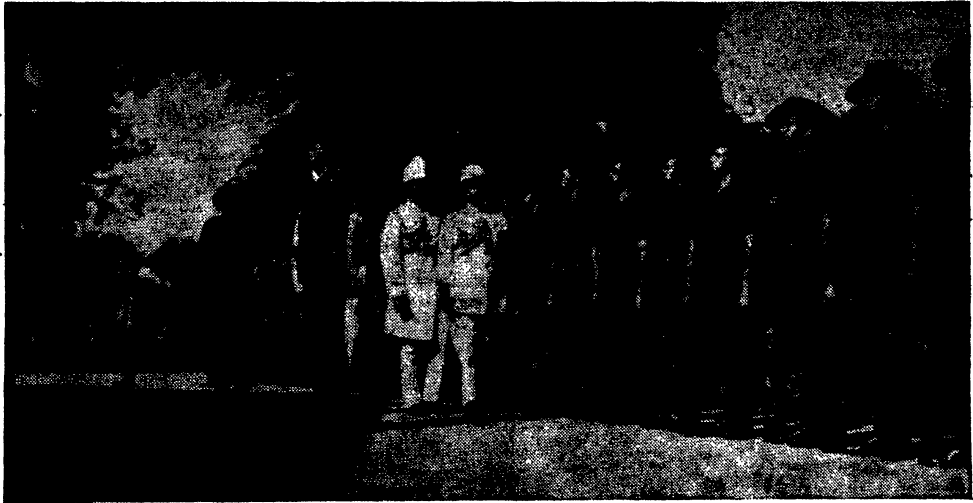
ہزاکسلنسی نواب سرسعید الملک بہادر برطانوی افواج کے گارڈ آف آنرز کا معائنہ فرما رہے ہیں۔

...میں اعلی کے ساتھ وفاداری و عقیدت کا اور حکومت ...درآباد کے دائرہ اختیار میں آنے پر مسرت کا اظہار ...یا گیا تھا ۔ سپاسنامے کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے ...گان اقدس نے "مسترده" رقبہ کے باشندوں کو ...ن دلایا کہ انہیں بھی وہ تمام حقوق کامل طور پر ...مل ہو جائیں گے جو مملکت کے تمام دوسرے شہریوں ... مجوزہ اصلاحات کے تحت عطا کئے جائیں گے ۔

استرداد سے پہلے سکندرآباد کے شہریوں نے آنریبل آرتھر لوتھیان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش ... جس میں سکندرآباد کے اعلی نظم و نسق کے لئے ...نوی حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا تھا ۔

...ریخی پس منظر ۔ سکندرآباد کی تاریخ امدادی فوجوں ...اریخ سے قریبی تعلق رکھتی ہے ۔ سنہ ۱۷۹۸ ع کے ...ہ کے تحت طے پایا تھا کہ حیدرآباد میں مستقل طور پر امدادی فوج رکھی جائے ۔ اپریل سنہ ۱۸۰۶ع میں یہ امدادی فوج حسین ساگر کے شمالی سرحد کے قریب متعین کی گئی ۔ اس نئی چھاؤنی کو حکمران وقت سکندرجاہ کے نام نامی پر سکندرآباد کا نام دیا گیا ۔

اس چھاؤنی کی حدیں سنہ ۱۸۵۲ع تک غیر متعین رہیں ۔ اس وقت تک اس رقبہ میں ایک نیا شہر آباد ہو گیا تھا ۔ لیکن بہت جلد یہ چھاؤنی اپنی مقررہ حدود سے متجاوز ہو گئی اور شمال کی طرف پھیلتی ہوئی ترملگیری اور بلارم کو اپنے دائرہ میں شامل کرلیا ۔ جنوبی رقبہ بتدریج ایک غیر فوجی شہر میں منتقل ہو گیا جس میں اس کے فوجی آغاز کی شاید ہی کوئی علامت باقی رہ گئی تھی ۔ اب یہ ترقی کرتے کرتے ایک خوشنما شہر بن گیا ہے جس کا رقبہ تقریباً ۷۰۰ ایکر اور آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے ۔

گفت و شنید

حکومت سرکار عالی نے اپریل سنہ ۱۹۳۸ع میں سکندرآباد کی واپسی کے متعلق ہز اکسلنسی نمائندہ تاج کے پاس تحریک کی تھی ۔ نمائندہ تاج نے جنوری سنہ ۱۹۳۹ع میں اصولی طور پر اس تجویز سے اتفاق فرمایا لیکن مالیاتی

آنریبل رزیڈنٹ سر آرتھر لوتھیان ریاست حیدرآباد کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرما رہے ہیں ۔

صویر جو استرداد سکندر آباد کے تہہ نامہ پر باضابطہ دستخط کئے جانے کے موقع پر حیدر آباد رزیڈنسی کے زینوں پر لی گئی ۔تصویر کے وسط میں ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی اور آنریبل رزیڈنٹ برطانوی اور حیدر آبادی حکومتوں کے ان عہدہ داروں کے ساتھ استادہ ہیں جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کی ۔

انتظامات اور دیگر انتظامی تفصیلات کا تصفیہ دونوں حکومتوں کے درمیان طویل بحث اور گفت و شنید کا موضوع بنارہا اور حال ہی میں تمام اہم امور قطعی طور پر طے پائے۔ اس تہہ نامہ کے اہم اجزاء درج ذیل ہیں۔

مالیاتی انتظامات

آبکاری گرانٹ جو سرکار عظمت مدار کو اس وقت تک اس قرار داد کی روسے دیا جاتا رہا ہے جو سنہ ۱۹۱۱ع میں عمل میں آئی تھی، استرداد کی تاریخ سے مسدود کیا جائیگا اور حکومت سرکارعالی کی جانب سے اس قدر رقم کے مساوی رقم کی پابجائی کی جائے گی جو رقبہ غیرمستردہ کے انتظامات کے لئے کم پائی جائے۔ پہلے تین سال کے لئے طے پایا ہے کہ رقبہ مذکور کے موازنہ کی نظر ثانی سالانہ کی جائےگی۔ اس کے بعد جو رقم بطور امداد دی جائےگی اس کا تعین اولا دس سال کی مدت کے لئے کیا جائے گا۔

سکندر آباد لوکل فنڈ (آبکاری وغیرہ) کی رقوم زیرسلک، جو منافع پر لگائی گئی ہیں، رقبہ غیرمستردہ کی ضروریات آرائش شہر کے لئے گنجائش مہیا کرنے کے بعد رقبہ جات غیر مستردہ اور مستردہ کے درمیان ۲ اور ۵ کے تناسب سے تقسیم کی جائیں گی۔

انتظامات عدالت و کوتوالی

تہہ نامہ کی روسے (الف) ایسے مقدمات زیر کارروائی، جنکا تعلق تاریخ استرداد پر رقبہ مستردہ سے ہو انکا تصفیہ رقبہ غیرمستردہ ہی کی عدالتوں سے کیا جائے گا، (ب) بعض ایسے قوانین جو رقبہ جات زیر انتظام میں فی الوقت نافذ ہیں لیکن جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں نافذ نہیں ہیں استرداد کے بعد بھی رقبہ مستردہ میں نافذ رہیں گے اور (ج) عدالتوں کی زبان اردو ہوگی لیکن تاریخ استرداد سے پانچ سال کی مدت کے لئے عرائض اور دعادی وغیرہ کے ترجمے حاصل کرنے اور عدالتوں کو انگریزی زبان میں مخاطب کرنے کی بعض سہولتیں مہیا کی جائینگی۔

رقبہ مستردہ کا عدالتی کام بر وقت انجام پانے کے لئے حکومت سرکارعالی ایک سشن جج ایک ناظم عدالت ضلع اور ایک منصف کا تقرر کررہی ہے۔

رقبہ مستردہ کا محکمہ کوتوالی بلدہ حیدرآباد کے محکمہ کوتوالی میں ضم کردیا جائیگا اور کوتوال بلدہ کے تحت رہے گا۔ البتہ رقبہ مستردہ کے لئے ایک جداگانہ نائب کوتوال کا تقرر کیا جائے گا جس کے اختیارات موجودہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اختیارات کے مماثل ہوں گے۔

بلدی انتظامات

رقبہ مستردہ کے لئے ایک علحدہ بلدیہ قائم کی جائیگی جس کا صدر بہ حیثیت عہدہ صدر ناظم مال ہوگا اور اول تعلقدار کے درجہ کا ایک عہدہ دار اس کے ہمہ وقتی نائب صدر کی حیثیت سے کام انجام دیگا۔ آئین مجالس بلدی و قصبات اور آئین اختیارات حفظان صحت مناسب ترمیمات کے ساتھ رقبہ مستردہ پر منطبق ہوں گے۔ اس وقت تک کے لئے جب تک کہ انتخابات عمل میں نہ آئیں نامزدگی کے ذریعہ ایک مجلس بلدیہ قائم کی جا رہی ہے اور ایک یا دو مستثنیات کے ساتھ سابقہ کنٹونمنٹ بورڈ (مجلس چھاؤنی) کے منتخب ارکان کو اس بلدیہ کے لئے نامزد کیا جا رہا ہے۔

حکومت سرکارعالی نے اس کا بھی تصفیہ کیا ہے کہ رقبہ مستردہ میں آرائش شہر کا کام جاری رکھا جائے اور اعلی حضرت بندگان عالی نے بہ مراحم خسروانہ ٹاون امپرو منٹ ٹرسٹ (Town improvement trust) کے لئے اس کے دیگر ذرائع آمدنی کے علاوہ فی الحال دو سال کے لئے تین لاکھ روپیہ سالانہ کا غیر سوخت شدنی عطیہ منظور فرمایا ہے۔

تعلیمی انتظامات

حکومت سرکارعالی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ رقبہ مستردہ میں جو طریقہ تعلیم اس وقت رائج ہے اس کو تاریخ استرداد سے دس سال تک علی حالہ قائم رہنے دیا جائے گا جس کے بعد ادارہ ہائے متعلقہ کی خواہشات کا واجبی طور پر لحاظ کرکے اس کی نظرثانی کی جائے گی۔ جو امداد تعلیمی اور دیگر ادارہ جات کو اس

آنریبل سر آرتھر لوتھیان برطانوی رزیڈنٹ نے ہز اکسلنسی نمائندہ تاج کی طرف سے اور ہزاکسلنسی سعید الملک بہادر سر سعید احمد خاں نواب چھتاری صدراعظم باب حکومت سرکار عالی نے حکومت سرکار عالی کی طرف سے دستاویزات پر دستخط کرنے کی رسم ادا فرمائی ۔ دائیں سے بائیں جانب میجر اے ۔ بی ۔ کے ۔ مانسل معتمد رزیڈنٹ ، مسٹر سلطان حسین اے ۔ ڈی ۔ سی صدر اعظم بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات سرکار عالی استادہ ھیں ۔

وقت دی جا رہی ہے وہ موجودہ اساس پر تین سال تک جاری رکھی جائے گی جس کے بعد ان قواعد کے تحت جو ممالک محروسہ میں ایسی امدادوں سے متعلق نافذ ہوں اس کی نظر ثانی کی جاسکیگی -

منتقل شدہ ملازمین

وہ ملازمین جن کی خدمات استرداد پر حکومت سرکارعالی یا جدید قائم شدنی بلدیہ کو منتقل ہوں گی ملازمت کی انھی شرائط اور قواعد کے پابند رہیں گے جو تاریخ استرداد سے ان پر منطبق ہوتے ہوں - لیکن قواعد چال چلن ملازمین سرکارعالی کا اطلاق ان پر اسی طرح ہوگا جس طرح کہ حکومت کے دیگر ملازمین پر ہوتا ہے -

خوش آمدید

استرداد کے پانچویں دن سکندرآباد میں نزول اجلال شاہانہ کے موقع پر باشندگان سکندرآباد نے اعلے حضرت بندگان عالی کا جس عقیدت اور خلوص سے خیر مقدم کیا وہ حکومت سرکارعالی کے دائرہ اختیار میں واپس آنے پر ان کی دلی مسرت کا آئینہ دار تھا - حضور پرنور کا استقبال کرنے کےلئے ہزاروں لوگ راستہ پر جمع ہوگئے تھے - سکندرآباد اور حیدرآباد کی درمیانی سرحد پر ایک خوبصورت اور جاذب نظر کمان بنائی گئی تھی جس کے ایک رخ پر انگریزی میں لکھا تھا :—" ایک لاکھ شہری خوش آمدید کہنے کی عزت حاصل کرتے ہیں "- دوسرے رخ پر " خدا نظام کو سلامت رکھے " کے الفاظ لکھے ہوئے تھے - رات میں اہم شاہراہوں پر رنگ برنگ کے برقی گولوں سے روشنی کی گئی تھی جس کی وجہ سے پورا شہر بقعہ نور بن گیا تھا- ریلوے ریکری ایشن کلب کے پولین کو جہاں سپاسنامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی پھولوں اور جھنڈیوں سے سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا-اس تقریب میں خانوادہ شاہی کے ارا کین آنریبل رزیڈنٹ لیڈی لوتھیان اور حیدرآباد اور سکندرآباد کے سرکاری اور غیرسرکاری اصحاب کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی -

جواب شاہانہ

اس موقع پر پیش کردہ سپاس نامہ کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے بندگان عالی نے فرمایا :—

" اس یادگار موقع پر جب کہ یہ خوش نما اور تاریخی شہر میری حکومت میں واپس کیا جا رہا ہے مجھے باشندگان سکندرآباد سے ملکر مسرت ہوئی اور میں ان وفا دارانہ جذبات کی قدر کرتا ہوں جن کا انہوں نے اپنے سپاسنامہ میں اظہار کیا ہے -

باہمی فائدہ

" سکندر آباد دونوں حکومتوں کے مابین دوستانہ معاہدہ کے نتیجہ کے طور پر ہمارے پاس واپس آیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہم دونوں کو فائدہ ہوا ہے - کیونکہ ایک طرف سکندرآباد کے استرداد سے میرے دارالسلطنت کے رقبہ کی وسعت اور مرتبت میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف خود سکندرآباد ایسے وسائل سے استفادہ کرسکے گا جو کنٹونمنٹ بورڈ کے وسائل سے کہیں زیادہ بڑے ہیں - اور اس رقبہ کے لوگ اب تنظیم ما بعد جنگ کے وسیع کاموں سے واجبی فائدہ حاصل کرسکیں گے جن کو ریاست روبہ عمل لانے والی ہے -

مساوات حقوق

" سپاسنامہ میں خاص طور پر آنے والے دستوری اصلاحات کا ذکر کیا گیا ہے - آپ لوگ اس کا اطمینان رکھیں کہ باشندگان سکندرآباد کو بھی وہ تمام حقوق کامل طور پر حاصل ہو جائیں گے جو مملکت کے تمام دوسرے شہریوں کو مجوزہ اصلاحات کے تحت عطا کئے جائیں گے -

کالجوں کا قیام

" سکندرآباد میں دوکالجوں کے قیام کی نسبت جو استدعا کی گئی ہے تو آپ کی یہ درخواست محکمہ تعلیمات میں بھیج دی جائے گی - مجھے یقین ہے کہ وہ محکمہ اس پر توجہ اور ہمدردی کے ساتھ غور کرے گا -

"حیدرآباد کے بہی خواہ"

" میں ان خیالات کی پوری تائید کرتا ہوں جو سر آرتھر لوتھیان کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں- صاحب موصوف میرے ایک قابل قدر دوست اور سلطنت حیدر آباد کے بھی خواہ ہیں- انہوں نے موجودہ استرداد کو روبہ عمل لانے

استرداد کے بعد شہریوں کے سپاسنامے کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے اعلی حضرت شہریار دکن و برار پہلی مرتبہ سکندرآباد میں رونق افروز ہوئے۔ بندگان عالی کی دائیں جانب آنریبل رزیڈنٹ، لیڈی لوتھیان، بیگم ظہیر یار جنگ اور نواب احمدنواز جنگ (جنہوں نے سپاسنامہ پیش کیا) ہیں اور شاہ ذیجاہ کی بائیں جانب ہز ہائنس شہزادہ برار صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر، صاحبزادی نفیس النسا بیگم صاحبہ اور ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر ہیں -

میں جو حصہ لیا اور دوسرے مختلف موقعوں پر مجھے جو مدد دی ہے اس کی میں بہت قدر کرتا ہوں ۔

" میں اپنی حکومت کے تحت شہر سکندرآباد کی واپسی پر خدائے عزوجل کا شکر بجا لاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ شہر خانوادہ آصفی کے دور حکومت میں جس کا حکمران برطانوی حکومت کا یار وفادار ہے ترقی کرے اور فروغ پائے ۔"

سپاسنامہ

خان بہادر نواب احمد نوازجنگ نے خسرو دکن و برار کی بارگاہ میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا :—

" ہم باشندگان سکندرآباد اعلی حضرت بندگان عالی کے تحت اپنے شہر کے استرداد کے اس تاریخی موقع پر جہاں پناہ کی بارگاہ میں اپنا حقیر احساس فرض اور عقیدت مندانہ جذبہ وفاداری پہونچانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم مسرور و شاداں ہیں کہ ڈیڑھ سو سال کے بعد ہم اپنے قدیم نظم و نسق کے تحت واپس ہوئے ۔ اس کے لئے جو وقت منتخب کیا گیا ہے وہ نہایت مبارک ہے ۔ تاریخ میں سب سے زیادہ ہولناک جنگی حالت ہی میں اتحادی مقصد کی فتح پر ختم ہوئی ہے اور ممالک محروسہ میں دستوری اصلاحات کا بھی عنقریب نفاذ ہونے والا ہے جنکا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ عوام کے اشتراک میں اضافہ کیا جائے ۔ ہم امید کرتے ہیں اور ہماری یہ التجا ہے کہ ممالک محروسہ کے اس دوسرے سب سے بڑے شہر کے باشندوں کو ایسے اشتراک میں پورے طور پر شرکت کا موقع مرحمت فرمایا جائے ۔

عظیم تر خوشحالی

"سکندرآباد نے برطانوی نظم و نسق کے تحت نمایاں

کاسکٹ جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں باشندگان سکندرآباد کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا
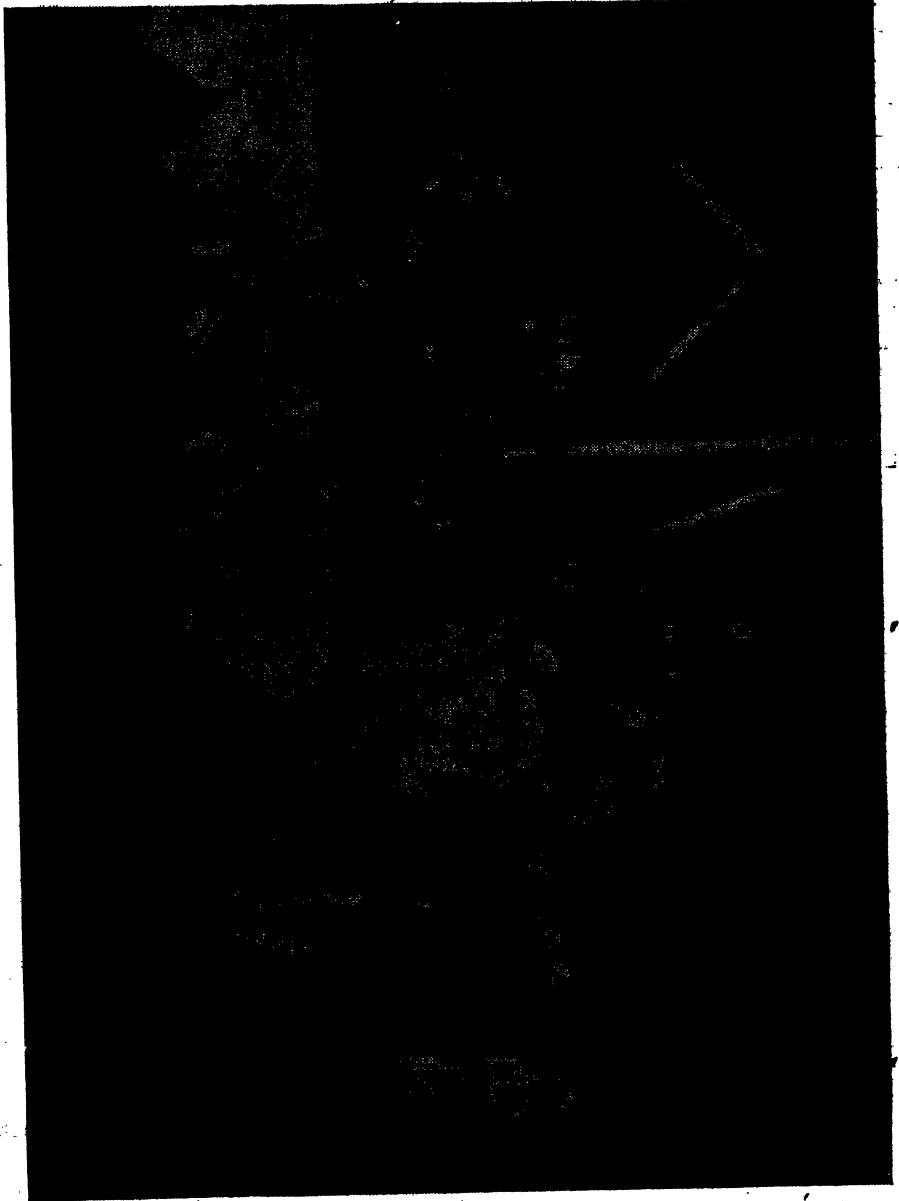
سر آرتھر لوتھیان رزیڈنٹ حیدرآباد استرداد سے پہلے باشندگان سکندرآباد کے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دے رہے ہیں ۔

ترقی کی ہے کیونکہ متعدد برطانوی رزیڈنٹ جن میں سر آرتھرلو تھیان خاص طور پرقابل ذکر ہیں اس کی طرف تلطف آمیز توجہ کرتے رہے ہیں ۔ تا ہم بلدی ضروریات کی طرح ابھی اس میدان میں بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اعلحضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کے تمام طبقوں سے جو گہری ہمدردی ہے اور ممالک محروسہ کے تمام رقبوں کی ترقی سے جو دلچسپی ہے اس کی بدولت ہم خوشحالی اور بلدی ارتقاء کے ایک عظیم تر عہد میں داخل ہو رہے ہیں

تعلیمی ضروریات

"ہماری ضروریات متعدد ہیں ۔ یہاں صرف ایک فوری ضرورت کا اور وہ بھی محض تعلیم کی حدتک ذکر کیا جاتا ہے ۔ ہم ایک کالج کے خواہاں ہیں۔.......... حضور پرنور نے حالیہ سالوں میں اضلاع اور بلدہ حیدرآباد میں متعدد کالجوں کے قیام کو شرف منظوری بخشا ہے اور ہماری یہ مودبانہ گزارش ہے کہ اس خوشگوار موقع کی اس اس سے بہتر کوئی یادگار نہیں ہوسکتی کہ سلطان العلوم محبوب کالج کو نظام کالج سے ملحقہ ایک کالج میں اور اسلامیہ ہائی اسکول کو جامعہ عثمانیہ سے ملحقہ ایک کالج میں تبدیل کرنے کا حکم صادر فرمائیں ۔

ترقی کی اسکیمیں

"اب جبکہ جنگ ختم ہو گئی ہے امن کے پیچیدہ مسائل حل شدنی ہیں ۔ یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت وافتخار ہے کہ بندگان اقدس دور رس اسکیموں کو شرف منظوری عطا فرما چکے ہیں جن کا باشندگان حیدرآباد کی معاشی فلاح و بہبود پر گہرا اثر پڑے گا ۔ حضور پرنور نے براہ مراحم خسروانہ گوداوری کی اسکیم ترقیات کو بھی منظوری سے سر فراز فرمایا ہے جو وقت کے تقاضوں کے مطابق " ٹینیسی ویلی اسکیم" (Tennessee Valley Scheme) پر مبنی ہے — تنگبھدرا پراجکٹ کا کام شروع ہوچکا ہے جس کے فوائد سے بفضل ایزدی ضلع رائچور کے احسان مند کسان متمتع ہوں گے اور اس طرح یہ رقبہ قحط اور خشک سالی کے دیرینہ خطرہ سے نجات پائے گا ۔ گذشتہ ۳۰ سال میں بندگان اقدس کے عہد حکومت میں حیدرآباد نے ترقی کی جو منزلیں طے کی ہیں ان کی وجہ سے ریاست کے خدوخال ہی بدل گئے ہیں ۔ اس کی یہ تمام ترقی نتیجہ ہے ان الطاف و عنایات شاہانہ کا جو شاہ ذیجاہ تمام سمتوں میں ملکی جدوجہد کی حوصلہ افزائی کے لئے فرماتے رہے ہیں ۔ چونکہ یہ شہر ایک اہم تجارتی مرکز ہے اس لئے معاشی ترقی کی جانب توجہ شاہانہ ہم اہالیان سکندرآباد کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہے ۔

ترقی کے لئے بندرگاہ کی ضرورت

" تجارت و صنعت و حرفت کی ترقی حتی کہ ریاست کے باشندوں کی ساری معاشی فلاح و بہبود سمندر تک نکاس کے راستہ کے مسئلہ سے بہت کچھ وابستہ ہے ۔ ہم امید اور التجا کرتے ہیں اور بلاشبہ ریاست کے دوسرے تمام باشندوں کی بھی یہی خواہش ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی ہمارے لئے ایک بندرگاہ کی سہولتیں حاصل فرمائیں گے جو ہماری معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے ۔ بندرگاہ کا حصول عظیم تر حیدرآباد کے تخیل کی تکمیل میں حضور پر نور کی مساعی جمیلہ کا ایک طرہ امتیاز ہوگا ۔ اس تخیل کی تعبیر رزیڈنسی بازار کی واپسی برار کے دوامی پٹہ کے اختتام اور سکندرآباد کے حالیہ استرداد کی شکل مین ہمین جزوی طور پرمل چکی ہے ۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ریاست کی تاریخ کے اس نازک دور میں ہمارے درمیان سر آرتھرلوتھیان جیسے حیدرآباد کے رفیق موجود ہیں ۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ ایک ہی ریاست مین ایک ہی قوم کی حیثیت سے ایک ہی حکمران کی اطاعت کا دم بھرتے ہوئے ہمیں ترقی اور تنظیم جدید کے ایسے مسئلون میں ان کی اور برطانوی حکومت کی ہمدردی حاصل رہے گی جن سے اب امن کے زمانہ مین یہ ریاست دو چار ہے ۔

شاہ ذیجاہ کے ساتھ وفاداری کا اظہار

" اعلی حضرت بندگان عالی نے اس موقع پر اپنی رونق افروزی سے ہمیں غیر معمولی عزت بخشی ہے ۔ شاہ ذیجاہ

کی بارگاہ میں اس سپاسنامہ اور کاسکٹ کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے پیش کرتے ہوئے ہم بکمال ادب حضورپرنور کو تخت و تاج آصفی کے ساتھ اپنی وفا داری اور عقیدت کا یقین دلانا چاہتے ہیں ۔ ہماری یہ دلی دعا ہے کہ شاہ ذیجاہ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رہے،،

استرداد سے ایک دن پہلے باشندگان سکندرآباد نے آنریبل سر آرتھرلوتھیان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا ۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل رزیڈنٹ نے اس چھاؤنی کے قیام سے لیکر سنہ ۱۹۰۳ع تک کی تاریخ پر روشنی ڈالی ۔ اس وقت تک یہ چھاؤنی شمالی جانب ترملگیری اور بلارم میں پھیل گئی تھی ۔ آپ نے فرمایا :۔ ''چھاؤنی کی حدود میں برطانوی حکومت دیوانی. فوجداری اور بلدی اختیارات رکھتی تھی جو فوجوں کی نگرانی کے لئے ضروری تھے ۔ لیکن مال اور کروڑگیری کے اختیارات حکومت سرکارعالی کے ھاتھ میں رہے ۔ اس دو عملی سے جو ریاست حیدرآباد اور برطانوی حکومت کے موجودہ تعلقات کے برقرار رھنے تک قابل عمل تھی مسئلہ وفاق کے زیر بحث آنے پر بعض پیچیدہ مسائل پیدا ہوگئے اور ان مباحث کے نتیجہ کے طور پر ریاست حیدرآباد نے اپریل سنہ ۱۹۳۸ع میں رسمی طور پر یہ تحریک کی کہ سکندرآباد کے شہری رقبہ پر اسے کامل اختیارات مسترد کردئے جائیں ۔ نظری حیثیت سے ھونا یہ چاہئے تھا کہ جو نہی سکندرآباد کا کوئی قطعہ فوجی اغراض کے لئے بے ضرورت ھو جاتا اس پر حکومت سرکارعالی کے کامل اختیارات بحال کردئے جاتے ۔ لیکن عملی طور سے اس امر کا فیصلہ کرنا آسان نہ تھا کہ باالواسطہ یا بلا واسطہ فوجی اغراض کے لئے کوئی خاص حصہ کس وقت غیر ضروری ھوگیا ہے اور اگر ہر قطعہ کے لئے علحدہ علحدہ ان اختیارات کی بحالی عمل میں آتی تو شہر کے مختلف حصوں میں جو دو جداگانہ اقتدارات کے تحت ہوتے خلط ملط واقع ھو جاتا ، جس کی وجہ سے دونوں حکومتوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ۔ لیکن چونکہ جنوبی رقبہ سے فوجی لائنین اور تنصیبات کی منتقلی کا عمل سنہ ۱۹۳۸ء تک بڑی حد تک مکمل ہوچکا تھا جب کہ حکومت سرکارعالی نے استرداد کی تحریک پیش کی اور الگزنڈر روڈ دومختلف اقتدارات کے لئے ایک واضح حد فاصل بن گئی تھی اس لئے سرکارعالی کو اختیارات مسترد کئے جانے میں کوئی معقول امر باعث تاخیر نہ تھا ۔ چنانچہ ہزا کسلنسی نمایندہ تاج نے سرکارعالی کی تجویز کو اصولاً تسلیم کرلیا مگرشہری رقبہ اور چھاؤنی کے باھمی ارتباط اور تعلقات کو منقطع کرنے کا عمل آسان نہ تھا کیونکہ ہر دو رقبہ جات ایک عضوی وحدت کی شکل میں بڑھے اور پھیلے تھے اور نہ اسکی تکمیل ہونے پائی تھی کہ جنگ چھڑ گئی جس کی وجہ سے تمام کام رک گئے ۔ جنگ کی فوری ضروریات نے قدرتاً تمام کارروائیوں میں تاخیر پیدا کی ۔ لیکن اب بالاخر جملہ امور زیر بحث تصفیہ پاچکے ھیں اور کل سے سکندرآباد کا شہری رقبہ حکومت سرکارعالی کو کامل اختیارات کے ساتھ مسترد کردیا جائیگا۔

فیاضانہ امداد

''جن جن مقامات پر دو مختلف حکومتوں کا عمل دخل ہوتا ہے وھاں لازماً جھگڑے بھی پیدا ہوتے ھیں ۔ لیکن سکندرآباد پر یہ بات صادق نہیں آتی ہے اور اس موقع پر میں علی الاعلان اس امر کی تصدیق کرنا چاھتا ھوں کہ سکندرآباد کے برطانوی حکام کے ساتھ حکومت سرکارعالی نے ہمیشہ دوستانہ تعاون اور فیاضانہ مالی سلوک کیا ہے۔ چند سال قبل سنہ ۱۹۳۳ع میں وہ رقبہ جو رزیڈنسی بازار کہلاتا ہے سرکارعالی کو مسترد کیا گیا تھا ۔ جو لوگ اس استرداد سے متاثر ہوئے اون کی جانب سے اب تک کوئی شکایت نہیں سنی گئی ۔ یہ ان لوگون کے لئے فال نیک ہے جن کے تعلق سے سرکارعالی کو اختیارات مسترد کئے جارہے ھیں اور مجھے یقین ہے کہ حکومت سرکارعالی جس نے استرداد سے متعلق گفت و شنید کے دوران میں ہمیشہ مروت اور صلح پسندی سے کام لیا ہے تمام جائز شکایات اور مشکلات پر جو استرداد سکندرآباد سے رونما ہوں ھمدردانہ غور کرے گی ۔

تحفظ مفادات

'' اگرچہ، جیسا کہ آپ نے ابھی کہا ہے ایسے قدیم اور

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۸)

اعلی حضرت بندگان اقدس فرمانروائے حیدرآباد و برار جنہیں ''رایل وکٹورین چین،، کا اعزاز ملا ہے

2

rules of service, pay, allowances, fees, gratuity, pension, commutation of pension, leave, leave salary, provident fund, rent-free quarters and other concessions as are applicable to them on the date of rendition, provided that nothing in this Article shall be deemed to render the provisions of the Government Servants' Conduct Rules of H.E.H. the Nizam's Government inapplicable to the above employees.

معلومات حیدرآباد
اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف

بازومیں اس تہہ نامہ کا عکس شائع کیا گیا ہے جو استرداد سکندرآباد کے سلسلہ میں برطانوی حکومت اور حکومت سرکار عالی کے درمیان طے پایا ۔

9.—LANDS BUILDINGS.

(*a*) All the lands and buildings in the Restored Area, specified in Schedule G to this Agreement occupied or owned by the British Government or authorities subordinate thereto, shall henceforth belong in full ownership to H.E.H. the Nizam's Government and are hereby transferred to it free of all cost, charges or other encumbrances; provided that the lands and buildings, specified in Schedule H, may, without prejudice to the full and exclusive jurisdiction which shall henceforth be exercised by His Exalted Highness the Nizam's Government under Article 1 above, continue to be occupied as at present, except in so far as they are replaced by the buildings to be constructed under clause (b) below.

(*b*) His Exalted Highness the Nizam's Government shall pay the actual cost of the construction, in suitable places in the Retained Area of the buildings specified in Schedule I to this Agreement.

10. WATER-SUPPLY.

His Exalted Highness the Nizam's Government agree to provide ordinarily for use in the Retained Area by separate and independent mains a supply of 1,400,000 gallons of water daily, upon such terms as may be mutually agreed.

11.—ELECTRICITY SUPPLY.

H.E.H. the Nizam's Government agree to give the Secunderabad Electricity Company an option as soon as possible after the date that this Agreement is signed to continue to carry on the business of the concern in the Restored Area on the terms and conditions of the original licence or to sell the concern to His Exalted Highness' Government upon terms to be mutually agreed or in default of agreement on the basis laid down in clause 12 of the Secunderabad Electricity Licence, 1934.

12.—DRAINAGE.

The arrangements in regard to drainage are set out in Schedule J annexed.

13.—JUDICIAL ARRANGEMENTS.

H.E.H. the Nizam's Government agree that the arrangements regarding the following matters in the Restored Area should be as mentioned in Schedule K:—

I. Pending cases.
II. Laws to be enacted in the Restored Area.
III. Language of the Courts.
IV. Legal Practitioners.
V. Provision relating to stamps, registration, etc.

14.—JAILS.

Prisoners from the Hyderabad Administered Areas of the categories mentioned in Schedule L shall be confined free of cost in the Secunderabad Jail or in the Hyderabad Central Jail; other categories of prisoners will be confined in jails in British India as separately arranged.

15.—POLICE ESCORTS.

His Exalted Highness the Nizam's Government shall provide Police Escorts for the Branch of the Imperial Bank of India, Secunderabad, on the same conditions as they are now provided by the Secunderabad District Police.

16.—TELEPHONE CONNECTIONS.

The *status quo* with regard to the telephone communications will be maintained in the Restored Area until normal peace conditions are restored subject to the following conditions:—

(*a*) no additional civil connections with the Trunk Line will be established in the Restored Area.

(*b*) if any additional military connections are required in the Restored Area, they will be installed but will be discontinued when normal peace conditions are restored.

(*c*) the telephone connection in the bungalow of the Superintendent, Hyderabad Railway Police, will be retained as a special case and will not be cited as a precedent.

17.—MINOR MATTERS.

(*a*) It is hereby agreed that matters of minor importance which have not been covered by any of above articles, will be settled according to the terms already reached or that may hereafter be reached in correspondence between His Exalted Highness' Government and the Residency.

(*b*) The present arrangement between the two Governments prohibiting the erection of buildings and the like within a quarter mile zone of the area administered by the British Government shall not apply to the area hereby restored.

18.—JURISDICTION IN THE RETAINED AREA.

Nothing in this Agreement shall be construed as meaning any extension of the purpose for which jurisdiction is and shall continue to be exercised by the British Government in the Retained Area or any enlargement of that jurisdiction.

Signed by the President of the Executive Council of His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar on the 1st day of December in the year one thousand nine hundred and forty-five (25th Zilhejja 1364 Hijri).

Said-ul-Mulk Ahmad Said

PRESIDENT.

Signed by the Resident at Hyderabad on the part of the British Government this 1st day of December in the year one thousand nine hundred and forty-five.

A. Lothian

RESIDENT.

معلومات حیدرآباد
جنوری سنه ۱۹۴۶ ع

MEMORANDUM OF AGREEMENT REGARDING THE RENDITION OF SECUNDERABAD TOWN TO THE HYDERABAD STATE

Memorandum of Agreement made this first day of December one thousand nine hundred and forty-five between the British Government on the one part and His Exalted Highness the Nizam's Government on the other part, concluded by the Hon'ble Sir Arthur Lothian, K.C.I.E., C.S.I., Resident at Hyderabad, duly authorised for that purpose by His Excellency the Crown Representative, and by Sa'id-ul-Mulk Nawab Sir Muhammad Ahmad Sa'id Khan, K.C.S.I., K.C.I.E., M.B.E., LL.D., of Chhatari, President of the Executive Council of His Exalted Highness the Nizam, duly authorised for the same purpose by His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar.

WHEREAS the Secunderabad Cantonment has been under British administration for many years ;

AND WHEREAS it has now been agreed that the administration of the Southern Area of the said Cantonment, as defined in the map and Schedule A annexed hereto, shall be restored to His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar ;

NOW, THEREFORE, the *following* terms and conditions have been agreed upon by the two Governments for this purpose :

1.—JURISDICTION.

Full and exclusive jurisdiction over the said area, hereinafter called the Restored Area, shall henceforth be exercised by His Exalted Highness the Nizam's Government.

2.—LEGAL AND CONTRACTUAL OBLIGATIONS.

Subject to the terms of this Agreement, His Exalted Highness the Nizam's Government shall fulfil all legal and contractual obligations for which the Authorities at present administering the Restored Area are responsible in that area, and the said Government shall likewise be entitled to all legal and contractual rights to which the said Authorities are at present entitled in that area.

3. —FINANCES.

The distribution of the invested and the closing cash balances of the Local Funds in Secunderabad between the Northern Area, hereinafter called the Retained Area, and the Restored Area will be made in accordance with and subject to the conditions mentioned in Schedule B annexed.

4.—FUNDS FOR THE ADMINISTRATION OF THE RETAINED AREA.

His Exalted Highness the Nizam's Government agree to pay to the British Government annually for purposes of the administration of the Retained Area a sum equivalent to the deficit in the budget of that area, subject to the following terms :—

(*a*) The Abkari grant, hitherto paid to the British Government under the arrangement entered into in 1911, shall henceforth cease to be paid, and the said arrangement shall be deemed to have terminated from the date of rendition.

(*b*) The budget of the Retained Area shall be liable to review annually for three years after which the annual subvention to be paid by H.E.H. the Nizam's Government will be fixed for a period of years (10 years in the first instance), when it will be reconsidered, if necessary, in the light of the actual receipts and expenditure of the Retained Area and other relevant factors.

5.—MILITARY REQUIREMENTS.

H.E.H. the Nizam's Government guarantee in the interests of the administration, general well-being and health of the units of His Majesty's Forces stationed in the Cantonments of Secunderabad, Trimulgherry and Bolarum to continue the facilities and amenities mentioned in Schedule C to this agreement at the same standard as they were prior to rendition.

6.—EDUCATION.

The *status quo* as regards the system of education in the Restored Area will be maintained for a period of 10 years from the date of rendition, after which the position may be reviewed with due consideration to the wishes of the institutions concerned, provided that if, in the meantime, any private and recognized or aided Secondary School in that area voluntarily wishes, and if a majority of the parents of pupils attending a Government Secondary School wish, to change the medium of instruction of such school nothing in this Agreement shall preclude His Exalted Highness' Government from allowing it to do so.

Further details of educational arrangements in the Restored Area after rendition are contained in Schedule D.

7.—MEDICAL AND SANITARY ARRANGEMENTS.

The medical and sanitary arrangements in the Restored Area, shall, in general, be continued in future as at present and the Civil Hospital, known by the name of the K.E.M. Hospital, shall continue to function after rendition on the existing lines, no material changes being made in the methods of administration during the first 10 years after rendition. Rendition will also not involve any reduction in the general scale of expenditure or staffing of the hospital, and in the event of any deficit in any year in the budget such deficit shall be met by His Exalted Highness' Government. The above arrangement will be liable to review at the end of a period of 10 years from the date of rendition.

The Infectious Diseases Hospital, the markets, the slaughterhouses, and the Provincial Tuberculosis Association, shall be administered in the manner provided for in Schedule E to this Agreement. The Activities of the Indian Red Cross Society and the St. John Ambulance Association and the maintenance of pauper lunatics will also continue according to the arrangements laid down in that Schedule.

The net revenues of "the Raja Bahadur Sir Bansilal Motilal Charitable Trust, Secunderabad" shall as heretofore continue to be paid to the K.E.M. Hospital, Secunderabad.

8.—CONDITIONS OF TRANSFER OF CENTRAL GOVERNMENT AND LOCAL FUND SERVANTS.

Subject to the conditions mentioned in Schedule F, H.E.H. the Nizam's Government shall take into its service or the service of such Municipal or other Authority as may be established for the Restored Area all servants of the British Government, the Secunderabad Local (Abkari, etc.) Fund, the Secunderabad Cantonment Authority, the Civil (King Edward Memorial) Hospital Fund and the Secunderabad Cantonment Town Improvement Trust, whose services are not required in the Retained Area on the same conditions and
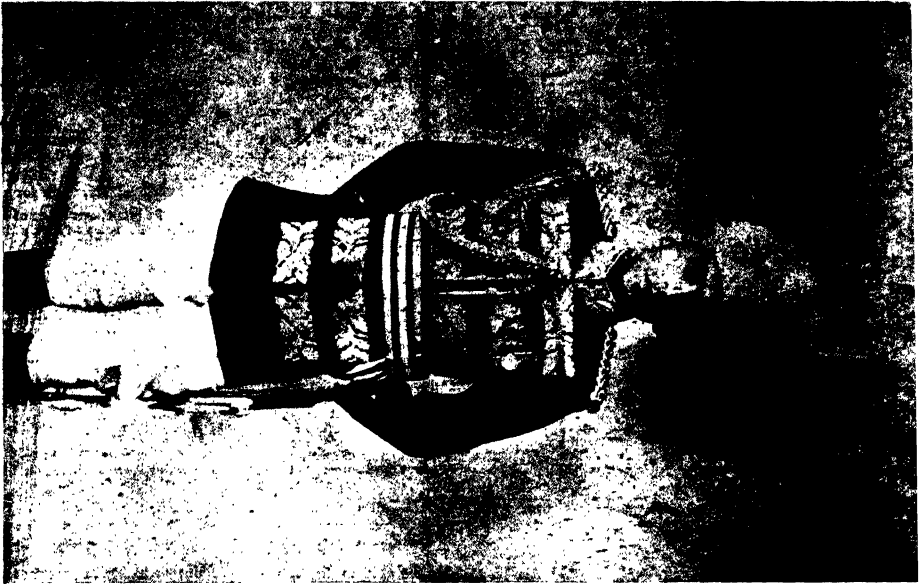
والاشان ہز ہائنس شہزادہ برار جی ـ بی ـ ای ـ جی ـ سی ـ آئی ـ ای
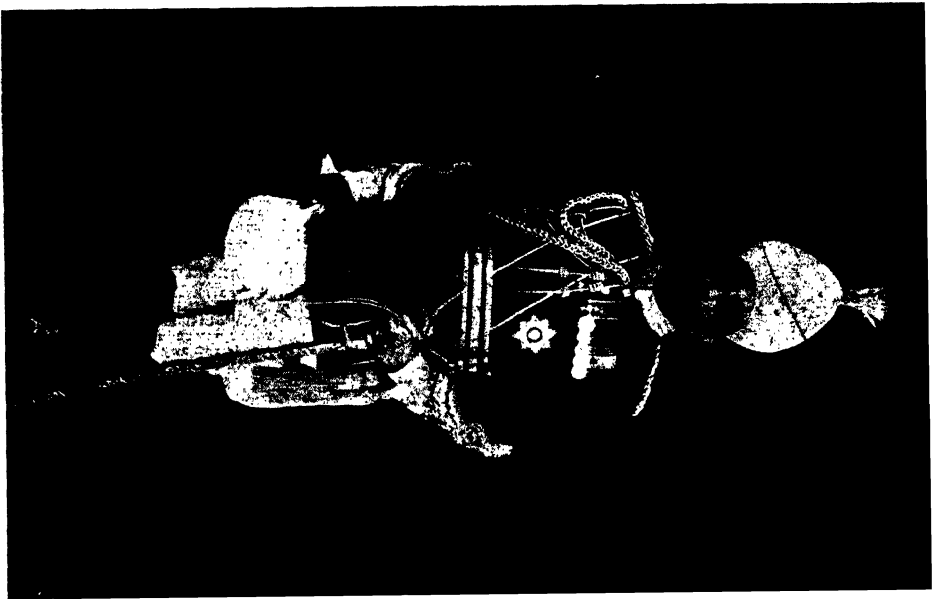
والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر کے ـ سی ـ آئی ـ ای

حیدرآباد کی غذائی صورت حال

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا اجلاس

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے حالیہ اجلاس میں جو ہز اکسلنسی صدر اعظم باب حکومت کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا حیدرآباد کی غذائی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ۔ اس اجلاس کی روداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جوار کی حمل و نقل پر عاید کردہ تحدیدات اٹھا دی گئی ہیں ، ممالک محروسہ میں چاول اور گیہوں کی صورت حال اطمینان بخش ہے اور اجناس خوردنی کی قیمتوں پر نظرثانی کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا قدم اٹھایا جائے تو برطانوی ہند کے ہمسایہ علاقوں میں بڑھی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر غلہ کی نا جائز بر آمد شروع ہوجانے کا اندیشہ ہے ۔

ایک غیر سرکاری رکن نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت اجناس خوردنی کے ذخائر جمع کرنے کی حکمت عملی پر نظر ثانی کرے اور اب بھی اس معاملہ میں حد سے زیادہ احتیاط نہ برتتے رہے ۔

اپنی ابتدائی تقریر میں مسٹر رضی الدین معتمد رسد نے فرمایا کہ سنہ ۵۴ف کو زرعی پیداوار کے اعتبار سے بہترسال کہا جاسکتا ہے۔ حکومت نے حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت ۳۶۲۴۶۳۲ پلہ اور بازار میں ۷۶۳۱۸۶ پلہ غلہ خریدا ۔ اسطرح جملہ ۴۳۸۷۸۱۸ پلہ غلہ جمع کیا گیا ۔ ختم آبان سنہ ۱۳۵۳ف میں تقریباً ۹۶۷۹۰۰ پلہ کارپوریشن کے گوداموں میں تھے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں راتب بندی والے شہروں اور کم پیداوار کے رقبوں کو ۲۳۴۵۷۰۰ پلہ غلہ فراہم کیا گیا ۔ ختم آبان سنہ ۱۳۵۴ف پر ۳۰۰۹۹۳۵ پلہ غلہ کارپوریشن کے گوداموں میں باقی رہا ۔

بنیادی خاکہ کے تحت بر آمدات

مسٹر رضی الدین نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ف میں حیدرآباد نے (۳۰) ہزار ٹن جوار باجرہ اور چھوٹے دانہ دار اجناس برآمد کے لئے دئے تھے۔ لیکن پوری مقدار بر آمد نہیں کی جاسکی کیونکہ ان حکومتوں نے پیلی جوار لینے سے انکار کردیا جن کے لئے اجناس مختص کی گئی تھیں ۔ آبان سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت ہند اس بات پر راضی ہوئی کہ حیدرآباد ۸۳۰۰ ٹن پیلی جوار بمبئی اور مدراس کے ماسوا دوسرے صوبوں کو برآمد کرے ۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں حکومت نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی مجلس انتظامی کے مشورے سے ۹۰۰۰ ٹن دانہ دار اجناس برآمد کے لئے پیش کئے تھے ۔ حکومت ہند نے اس میں سے صوبہ متحدہ کے لئے [illegible] ہزار ٹن ، بمبئی اور میسور کے لئے دس دس ہزار ٹن [illegible] گیا

گئے لئے (۱۸) ہزار ٹن مختص کئے - لیکن صوبہ متحدہ نے صرف (۱۵) ہزار ٹن خریدے - مارماگوا نے اطلاع دی کہ وہ صرف (۵) ہزار ٹن خریدے گا - البتہ بمبئی اور میسور نے پورے (۲۰) ہزار ٹن خریدنے پر رضامندی ظاہر کی - اسطرح کوئی (۵۰) ہزار ٹن اناج بچ رہا -

سنہ ۱۳۵۵ کے ''خریف پلان،، کے تحت حیدر آباد نے تعلقداروں اور مجلس انتظامی کے مشورہ سے (۳۰) ہزار ٹن براری اور ماھوری جوار اور (۱۰) ہزار ٹن باجرہ بر آمد کرنے کا پیش کش دیا۔ جہاں تک پیلی جواری کا تعلق ھے حیدر آباد نے حکومت ہند کو اطلاع دی تھی کہ اگر آخر الذکر ایک مہینے کے اندر بازار کی قیمتوں پر (۲۰) ہزار ٹن غلہ خریدنے کے لئے حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن سے فرمائش کرے تو یہ اسکے لئے حاصل کیا جائیگا - ورنہ حیدر آباد پیلی جوار نہیں خریدے گا - مکئی کے لئے بھی (۳) ہزار ٹن کی حد تک ایسا ھی پیش کش دیا گیا تھا - لیکن ان دونوں پیش کشوں میں سے کوئی بھی قبول نہیں کیا گیا - حکومت ہند نے خریف بابتہ سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع سے (۴۰) ہزار ٹن اور (۵۰) ہزار ٹن کے بچے ہوئے غیر مختص کردہ غلہ سے (۲۰) ہزار ٹن دانہ دار اجناس خریدنے پر آمدگی ظاہر کی اور ''خریف پلان،، بابتہ سنہ ۴۶-۴۵ع کے تحت بمبئی کے لئے (۳۰) ہزار ٹن ، مدراس کے لئے (۱۰) ہزار ٹن اور میسور کے لئے (۲۰) ہزار ٹن مختص کئے - اس کے بعد بھی حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس (۳۰) ہزار ٹن پیلی جوار اور ۸۳۰۰ ٹن چھوٹے دانہ دار اجناس بچ رہے جن کے نکسی کا ممالک محروسہ میں کوئی ذریعہ نہیں تھا -

بمبئی کے بعض اضلاع میں ناموافق غذائی صورت حال کی وجہ سے اب حکومت بمبئی یہ پوری مقدار خریدنے کے لئے راضی ہو گئی تھی - میسور حیدر آباد سے مزید غلہ کا طالب تھا - لیکن بدقسمتی سے حیدر آباد اسے کوئی غلہ مہیا نہیں کرسکتا تھا - مدراس نے بھی دس ہزار ٹن جوار کے لئے خواہش کی تھی لیکن اسکو بھی یہی جواب دینا پڑا -

حیدرآباد کے لئے جوار کی کافی مقدار

حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس اب ۱۶۰۰۰۰ پلہ پیلی جوار جمع تھی جو داخلی ضروریات کی تکمیل کے لئے ربیع کی اگلی فصل تک کافی ہوسکتی تھی - تاھم احتیاط حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن سے (۵) ہزار ٹن براری او ماھوری جوار خریدنے کے بھی خواھش کی گئی تھی -

سنہ ۱۳۵۵ کے لئے پیش قیاسی

سنہ ۱۳۵۵ف میں خریف اور آبی کی فصلوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رضی الدین نے فرمایا کہ موسم خراب ہونے اور کاشتکاروں کے باری باری سے دالوں اور کپاس کی کاشت کرنے کے باعث زیر کاشت رقبہ میں تقریباً ۱٫۶ لاکھ ایکڑ کمی ہوئی۔ خریف کی توقع سے کم فصل کی وجہ سے ممکن ھے کہ دوران سال میں رائچور ، کریم نگر ، محبوب نگر نلگنڈہ ، بیڑ اور اورنگ آباد کو غلہ کی ضرورت پڑے - اس کے علاوہ حکومت نے پیلی جوار چھوٹے دانہ دار اجناس اور مکئی کو حکم مشتر کہ اداتی حصہ پیداوار کے دائرہ اثر سے خارج کردیا ھے اور تمام اقسام کے جوار کی حمل ونقل سے پابندیاں اٹھا دی گئی ھیں جس کے نتیجہ کے طور پر جوار کو ناندیڑ اور پربھنی جیسے زاید پیداوار کے رقبوں سے کم پیداوار کے رقبوں میں منتقل کیا جاسکے گا - حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن دانہدار اجناس کی اتنی مقدار مہیا کرنے کے لئے بھی تیار رھے جتنی کہ کم پیداوار کے رقبوں کو ضرورت ہو - اس کے علاوہ اگر حالات اس کے متقاضی ہوں تو مقامی ضروریات پوری کرنے کے لئے تمام برآمدات موقوف کردی جائیں گی -

دھان کے زیر کاشت رقبہ میں (۴۳) ہزار ایکڑ کا اضافہ ہوا ھے - آبان سنہ ۱۳۵۴ف کے ختم پر حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس ۶۷۶۰۰۰ پلہ چاول جمع تھا - اس کے علاوہ سنہ ۱۳۵۵ف کے ''خریف پلان،، کے تحت حیدر آباد صوبہ متوسط سے (۷) ہزار ٹن چاول اور (۱۲) ہزار ٹن گیہوں در آمد کریگا - اسطرح حیدر آباد میں چاول اور گیہوں کی صورت حال اطمینان بخش ھے۔

تجویز ہے کہ تابی کی ''لیوی،، کی شرح ۴ من فی ایکڑ سے کم کر کے ۳ من کر دی جائے۔

قیمتوں کی نظر ثانی کا امکان نہیں

قیمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر رضی الدین نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں حیدر آباد کی قیمتیں برطانوی ہند کی قیمتوں کے مقابلہ میں ۱۶ فیصد کم ہیں۔ چونکہ برطانوی ہند کے متصلہ اضلاع میں غذائی صورت حال کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہے اس لئے ممکن ہے کہ حیدرآباد کی قیمتوں میں تخفیف کا نتیجہ ناجائز بر آمدات کی شکل میں ظاہر ہو۔ انہوں نے بتایا کہ اس مسئلہ پر قیمتوں سے متعلق ذیلی کمیٹی میں غور کیا جارہا ہے۔ کم سے کم آئندہ کچھ عرصہ تک قیمتوں پر نظر ثانی کا بہت کم امکان ہے۔

مسٹر احمد عبداللہ مسدوسی نے مسٹر رضی الدین کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کو ذخائر جمع کرنے سے متعلق اپنی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور حد سے زیادہ احتیاط ترک کردینا چاہئے۔ انکا خیال تھا کہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت حاصل کردہ غلہ تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ اس لئے بازار میں خریدی کی ضروریات نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کے اخراجات کا بار صارفین پر ڈالنے کی بجائے حکومت کو برداشت کرنا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے یہ تجویز کی کہ پالیسی سے متعلق تمام مسائل پر حکومت کو مشورہ دینے کی غرض سے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی ایک ''پالیسی کمیٹی،، تشکیل دی جائے۔

مسٹر عبدالعلیم (ورنگل) نے کہا کہ تابی کی ''لیوی،، کی شرح معتمد صاحب کے مجوزہ تین من کی بجائے دو من ہونی چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سال ورنگل میں آبی اور خریف کی فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ورنگل کے کاشتکاروں کو کچھ مراعات دے۔

دیگر تبصرے

مسٹر ایم۔ نرسنگ راؤ نے '' لیوی ،، کی شرح کم کرنے کے لئے حکومت کا شکریہ ادا کیا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ دو من مناسب شرح ہوگی۔ کھمم اور، مادیرامیں حالیہ آندھیوں سے جو تباہی پھیلی ہے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور امدادی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا۔ حکم اجارہ داری خریدی کے تحت خریدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ یہ خریدیاں ہر مہینہ اکثر جبری طور پر عمل میں آتی ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں جوگی پیٹھ، آرمور اور کاما ریڈی سے شکایتیں وصول ہوئی ہیں۔ جہاں تک کاشتکار کا تعلق ہے انہوں نے قیمتوں میں کسی تخفیف کی مخالفت کی اور یہ تجویز پیش کی کہ اگر صارفین کو امداد کی ضرورت ہے تو حکومت کو مالی امداد دینا چاہئے۔ مسٹر نرسنگ راؤ نے ضلع اطراف بلدہ کی مثال پیش کی جہاں سنہ ۱۳۵۳ف کی '' لیوی ،، کی قیمت حال حال تک ادا نہیں کی گئی تھی اور بتایا کہ جب انہوں نے معتمد صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو موصوف نے تعلقدار صاحب اطراف بلدہ کے نام فوری احکام اجرا کئے۔

اس موقع پر آنریبل مسٹر سی۔ اے۔ جی سیویج صدرالمہام مال نے مداخلت کی اور فرمایا کہ وہ غیرسرکاری اراکین کی طرف سے ایسی فروگزاشتوں کی قطعی مثالوں کا خیر مقدم کریں گے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ایسی تمام صورتوں میں محکمہ رسد فوری کارروائی کرے گا اورفرمایا کہ حکومت لیوی کی قیمتوں کی ادائی میں کسی تاخیر کو نا پسند کرتی ہے۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر نرسنگ راؤ نے اس تیقن کے لئے آنریبل صدر المہام مال کا شکریہ ادا کیا اور دھان کی خریدی کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علم میں بعض ایسے واقعات آئے ہیں جہاں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے کارندوں نے فروخت کے لئے پیش کردہ دھان کو خریدنے سے انکار کردیا۔

هزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بهادر صدر اعظم باب حکومت نے فرمایا که مسٹر نرسنگ راؤ اپنی تردید آپ کررہے هیں ۔ ایک جگه انهوں نے کہا که دهان کی خریدی کے لئے جبر سے کام لیا جارها هے اور دوسری جگه انهوں نے شکایت کی که حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے کارندے فروخت کے لئے پیش کرده دهان نہیں خرید رهے هیں ۔ هزاکسلنسی کی رائے تهی که یه دونوں بیانات ایک دوسرے کی ضد هیں ۔

سیٹھ نوریا (ورنگل) نے تجویز کی که غله کی خریدی لیوی کے تحت اور بازار میں ایک ساتھ عمل میں آنی چاهئے اور کاشتکاروں کو زیاده قیتیں دی جانی چاهئیں ۔قیمتوں کی ادائی میں تا خیر کا ذکر کرتے هوے سیٹھ نوریا نے کہا که یه تا خیر اس وجه سے هوتی هے که مجالس دیہی کے نمایندے رقم حاصل کرنے کے لئے وقت پر نہیں آتے ۔

مسٹر اخلاق حسین زبیری (ناندیڑ) نے کہا که اگر ناندیڑ کے جوار کے ذخائر فوری منتقل نه کئے جائیں تو ممکن هے که جوار خراب هوجائے ۔وهاں '' لیوی،، کے تحت حاصل کرده تازه غله کو ذخیره کرنے کے لئے کوئی جگه نہیں هے۔

هزاکسلنسی صدر اعظم بهادر نے فرمایا که برآمد سے متعلق حکومت کے پروگرام کے مد نظر گوداموں کی قلت کی شکایت بہت جلد رفع هو جائے گی ۔

اجناس خوردنی کے ذخائر جمع کرنے سے متعلق محکمه رسد کی حکمت عملی پر مسٹر مسدوسی نے جو اعتراضات کے تهے ان کا جواب دیتے هوئے مسٹر رضی الدین نے بتایا که حکومت کے موجوده ذخائر ان رقبوں کی صرف تین مہینوں کی ضروریات کے لئے کافی هوسکتے هیں جهاں راتب بندی نافذ هے یا پیدا وار کم هوتی هے ۔

مسٹر اکبر علی خان نے یه تجویز کی که ''رائچور ،، اورنگ آباد اور بیڑ کے نمایندوں سے خواهش کی جائے که وه مشاورتی مجلس کو اپنے اپنے ضلعوں کی فصلوں کی صورت حال سے مطلع کریں تا که وه غله کی برآمدات اور ذخیره کرنے کی حکمت عملی کے بارے میں حکومت کو صحیح مشوره دے سکے۔

پنڈت دوارکا داس (اورنگ آباد) نے کہا که اورنگ آباد میں خریف کی فصل خراب هوگئی هے اور ربیع کی فصل کے بهی کچھ زیاده اچهی هونے کی توقع نہیں هے ۔

سید عیسی (رائچور) نے کہا که اس سال ضلع رائچور کے تین تعلقے قحط کی مصیبت سے دو چار هیں ۔

معتمد صاحب محکمه رسد نے کہا که حکومت نے برآمد کا جو نظام العمل مرتب کیا هے اس میں ان اضلاع کی صورت حال کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا هے جهاں قحط کا اندیشه هے ۔

صدر اعظم بهادر کا جواب

غذائی صورت حال پر بحث و تمحیص کا جائزه لیتے هوئے هزاکسلنسی صدر اعظم بهادر نے فرمایا که مقامی ضروریات کو ترجیح دی جائے گی اور صرف زاید غله برآمد کیا جائے گا ۔ '' پالیسی کمیٹی ،، کی تشکیل کے متعلق مسٹر مسدوسی کی تجویز کا ذکر کرتے هوے هزاکسلنسی نے فرمایا که ایک علحده کمیٹی قائم کرنے کی بجائے ومجلس انتظامی میں چند اور اشخاص کا اضافه کریں گے ۔ جب اجلاس نے اس تجویز سے اتفاق کیا تو هزاکسلنسی نے اور پانچ غیر سرکاری اراکین کو مجلس انتظامی کی رکنیت پر نامزد فرمایا ۔

غله گوداموں کی ترقی

مسٹر جمیل سین رجسٹرار انجمن هائے امداد باهمی نے ایک بیان پڑها جس میں بتایا گیا تها که اب تک ۱۷۱ ۳۹ غله گودام قائم هوچکے هیں ۔ امداد باهمی کی انجمن هائے ترقیات ۹۹ تعلقوں میں تشکیل دی گئی هے ۔ ان میں سے چار غیر خالصه علاقوں یعنی کپل ، پدا پلی ، ٹانڈور اور ونپرتی میں هیں ۔ ان انجمنوں کا سرمایه منظوره ۱۹۸۰۰۰۰ روپے هے جس کے منجمله ......۵۵۵ روپے بطور سرمایه حصص وصول کئے جاچکے هیں ۔ ان انجمنوں کو برآمدات پر کمیشن سے ابهی تک تقریباً چالیس لاکھ روپے کا نفع ملا هے ۔ یه رقم کاشت اور کاروبار کے بهتر

طریقوں پر صرف کی جائے گی ۔مسٹر جمیل حسین نے فرمایا کہ انہوں نے بلدہ میں انجمن صارفین تشکیل دینے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کی شاخین مختلف محلوں میں قائم کی جائیں گی ۔

غیر سرکاری اراکین کی تجاویز

مسٹر صالح بن احمد (میدک) نے شکایت کی کہ ضلع میدک میں انجمن ہائے ترقیات کے حسابات کی تنقیح نہیں کی گئی ہے ۔

مسٹر اخلاق حسین زبیری (ناندیڑ) نے کہا کہ ناندیڑ کی انجمنوں کو ابھی تک کارپوریشن سے وہ رقم نہیں ملی جو '' لیوی ،، کے تحت وصول کردہ غلہ کی قیمت کے کے طور پر انہوں نے کاشتکاروں کو ادا کی تھی ۔ اس تاخیر سے انجمنوں کے کاروبار میں رکاوٹ پڑرہی ہے ۔

پنڈت دوارکا داس (اورنگ آباد) نے بتایا کہ متعدد مواضعات میں غلہ گوداموں کے لئے گودام گاہیں نہیں ہیں نیز ان گوداموں کے کاروبار کے انصرام کے لئے موزوں اشخاص کی بھی کمی ہے ۔

مسٹر عبد الکریم تماپوری (گلبرگہ) نے کہا کہ گلبرگہ کی تعلقہ واری انجمن مقامی کاروبار انجام دینے کی خواہشمند ہے ۔ انہوں نے تجویز کی کہ یہ کام اس کے ذمہ کیا جائے ۔

مسٹر سید یوسف (نظام آباد) نے کہا کہ نظام آباد یونین نے نے شکر کے کاشتکاروں کو نقصان پہونچاکر پچھلے سال سوا لاکھ روپے کا نفع حاصل کیا ۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ انجمنیں ذخائر کے غلط صداقت نامے بھی اجرا کرتی رہی ہیں ۔

مسٹر کلیم الدین انصاری یہ جاننا چاہتے تھے کہ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی نے (۵۰) لاکھ روپے کی جس رقم کا تذکرہ کیا تھا وہ کس کے چندوں سے جمع کی گئی ہے اگر ساھوکاروں نے چندہ دیا ہے تو اس سے تحریک امداد باہمی کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ انہوں نے تجویز کی کہ انجمن ہائے ترقیات اور مواضعات کے غلہ گوداموں کے مسئلہ کو '' پالیسی کمیٹی ،، میں پیش کیا جائے ۔

مسٹر احمد عبد اللہ مسدوسی نے اس تجویز کی تائید کی اور کہا کہ سرمایہ کاشتکاروں اور صارفین کے چندوں سے فراہم کیا جانا چاہئے ۔ اگر یہ ممکن نہ ہوتو حکومت اس مقصد کے لئے قرض حاصل کرے ۔

یہ امر مسٹر میر اکبر علی خان کے لئے باعث حیرت نہ تھا کہ انجمن ہائے ترقیات کا انتظام ابتدائی منزلوں میں نکتہ چینی ہدف بنا ہے ۔ یہ بات ہر بڑی تحریک پر صادق آتی ہے ۔ انہوں نے اس سے اتفاق کیا کہ جہاں تک ممکن ہو سرمایہ حصص میں کاشتکاروں اور صارفین کا حصہ ہونا چاہئے ۔ انہوں نے کہا کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر مناسب فائدہ اٹھایا جائے تو امداد باہمی کی تحریک سرمایہ داروں کی نفع اندوزی کے انسداد کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہوگی ۔ اس لئے انہوں نے اجلاس سے اپیل کی کہ وہ اس نئے تجربہ کی پوری پوری تائید کرے ۔

مسٹر قاضی عبد الغفار نے دریافت کیا کہ آیا حکومت تحریک امداد باہمی کے مستقبل کے سوال کو پالیسی کمیٹی میں پیش کرنے کے لئے راضی ہوگئی ہے ۔

حکومت کا نقطۂ نظر

نواب فضل نواز جنگ بہادر صدر ناظم مال نے فرمایا کہ تحریک امداد باہمی کے مستقبل کے مسئلہ کو مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی مجلس انتظامی میں پیش نہیں کیا جاسکتا ۔ تجویز یہ ہے کہ تعلقہ واری انجمنوں اور غلہ گوداموں کے انتظام کے مسئلہ پر حکومت کی غذائی حکمت عملی کے سلسلہ میں بحث کی جائے تا کہ ان کے طریقہ انتظام کی اصلاح کی جاسکے اور ان کی امکانی خرابیوں کو دور کیا جاسکے ۔

مسٹر قاضی عبد الغفار نے کہا کہ وہ مسئلہ کو کسی ایک ذیلی کمیٹی سے رجوع کرنے کے خیال کو پسند نہیں کرتے ۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ صرف مرکزی

مشاورتی مجلس اغذیہ ہی حکومت کو ایسے معاملات پر مشورہ دے سکتی ہے۔" وہ اس" مسئلہ کو پالیسی کمیٹی سے رجوع کرنے کے لئے اس" شرط" پر اتفاق کریں گے کہ اس کی سفارشیں بحث و تمحیص کے لئے مشاورتی مجلس کے آگے پیش کی جائیں۔ یہ تجویز منظور کرلی گئی۔

نواب فضل نواز جنگ بہادر نے فرمایا کہ وہ اس گہری دلچسپی کا خیر مقدم کرتے ہیں جو غیر سرکاری اصحاب نے غلہ گوداموں اور تعلقہ واری انجمنوں کے انتظام میں لی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ غیر سرکاری اراکین کی تجویزوں اور اعتراضوں کا پورا لحاظ رکھا جائے گا تا ہم انہوں نے بتایا کہ پالیسی کمیٹی امداد باہمی کی انجمن ہائے ترقیات اور غلہ گوداموں کے انتظام پر صرف اس حد تک غور کرسکتی ہے جس حدتک کہ غذائی حکمت عملی سے اس کا تعلق ہے۔ سرمایہ حصص جیسے مسائل پر جو جماعت رائے دینے کی اہل ہے وہ صرف صدر جمعیتہ اتحاد امداد باہمی ہے۔

رجسٹرار صاحب انجمن ہائے امداد باہمی نے فرمایا کہ یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ محکمہ امداد باہمی کا شعبہ تنقیح طویل مدت گزرنے سے پہلے کام نہ کرسکیگا۔ اکثر انجمنوں اور غلہ گوداموں کو قائم ہو کر چھ مہینے بھی نہیں ہوے ہیں۔ رجسٹرار صاحب نے خود اپنی اس خواهش کا اظہار کیا کہ ان انجمنوں اور غلہ گوداموں کے حسابات کی باقاعدہ تنقیح کی جائے۔ مبینہ بدعنوانیوں کا ذکر کرتے ہوے مسٹر جمیل حسین نے فرمایا کہ یہ انجمنیں خود مختار اور جمہوری ادارے ہیں۔ بدعنوانیوں کا انسداد کرنا ان کے نظماء اور اراکین کا کام ہے۔ موصوف سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ روز مرہ کے کاروبار میں مداخلت کریں۔

مسٹر رضی الدین نے ایک بیان پڑھکر سنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ شکر کی رسد میں اضافہ کیا جاچکا ہے اور قریب میں مٹی کے تیل کی صورت حال کے بہتر ہونے کا امکان ہے۔

بسلسلہ صفحہ (۱۸)

گہرے تعلقات و روابط کا انقطاع جیسے کہ سرکار عظمت مدار اور سکندرآباد کے مابین قائم تھے ایک رنج دہ اور الم آفریں امر ہے خصوصاً میرے ایسے شخص کے لئے جس کا سکندرآباد سے پہلا تعلق اکیس سال قبل شروع ہوا تھا پھر بھی یہ رنج بہت ہلکا ہو جاتا ہے اگر ہم یہ خیال کریں کہ آپ کے مفادات حکومت سرکارعالی کی شفقت آمیز سر پرستی میں محفوظ رہینگے۔

" آخر میں ہز مجسٹی ملک معظم کے مقامی نمایندے کی حیثیت سے میں آپ باشندگان سکندرآباد کا اس وفادارانہ سپاسنامہ کے لئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو آپ نے مجھے پیش کیا ہے۔ نیز جو حسین کا سکٹ آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے اور میری اور میری اہلیہ کی جانب جو مہر آمیز اشارے آپ نے کئے ہیں ان کے لئے بھی میں آپ سب کا بے حد ممنون ہوں۔ آخر میں آپ نے جس دوستانہ اندازمیں یہ تحریک پیش کی ہے کہ کے۔ ای۔ ایم ہاسپٹل کے نئے وارڈ کو میری اہلیہ کے نام سے موسوم کیا جائے اس کے لئے بھی میں آپ کا احسان مند ہوں "۔

سپاسنامہ

متعدد برطانوی رزیڈنٹوں اور خاص کرسر آرتھرلوتھیان نے سکندرآباد کے باشندوں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کے لئے جو خدمات انجام دیں انکا سپاسنامے میں احسانمندانہ اعتراف کیا گیا ہے۔ سپاسنامہ میں یہ بھی عرض کیا گیا ہے:—

" ہم ممالک محروسہ سرکارعالی کے شہریوں کی عظیم تر حیثیت رکھتے ہوے اس استرداد کا خیر مقدم کرتے ہیں کیونکہ یہ ریاست کے تمام علاقوں کو ایک ہی حکومت کے تحت متحد کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اعتماد ہے کہ ایسے ہی دوسرے علاقوں کو جو ابھی مختلف اختیارات کے تحت ہیں اسی طرح متحد کرنے کے مزید کام میں ریاست کے باشندے آپ کی اسی ہمدردی پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں، جس کا سکندرآباد کے استرداد کے معاملہ میں آپ نے اظہار فرمایا۔ "

قومی انجینیری

انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (ھند) کا جشن سیمین

خطبہ نواب زین یار جنگ بہادر

کلکتہ میں انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (ھند) کے جشن سیمین کے موقع پر آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدرالمہام تعمیرات حکومت سرکار عالی نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا :— ''ھمیں اپنی پوری قومی زندگی کی نئے سرے سے تعمیر و تشکیل کرنی ھے اور اس ادارہ کے جشن سیمین کے موقع پر ھم اس سے بہتر کوئی عزم نہیں کرسکتے کہ انجینیر کے تمام آلات و اوزار ساز و سامان اور ذھنی صلاحیتوں کے ذریعہ افلاس ، جہالت اور بیماری کے اس مثلث پر کاری ضرب لگانے کا تہیہ کرلیں جو ھمارے ملک کو اپنی بے رحمانہ گرفت میں لئے ھوئے ھے۔''

اس ادارہ کے صدر منتخب کئے جانے پر نواب صاحب نے انسٹی ٹیوشن کی کونسل کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آج تاریخ میں سب سے زیادہ تباہ کن جنگ کے اختتام پر وہ ایسے معاشی اور ساجی مسائل سے دو چار ھیں جو اپنی وسعت اور اھمیت کے لحاظ سے اپنا نظیر نہیں رکھتے ۔ ان کے حل کرنے میں ھندوستان کے انجینیروں کو نمایاں حصہ لینا چاھئے ۔ وہ اپنے پیشہ ، اپنی تعلیم و تربیت اور انجینیری سے متعلق اپنے تصور کی بناء پر اس خصوص میں ممکنہ سعی کرنے کےلئے اخلاقاً پابند ھیں ۔ انجینیری جیسا تعمیری پیشہ اختیار کرنے والوں کےلئے حقیقی خدمت کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں ھوسکتا کہ وہ تنظیم جدید کے اس وسیع میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ان کے آگے کھلا ھوا ھے۔

خواب سچ ثابت ھوے

ھندوستان میں متعدد ماھرین کی طرف سے پیش کردہ مختلف معاشی اور ساجی خاکوں کے متعلق نواب صاحب نے فرمایا کہ ترقی کے ایک دس سالہ خاکہ سے متعلق ابتدائی تجاویز ھندوستان کے ایک سربرآوردہ انجینیر سر ویسواسواریا نے مرتب کی تھیں ۔ اپنی کتاب ''ھندوستان کےلئے منظم معاشیات'' میں انہوں نے مستقبل کے ھندوستان کا نقشہ پیش کیا ۔ بعض لوگوں نے اسے انجینیر کا خواب کہا ۔ لیکن ان دنوں ایسے خواب سچ ثابت ھورھے ھیں اور خوش قسمتی سے کسی قومی خاکہ کو انجینیر کے بغیر عملی صورت دینا توکجا مرتب بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

نئے روزگار کی فراھمی

اس عام خیال پر تبصرہ کرتے ھوئے کہ ''مابعد جنگ منصوبے'' ابھی تک ابتدائی غور و خوص کی منزل سے بہت کم آگے بڑھے ھیں نواب صاحب نے فرمایا کہ ترقی کی اس رفتار کو تیز کرنا ھوگا اور اس کےلئے انجینیر اور ماھر نظم و نسق کے درمیان ربط اور اشتراک ضروری ھے ۔ آج کے فوری مسائل میں سے ایک مسئلہ فوج سے علحدہ کئے ھوئے اشخاص اور جنگی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں

کے لئے نئے روزگار کی فراھمی سے متعلق ھے ۔ خود ان کارخانوں کو زمانہ امن کی بنیادوں پر منتقل کیا جاتا ھے ۔ اس کے علاوہ ان مشینوں کو جو جنگ کی وجہ سے ٹوٹ گئے ھیں قابل استعمال بنانے اور ان کی جگہ نئی مشینیں نصب کرنے کے مسائل بھی در پیش ھیں ۔

عمارتوں اور قومی شاھراھوں کی تعمیر اور آبپاشی اور برقابی جیسے کام نہ صرف راست اور بالواسطہ طور پر روزگار مہیا کریں گے بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ مستقل صنعتی حیثیت حاصل کرلیں گے جو عوام کی صحت اور خوشحالی کے لئے اسقدر مفید ھے ۔ لیکن جہاں سرمایہ اور مزدور آسانی سے دستیاب ھوسکتے ھیں وھاں بازار میں پلانٹ اور مشنیری کی عدم موجودگی، سمنٹ ، فولاد اور اوزار جیسی چیزوں کی قلت اور حمل و نقل کی مناسب سہولتوں کا فقدان ترقی کے راستہ میں حائل ھوگا ۔

برقابی قوت

اپنی تقریر جاری رکھتے ھوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ تقدیم کا مسئلہ دشواریوں سے پرھے ۔ مختلف مفادات کے مطالبوں کو چاھے وہ علاقہ واری ھوں یا دوسری نوعیت کے مناسب طور پر پورا کیا جاتا ھے ۔ جہاں تک ترقی سے متعلق اسکیموں کا تعلق ھے مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ھے کہ آبپاشی اور برقابی قوت کو سب پر ترجیح حاصل ھوگی ۔ کیونکہ یہ ھماری غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے ضروری ھیں ۔ اور کار ھائے آبپاشی سے جو قوت پیدا ھوگی وہ ھماری چھوٹی اور بڑی صنعتوں کی ترقی میں معاون ھوگی ۔ جہاں تک برقابی قوت کا تعلق ھے ھندوستان بے انتہا وسائل کا حامل ھے ۔ تقریباً دو کروڑ ۷۰ لاکھ اسپی طاقت کے مساوی قوت پیدا کی جاسکتی ھے ۔ لیکن درحقیقت تین فیصد سے زاید قوت حاصل نہیں کی جاتی ۔ ضرورت ھے کہ کل ھند (Grid) کے عام سانچہ کا تعین کیا جائے اور اس کے بعد علاقہ واری (Grids) کو اس سانچہ پر ڈھالا جائے ۔ اس کی بدولت آبی اور حراری ارتباط سے پوری طرح فائدہ اٹھایا جاسکے گا ۔

دریاؤں سے استفادہ

نواب صاحب نے مابعد جنگ منصوبہ بندی کے ایک پہلو یعنی دریاؤ کو موثر طور پر قابو میں رکھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے کام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ اگر دریا تک آسانی سے پہونچنے کے فوائد کو پوری طرح محسوس کرلیا جائے تو یہ سمجھنے میں دشواری نہ ھوگی کہ ھر ریاست یا صوبہ اپنے دریائی راستوں کی اسقدر اھتمام سے کیوں حفاظت کرتا ھے ۔ انہوں نے فنی ماھروں کے متعدد بین الریاستی کمیشنوں کے قیام کی تجویز کی اور یہ خیال ظاھر کیا کہ ان کی مدد سے ایسے فیصلے کئے جاسکتے ھیں جو متعلقہ فریقوں کے مفادات پر مبنی ھوں ۔ اس خصوص میں مابہ النزاع امور کے تصفیہ سے صنعتی ترقی کے لئے سستی برقابی قوت کے حصول کے ساتھ ساتھ اور جہاز رانی کے ذریعہ ارزاں رسل و رسائل کی سہولتیں بھی مہیا ھوسکیں گی ۔

تحقیقات انجینیری

انجینیری کی تحقیقات کا ذکر کرتے ھوئے آپ نے فرمایا کہ اس پیشہ کی ترقی کے لئے تحقیقات کی اھمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ھے ۔ دنیا کے مختلف حصوں میں برطانیہ امریکہ اور دیگر ممالک کی جامعات نے علم انجینیری کی مبادیات میں کئی قابل قدر اضافے کئے ھیں اور ھندوستان کو ان کی تقلید کرنی چاھئے ۔ جامعہ کا ایک اھم کام تحقیقات کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنا ھے اور ھر طالب علم کا نصب العین یہ ھونا چاھئے کہ وہ نہ صرف اس پیشہ کا اعلی علم حاصل کرے بلکہ اس علم کو وسعت دے اور اسے اپنے ھم جنسوں کے فائدے کے لئے استعمال بھی کرے ۔ انجینیری کا تحقیقاتی کام کرنے والے طلبا کو چاھئے کہ وہ اپنے کام کو محض نظری اصولوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ عملی انجینیری کے میدان میں ھر روز پیش آنے والے ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رھیں جو فوری حل کے متقاضی ھوں ۔ اکثر اوقات اسی نوعیت کے کسی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش میں انجینیری کے کسی نئے اصول یا طریقہ کا انکشاف ھوا ھے جو نوع انسانی کے حق میں ایک نعمت ثابت ھوا ھے ۔

نواب صاحب نے تجویز کی کہ انجینرنگ انسٹی ٹیوشن کو چاھئے کہ وہ اس مسئلہ کے طرف جامعات کی توجہ منعطف کرائے اور یہ سفارش کرے کہ تجربہ خانوں میں طویل المدت تحقیقاتی کام کے لئے کلیہ جات انجینیری کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ساز و سامان ، مالیات اور عملہ سے متعلق ان کی ضروریات پر ھمدردانہ غور کیا جائے ۔

صنعتی مکانات

معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ علاقہ واری اور شہری منصوبہ بندی کی اسکیموں کی تیاری بھی نہایت اھمیت رکھتی ھے ۔ خوش قسمتی سے جہاں تک شہری منصوبہ بندی کا تعلق ھے حال میں اس طرف توجہ کی جانے لگی ھے ۔ لوگ روز مرہ کی زندگی میں اس کے مقام کو محسوس کرنے لگے ھیں ۔ مکانات کا مسئلہ بھی جس سے صنعتی مزدوروں کی زندگیوں کا قریبی تعلق ھے ایسی اسکیموں کا ایک اھم جزو ھے ۔

ھندوستان میں صنعتی مزدوروں کے مکانات کا عام معیار نہایت پست ھے ۔ مزدوروں اور پوری آبادی کی صحت کے پیش نظر یہ ضروری ھے کہ خاص طور پر شہروں میں بڑے پیمانہ پر مکانات تعمیر کئے جائیں جو اپنی وضع کے لحاظ سے سستے ، آرام دہ اور صحت بخش ھوں ۔

ترقی کا ” آھنی چوکھٹا “

اپنی تقریر ختم کرتے ھوئے نواب صاحب نے فرمایا : — ” ھندوستان کی منصوبہ بندی کا خلاصہ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ھوور کے الفاظ میں یہ ھے کہ ’ پوری قوم کی ضروریات کی سربراھی کے لئے قومی انجینیری کا احساس ‘ پیدا کیا جائے ۔ ھندوستان ایک وسیع ملک ھے ھی لیکن اسکی معاشی تنظیم کا کام وسیع تر ھے کیونکہ اسے جدید حالات اور جدید معیاروں پر لانا ھے ۔ اسی لئے ھمارے انجینیری کے تصورات کو قومی ضروریات کی مناسبت سے وسعت دیجانی ھے اور ھمیں لفظی اور معنوی اعتبار سے جس چیز کی ضرورت ھے وہ درحقیقت ” قومی انجینیری “ ھے ۔ حکومتوں کو یہ محسوس کرنا چاھئے کہ انجینیر ترقی کا ” آھنی چوکھٹا “ ھیں اور انجینیر اور ماھر نظم و نسق کے درمیان کامل مشاورت اور تعاون عمل کی ضرورت ھے ۔ اسی لئے انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور ھندوستانی ریاستوں سے درخواست کی ھے کہ وہ اپنے نظم و نسق میں رسل و رسائل ، ڈاک اور ٹیلیگراف ، آبپاشی ، قوت محرکہ ، صنعت و حرفت ، تنظیم دیہی اور ایسی دوسری سرگرمیوں کے انصرام کے لئے جو انجینیر کی امداد اور صلاحیتوں کی طالب ھوں انتظامی تجربہ رکھنے والے موزوں انجینیروں کو شامل کریں منظم معیشت کا مطالبہ حقیقت میں اس ضمانت کا مطالبہ ھے کہ ھر فرد کو چاھئے وہ کتنا ھی غریب کیوں نہ ھو معاشی زندگی کا ایک مناسب معیار حاصل ھونا چاھئے ۔ یہ ایک خوشحال ، صاف ستھری اور محفوظ و مامون زندگی کی دیرینہ تلاش و جستجو ھے ۔ ابتدائی زمانے سے انسان اپنے لئے ایسی دنیا بنانے کی کوشش کرتا رھا ھے ۔ بعض اوقات علم و یقین کی سرحدیں پیچھے ھٹادی گئی ھیں جس سے اجتماعی مفاد کے نصب العین کو بھی نقصان پہونچا اور بعض اوقات ایسے طاقتور انسان پیدا ھوئے جنھوں نے دنیا کو نئے سرے سے تشکیل دینے اور اس کی خدمت کرنے کی کوشش کی ۔ آج تباھی اور انقلاب عظیم کے ایک وحشت ناک دور کے بعد دنیا اور اس کے باشندے تعمیر و تنظیم جدید کے مسائل سے دوچار ھیں ۔ یہ مسائل نہ صرف ان ممالک کو درپیش ھیں جو انسانی ھاتوں سے تباہ و برباد ھوگئے ھیں بلکہ ان ممالک کو بھی ان سے نبٹنا ھے جو ھمارے ملک کی طرح افلاس جہالت اور بیماری کے زیادہ خطرناک دشمنوں کے حملوں کا شکار ھیں ۔

نظم و نسق رسد

رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف (۴۳ - ۱۹۴۲ع)

محکمہ رسد حکومت سرکارعالی کی رپورٹ نظم و نسق بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف میں لکھا ھے - "غذائی پالیسی کی تشکیل کے سلسلہ میں "گریگری فوڈ کمیٹی" نے سارے ہندوستان کے لئے جو اصول مرتب کئے تھے ان کے مطابق اجناس خوردنی کے حصول کے لئے قائم کردہ ادارے کو مکمل بنانے پر زیادہ زور دیا گیا - چونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ محض احکام نگرانی قیمت کے نفاذ سے قیمتوں کا چڑھاؤ، جودیہی اور شہری دونوں رقبوں میں صارفین کی بڑی تعداد کے لئے اس قدر تکلیف دہ ثابت ہورہا تھا، کم نہ ہوگا اس لئے ۲۲ - دے سنہ ۱۳۵۳ف کو حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار منظور کیا گیا اور اسکے بعد ۶ - بہمن سنہ ۱۳۵۳ف کو حکم نگرانی اجناس خوردنی کا نفاذ عمل میں آیا" -

مقصد

رپورٹ میں بتایا گیا ھیکہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار اھم اجناس خوردنی کے ذخائر جمع کرنے کی غرض سے مرتب کیا گیا تھا - اس سلسلہ میں تمام کاشتکاروں پر یہ لازمی قرار دیا گیا کہ وہ اپنی غذائی پیداوار کا ایک حصہ حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر مہیا کریں -

مخالفت

رپورٹ میں یہ بھی لکھا ھے کہ یہ فطری امر ھے کہ لیوی اسکیم جو حصول غلہ کے سلسلہ میں ایک نیا تجربہ تھا مخصوص مفادات کی مخالفت کا ھدف بنے - اس کا نتیجہ یہ ھوا کہ سال کے پہلے نصف حصہ میں جو ذخائر جمع ئے گئے وہ مقررہ مقدار سے کافی کم تھے - اس غیر اطمینان بخش ورت حال کا ایک سبب یہ تھا کہ خریف اور آ. کی فصل خراب ھوگئی تھی - دوران سال میں دیوانی علاقہ میں ۱۰۸ لاکھ ایکر رقبہ پر اجناس خوردنی کی کاشت ھوئی لیکن جو غلہ جمع کیا گیا اسکی مقدار ۶۸ $\frac{1}{10}$ لاکھ من تھی اور غیر دیوانی علاقہ میں ۱۱ لاکھ ایکر زمین پر غلہ کی کاشت ھوئی مگر جمع کردہ غلہ کی مقدار تقریبا $\frac{3}{4}$۵ لاکھ من تھی - حکم نگرانی نرخ اشیاء خوردنی کے نفاذ کے ساتھ ھی سفید جوار اور موٹے چاول کی انتہائی قیمتوں میں کمی ھوگئی -

لازمی رد عمل

حکم نگرانی نرخ کے نفاذ کا غلہ کے بازار پر یہ لازمی رد عمل ھوا کہ شہروں اور مواضعات میں دوکانوں سے غلہ کے ذخائر غائب ھوگئے اور مملکت کے ھر حصہ میں چوربازار گرم ھوگیا - حکم نگرانی اشیاء خوردنی کو سختی کے ساتھ نافذ کرکے اور نفع اندوزی اور ناجائز برآمد کو روکنے کی تدابیر اختیار کرکے ان رجعت پسند قوتوں کا مقابلہ کیا گیا - کوتوالی کے "فلائنگ اسکواڈ" اور باقاعدہ فوجی دستے متعین کئے گئے - اس کی وجہ سے ۶۰۶۸ مقدمے دائر کئے جاسکے جن میں سے (۴) ھزار مجرموں کو سزا ھوگئی -

خریدی

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اسٹیٹ بنک اورخزانہ عامرہ کی مالی تائید حاصل رھی اور اس نے اپنے شعبہ خریدی کے ذریعہ تقریباً سوا لاکھ پلہ چاول (۷۸) ھزار پلہ جوار اور (۳۸) ھزار پلہ گیہوں خریدے - محکمہ ریلوے سرکارعالی نے ریل اور لاریوں کے ذریعہ حمل و نقل کا انتظام کرکے پوری طرح تعاون کیا - حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے بلدہ حیدرآباد کو تین لاکھ پلہ غلہ فراھم کیا اور تقریباً دو لاکھ پلہ غلہ کم پیداوار کے ضلعوں کو بھیجا سال زیر تبصرہ میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے ۱۳ ھزار ٹن باجرہ اور ۵۶ ھزار ٹن دالیں برآمد کیں - حکومت ھند نے ممالک محروسہ کے لئے ۱۲ ھزار ٹن گیہوں اور گیہوں کی بنی ھوئی اشیاء اور ۱۱ ھزار ٹن گڑ مختص کیا - چاول کی صورت حال خاص طور پر نازک تھی کیونکہ

۶ ہزار ٹن چاول کی مختص کردہ مقدار معمولی در آمد کا صرف ایک جزو تھی ۔ معمولی در آمد سالانہ (۶۰) ہزار اور (۷۰) ہزار ٹن کے درمیان ہے ۔ اس وجہ سے چاول کے راتب ۲ چھٹانک فی اکائی سے کم کرکے ڈیڑھ چھٹانک کردی گئی ۔

عوام نے عام طور پر راتب بندی کا خیر مقدم کیا کور بلدہ حیدرآباد اور مضافات میں ۱۴ ۔ تیر سنہ ۱۳۵۳ف سے مکمل طور پر راتب بندی نافذ کی گئی ۔ شکر اور مٹی کے تیل کی راتب بندی کا علحدہ انتظام کیا گیا ۔ اجناس خوردنی سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ۱۱۷۰ مقدمے رجسٹر کئے گئے ۔ محکمہ راتب بندی کی خصوصی پولیس نے ان میں سے ۳۶۳ کا چالان کیا ۔ ۲۱۳ مقدموں میں سزا ہوئی ۔ دیہی مجالس اغذیہ اور غذائی مشاورتی مجالس نے حکومت کے ساتھ پوری طرح اشتراک عمل کیا ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلا میئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حیدرآباد کے جنگل

حال ہی میں جناب مہندراج صاحب سکسینہ استاد نباتیات جامعہ عثمانیہ نے نشرگاہ حیدرآباد سے مندرجہ بالا عنوان پر ایک تقریر نشر کی تھی جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

جنوبی ہندوستان کے جس سطح مرتفع پر مملکت حیدرآباد کی حدیں پھیلی ہوئی ہیں اسے ہم انسانوں کی طرز زندگی، رہن سہن، بول چال، اور انکی جسمانی ساخت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ۔ یعنی شمال مغربی علاقہ جہاں کے باشندے زیادہ تر مرہٹی زبان بولتے ہیں مرہٹواڑی کہلاتا ہے اور اسکے مقابل جنوب مشرق حصہ جہاں عام طور پر تلنگی بولی جاتی ہے تلنگانہ کہلاتا ہے ۔ گو ان علاقوں کے درمیان کوئی باضابطہ حد یا دیوار حائل نہیں تاہم زبان کے قطع نظر بھی مرہٹواڑی کا ایک باشندہ اپنے گٹھیلے جسم، اور طرز زندگی کے لحاظ سے تلنگانہ کے بسنے والے سے بآسانی شناخت کیا جاسکتا ہے ۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ امتیاز زیادہ تر ان علاقوں کے ماحول اور طبیعی حالات کا نتیجہ ہے ۔

ٹھیک یہی حال ان علاقوں کے بسنے والے پودوں اور پودوں کی بستیوں کا بھی ہے جنہیں ہم جنگل کہتے ہیں ۔ چنانچہ مرہٹواری کی زمین کا زیادہ تر رقبہ ایسی سیاہ مٹی پر مشتمل ہے جسے عوام ریگڑ کہتے ہیں اور جو پانی کو کافی عرصہ تک روک رکھسکتی ہے ۔ ایسی مٹی نہ صرف کپاس اور جوار کے لئے عمدہ ہے بلکہ بہت سے ایسے درختوں کے لئے بھی جو زرخیز مٹی کو پسند کرتے ہیں ۔ لیکن بد قسمتی سے اس حصہ ملک میں تالابوں اور قدرتی جھیلوں کی قابل لحاظ کمی ہے اور پانی کے ذرائع زیادہ تر دریا ندیاں یا کنویں ہیں ۔

اسکے برخلاف تلنگانہ کے علاقے کی زمین زیادہ تر ایسی سرخ رنگ کی ریتیلی مٹی والی ہوتی ہے جسے مورم یا عوام چلکا بھی کہتے ہیں ۔ اس قسم کی زمین میں گو لوہے کے مرکبات کی کافی مقدار ہوتی ہے لیکن وہ اپنی فطری ساخت کے لحاظ سے اس قابل نہیں کہ بارش کے پانی کو کافی عرصہ تک روک رکھ سکے ۔ چنانچہ ان علاقوں میں پانی کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس لئے یہاں لاتعداد تالاب اور فطری جھیلیں نظر آتی ہیں ۔

اس کے علاوہ عام طور پر ملک کے جنوب مغربی علاقے شمال مغربی علاقوں کی بہ نسبت پست ہیں ۔ اس لئے اکثر دریاؤں کا بہاؤ بھی شمال مغربی سمت سے جنوب مشرقی سمت میں ہوتا ہے ۔ اور انہی دریاؤں کے ساتھ ساتھ بہت کچھ جنگلوں کا پھیلاؤ بھی ہے ۔ یوں تو ہم ہر اس حصہ ملک کو جس پر کاشت نہیں ہوتی اور جہاں کثرت سے درخت ہوتے ہیں جنگل کہتے ہیں لیکن انسانوں کی آبادیوں کی طرح پودوں کی آبادیوں کی بھی اقسام ہیں اور ان اقسام کو ماہرین نباتیات مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں ۔

ایسے علاقوں کے جنگل جہاں سال کے بیشتر مہینوں میں بارش ہوتی رہتی ہے ہمیشہ سبز اور شاداب ہوتے ہیں اور ان علاقوں میں بسنے والے درخت بھی کافی اونچے، اور تناور ہوتے ہیں ۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے پتے اکثر سبز رہتے ہیں ۔ اس قسم کے سدا بہار جنگل ”برساتی جنگل“ کہلاتے ہیں ۔ اور حیدرآباد میں وہ کمیاب ہیں ۔ البتہ ریاست کے جنوب مشرق علاقہ کا وہ حصہ جو صوبہ ورنگل کی حدود میں واقع ہے گھنے جنگلوں کا علاقہ ہے، لیکن یہاں کے درخت سال تمام سبز نہیں رہتے بلکہ گرمیوں میں اپنے پتے گرادیتے اور بارش میں دوبارہ سبز اور شاداب ہوجاتے ہیں ۔ اس قسم کے جنگلوں کو ”خشک پت جھڑ جنگل“ کہتے ہیں ۔

اس علاقہ کا شمال مشرقی حصہ صوبہ متوسط کے ان جنگلوں سے جاملتا ہے جو ”چاندے کے جنگل“ کہلاتے ہیں اور در اصل یہ وہ صحرائی منطقہ ہے جو صوبہ متوسط کے اندر دھنستا چلا گیا ہے ۔ اس علاقے کی بڑی ندیاں گوداوری اور کرشنا ہیں ۔ گوداوری تعلقہ پاکھال میں داخل ہوتی ہے اور تقریبا (۱۱۳) میل تک ورنگل کی حدود میں جنوب مشرقی سمت میں بہتی ہوئی پالونچے سے ہو کر صوبہ مدراس

کے اضلاع گوداوری میں داخل ہوجاتی ہے۔ اس کے جنوب میں دریائے کرشنا تعلقہ کھمم کو چھوتا ہوا گزرجاتا ہے۔ اسکے علاوہ کئی چھوٹی بڑی ندیاں اور فطری جھیلیں بھی اس علاقہ کو سیراب کرتی ہیں جن میں قدیم راجگان ورنگل کے زمانہ کی یادگار پاکھال جھیل بھی ہے ، جو تقریباً (۱۳) مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس حصہ ملک میں کندیکل ، چندر گیری اور حسن پرتی کے علاقہ کئی چھوٹے بڑے پہاڑ بھی ہیں اور گوھنمکنڈے کے اطراف کا علاقہ سطح سمندر سے (۱۷۰۰) فٹ بلند ہے لیکن پورے خطے کی اوسط بلندی سطح سمندر سے (۸۷۰) فیٹ سے زیادہ نہیں ۔

اس کے علاوہ ریاست کے کم و بیش جنوب میں خشک پت جھڑ جنگلوں کا ایک اور گھیرا بھی ہے جیسے امر آباد اور منانور کے جنگل کہتے ہیں ۔ یہ تعلقہ امر آباد ضلع محبوب نگر کا علاقہ ہے اور اسکی حدوں پر دریائے کرشنا بہتا ہے ۔ اس علاقہ میں تقریباً (۸) سلسلہ کوہ ہیں جو کرشناتک چلے گئے ہیں اور پورے خطے کی بلندی سطح سمندر سے کم و بیش (۱۹۱۳) فیٹ ہے۔

مجھے جامعہ کے طلباء کے ساتھ حیدر آباد کے اکثر و بیشتر جنگل دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں ایک عینی شاھد کی حیثیت سے ان کے متعلق بہت کچھ کہہ سکتا ہوں ۔ لیکن میں نے جب پہلی مرتبہ منانور کے جنگل دیکھے تو وہ زمانہ بارش کے اختتام اور پت جھڑ کی ابتداء کا تھا ۔ اور میں اس کیفیت کو بیان نہیں کرسکتا جو اس جنگل کی خوبصورتی اور مناظر کی دلکشی سے ہم سب پر طاری ہوگئی تھی ۔ ہم موٹر سے سفر کررہے تھے اور ہماری دونوں جانب ”مروڑ پھلی ،، کی چوڑے پتوں والی جھاڑیاں تھیں جو سڑک کی دونوں جانب حدنگاہ تک گھانس کے ساتھ ساتھ چلی گئی تھیں ۔ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ راستہ پر خوشنما یاقوتی پھول والے کروٹن لگادئے گئے ہیں ۔ ان کے درمیان تڑوڑ اور املتاس کے پھول سونا بکھیر رہے تھے ۔ سڑک رفتہ رفتہ بلند ہوتی گئی حتی کے نظروں کے آگے گھاٹ نمایاں ہوگئے ۔ یہ گھاٹ ایلورہ اجنٹا کے گھاٹ سے ان معنوں میں مشابہ ہیں کہ ان پر سے گذرنے کے لئے پیچ در پیچ موٹر کا راستہ ہے۔

راستہ میں جنگلی سورنے کے درخت ، اندر جو یعنی پالادودھی ، ببول کی کئی انواع سیتا پھل اور نرملی کی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں ۔

منانور کے مسافر بنگلے سے چند فرلانگ بعد ہی جنگل شروع ہوجاتا ہے اور یہاں سے ہوکر اما مہیشورم یا فرخ آباد کی طرف نکل جائیے تو جنگل کا ایک خاکہ آپ کے ذہن میں آجاتا ہے ، یہاں ہمکو بانس Dendrocalamus کے وسیع خطے نظر آئے ، جو صنعتی حیدر آباد کو دعوت فکر و نظر دیتے تھے ۔ اس کے علاوہ مدی (Terminalia) ایپا یا انجن (Hardwickia) بیجاسار (Pterocarpons) مہوہ اور ساگوان کے درخت بھی نظر آئے ۔ لیکن اکثر جگہ ان بیچاروں کے سروں پر ایک بیل جیسے (Bauhinia Vahlii) کہتے ہیں سایہ کی طرح سوار ہے اور اسکی موجودگی سے ان درختوں کا عام نشو ونما رک گیا ہے ۔ یہ وباء اس قدر تیزی سے پھیلتی جارہی ہے کہ اکثر علاقے اس کی زد میں آگئے ہیں ۔ اسکے علاوہ یہاں جنگلی آم ، کریاپات ، تیندو ، ساٹن ، آبنوس ، اور شیشم بھی ملتا ہے ۔

اس جنگل میں درختوں کے ساتھ قدیم اقوام کے لوگ بھی آباد ہیں جنہیں ”چنچو،، کہتے ہیں ۔ ان کے علاوہ شیر ، ریچھ ، اور دیگر درندوں ، جنگلی مرغ ، اور مور کی یہاں کثرت ہے۔

ورنگل کے خشک پت جھڑ جنگل ، جھیل پاکھال کے اطراف و اکناف ، ملگ ، نرسم پیٹھ ، اور آصف آباد کے علاقوں میں گھنے ہیں ۔ ان حصوں میں ساگوان ، بیجاسار ، نلامدی (Terminalia Tomentosa) ، ایپا ، شیشم (Dalbergia Latifolia) ، ساٹن یعنی تبلو یا ھلدا (Chloroxylon Swietenia) ، آبنوس (Diospyrosmelanoxylon) بوجا (Xylia Xylocarpa) یا (Iron Wood) اچھے چوبینے کے درخت ہیں ۔ ان کے علاوہ گمپتا (OdinaWodier) سرس (Albizzia) لوبان یا اندک (Boswellia Serrata) نلی نارا Holoptelia Integrifolia ، کتیرا یا تپسی (Sterculia Urens) وغیرہ بھی عام ہیں۔ چوبینے کے درختوں کے

ساتھ دوسرے کارآمد پودے مثلاً کبیٹ ، بیل پھل ، پلاس
سیمل ، املتاس ، کرنج ، ہٹا گانم Stephegyne Parviflora
چارولی، مہوہ ، آنولہ ، ترمن (Anogeissus Latifolia)
پداماں وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ ان جنگلوں میں طبی اہمیت
رکھنے والے پودے بھی مثلاً مروڑ پھلی ، اندر جو ،
مال کنگنی، مین پھل اور آنولہ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں
اور متعدد جڑی بوٹیاں جن میں چرایتا، (Andrographis Paniculata)
پر سیوشان براھمی رگست شامل ہیں اسقدر زیادہ تعداد
میں پائی جاتی ہیں کہ ان کی تجارت سے ملک کافی فائدہ حاصل
کرسکتا ہے۔

ملک کے اطراف واکناف خصوصاً رامپا جھیل کے قریب
بید کے وسیع اور گھنے جنگل ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہ بید
کی قسم کچھ زیادہ پختہ نہیں ۔ تاہم بید کے اس کال کے
زمانہ میں اس سے بھی بہت کچھ فائدہ حاصل کیا جاسکتا تھا۔

ان خشک پت جھڑ جنگلوں کو چھوڑ کر حیدرآباد کا زیادہ
حصہ ایسے کھلے ہوئے جنگلوں پر مشتمل ہے جسے ماہرین
نباتیات کانٹی دار جنگل کہتے ہیں ۔ تلنگانے کے دیگر علاقے
اور مرہٹواڑی کا بیشتر حصہ ایلورہ اجنٹا پہاڑوں کے
جنگلوں کے سوا ، زیادہ تر اسی قسم کی ساخت رکھتا ہے ۔
یہ حصے عموماً خشک میدانی علاقے ہیں جن میں بعض
وقت کوسوں تک کوئی قابل لحاظ تناور درخت نظر نہیں آتا
اور وہ زیادہ تر متوسط قد کے درختوں اور کانٹی دار جھاڑیوں
پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ اگر آپ عثمان ساگر کے گردونواح
سے ہوتے ہوئے وقارآباد کے رخ نکل جائیں تو آپ کو اس
قسم کے جنگل کا ایک خاکہ نظر آئیگا اور ممکن ہے کہ
بعض لوگ اسے جنگل کہتے ہوئے بھی تامل کریں ۔ زیادہ
محفوظ حصوں میں ان کے درمیان ساگوان ، تبلو (Chlo-roxylon Sweetinia) املتاس ، بھلاوہ ، نیم اور ببول
کی دو تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔ دریاؤں اور نالوں کے کنارے
کنارے یا ان کے خشک ریتیلے فرشوں پر جھاؤ (Tamarix Articutata) اور ببول کی اقسام پائی جاتی ہیں ۔
ان جھاڑی دار جنگلوں میں وسیع رمنے، بھی موجود ہیں جن
میں " ناذرا "، مارول ، بھوتا کاشا ، جیسی عمدہ گھاسیں
پائی جاتی ہیں۔ لیکن غیر محتاط چرائی اور کٹائی کی وجہ سے
جنگلوں کی طرح ہمارے رمنوں کو بھی تیزی سے نقصان
پہونچ رہا ہے ۔ اور کاشا، جنگلی باجرے ، اور بڑی سیک
کی قسم کی گانٹھیں پیدا کرنے والی گھاسیں جنھیں
(Tussock Forming Grasses) کہتے ہیں ، اس
کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں کہ ان کی دوامی گانٹھوں کی
وجہ سے جنگل میں اور دوسری گھاسیں اور درخت جڑ نہیں
پکڑ سکتے اور نہ ان رمنوں میں کاشت ہی کی جاسکتی ہے۔
اسکے ساتھ ساتھ بڑا سر والا، یا پڈا گڈی (Meteropogan Contortus) بھی ایسے علاقوں میں تیزی سے پھیلتا
جا رہا ہے ۔

ان خشک کانٹی دار جنگلوں کے علاوہ اورنگ آباد کی
حدود میں بھی جنگل ملتے ہیں ۔ اس علاقے کے میدانوں
میں مٹی عموماً سیاہ اور چکنی ہے ۔ لیکن پہاڑی حصہ جو
سلسلہ سہیادری پربت کے نام سے مشہور ہے ۔ نرمل ،
اندور ، کے شمال سے گزرتے ہوئے پربھنی سے ہوکر آگے
نکل جاتا ہے اور اجنٹا پہاڑ کے نام سے منسوب ہے ۔
چنانچہ اس حصے کے جنگل ، خشک کانٹی دار جنگلوں کے
مقابلے میں واضح طور پر تمیز کئے جاتے ہیں ۔

ہمارے جنگلوں کے کئی دشمن ہیں مثلاً نقصان رساں
کیڑے ، دیمک ، مضر پھپھوندیاں ، جانور ، اور طفیلی پودے
لیکن یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ان سب میں
جنگلوں کا دشمن نمبر ایک انسان ہے ۔ غیر محتاط کٹائی ،
خود غرضیوں اور جلانے کے لئے قیمتی چوبینے کی لکڑی کے
استعمال سے جنگل تباہ ہو جاتے ہیں ۔ اور جہاں کے جنگل
برباد ہوگئے ہیں وہاں بارش کے تخریبی اثر سے مٹی کٹ
جاتی ہے ۔ اور اسکی وجہ سے اب کسی نئے جنگل کی پیدائش
کی توقع نہیں کی جاسکتی جب تک کہ خاص طور پر محکمہ
جنگلات کی نگرانی میں نئے سرے سے جنگل اوگائے
نہ جائیں ۔

اس کے علاوہ قدیم اقوام اور خانہ بدوشوں کے طریق

کاشت اور بے پروا راہروؤں کی وجہ سے جو جلتی ہوئی بیڑیاں یا چٹے پھینکدیتے ہیں یا جنگل کے قریب دوران سفر میں چولھا روشن کرکے سلگتی ہوئی آگ اوسی طرح چھوڑ جاتے ہیں جنگل کو آگ لگ جاتی ہے اور کافی نقصان ہوتا ہے ۔

خوش قسمتی سے محکمہ جنگلات نے اس جانب توجہ کی ہے اور یہ معلوم کرکے خوشی ہوتی ہے کہ گلبرگہ ، اورنگ آباد ، اور نلگنڈہ کے علاقوں میں جہاں جنگلوں کو نقصان پہونچا ہے نئے سرے سے جنگل اگانے کی اسکیم جاری ہے ۔ اور یہاں سیامی تڑوڑ ، گورک املی ، نیم ، ببول کی کئی اقسام ، سیمل جیسے تیز اگنے والے درخت لگائے جارہے ہیں ۔

اسکے علاوہ مضر پودے مثلاً مضرت رساں پھپھوندیاں اور نقصان پہونچانے والے پودوں میں Banhinia Vahte قرضدار ، اور لن تنا (Lantana) کی جھاڑیاں ہمارے صحراؤں کے لئے سخت خطرہ بن گئی ہیں ۔ لن تنا جسے عوام بجا طور پر شیطانی جھاڑی کہتے ہیں بیرون ہند کا پودا ہے ۔ لیکن کسی طرح ہندوستان آگیا ہے ۔ اسکے نیلے نیلے پھل چڑیوں اور دیگر پرندوں کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچ جاتے ہیں اور یہ جھاڑی حیدرآباد کے خشک کانٹی دار جنگلوں میں اس تیزی سے پھیل رہی ہے کہ اسکا روکنا سخت مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ لطف یہ ہے کہ یہ جھاڑی جہاں کہیں ہوتی ہے اس کثرت سے اگتی اور ایسی گھنی ہوتی ہے کہ اسکے پاس کوئی دوسرا درخت نہ تو پنپ سکتا ہے اور نہ پیدا ہوسکتا ہے ۔ اگر اس وباء کی ستم رانیوں کا اندازہ لگانا ہے تو وقار آباد کے جنگلوں کو ایک نظر دیکھ آئے ۔

حیدر آباد کے جنگلوں میں غیر محتاط اور لاپرواہ انسان نے جو دوسری بلائیں پیدا کر رکھی ہیں وہ شکار کا نتیجہ ہیں ۔ آپ کو سن کر اچنبھا ہوگا کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہمارے جنگلوں میں سنیگ والے شکار مثلاً ہرن ، بارہ سنگھا ، نیل گائے وغیرہ کی تعداد میں تیزی سے کمی ہوتی جارہی ہے ۔ اور شیر ، تیندوے ، چیتے وغیرہ کا اضافہ معلوم ہوتا ہے جسکی وجہ سے نہ صرف مردم خوار درندے وبال جان ہو جاتے ہیں بلکہ ان سے مویشیوں کو بھی کافی نقصان پہونچتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر متمدن شکاری کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اجازت نامہ کے بغیر شکار کرنا کم از کم ایک خود غرضانہ فعل ہے اور اس سے ہم نادانستہ اپنے ملک کی دولت پر ایک کاری ضرب لگا رہے ہیں ۔

معزز ناظرین !

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع - مہر سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ ، دالوں اور شکر کے ا وسط اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - دوسری اغذیہ اور جملہ ا غذیہ کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۱ اعشاریہ کا اضافہ ہوا - تل اور السی کی قیمتوں میں معتدبہ اضافہ کی وجہ سے روغن دار تخم کی قیمتوں میں ۳۰ اعشاریہ اضافہ ہوا - نباتاتی تیل اور اشیاء تعمیر کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۴ اعشاریہ کمی ہوئی - خام او رساختہ کپاس ، چمڑا اور کھال اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کی قیمتیں علی حالہ قائم رہیں -

روغن دار تخم کے اوسط اشاریوں میں اضافہ کی وجہ سے تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۴ اعشاریہ اضافہ ہوا -

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عا م اشاریہ کی مناسبت سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۶۹ تھا - اس کے مقابلہ میں یہ آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۶۶ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۷۴ تھا - جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے عام اشاریہ کی مناسبت سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام ا شاریہ ۲۳۰ تھا - ا س کے مقابلہ میں یہ اگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۲۷ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۳۵ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع اگست سنہ ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		ستمبر ۴۵ع	آگسٹ ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع	آگسٹ ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۶	۲۷۹	۲۶۰	− ۳	+ ۱۶
دالیں	۶	۱۹۳	۱۹۳	۲۱۰	..	− ۱۷
شکر	۲	۱۴۶	۱۴۶	۱۳۲	..	+ ۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۹۰	۲۸۷	۲۲۹	+ ۳	+ ۶۱
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۵	۲۶۴	۲۲۷	+ ۱	+ ۳۸
روغن دار تخم	۵	۲۶۸	۲۳۸	۲۲۵	+ ۳۰	+ ۴۳
نباتاتی تیل	۴	۲۶۶	۲۶۹	۲۹۰	− ۳	− ۲۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۲۱	..	− ۳۱
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۲۳	۳۱۱	..	+ ۱۲
اشیاء تعمیر	۸	۲۶۷	۲۷۱	۲۷۶	− ۴	− ۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۷	۲۶۷	۲۷۲	..	− ۵
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۳	۲۶۹	۲۷۸	+ ۴	− ۵
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۹	۲۶۶	۲۵۲	+ ۳	+ ۱۷

مندرجہ ذیل گراف میں اپریل سنہ ۱۹۴۵ع سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدہ حیدرآباد میں تھوک فروشی قیمتوں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔ (آگسٹ ۱۹۳۹ع = ۱۰۰)
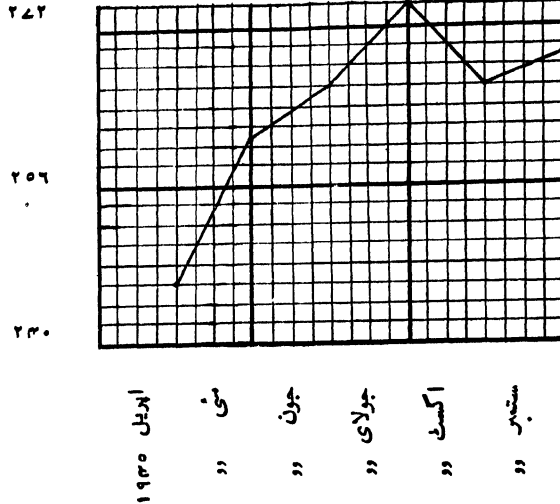
نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں موٹے چاول کے سوا تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ موٹے چاول کی قیمت علی حا
قائم رہی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان کمی کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے ۔ اگسٹ
۱۹۴۵ع = ۱۰۰)

اشیاء	نرخ برائے اگست ۳۹ع	نرخ برائے ستمبر ۴۵ع	اگسٹ ۴۵ع	اشاریہ بابتہ ستمبر ۴۵ع	اگسٹ ۴۵
موٹا چاول ..	۳ - ۷	۱ - ۳	۱ - ۳	۲۳۵	۲۳۵
دھان ..	۱۲ - ۱۴	۴ - ۵	۳ - ۵	۲۸۱	۲۸۴

گیہوں	..	۷-۵	۲-۷	۲-۶	۳۰۰	۳۰۸
جوار	..	۱۰-۰	۵-۱۴	۵-۱۰	۱۷۰	۱۷۸
باجرہ	..	۱۰-۸	۵-۱۲	۵-۱۰	۱۸۳	۱۸۷
راگی	..	۱۱-۵	۶-۴	۵-۱۳	۱۸۱	۱۹۵
مکئی	..	۱۰-۱۳	۶-۸	۶-۰	۱۶۶	۱۸۰
چنا	..	۷-۱۰	۳-۱۵	۳-۱۴	۱۹۴	۱۹۷
تور	..	۱۰-۱	۶-۱	۶-۰	۱۶۶	۱۶۸
نمک	..	۸-۱۳	۶-۷	۶-۶	۱۳۷	۱۳۸
عام اشاریہ	..	..	..	..	۲۰۱	۲۰۷

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۲۱۷۳۹	۹۵۸۳
آٹا	..	۸۱۷	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۴۴۰۰۹	۳۰۴۶۷
جوار	..	۱۶۷۰۵	۱۱۹۰۵۸
باجرہ	..	۸	۱۸۲
راگی	..	..	..
ماش	..	۱۱۵۴	۶۷۹
چنا	..	۲۷۴۴	۱۱۰
گھی	..	۶۵۳ من	۱۵۸ من
چاء	..	۱۱۲۳	۵۹۹
شکر	..	۴۳۷۱	۱۹۲۷

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۹۰ روپے اور ۸۰ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۰ روپے ۱۳۷ روپے فی صد تولہ تھا ۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ درج ذیل ہیں :—

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۱-۰
اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰
ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات		ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
		روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات		
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۱ $\frac{1}{4}$ فی صد	۱۰۰-۱۴
,, ,,	۳ فی صد	۱۰۴-۱
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ $\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۰-۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۴-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۱-۴
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۴۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	..
پارچہ جات		
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۴۸-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, روپیہ کلدار)	۲۱۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	..
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۶۲۵-۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۲۷-۸
شکر		
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۱-۱۲
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸-۰
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۲۲-۸

کمیکلز

بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸)	۴ - ۱۴
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۰ - ۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲ - ۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۶ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶۹ - ۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۳ - ۸
وزیر سلطان ٹمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۵ - ۱۲

کپاس

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار ۱۲۳۲ گٹھے رہی ۔ اس کے مقابلہ میں آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۵۲۱۷ گٹھے اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۳۹۷۸ گٹھے کپاس پریس کی گئی ۔

گرنیوں میں صرفہ

زیرتبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۲۲۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔ اس کے برخلاف سابقہ مہینے میں ۲۵۰۴ لاکھ پونڈ اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۲۲٫۱۷ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا ۔

ساختہ کپاس

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵۳٫۷۰ لاکھ گز رہی ۔ اس کے مقابلہ میں یہ آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۵۵٫۵۲ لاکھ گز اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۵۱٫۷۴ لاکھ گز تھی ۔ زیر تبصرہ مہینے میں ۱۸٫۶۷ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا ۔ اس کے مقابلہ میں اگست سنہ ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں سوت کی پیداوار علی الترتیب ۲۰٫۹۴ اور ۱۹٫۴۵ لاکھ پونڈ تھی ۔

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں ۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		ستمبر ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع	ستمبر ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۲۸۲۳۳	۱۳۱۵۳	۱۴۰۴	..
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲	۲	۵۰	۴۴۹۶
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۹۸
جملہ	..	۲۸۲۳۵	۱۳۱۵۵	۱۴۵۴	۴۵۹۴
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۶۹۴۰	۷۸۹۲	۸۷۲	۲۷۵۷

شکر

موسم ختم ہوجانے کی وجہ سے زیر تبصرہ مہینے میں کارخانہ بند رہا۔

دیاسلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۶۱۷۱ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں اگست سنہ ۱۹۴۵ع میں اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں دیا سلائی کی پیداوار علی الترتیب ۲۱۰۱۲ اور ۱۲۰۴۲ گروس ڈبے تھی۔

سمنٹ

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سیمنٹ کی پیداوار ۱۳۳۸۶ ٹن رہی۔ اس کے برخلاف آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۷۴۵ ٹن اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۰۹۷۰ ٹن سمنٹ تیار ہوئی۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور سنہ ۱۹۴۴ع اور آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں تیار شدہ اشیاء کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ذیل ہیں :--

اشیاء	اکائیاں	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
					جولائی ۴۴ع	جون ۴۵ع
پارچہ ..	گز	۵۳۷۰٫۵	۵۶۵۲٫۴	۴۷۵۱٫۴	−۲۸۱٫۹	+۶۱۹٫۱
سوت ..	پونڈ	۱۸۶۷٫۸	۲۰۹۴٫۹	۱۹۴۵٫۵	−۲۲۷٫۱	−۷۷٫۷
سمنٹ ..	ٹن	۱۳٫۳	۱۴٫۷	۱۰٫۹	−۱٫۴	+۲٫۴
دیا سلائی ..	گروس ڈبے	۲۶٫۱	۲۱٫۰	۱۲٫۰	+۵٫۱	+۱۴٫۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک کمپنی کی رجسٹری ہوئی۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۱۳ ہوگئی۔

حمل و نقل

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سرکار عالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۴۰٫۲۲۶ لاکھ روپے اور ۶٫۳۳ لاکھ روپے تھی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۳۷٫۹۰ لاکھ روپے اور ۶٫۷۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے ۲۰٫۸۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۱٫۳۳ لاکھ روپے تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوے اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۴۴۴۶۵۰ اور ۱۰۹۷۵۴۳ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۳۲۲۸۷۴ اور بسوں سے ۱۵۲۲۲۳۴ مسافروں نے سفر کیا تھا۔

حسنِ جلد کا آغاز صحتِ جلد سے ہوتا ہے

رکسونا سے صحتِ جلد کی حفاظت کیجئے

حقیقت میں جلد کی خوبصورتی کے پیشتر اُس کی صحت لازمی ہے اس لئے اُس کی صحت کی حفاظت کی جائے۔ ورنہ اس کی خوبصورتی جلد جاتی رہے گی اسی وجہ سے رکسونا تیار کیا گیا یہ نہایت ہی خوشگوار سبز رنگ کا اور آسانی سے جھاگ دینے والا صابن ہے جس میں تازگی بخش اور جراثیم کُش جُز موجود ہے جسے کیڈل کہتے ہیں۔ جلد کے ہر مسام میں رکسونا کا نفیس اور بآسانی بننے والا جھاگ سرایت کر جاتا ہے اور گرد و غبار اور پسینہ کی کثافت کو دُور کر کے جلد کو صاف، ستھری و ملائم بنا کر تجلی بخشتا ہے۔

لہٰذا جلد کی صحت کے لئے ہمیشہ رکسونا صابون سے غسل کیجئے۔

رکسونا بچہ کے لئے ...

رکسونا کا جھاگ اس قدر ملائم اور آرام دہ ہے کہ وہ بچہ کی نازک جلد کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے اور یہ یاد رہے کہ رکسونا میں کیڈل بچہ کی جلد کو خارش اور کھجلی سے محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی اس کی سفارش کی ہے۔

★ رکسونا میں کیڈل ایک خاص جراثیم کُش شفا بخش اور روغنوں کا مرکب ہوتا ہے جس کا جلد کی صحت پر زبردست اثر ہوتا ہے۔ سائنسداں بھی کیڈل کی صحت بخش اور حفاظتی تاثیر کی وجہ سے اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے۔ دردوں، سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چھیپے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی تھوڑی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

RP. 27-23 UD REXONA PROPRIETARY LIMITED

Reg. No. M. 4387.
ABAD INFORMATION
معلومات حیدرآباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکارعالی نمبر

معلومات حیدرآباد

U. 9140

جلد ٦ .... شمارہ ٦ اردی بہشت
سنہ ١٣٥٥ ف ۔ مارچ سنہ ١٩٤٦ ع
شائع کردہ ۔ محکمۂ اطلاعات ۔ حیدرآباد دکن

¶ غذائی صورت حال

فہرست مضامین

اردی بہشت سنہ ۱۳۵۵ف — مارچ سنہ ۱۹۴۶ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

جوبلی ہال ، باغ عامہ ، حیدرآباد کا باب الداخلہ

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — اردی بہشت سنہ ۱۳۵۵ ف - مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع — شمارہ ۶

احوال و اخبار

قابل تقلید مثال - انسانی دکھ درد کو کم کرنے کے لئے اعلیٰ‌حضرت بندگانعالی کے گہرے تعلق خاطر کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ شاہ ذیجاہ نے محلات شاہی کو اشیاء خورونوش کے استعمال میں انتہائی کفایت شعاری کا پابند کرکے عملی مثال قائم فرمائی ہے - یہ اقدام اس شدید غذائی قلت کی وجہ سے ضروری ہوگیا ہے جس سے دنیا کے بعض دیگر ممالک کے ساتھ ہندوستان کا ایک بڑا حصہ دو چار ہے - قدرتی طور پر بندگان اقدس تمام رعایا سے چاہے وہ غریب ہویا امیر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت جہاں پناہ کے نقش قدم پر چلے گی اور ”اس مشکل کا بار مساوی طور پر برداشت ،، کرے گی - اگر ایک ایسی آفت سے چھٹکارا پانا ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی تو اس تدبیر پر عمل کرنا ضروری ہے - اس ہمہ گیر مصیبت کو کم کرنے کے لئے ہم کچھ نہیں تو کم از کم یہ کرسکتے ہیں کہ کھانے میں کفایت اور احتیاط برتیں - یہ وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے -

اس رسالہ میں کسی اور جگہ ریاست کی غذائی صورت حال پر ایک تفصیلی تبصرہ شائع کیا گیا ہے - اگرچہ ملک کے ان رقبوں کے مقابلہ میں جو قحط کے امکانات سے دو چار ہیں حیدرآباد کا غذائی موقف قطعی طور پر زیادہ قابل اطمینان ہے تاہم مطمئن ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے - اضلاع اورنگ آباد ، بیڑ ، عثمان آباد اور رائچور کے بعض تعلقوں کو قحط زدہ قرار دیا گیا ہے - اس کے علاوہ راتب شدہ شہروں اور کم پیداوار کے علاقوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کا بھی سوال ہے - نیز سابق میں ہم نے اپنے زائد غلہ کے ایک حصہ کو ہمسایہ ریاستوں اور صوبوں کو برآمد کرنے کا وعدہ کیا تھا - ان امور کے پیش نظر موجودہ صورت حال ایسی نہیں ہے کہ ہم بے جا رجائیت سے کام لیں - اس لئے خود اپنے مفاد کی خاطر ہم سب کو تھوڑا بہت ایثار کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے -

اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت سرکارعالی نے متعدد تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ان تدبیروں کو روبہ عمل لانے سے پہلے حکومت نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ سے مشورہ کیا - آنریبل صدر المہام اغذیہ نے ریاست کے مختلف مکاتب خیال کے نمائندوں سے غیر رسمی طور پر گفتگو فرمائی اور عوام سے زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل کے لئے اپیل کی - یہ امر موجب طمانیت ہے کہ تقریباً تمام پبلک لیڈروں نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائیگا -

تمام ہندوستان کے غذائی لائحہ عمل سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے تمام راتب شدہ علاقوں میں روزانہ کے غذائی راتب میں (چاول کے ”کوٹا ،، کو متاثر کئے بغیر ۸ چھٹانک سے ۶ چھٹانک تک) کمی کردی گئی ہے - تصفیہ کیا گیا ہے کہ پانچ ہزار آبادی والے تمام شہروں میں اہم اجناس خوردنی کی راتب بندی کی جائے - لیکن شروع میں راتب بندی کا نفاذ دس ہزار یا اس سے زائد آبادی والے شہروں میں عمل میں آئے گا - کاشتکاروں کی جائز شخصی ضروریات کی تکمیل کے بعد جو غلہ بچ رہے گا اس کی پوری مقدار

ریاست کی غذائی صورت حال

کم پیداوار کے متصلہ رقبوں کی امداد

تعاون عمل کے لئے اپیل

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا ایک جلسہ ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مسٹر ڈبلیو۔ وی گرگسن صدر المہام مال و اغذیہ نے ہندوستان اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں کی نازک غذائی صورت حال کے پس منظر میں ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا۔ مسٹر گرگسن نے اس بات پر زور دیا کہ وقت کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ کاشتکاروں کی جائز شخصی ضروریات کی تکمیل کے بعد غلہ کی باقی سب مقدار حاصل کرلی جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار اور اجارہ خریدی سے متعلق تدابیر کو سخت ترکردینا ضروری ہوگا۔ سربرآوردہ پبلک لیڈروں سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے صدر المہام اغذیہ نے بتایا کہ انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے پیام ہمایونی کو پڑھکر سنانے کی عزت حاصل کی جس میں شاہ ذیجاہ نے اپنی تمام رعایا کو اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتنے کی ضرورت کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔

مشاورتی مجلس اغذیہ کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے فرمایا :—

”۲۲ - جنوری کو حکومت سرکار عالی کی جانب سے میں اور مسٹر رضی الدین تمام صوبوں اور ریاستوں کی ایک مفاجاتی غذائی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی گئے تھے۔ اس کانفرنس میں یہ بتایا گیا کہ شمال کے زاید پیداوار والے صوبوں اور خاص طور پر ان صوبوں میں جنہوں نے لیوی اور اجارہ خریدی کے طریقوں کو نافذ کرنے سے انکار کیا تھا، غلہ کی وصولی میں ناکامی کی وجہ سے ہندوستان کی غذائی صورت حال خراب ہوگئی ہے اور یہ تصفیہ ہوا کہ ہندوستان کی تمام حکومتوں کو چاہئے کہ ان دونوں طریقوں کو جاری کریں۔ یہ امر ہمارے لئے باعث طمانیت ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ع میں بمبئی اور جنوبی ہند کی غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں حیدرآباد نے جو مدد دی تھی اس کا اعتراف حکومت ہند اور دیگر نمایندوں نے علی الاعلان کیا اور ہمارے لیوی

اور اجارہ خریدی کے طریقہ کو دوسرے مقامات پر جاری کرنے کے لئے مثال کے طور پر پیش کیا گیا ۔ ہم سے یہ خواہش کی گئی کہ اجارہ خرید ی کا طریقہ دوسری اجناس کے لئے بھی استعمال کیا جائے ۔ چنانچہ آپ کی مجلس عاملہ سے مشورہ کرنے کے بعد گیہوں کے لئے اس طریقہ کو استعمال کرنیکا تصفیہ کیا جاچکا ہے ۔

کانفرنس کے مشورہ کے مطابق ہم پانچ ہزار یا اس سے زاید آبادی کے شہروں میں راتب بندی نافذ کریں گے ۔ لیکن پہلے دس ہزار یا اس سے زاید آبادی کے شہروں میں اور وہ بھی رفتہ رفتہ او ر غلہ کے کافی ذخائر کا یقین ہونے کی صورت میں اسے نافذ کیا جائے گا ۔ ہم نے اس کا بھی ذمہ لیا ہے اور حکومت نے تمام عہدہ داروں کو تاکید کردی

پیام شاہانہ

”اس مو قع پر جب کہ دنیا کے مختلف حصو ں میں لو گو ں کو اغذیہ کی قلت کا سامنا کر نا پڑ رہا ہے او ر جنو بی ہند میں بالخصوص حالت نازک ہو گئی ہے میں اپنا فر ض سمجھتا ہو ں کہ اپنی حکو مت او ر عزیز رعایاء کو اشیائے خو ر و نو ش کی تقسیم او ر استعمال میں انتہائی کفایت سے کام لینے کی طر ف متو جہ کر و ں ۔ بعض غیر ممالک (مثلاً امر یکہ) میں اس طرح کی کفایت او ر احتیاط اس غر ض سے کی جا رہی ہے کہ دو سری قو مو ں کو فاقہ کشی کی بلا سے بچنے میں مدد ملے ۔ جب ہم اس طرح باہر سے امداد کے طالب ہو تے ہیں تو خو د ہمار ا یہ فر ض ہے کہ ہم اپنی ضر و ریات کو اس طرح کفایت شعاری کا پابند کر یں کہ نہ صر ف فضو ل خر چی ہی نہ ہو نے پائے بلکہ اغذیہ او ر اشیا ئے خو ر و نو ش کے استعمال میں جہاں تک کفایت ممکن یا ضر و ری ہو عمل میں آ ئے خصوصاً ایسی اشیاء کے استعمال میں جن کی عامۂ خلائق میں سب سے زیادہ ما نگ ہے ۔ اس طر یق سے جو حالات تنگی او ر فاقہ کشی ریاست کے اندر او ر باہر رونما ہو ئے ہیں ان میں ہم غر با ء کی مدد کر سکتے ہیں او ر ظاہر ہے کہ ہم کو ملک کے اندر او ر باہر دو نو ں طرح سے لو گو ں کی مدد کر نی چاہئے تا کہ ہم ان کے ساتھ اپنا حق ہمسایگی ادا کر سکیں ۔

”ملک کے متمو ل طبقے کھا نے پینے کی چیز و ں کے استعمال میں بہ آ سانی کفایت سے کام ے سکتے ہیں کیو ں کہ ہر ایسی کفایت سے اس مقدار غذا میں اضافہ ہو گا جو غر یب طبقو ں کے لئے مہیا ہو سکتی ہے ۔ بہر صو رت جب چو طر ف خو ر اک کی کمی او ر قحط سالی کے سخت آ ثار نمو دار ہیں تو یہ و قت عیش و آر ام کا نہیں ہے بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو اس مشکل کا بار مساوی طور پر بر داشت کر نا چاہئے ۔

”جیسا کہ میں نے خود اپنے گھر بار کی حد تک کیا ہے مجھے امید ہے کہ میری حکومت

بھی ایسے تدابیر اختیار کرے گی اور قواعد نافذ کریگی جن کی بناء پر اشیائے خورونوش کی تقسیم اور استعمال مین کفایت عمل میں آئے ـ بلکہ سرکاری اور پبلک جلسوں اور تقاریب مین بھی پوری احتیاط کو ملحوظ رکھا جائے ـ مجھے توقع بھی ہے کہ حکومت کے ایسے تدابیر کے نفاذ سے پیشترھی امرأ و اعیان ، عہدہ داران اعلی اور بالعموم متمول طبقات بطور خود اغذیہ اور اشیائے خوردونوش کے استعمال مین ہر طرح کی احتیاط برتیں گے اور کفایت شعاری سے کام لین گے اور خصوصاً ایسے اشیأ کو کم صرف کرین گے جیسے چاول ھیں جن پر غریب رعایا کی زندگی کا دارو مدار ہے - ایسے اقدام کو میں سب لوگوں کا فرض اولین سمجھتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ وہ اچھے شہریوں کی حیثیت سے اپنے ان فرائض کو پوری طرح ادا کرین گے - "

ہے کہ اس سال اور آئندہ غلہ کی جو مقدار (خواہ وہ ایک سیر ھی کیوں نہ ہو) کاشتکار کی ضرورت سے زاید ہوحاصل کرلی جائے اور غلہ کے استعمال میں خواہ لین دین کی صورت میں ہویا اس کو گودام میں رکھنے یا لانے لے جانے کی صورت میں کاشتکار ، تاجر ،صارفین ، بالخصوص مالدار صارفین اور حکومت سمکنہ کفایت شعاری سے کام لیں اور دعوتوں اور ذاتی ضروریات کے لئے غلہ کا غیر ضروری خرچ کم کردیا جائے ـ

سیاسی لیڈروں سے مشورہ

"جس طرح کہ وائسرائے نے تمام سیاسی لیڈروں اور جماعتوں سے اس نازک موقع پر پورے تعاون عمل کے لئے اپیل کی ہے اسی طرح باب حکومت سرکار عالی نے مجھ سے خواھش کی ہے کہ میں سرکار عالی کی جانب سے مقامی لیڈروں سے ربط پیدا کروں ـ چنانچہ میں اس خصوص میں کئی مرتبہ گفتگو کرچکا ہوں اور میں احسان مندی کے ساتھ اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ اس ریاست کی تقریباً تمام جماعتوں نے ہر قسم کی مدد دینے کا بلا تامل وعدہ کیا اور ایسا ہونا بھی چاھئے تھا کیونکہ یہ معاملہ جماعتی سیاسیات کا نہیں ہے ـ ہم سب کا فرض ہے کہ مل جل کر کام کریں ، اختلافات کو بھول جائیں اور ہندوستان کو فاقہ کشی سے بچانے کے لئے اپنی مقدور بھر کوشش کریں ـ ہم احسان مندی کے ساتھ اس عملی تعاون اور ہمدردی کا اعتراف کرتے ہیں جس کا غذا سے متعلق امور میں گذشتہ تین سال کے دوران میں ہماری پبلک اور سیاسی زندگی کے اکثر اہم عناصر کی جانب سے ثبوت دیا گیا ـ گذشتہ چند مہینوں میں یہ ظاہر ہوا ہے کہ محکمہ رسد اور محکمہ مال پر اعتراضات کرنے میں جلد بازی سے کام لیا گیا ہے ـ ان اعتراضات میں ، جو اکثر غیر دانشمندانہ طور پر جاہل دیہاتیوں میں شائع کردئے جاتے ہیں ، اس شدید ضرورت پر کوئی زور نہیں دیا جاتا جو ہماری پالیسی اور کوششوں کی بنیاد ہے بلکہ بعض اوقات لیوی اور خریداری کی ضرورت کے متعلق محض زبانی تائید کرنے کے بعد بعض سرکاری ملازمین یا کارپوریشن کے ملازمین کے خلاف ، جو اس کام پر مامور ہیں ، بد دیانتی کے الزامات پر پورا زور دیا جاتا ہے ـ یہاں تک کہ بعض مقرروں نے تو تقریباً یہ باور کرایا کہ رسد ، مال اور کارپوریشن کے عہدہ دار ایسے لٹیروں کی ٹولیاں ہیں جو بغیر کسی اصول کے جبراً غلہ وصول کرتے ہیں اور غریب رعایا کی فریاد کو مطلق نہیں سنتے اور انصاف کرنا نہیں چاہتے ـ اس پروپیگنڈے کی وجہ سے کریم نگر اور نلگنڈہ میں مال کے عہدہ داروں پر حملے ہوچکے ہیں اور تلنگانہ اور مرہٹواڑی ہر دو علاقوں میں لیوی اور خریدی کے ذریعہ

غلہ کی فراھمی کی رفتار عام طور پر سست ہوگئی ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ حال میں ہمکو چار سیاسی کارکنوں کی نقل و حرکت پر پابندی عاید کرنا پڑا ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حال میں تعاون عمل کے لئے جو اپیل کی گئی ہے اس کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اس پابندی کو برخاست کرنے کے قابل ہوسکیں گے اور دیگر اشخاص پر جو اس قسم کے غیر دانشمندانہ اور خطر ناك حرکات کرتے ہیں ایسی پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت محسوس نہ کرینگے ۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ تعاون عمل دونوں طرف سے ہونا چاھئیے اپنی حدتک ہم نے تعلقداروں کو تاکید کردی ہے کہ جہاں تک ہوسکے مقامی لیڈروں کو ساتھ لے کر کام کریں اور ضلع اور تعلقہ کی غذائی کمیٹیوں میں ان کو بالالتزام شریک رکھیں اور کمیٹیوں کے اجلاس زیادہ پابندی کے ساتھ منعقد کریں ، آنہ واری اندازہ پیداوار اور غذائی حالت کی تنقیح کے دوران میں ان کو ساتھ رکھیں اور اپنے متعدد فرائض کا لحاظ رکھتے ہوئے ، رشوت ستانی نا انصافی یا ظلم و زیادتی کی شکایتوں اور ناجائز دخیرہ بندی اور چور بازاری کی اطلاعات پربعجلت ممکنہ توجہ کریں۔ اس خصوص میں ہم یہ غور کررہے ہیں کہ رسد کے کاروبار میں رشوت ستانی کو روکنے کےلئے جو عدالت خصوصی اور خفیہ عملہ زیادہ تر آپ کے مشورہ سے حال میں قائم کیا گیا ہے اس میں مزید اصلاح کس طرح کی جائے ۔ لیکن میں آپ پر ظاھر کردینا چاھتا ہوں کہ سنہ ۱۳۵۴ میں ایسی شکایتوں کی بناءپر چارسو ملا زمین کو سزا دی گئی ۔ اس میں اضلاع پولیس کے برطرف شدہ اشخاص شریک نہیں ہیں جن کی تعداد اس سے بھی زائد ہے۔ لیکن ہم یہ چاھتے ہیں کہ آپ کا تعاون عمل عہدہ داروں کے خلاف شکایت پیش کرنے سے زیادہ لیوی اور خریداری کی اسکیم کے تحت غلہ کی فراھمی پر مرکوز رہے ۔ سرکاری عہدہ داروں میں زیادہ تعداد دیانت دار اورمحنتی اشخاص کی ہے جو اس خطرناك اور مشکل مسئلہ کا مقابلہ کرنے کی جان توڑ کوشش فرض شناسی کے ساتھ کررہے ہیں ۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس کی جدو جہد کررہے ہیں کہ فاقہ کشی سے موت کا واقع ہونا ناممکن ہوجائے ۔

مقامی صورت حال زیادہ اطمینان بخش ہے

یقینا آپ یہ معلوم کرنا چاھیں گے کہ غذا کی کمی کے اس زمانہ میں خود حیدرآباد کا کیا حال ہے۔ آیا خود اس کو اپنی مشکلات بھی ہیں یا نہیں اور اگرچہ ہمسایہ علاقہ جات کی ضروریات بہت شدید ہیں تا ہم کیا وہ اس قابل ہے کہ مزید غلہ بر آمد کرسکے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری اپنی بھی مشکلات ہیں گو ان کے باوجود ہم اپنے ہمسایہ علاقہ جات بمبئی ، مدراس ، میسور اور دکن کی دوسری ریاستوں سے زیادہ خوش قسمت ہیں ۔

گذشتہ موسم بارش میں بر وقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس سال خریف کے رقم میں (۱۰۰۰۰۰) ایکڑکی کمی ہوگئی جس کے منجملہ پیلی جوار ، چھوٹے دانہ دار اجناس اور مکئی کا رقبہ (۱۱۵۰۰۰) رہا ۔ اس کمی کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ تخم ریزی کے وقت حالات موافق نہیں تھے ۔ انہی وجوہ کے تحت ربیع کی جوار کا رقبہ جوسنہ ۱۳۵۴ف میں (۵۳٦۷۹۰۰) ایکڑ تھا سنہ ۱۳۵۵ف میں (۴٦٦۰۰۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا ۔ ربیع اور تابی کی پیداوار کا جو عارضی اندازہ زرعی اعداد و شمار سےحاصل کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے گیہوں کا رقبہ جو سنہ ۱۳۵۴ف میں (٦۵۴۳۰۰) ایکڑ تھا سنہ ۱۳۵۵ف میں (۴۹۰۰۰۰)ایکڑ تک گھٹ گیا ہے اور تابی دھان کا رقبہ (۳۰۹۰۰۰) ایکڑ سے (۲۲۱٦۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا ہے۔ تابی کی حد تک یہ عارضی اعداد یقیناً کم معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ اعداد ماہ بہمن میں حاصل کئے گئے حالانکہ تابی کی تخم ریزی اس کے بعد ایک عرصہ تک جاری رہی اور اب تک بھی ختم نہیں ہوئی ہے ۔ لہذا عارضی اعداد کے مقابلہ میں جملہ رقبہ کافی سے زیادہ رہیگا ۔ بد قسمتی سے ہمارے مغربی اضلاع میں بمبئی کے قلت زدہ رقبہ جات سے متصل جو تعلقہ جات واقع ہیں ان کو ربیع کی فصل خراب ہونیکی وجہ سے قلت زدہ قرار دینا پڑا۔ان میں سے ضلع اورنگ آباد کے تین ضلع بیڑ کے تین ضلع عثمان آباد کا ایک اور ضلع رائچور کے

چار تعلقہ جات ہیں - ان رقبہ جات کی آبادی تقریباً (۸۵۰۰۰۰) ہے۔

وعدوں کی تکمیل کا یقین نہیں

''خریف کے رقبہ اور پیداوار میں اس کمی کی وجہ سے اور ربیع کی توقعات اچھی نہ ہونے کی وجہ سے مفاجاتی غذائی کانفرنس میں جو بتاریخ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۴۶ع دھلی میں منعقد ہوئی تھی مجھسے یہ کہنا پڑا کہ حیدرآباد کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے خریف پلان کے تحت اپنے وعدہ کو پورا کر سکے گا - آپ کو یاد ہوگا کہ خریف پلان کے تحت (۳۰۰۰۰) ٹن سفید جوار اور (۱۰۰۰۰) ٹن باجرا دینے کا وعدہ آپ کی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اور اس کے بعد گذشتہ اجلاس غذائی مشاورتی کمیٹی میں خود آپ سب کے مشورہ سے کیا گیا تھا۔ اس وقت جو غلہ بھیجا جا رہا ہے وہ ہمارے سابقہ وعدہ کے تحت بھیجا جارہا ہے جو ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں قابل بر آمد فاضلات کی حد تک کیا گیا تھا - یعنی (۳۸۵۰۰) ٹن پیلی جوار، (۳۳۰۰۰) ٹن براری اور ماھوری (۱۷۰۰۰) ٹن باجرا اور (۱۰۰۰۰) ٹن چھوٹے دانہ دار اجناس جملہ (۹۸۵۰۰) ٹن - تاھم چونکہ حالات بدل گئے ہیں اس لئے ہم نے حال میں حکومت ہند کے محکمہ اغذیہ اور علاقہ واری کمشنر اغذیہ کو اطلاع کردی ہے کہ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ع میں بر آمد شدنی مقررہ مقدار کی تکمیل کے بعد کم از کم چھہ ھفتوں تک تاوقتیکہ ہمارا پروگرام فراھمی غلہ مکمل نہ ہوجائے ہم مزید غلہ نہ دے سکیں گے اور اس کے بعد بھی صرف اس صورت میں دے سکیں گے کہ ہم اپنے غذائی حالات پر غور کرنے کے بعد یہ محسوس کریں کہ خود اپنی ضروریات کو خطرہ میں ڈالے بغیر ہم غلہ بر آمد کرسکتے ہیں - ہم نے حکومت ہند کو اس کی بھی اطلاع کردی ہے کہ فراھمی غلہ کا پروگرام مکمل ہونے کے بعد بھی ہم (۳۱۳۰۹) ٹن سے زاید نہ دے سکیں گے یعنی (۹۸۵۰۰) ٹن کے ''کوٹا،، کی باقی ماندہ مقدار حس میں سے (۶۷۱۳۱) ٹن ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ع ختم ہونے سے قبل روانہ ہو جانا چاھئیے تھا - یہ تقریباً یقینی ہے کہ خریف پلان سنہ ۱۳۵۵ف کے تحت وعدہ کیا ہوا (۴۰۰۰۰) ٹن کا ''کوٹا،، خریف اور ربیع کے رقبہ اور پیداوار میں زبردست کمی ہونیکی وجہ سے منسوخ کرنا ہوگا -

ہماری ضروریات

ہمارے رقبہ جات راتب شدہ و غیر راتب شدہ کے لئے غلہ کی جو مقدار مطلوب ہے اس کے اندزہ سے اور لیوی اور خوش خریدی سے حاصل شدنی غلہ کی متوقع مقدار کے اندازہ سے سنہ ۱۳۵۵ف میں ہماری غذائی حالت کا ایک عام خاکہ آپ کے ذہن میں آجائے گا۔ ہمارے رقبہ جات راتب شدہ و غیر راتب شدہ کے لئے ماھانہ (۳۲۴۳۰) ٹن چاول، گیہوں اور دیگر اجناس کی ضرورت ہوگی۔ اگر ہم پہلی فروردی سنہ ۱۳۵۵ف سے ختم دے سنہ ۱۳۵۶ف تک دس مہنیوں کا پلان بنالیں تو ملک کی غذائی ضرورت کے لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو کل (۳۲۴۳۰۰) ٹن غلہ کی سربراھی کرنی ہوگی۔ (۹۸۵۰۰) ٹن کی بر آمد کے وعدہ کے تحت فروردی سنہ ۱۳۵۵ف کے شروع میں ہم کو (۵۰۰۰۰) ٹن بھیجنا باقی تھا - لہذا ملک کی غذائی ضرورت اور بر آمد کے لئے کل (۳۷۴۳۰۰) ٹن غلہ درکار ہے۔ اگر ہم نے خریف پلان کا (۴۰۰۰۰) ٹن کا ''کوٹا،، بھی برآمد کیا تو غلہ کی جملہ مقدار (۴۱۴۳۰۰) ٹن ہو جائے گی - اس کے مقابلہ میں ۳۰ - اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف کو ہمارے پاس (۵۷۳۰۰) ٹن چاول، گیہوں اور چھوٹے دانہ دار اجناس تھے۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں تمام فصول سے لیوی اور خوش خریدی کے ذریعہ حاصل شدنی متوقع پیداوار کا اندازہ (۲۱۷۰۰۰) ٹن کیا گیا ہے - خریف پلان ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے تحت ہم (۷۰۰۰) ٹن چاول اور ترمیم شدہ ربیع پلان سنہ ۴۵ - ۱۹۴۶ع کے تحت (۲۵۰۰۰) ٹن گیہوں در آمد کریں گے - حکومت ہند کے محکمہ اغذیہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ خریف پلان ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے تحت جو چاول کا ''کوٹا،، مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ مزید (۱۰۰۰۰) ٹن چاول حیدرآباد کو دیا جائے گا - اس طرح غلہ کی جملہ مقدار جو مل سکے گی (۳۹۸۹۵۰) ٹن ہوگی

*2

اس لحاظ سے دے سنه ۱۳۰۶ف کے ختم پر (۱۰۳۰۰) ٹن کی کمی پڑ جائے گی - اگر جیسا که میں نے اوپر کہا ہے اور اس مراسله کے لحاظ سے جو هم نے حکومت هند کو لکھا هے (۴۰۰۰۰) ٹن کا خریف پلان کا ''کوٹا،، خارج هوجائے تو همارے پاس (۲۴۶۵۰) ٹن غله زاید رهے گا - میں آپ کو اس سے آگاہ کردینا ضروری سمجھتا هوں که تمام هندوستان میں غذا کی کمی کی وجه سے ممکن هے که همارے لئے چاول کا (۱۰۰۰۰) ٹن کا ''کوٹا،، جو حکومت هند کے محکمه اغذیه نے حیدرآباد کے لئے مقرر کیا هے هم کو نه مل سکے۔ اگر یه مقدار هم کو نه مل سکے تو همارے غله کی زاید مقدار (۹۶۵۰) ٹن تک گھٹ جائے گی۔ یه اعداد دے سنه ۱۳۰۶ف کے ختم تک هماری ضروریات کی حد تک هیں - ان اعداد میں جو گنجایش موجود هے خطرناك حد تک کم هے - اپنے پڑوسیوں کی مدد کرنے کی کوشش میں همارے سارے غذائی وسائل ختم هوچکے هوں گے - لیکن اگر سنه ۱۳۰۰ف میں خدا کے فضل سے بارش اچھی هوئی تو اس وقت خریف کی مکئی چھوٹے دانے دار اجناس، باجرا اور پہلی جوار کی نئی پیداوار سے غله کی مقدار میں اضافه هوگا - اور اس سے هم ان تمام شہرو ں اور تعلقوں کی ضروریات کی تکمیل کرسکیں گے جن میں اس وقت تک راتب بندی نافذ هوچکی هوگی -

غله کی وصولی

جو اعداد میں نے ظاهر کیے هیں وه بالکل تخمینی اور عارضی هیں اور ان کی جانچ تعلقداروں کے مشوره سے هورهی هے - غله کی حقیقی طور پر فراهمی کی رفتار پر بہت کچھ منحصر رهے گا - کل تعلقداروں اور بڑے علاقه جات غیرخالصه کے سینیر عہدهداروں کی ایک کانفرنس میں میں نے پرزور طریقه پر یه واضح کرنے کی کوشش کی که ان کے مقامی ضرورتوں کا لحاظ کرتے هوئے تمام غله کو جو مل سکے حاصل کرلینا کس قدر ضروری اور اهم هے۔ جیسا که میں نے بتایا هے گیہوں کے لئے آپ کی مجلس عامله سے مشوره کے بعد حکم اجاره خریدی جاری کردیا گیا هے کیونکه باهر سے گیہوں ملنے کی توقع نہیں هے - آپ میں سے جن حضرات کو مقامی ضرورتوں کے لئے کمی کا اندیشه هے انھیں میں یه یاددلانا چاهتا هوں که هم مواضعات میں چلر فروشی کی دوکانیں قائم کرنے کی پالیسی پر قائم هیں اور ساتھ هی هم اس کی کوشش کررهے هیں که هر موضع میں ایک غله بنک قائم کیا جائے اور ایسے هر غله بنک کو اس کی اجازت دی گئی هے که مقامی استعمال کے لئے موضع کے لیوی کے غله سے فی من پانچ سیر غله بنک میں رکھ لیاجائے -

راتب میں کمی

میں نے یه ظاهر کردیا هے که حکومت آج آپ سے یه خواهش کررهی هے که آپ اس سے اتفاق کریں که وائسرائے نے تمام ریاستوں سے راتب کی مقدار کو ۱۶ اونس سے ۱۲ اونس تک گھٹانے اور سخت جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے زاید راتب کو ۸ اونس سے ۴ اونس تک گھٹانے کے لئے اپیل کی هے اس کو حیدرآباد قبول کرلے - میں یقین کے ساتھ کہه سکتا هوں که همیں ایسا کرنا چاهئے - دهلی کانفرنس میں هم نے یه رائے ظاهر کی تھی که راتب بندی کے رقبوں میں راتب کی پوری مقدار فی کس ایک پونڈ اور زاید راتب کی صورت میں دیڑھ پونڈ رکھی جائے کے باوجود غله کی حقیقی مقدار جو حاصل کی گئی هے صرف ساٹھ فی صد رهی هے - ایسی صورت میں راتب کی مقدار میں اگر کمی کردی جائے تو پریشانی پھیل جائے گی - اور هر شخص اس کی کوشش کرے گا که تخفیف شده منظورد راتب کی پوری مقدار حاصل کرے جس کا نتیجه یه هوگا که تخفیف شده راتب کے صد فیصد خرچ کی مقدار موجوده راتب کے ساٹھ فی صد خرچ سے بڑھ جائے گی - لیکن اس رائے کے ظاهر کرنے کے بعد سے مرکزی حکومت نے تمام هندوستان کے غذائی حالات پر مکرر غور کرنے کے بعد یه طے کیا که راتب کی مقدار میں کمی کرنے سے به حیثیت مجموعی غله میں بچت هوگی جس کی اس وقت شدید ضرو رت هے - اس کے علاوه اس کمی کی وجه سے هندوستان کو دنیا کی فاضلات میں سے زیاده حصه حاصل کرنے کا حق اور زیاده هوجائے گا - راتب کی اس کمی میں بقیه هندوستان کے

ساتھ دینے سے ہم انکار نہیں کرسکتے اس کے علاوہ اگر آپ احتیاط کے ساتھ اس کمی کے اسباب پبلک کے سامنے بیان کریں تو وہ سمجھ جائیں گے کہ اس سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ صورت میں بھی ہم ایک پونڈ ۔ راتب کے منجملہ صرف نصف مقدار کی حد تک چاول دیتے ہیں ۔راتب کی مقدار ۱۲ اونس تک گھٹ جانے کے بعد ہم چاول کھانے والوں کو حسب سابق ۸ اونس چاول دیتے رہیں گے ۔ اس طرح چاول کے راتب میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی ۔ اس کے قبل بھی گیہوں اور جوار کے مقررہ راتب کے منجملہ حقیقی طور پر صرف تیس فی صد مقدار حاصل کی جاتی رہی ۔

ایثار کی ضرورت

"اپنی اس تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پھر ایک مرتبہ پورے زور کے ساتھ یہ واضح کروں کہ سارے ہندوستان کے سامنے ایک ایسی نازک صورت حال ہے جو اس سے قبل کبھی پیش نہیں آئی اور ہم میں سے ہر شخص کا خاص طور پر ایسے رقبوں میں جو زیادہ خوش قسمت ہیں ـــ اور خدا کا شکر ہے کہ حیدر آباد اب تک خوش قسمت ہے ۔ یہ فریضہ ہے کہ ذاتی طور پر غذا کا زاید خرچ بند کرکے ایثار سے کام لیکر اور دوسروں کے لئے مثال قائم کرکے ملک کو قحط اور تباہی سے بچانے میں خود اپنی مقدور بھر مدد کرے اور اپنے پڑوسیوں کو ترغیب دے کہ وہ بھی مدد کریں ۔ خود اعلی حضرت بندگان عالی نے احتیاط اور کفایت شعاری کی زندگی کی بہترین مثال قائم فرمائی ہے اور ان کی حکومت سرکاری تقاریب کے خرچ کو گھٹا رہی ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم پورے بھروسہ کے ساتھ آپ سے اور آپ کے ذریعہ حیدر آباد کی پبلک سے اپیل کرسکتے ہیں کہ اس آفت سے نجات حاصل کرنے میں ممکنہ طور پر تعاون عمل کریں ۔ یقیناً ہم آپ کے ایسے اعتراضات کا خیر مقدم کریں گے جو ہمارے مقصد کے لئے مفید ہوں اور آپ کے ہر ایسے مشورہ کو قبول کریں گے جو انسانوں کی اس ضروری خدمت کو انجام دینے میں ہماری مدد کرے ۔

دیہی رقبوں میں بچوں اور زچاوں کی بہبودی کا کام

ہرھائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر کی گہری اور عملی دلچسپی کی بدولت بچوں کی بہبودی اور زچاؤں کی امداد سے متعلق کام خاص کر دیہی رقبوں میں تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کررھا ھے ۔ یاد ھوگا کہ ھرھائی نس شہزادی برار کی سرپرستی میں انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کا قیام دو سال پہلے عمل میں آیا تھا ۔ یہ امر طمانیت بخش ھے کہ اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں اس انجمن نے نہایت مفید ابتدائی کام انجام دیا ھے اور انسانی ہمدردی کے اس میدان میں اپنی سرگرمیوں کے دائرہ عمل کو وسعت دینے کے لئے راستہ ہموار کرلیا ھے ۔

دو اسکیمیں

اب انجمن کی صدر شہزادی نیلوفر نے دیہی رقبوں میں متعدد مراکز بہبودی اطفال اور زچہ خانوں کے قیام کے لئے دو اسکیمیں مرتب فرمائی ھیں ۔ ان اسکیموں کے اخراجات کی پابجائی ۱۰ لاکھ روپے کے اس عطیہ سے کی جائے گی جو حکومت سرکار عالی نے محصول زاید منافع کی آمدنی سے دیا ھے ۔ دونوں اسکیمیں تین سالہ بنیاد پر بنائی گئی ھیں ۔ ہلت وزیٹروں ــ ’’کارکن جو بہبودی اطفال کے اداروں میں بڑی اہمیت رکھتے ھیں ،، ــ کے لئے ایک تربیت گاہ کا قیام بھی پیش نظر ھے ۔ یہ کام ابتدا میں منتخب مقامات پر شروع کیا جائے گا اور بتدریج سارے دیہی علاقوں میں اس کو وسعت دی جائے گی ۔

پہلی اسکیم

پہلی اسکیم کے تحت منتخب دیہی علاقوں میں ۱۰ مراکز بہبودی اطفال اور ۹ زچہ خانوں کا قیام پیش نظر ھے ۔ مراکز بہبودی اطفال کے قیام کے سلسلہ میں کام فوری شروع کیا جائے گا ۔ گھروں پر حاملہ عورتوں کے معائنہ ، زچگی سے پہلے ان کی صحت کی نگہداشت ، زچگی کے بعد ماں اور بچہ کی دیکھ بھال اور گھریلو دایہ گری کے کام کو خاص طور پر اہمیت دی جائے گی ۔ جہاں تک زچہ خانوں کے قیام کا تعلق ھے یہ بات ملحوظ خاطر رھے کہ اس مہم کی کامیابی کے لئے سب سے پہلے طبی اور ماتحت عملہ کا دستیاب ھونا ضروری ھے ۔ تربیت یافتہ عملہ کی قلت کے پیش نظر تجویز کی گئی ھے کہ اسکیم کے اس جزو کو فی الحال ملتوی رکھا جائے جو زچہ خانوں کے قیام سے متعلق ھے

تربیت گاہ

اس کام کو شروع کرنے سے پہلے کافی تعداد میں تربیت یافتہ ہلت وزیٹروں کی دستیابی کا تیقن کرلینا ضروری ھے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے ہلت وزیٹروں کے لئے ایک تربیت گاہ قائم کرنے کی تجویز کی گئی ھے ۔ یہ ادارہ ھر میقات کے دوران میں چھ اھل دائیوں کو تربیت دیگا جس کی مدت چھ ماہ ھوگی ۔ تربیت پانے والوں کو مناسب وقفوں سے اعادہ نصاب کے مواقع فراہم کئے جائیں گے تاکہ ان کی معلومات تازہ رھیں ۔ ھرسال اس تربیت گاہ سے کامیاب ھونے والی ہلت وزیٹروں کی تعداد ۱۲ ھوگی ۔ ان میں سے چھ کو انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے زیر اہتمام کام کرنے والے اداروں میں جذب کرلیا جائے گا اور مابقی کا تقرر ریاست کے محکمہ طبابت و صحت عامہ میں کیا جاسکتا ھے تاکہ اضلاع میں زچاؤں اور بچوں کی بہبودی سے متعلق اس وسیع لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں ان سے مدد لیجائے جو اس محکمہ نے مرتب کیا ھے ۔

اھل دائیوں کو اس تربیت گاہ میں خصوصی تربیت حاصل کرنے کی ترغیب دینے کے لئے فی کس ۲۰ روپے ماہانہ کا وظیفہ اس شرط پر دیا جائے گا کہ وہ اس پیشہ کی اھلیت حاصل کرنے کے بعد دوسری دائیوں کو تربیت دیں ۔

ارتباط کار

یہاں یہ بتا دینا مناسب ھوگا کہ ان اسکیموں کے تحت مراکز بہبودی اطفال ایسے رقبوں میں قائم کئے جائیں

ملاحظہ ھو صفحہ (۱۹)

نظام ساگر پراجکٹ

نظام ساگر پراجکٹ ریاست میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا پراجکٹ ہے ۔ اس کی تعمیر پر تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے صرف ہوئے اور اس سے اسوقت ۲۷۵۰۰۰ ایکر اراضی سیراب ہوتی ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اس سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں وہ پچھلے ۱۰ سال کی مدت میں پوری ہوئیں یانہیں ؟ اس سوال کاجواب دینے سےپہلے یہ معلوم کرناضروری ہے کہ نظام ساگرجیسے رفاہ عامہ کے بڑے تعمیراتی کام کے متعلق سوال کرنے والے کا نقطہ نظر کیا ہے اور توقعات سے اس کی کیا مراد ہے ۔ اگر وہ کوئی ماہرمالیات ہے جو اپنے موازنہ کا توازن قائم رکھنے پر تلا ہوا ہے تو غالباً یہ جاننا چاہے گا کہ اصل سرمایہ پرمتوقع منافع کس حد تک حاصل ہو رہا ہے ۔ اس کے برخلاف اگر سوال کرنے والا ایک ایسا عالم معاشیات ہے جس کا مطمح نظر بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود ہے تو وہ یہ معلوم کرنے کا آرزو مند ہوگا کہ یہ پراجکٹ بڑھتی ہوئی آبادی کے روز افزون مطالبون کو پورا کرنے کے لئے ایک پیدا آور علاقہ کو ترق

آرمور کا بازار
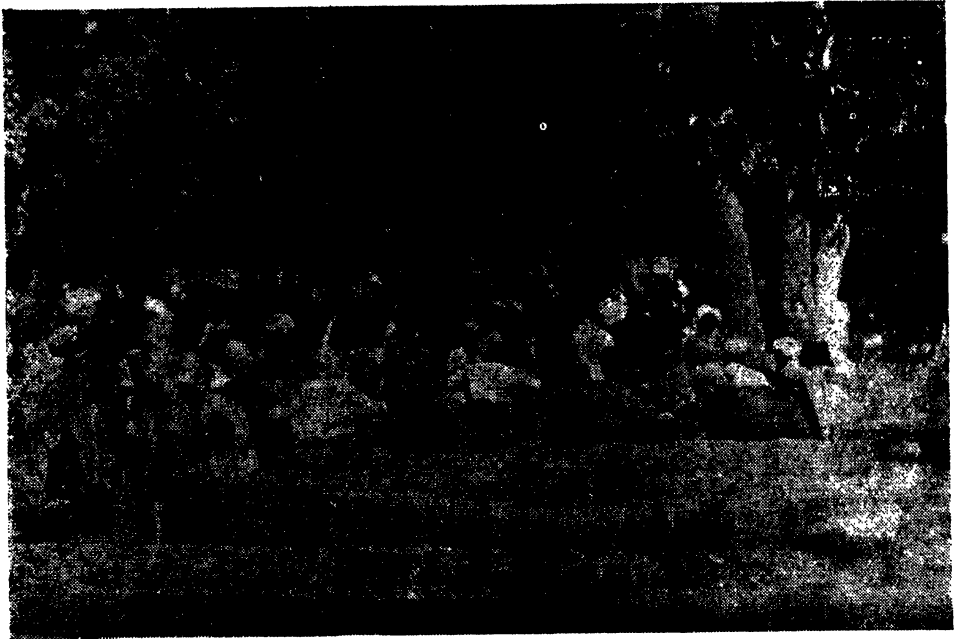
بنے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

منافع

بہت ممکن ہے کہ ماہر مالیات کو جو مالی منفعت کا طلب گار ہے یہ جان کر مایوسی ہو کہ اصل سرمایہ پر ۸۔۰ ۱ فیصد کے متوقع منافع کی بجائے ے فیصد منافع حاصل ہورہا ہے۔ لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد اس کی مایوسی بڑی حد تک کم ہوجائے گی کہ نظام ساگر سے حاصل ہونے والا منافع اس منافع کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے جو دوسرے مقاموں پر ایسی ہی مگر قدیم تر اسکیموں سے حاصل ہورہا ہے۔ اس کے لئے یہ امر بھی تشفی بخش ثابت ہوگا کہ نظام ساگر کے اخراجات نگہداشت نسبتاً کم ہیں یعنی سوا روپیہ فی ایکر۔ تاہم اس بات کی یاد دھانی فائدہ سے خالی نہ ہوگی کہ سنہ ۱۹۰۵ع میں کلکتہ میں ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے دوراندیشی اور ممتاز برطانوی مدبر لارڈ کرزن نے کہا تھا :—

" اب ہم اصل سرمایہ پر زیادہ منافع کے حصول نفع آور لائحہ عمل کا خیال نہیں کریں گے بلکہ حفاظتی اغراض کے لئے سیدھے سادھے کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہو جائیں گے جہاں ریاست پر عائد شدہ مالی بار کا اندازہ لگانے میں اس بات کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ قحط اور خشک سالی سے عوام کی کس حد تک حفاظت کی گئی ہے۔ "

احتیاج سے نجات

کسی پراجکٹ کو جس کا خاص مقصد قومی اصلاح

آرمور کے باشندے مصروف کار ہیں

دھرما ورم نوآبادی کے باشندوں کا اجتماع - یہہ تصویر اس وقت لی ئی تھی جب کہ مقامی اخبار نویسوں کی ایک جماعت نے اس نوآبادی کا دورہ کیا -

اور معیار زندگی میں همه جهتی اضافه هو صرف انسانی فلاح و بهبود کے معیار هی پر جانچا جاسکتا هے - اس لحاظ سے نظام ساگر پراجکٹ کو پوری کامیابی هوئی هے - اگر کوئی ایک نظر میں یه اندازہ کرنا چاهے که اس رقبه کے باشندوں کو امریکه کے سابق صدر آنجهانی مسٹر روز ولٹ کی بیان کی هوئی چار آزادیوں میں سے ایک نهایت اهم آزادی — یعنی احتیاج سے نجات — عطا کرنے کے لئے نظام ساگر نے کیا کچھ مدد دی اور ابھی تک دے رها هے تو اسے زیادہ کاوش کی ضرورت نهیں - علی ساگر کے قریب کی پهاڑی پر چڑھ جانا کافی هوگا جهاں سے میلوں تک حسین اوردلکش مناظر اور نهروں کا ایک وسیع جال دکھائی دیتا هے -

نیشکر کی کاشت

یه وسیع رقبه نیشکر کے کهیتوں سے پٹا هوا هے جن کے سفید پھول هوا میں هلکر عجیب دلکش منظر پیش کرتے هیں - یه کهیت نظام کارخانه شکر سازی کے اطراف دور دور تک پھیلے هوئے هیں - ان کا رقبه دس هزار ایکر هے اور یه اس تیزی سے بڑھتا جارها هے که کارخانه شکر سازی اپنی مشینوں میں دوگنا اضافه کرنے کا اراده رکھتا هے - اس کارخانه کے نیشکر کے مزرعه جات اور مزدوروں کی نوآبادیاں علحده هیں - نیز اس کی اپنی لائٹ ریلوے بھی هے جس کو بالکل جدید اصولوں پر چلایا جاتا هے - فی الحقیقت بودھن ایک آسوده حال شهر بن گیا هے جس کی دیهی آبادی کو مختلف سهولتیں حاصل هیں -

مشکلات پر قابو پالیا گیا

سچ هے که ” شنیده کے بود مانند دیده “ - اس زرخیز خطه زمین کا جائزه لیتے هوئے شاید هی کوئی یه یقین

کرسکے کہ کچھ عرصہ پہلے یہ ایک ویران بنجر اور خشک صحرا تھا - اگر چہ یہاں چھوٹے چھوٹے مواضعات پھیلے ہوئے تھے لیکن ان کے باشندے زمین سے بمشکل اپنی روزی حاصل کرسکتے تھے - وہ نظام ساگر کے تعمیر ہوتے ہی یکا یک مرفع الحال نہیں ہوگئے - ہر اسکیم میں مشکلات پیش آتی ہیں - لیکن کوئی مشکل ایسی نہیں جسے مسلسل جدوجہد سے حل نہ کیا جاسکتا ہو - اس حقیقت کو نظام ساگر کے علاقہ کے جفا کش کسانوں نے ثابت کر دکھایا ہے - اپنی موجودہ مرفع الحالی کے حصول سے پہلے انہیں متعدد نشیب و فراز سے گذرنا پڑا - معاشی کساد بازاری کے زمانہ میں انہیں ایسی کڑی سختیوں کا سامنا کرنا پڑا کہ ان کی ہمتیں تقریباً ٹوٹ چکی تھیں - لیکن حکومت نے زرلگان معاف کرکے اور دوسرے طریقوں سے امداد دیکر اس کو تباہی سے بچالیا - اس دانشمندانہ حکمت عملی کی بدولت وہ ان مصائب کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے -

متحدہ جدوجہد

خشکی کی کاشت کی بجائے تری کی کاشت کو ترویج دینے کی وجہ سے متعدد نئے مسائل پیدا ہوگئے - خوش قسمتی سے حکومت کے تمام قومی تعمیری محکمے ان کے حل کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا رہے ہیں - اس متحدہ جدوجہد کے اب تک جو نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں - مثلاً نیشکر کی کاشت کے لئے سہاروں اور پتوں کی کھاد کا انتظام کرنا محکمہ جنگلات کے ذمہ ہے - محکمہ امداد باہمی نے کاشتکاروں

دھرما ورم کی عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ

علی ساگر کا منظر

کو قرضہ حاصل کرنے میں سہولت پہونچانے کی غرض سے امداد باھمی کی ضلع واری ، تعلقہ واری اور موضع واری انجمنیں قائم کی ھیں تاکہ وہ اپنی معاشرتی اور معاشی حالت سدھار سکیں ۔ محکمہ زراعت ردرور میں اپنا آزمائشی مزرعہ قائم کرکے اعلی درجہ کی اجناس کی کاشت کو ترویج دینے ، و افر مقدار میں کھاد فراھم کرنے ، زمین کی خرابیوں کو دور کرنے اور جدید آلات کے ذریعہ کاشت کے سائنٹفک طریقوں کو عام کرنے میں مدد دے رہا ھے ۔ محکمہ علاج حیوانات مویشیوں کی نسل کی اصلاح کے لئے ممکنہ کوشش کررھا ھے اور محکمہ طبابت ملیریا کے خلاف باقاعدہ مہم جاری کئے ہوئے ھے کیونکہ یہ مرض زیر آبپاشی رقبوں میں رھنے والوں کی صحت کے لئے خطرہ کا باعث ھے ۔ محکمہ تجارت وصنعت وحرفت صنعتی ترقی کے لئے کوشاں ھے ۔ نظام ساگر کا مستقبل واقعی اس قدر درخشان ھے کہ اس رقبہ کی آیندہ ترقی کی رھنمائی کے لئے ایک مرکزی مجلس ترقیات اور ایک مشاورتی مجلس قائم کرنی پڑی اور وہ دن دور نہیں جب یہ علاقہ ممالک محروسہ کے لئے ایک بڑے اناج گھر یا گودام کی حیثیت حاصل کرلے گا ۔

اس وقت حکومت کو جو سب سے بڑا مسئلہ در پیش ھے وہ آباد کاری یعنی ایسے خوش حال اور مطمئن کاشت کاروں کا بسانا ھے جو ملک کے لئے فخر کا باعث ہوں ۔ ابتداءً میں آباد کاری کا کام اطمینان بخش طور پر جاری نہیں رہا ۔ حسب معمول تجربہ اور آزمایش کے دوران میں غلطیاں ہوئیں ۔ لیکن ان سے جو سبق حاصل ہوا اس کی

روشنی میں آباد کاروں کو زمین عطا کرنے کا ایک بہتر طریقہ اختیار کیا گیا ۔ اگر متعلقہ رقبوں میں خشک اراضی دستیاب ہوں تو آباد کاروں کے ہر خاندان کو دس ایکر تری اور ۲۰ ایکر خشک زمینات دی جاتی ہیں ۔ خشک اراضی کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ ایکر کی حد تک تری زمینات مختص کی جاتی ہیں ۔ ایسے اشخاص کو ترجیح دی جاتی ہے جو وہاں سکونت اختیار کرکے مزدوروں کی مدد سے بذات خود کاشت کرتے ہیں ۔ ان کاشتکاروں کو بلا سودی قرضے بھی دے جاتے ہیں جو نظام ساگر کے زیر آبپاشی رقبہ میں سکونت اختیار کرنا چاہتے ہوں لیکن مناسب مالی ذرائع نہ رکھتے ہوں ۔ یہ قرضے مساوی اقساط میں ادا کئے جاسکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی تقاوی دی جاتی ہیں جن سے تمام درجوں کے کاشتکار استفادہ کرسکتے ہیں ۔ نیز متعلقہ محکموں کی طرف سے بلا معاوضہ فنی امداد کے علاوہ مفید مشورے دے جاتے ہیں ۔

بڑے کاشتکار

آباد کاری سے متعلق اسکیم کی ایک اور دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ بڑے پیمانہ پر کاشت کرنے والے کو خاص سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اس غرض کے لئے زمین کے بڑے بڑے قطعات جو ۱۰۰ ایکر بلکہ خاص حالات میں ۵۰۰ ایکر تک وسیع ہوتے ہیں مختص کئے گئے ہیں ۔ اب تک ان میں سے چند بڑے کاشتکاروں نے زراعت باغبانی اور دوسری متعلقہ صنعتوں کے جدید طریقوں کو ترویج دیکر ان سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور اس طرح چھوٹے کاشتکاروں کے لئے اس بات کی عملی مثال قائم

غروب آفتاب کے وقت نظام ساگر کے ذخیرہ آب کی محرابیں

کردی ہے کہ اگر صحیح طریقے اختیار کئے جائیں تو زمین کو کس قدر ترقی دی جاسکتی ہے ۔ مثال کے طور پر گھن پور کے مزرعہ پنکریشن کو لیجئے جس کا رقبہ چار سو ایکر ہے ۔ نیشکر کی کاشت کے علاوہ اس مزرعہ میں باغبانی کا کام بھی کامیابی کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اور مختلف قسم کے میوے اگائے جارہے ہیں جن میں مالٹا اور انگور شامل ہیں۔ یا ”افندی فارم،، کو لیجئے جہاں ترییزند کے دور افتادہ مقام سے آکر ایک ترک نے مستقل سکونت اختیار کرلی ہے اور دوسروں کے لئے جوش عمل اور صلاحیت کار کی ایک قابل تقلید مثال قائم کردی ہے ۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ ایکر کا مزرعہ سلیمان نگر بھی ہے جس کے مالک ایک حیدرآبادی ہیں ۔ زراعت کے لئے ان کی فطری صلاحیت دوسروں کے لئے نمونہ ہونی چاہئے ۔

بیرونی آباد کار

نو آباد کاری سے متعلق اسکیم کی ایک خوش آیند خصوصیت یہ ہے کہ برطانوی ہند کے متصلہ اضلاع تلنگانہ سے آنے والے آباد کاروں کو بھی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اب تک اس کے جو نتائج مرتب ہوئے ہیں وہ نہایت اطمینان بخش ہیں ۔ اس حکمت عملی کی معقولیت کا ثبوت ڈچپلی کے قریب دھرماورم کے نئے موضع سے ملتا ہے جہاں فرقہ کاما کے (۸۰) خاندان ، جو گنٹور سے ترک وطن کرکے آئے ہیں ، اطمینان اور آسودگی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف انتہائی جوش اور سرگرمی سے کام کرتے ہیں بلکہ اپنے پیشہ میں مہارت تامہ بھی رکھتے ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں پر مشتمل کاما فرقہ کی اس نو آبادی کی طرح نظام ساگر کے تحت دوسری نوآبادیاں بھی قائم ہوں گی ۔ دھرماورم واقعی ایک مثالی نوآبادی ہے ۔

وظیفہ یاب فوجیوں کی نو آبادی

بلا شبہ نظام ساگر ریاست کی معاشی بہبود کے لئے غیر معمولی مواقع فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہیوں کو روزگار فراہم کرنے کے مسئلہ کے حل کرنے میں یہ پوری امداد دے رہا ہے ۔ ان سپاہیوں نے جنگ کے دوران میں بڑی بہادری اور جوانمردی کا ثبوت دیا تھا اس لئے یہ ہماری خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ فتح نگر میں وظیفہ یاب فوجیوں کی نو آبادی تیزی کے ساتھ قائم ہو رہی ہے ۔ تعلقہ جات بودھن و ناگا پور کی اراضی میں سے ۱۱۲۵ ایکر رقبہ اس نوآبادی کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے ۔ سابق فوجیوں کو بسانے کے قواعد مرتب ہوچکے ہیں اور جدید اصولوں پر ایک موضع کی تعمیر و تشکیل کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی ہے ۔ اس نوآبادی میں بسنے والوں کو تین ماہ تک کسی سرکاری مزرعہ میں زراعت کی تربیت حاصل کرنی ہوگی ۔ چنانچہ اس وقت ایسے متعدد اشخاص زیر تربیت ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ”آباد کار سپاہی ،، فتح نگر کو نظام ساگر کے لئے باعث فخر بنا دیں گے ۔

امکانات

نظام ساگر کے صنعتی امکانات کیا ہیں ؟ یقیناً غذا کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہئے ۔ اگر پانی سے قوت پیدا کی جائے تو یہ ایک زبردست معاشی کارنامہ ہوگا اور آبپاشی کو متاثر کئے بغیر اس سے غذا پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ حیدرآباد کے انجینیر، جنھوں نے بیرونی امداد کے بغیر نظام ساگر کے ذخیرہ آب اور نہروں کا نقشہ بنایا اور انہیں تعمیر کیا ، اب خزانہ آب کے قریب برقابی قوت کا ایک اسٹیشن تعمیر کرنے میں مصروف ہیں ۔ اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے سلسلہ میں کافی کام ہوچکا ہے ۔ یہاں جو مشین نصب کی جانے والی ہے اس سے (۱۲) ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا ہوسکے گی ۔ مقصد یہ ہے کہ اس پراجکٹ کے تحت جو علاقہ ہے اس کو صنعتی بنایا جائے اور تاروں کے ذریعہ بلدہ حیدرآباد کو بجلی پہونچائی جائے ۔ اس غرض کے لئے اس آبشار کو استعمال کیا جائے گا جو خاص نہر کے پہلے میل پر واقع ہے ۔

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ

نظام ساگر کا مستقبل نہایت شاندار ہے اور وہ ریاست کی معاشی ترقی اور اس کے باشندوں کی آسودگی اور خوش حالی میں نہایت اہم حصہ لے گا - ایک امریکی انجنیر نے کہا تھا - ” تہذیب و تمدن کی تاریخ آبپاشی کی ترقی و توسیع سے وابستہ رہی ہے اور جو زمینات غلہ پیدا کرنے کے قابل نہ تھیں وہ آبپاشی کے ذریعہ زراعتی اور صنعتی ترقی کے مراکز بن گئے ہیں اور اقوام کی معاشی زندگی پر گہرے اور دیرپا نقوش چھوڑے ہیں ،، - غالباً جس وقت اس انجنیر نے یہ الفاظ کہے اس کے ذہن میں نظام ساگر جیسے آبپاشی کے پراجکٹ تھے -

---

بسلسلہ صفحہ (۱۱)

گے جہاں محکمہ طبابت و صحت عامہ کی طرف سے قائم شدہ زچہ خانے موجود ہوں تاکہ ان مرکزوں اور زچہ خانوں میں ربط قائم رہے - جب یہ انجمن دیہی رقبوں میں زچہ خانوں کا انتظام کرنے کے قابل ہوجائے گی تو انہیں ہمیشہ کے لئے موجودہ مراکز بہبودی اطفال سے ملحق کردیا جائے گا - مجوزہ مراکز کے لئے مقامات کا انتخاب کرنے میں اس بات کا مناسب لحاظ رکھا جائے گا کہ یہ بڑے سے بڑے رقبہ اور زیادہ سے زیادہ آبادی کی ضروریات کو پورا کرسکیں - محکمہ طبابت و صحت عامہ کے قائم کئے ہوئے ایسے ہی مرکزوں سے اشتراک عمل کرنے کی ممکنہ کوشش کی جائے گی -

مالی پہلو

اندازہ کیا گیا ہے کہ تیسرے سال کے ختم پر انجمن امداد طبی برائے خواتین اطفال کا سرمایہ دس لاکھ سے کچھ زاید ہوگا - اس طرح اس کی سالانہ آمدنی (۳۰) ہزار روپے ہوگی اور سالانہ خرچ (۶۸) ہزار روپے سے کچھ زاید ہوگا - اس طرح اخراجات کے تقریباً نصف حصہ کی پابجائی حکومت کے عطیہ سے کی جاسکتی ہے اور مابقی مصارف کی تکمیل انجمن کو دوسرے ذرائع سے کرنی ہوگی -

دوسری اسکیم

دوسری اسکیم کے تحت ، جو تین سالہ بنیاد پر مرتب کی گئی ہے ، تجویز ہے کہ منتخب دیہی رقبوں میں ہرسال دس مراکز کے حساب سے تیس مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان قائم کئے جائیں - اس طرح ہر سال چار زچہ خانوں کے حساب سے ۱۲ زچہ خانوں کا انتظام کیا جائے گا جن میں سے ہر زچہ خانہ دس بستروں پر مشتمل ہوگا - یہ زچہ خانے ایسے رقبوں میں قائم کئے جائیں گے جہاں محکمہ طبابت وصحت عامہ کی طرف سے ایسی سہولتیں مہیا نہیں کی گئی ہیں -

ہر سال دس مراکز بہبودی اطفال کے قیام میں کوئی دشواری نہ ہوگی کیونکہ تربیت گاہ میں سالانہ ۱۲ ہلت وزیٹروں کو تربیت دی جائے گی - جہاں تک زچہ خانوں کا تعلق ہے پروگرام کے اس جزو کو خاتون طبی عہدہ داروں کے فقدان کی وجہ سے سر دست ملتوی رکھنا ہوگا -

ان دونوں اسکیموں کی مرتب کنندہ شہزادی نیلوفر نے سفارش فرمائی ہے کہ بہبودی اطفال و زچہ گان سے متعلق منظورہ اسکیمیں پیش کرنے والے مقامی اداروں (مجالس ضلع) اور انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کی ضلع واری شاخوں کو مالی امداد دی جائے تاکہ اس طرح مرکزی انجمن دیہی رقبوں کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکے - شہزادی صاحبہ کی تجویز ہے کہ منظورہ اسکیموں کے متوالی اخراجات کی پابجائی کے لئے ایسی امداد نصفا نصف کے اصول پر دی جا سکتی ہے - اس کی بدولت انجمن اپنے دائرہ عمل کو تمام ممالک محروسہ میں وسعت دے سکے گی -

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ

کریم نگر میں مصروفیات

ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے حال ہی میں ضلع کریم نگر کا دورہ فرمایا ۔ مجلس ضلع اور مقامی مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے ہز اکسلنسی نے یقین دلایا کہ ممالک محروسہ میں امکانی غذائی قلت سے نبٹنے کےلئے حکومت سرکارعالی تمام ضروری تدابیر اختیار کررہی ہے۔ آپ نے تمام فرقوں کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال دیں اور ان تدابیر کو روبہ عمل لانے میں حکومت کا ھاتھ بٹائیں جو صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر اختیار کی جارہی ہیں ۔

صدر اعظم بہادر کی مصروفیات میں مقامی مدرسہ " مشن ہاسپٹل " اور ویملواڑہ مندر کا معائنہ بھی شامل تھا ۔

ہز اکسلنسی کا پروگرام پولس کے ترتیب دئے ہوئے گارڈ آف آنر کے معائنہ سے شروع ہوا ۔ اس کے بعد آپ نے مقامی عہدہ داروں اور غیر سرکاری اصحاب کو ملاقات کا موقع دیا بعد میں آپ نے مجلس ضلع اور مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کو سماعت فرمایا اور ان کے جوابات دئے ۔

سپاسنامے

دونوں سپاسناموں میں نواب سر سعیدالملک بہادر کی ان گران قدر خدمات کو جو انہوں نے فلاح عامہ کی خاطر انجام دی ہیں سراہا گیا اور آپ کی اس دور اندیشانہ اور مدبرانہ حکمت عملی کو خراج تحسین ادا کیا گیا جس کی بدولت یہ ریاست جنگ کی وجہہ سے پیدا شدہ مشکلات پر قابو پاسکی ۔

مجلس ضلع کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں کریم نگر کی تاریخی ، زراعتی اور صنعتی اہمیت پر زور دیا گیا ۔ بتایا گیا کہ اس ضلع میں ماضی کی متعدد نشانیاں پائی جاتی ہیں ۔ زرعی اعتبار سے اس کا شمار تلنگانہ کے زرخیز علاقوں میں ہوتا ہے ۔ جہاں تک آبپاشی کا تعلق ہے اسے ممالک محروسہ کے تمام دیگر اضلاع پر فوقیت حاصل ہے۔ آبپاشی کی موجودہ سہولتوں کے علاوہ مزید تین پراجکٹ تعمیر کئے جارہے ہیں جن کا کام شروع ہوچکا ہے۔ ضلع کی خاص صنعتیں دستی پارچہ بافی چاندی کا کام اور کاغذ سازی ہیں۔

حکومت مقامی کی سرگرمیاں

مجلس ضلع کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے سپاسنامہ میں بتایا گیا کہ مجلس رفاہ عامہ کے کاموں پر اوسطاً (۷۰) ہزار روپے خرچ کرتی ہے۔ اس نے مواضعات میں ۸۶ چاوڑیاں، ۶۴ مسافر خانے اور چار مسافر بنگلے تعمیر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ آبنوشی کی ۲۳۶ باؤلیاں کھدوائی گئی ہیں ۔ تعلقہ منتھنی کے ان صحرائی رقبوں میں ، جہاں دور دور تک پینے کے لئے پانی نہیں ملتا ، باؤلیوں کی کھدائی کے لئے ایک وسیع اسکیم پر غور کیا جارہا ہے ۔ پانچ سالہ اسکیم کے تحت ۱۴۸۵۰۰ روپے کے صرفہ سے ۲۸ مدارسی عمارات

کی تکمیل ہوچکی ہے ۔ مزید ۱۳ عمارتوں کی تعمیر عنقریب شروع کی جائے گی ۔ سرسلہ، سلطان آباد، حضور آباد، اور پرکال میں ہسپتال کی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں اور ان اداروں کی نگہداشت مجلس ضلع کی آمدنی سے کی جارہی ہے۔

سپاسنامہ میں ٹاون ہال کی ضرورت پر زور دیا گیا اور ہزاکسلنسی سے استدعا کی گئی کہ اس کی تعمیر کی منظوری صادر فرمائی جائے ۔

سپاسنامہ کے آخر میں انتر گاؤں کو ایک جدید صنعتی شہر بنانے کی اسکیم کا ذکر کیا گیا اور صدر اعظم بہادر سے گذارش کی گئی کہ وہ اس اسکیم سے حاصل ہونے والے فوائد کے پیش نظر اس کو جلد روبہ عمل لانے کے لئے احکام جاری فرمائیں ۔

مجلس بلدیہ کا سپاسنامہ

مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں بتایا گیا کہ مجلس کی آمدنی سنہ ۱۳۵۳ف میں ۳۰۳۰۷ روپے تھی اور سنہ ۱۳۵۴ف میں یہ ۳۵۰۴۳ روپے تک بڑھ گئی ۔ اس اضافہ کے باوجود مجلس بلدیہ اپنے اخراجات کی بمشکل پابجائی کرسکتی ہے اور شہر کو ترقی دینے کے لئے اس کے پاس فاضل رقم نہیں ہے ۔

مجلس بلدیہ نے آبرسانی اور ڈرینیج کی ایک اسکیم اور ہسپتال اور زچہ خانہ کی توسیعی اسکیم شروع کی ہے ۔ پہلی اسکیم تکمیل کو پہونچ چکی ہے اور دوسری اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے حکومت سرکارعالی کی امداد کا انتظار ہے۔

سپاسنامہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ نظام آباد سے رام گنڈم واقع ضلع کریم نگر تک ریلوے لائن کی مجوزہ تعمیر کے سلسلہ میں سروے کا کام ہورہا ہے لیکن باشندگان کریم نگر کو یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ مستقر ضلع کو اس اسکیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے ۔ ہزاکسلنسی سے درخواست کی گئی کہ محکمہ ریلوے کو اس طرف متوجہ فرمایا جائے ۔

جواب

مجلس ضلع کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کے جواب میں نواب سر سعید الملک بہادر نے ترقیات کی ان اسکیموں کا ذکر کیا جو حکومت کے زیر غور ہیں اور فرمایا کہ یہ ضلع خوش قسمت ہے کہ وہ ان اسکیموں سے فائدہ اٹھائیگا ۔ اعظم آباد کی اسکیم کے نفاذ سے ملک کا یہ حصہ ایک اہم تجارتی اور صنعتی مرکز میں تبدیل ہوجائے گا۔

نئے محاصل کی ضرورت

مجلس ضلع کی کارگزاری پر اظہار طمانیت فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس پر مجلس کو مطمئن نہ ہونا چاہئے بلکہ دیہاتیوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے اپنی جدو جہد جاری رکھنی چاہئے ۔ نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ مجلس کے منتخب اراکین ضلع کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھائیں گے جو عوام کے نمایندوں کی حیثیت سے انہیں حاصل ہیں ۔ ہزاکسلنسی نے اعتراف فرمایا کہ جب تک مجلس کی آمدنی میں اضافہ نہ کیا جائے وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآنہیں ہوسکتی ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ضلع کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے نئے محاصل عاید کرکے ضروری رقمیں فراہم کی جائیں گی۔

آرایش شہر

مجلس بلدیہ کے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ شہر کی جدید اصولوں پر تعمیر و تشکیل کی جانی چاہئے ۔ نواب صاحب کو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ مجلس بلدیہ رفاہی امور کی طرف متوجہ ہے ۔ ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت کی ہمیشہ سے یہ حکمت عملی رہی ہے کہ ممالک محروسہ کے تمام اہم شہروں میں آبرسانی اور ڈرینیج کی اسکیموں اور دوا خانہ و زچہ خانہ کی اخراجات کی سبیل کے لئے ہمدرد آنہ غور کیا جائے ۔ آپ نے یقین دلایا کہ اگر مجلس بلدیہ ان جملہ ذرائع آمدنی سے جو اس کو جدید آئین کے لحاظ سے دئے گئے ہیں فائدہ اٹھانے کے بعد بھی اپنے اخراجات کی تکمیل کرنے کے قابل نہ رہے تو حکومت اس کو امداد دے گی ۔ ہسپتال کی تعمیر کے لئے جن مخیر حضرات نے

چندہ دیا وہ قابل ستایش ہیں - نواب صاحب نے فرمایا کہ سرکار کی جانب سے امداد منظور ہوچکی ہے تا کہ کام کا آغاز ہوسکے -

اس استدعا کا ذکر کرتے ہوئے کہ نظام آباد اور رام گنڈم کے درمیان مجوزہ ریلوے لائن مستقر پر سے گزرے ہزا کسلنسی نے فرمایا کہ یہ استدعا بالکل حق بجانب ہے اور وعدہ کیا کہ اس پر ہمدادانہ غور کیا جائے گا۔

جذبہ وفاداری

اس تقریب کے اختتام پر ہزا کسلنسی نے مقامی مدرسہ کا معائنہ فرمایا جہاں طلباء نے ایسے ترانے اور گیت گائے جن سے اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ ان کی عقیدت و وفاداری کا اظہار ہوتا تھا - ہزا کسلنسی نے خانوادۂ آصفی کے ساتھ طلباء کے اس جذبہ وفا داری پر اظہار خوشنودی فرمایا اور امید ظاہر کی تمام فرقوں کے لڑکے بھائیوں کی طرح بلا لحاظ مذہب و ملت زندگی بسر کریں گے - صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ بادشاہ کے ساتھ وفا داری ان کا مذہب ہونا چاہئے -

ہزا کسلنسی نے مدرسہ کو پانچ سو روپے کی رقم اس غرض سے عطا فرمائی کہ لڑکوں کو ایک مختصر سے تفریحی سفر پر باہر بھیجا جائے -

ہسپتال کو عطیہ

اس کے بعد ہزا کسلنسی نے "مشن ہاسپٹل" کا معائنہ فرمایا جہاں ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر نے ایک سپاس نامہ پیش کیا - سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے نواب صاحب نے ہسپتال کے کام پر اظہار پسندیدگی کیا اور ایک ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا -

جمی کنٹہ کا دورہ

بعد میں ہزا کسلنسی قصبہ جمی کنٹہ میں تشریف لے گئے جہاں باشندوں اور کارخانہ داروں کی طرف سے ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا گیا - سپاسنامہ میں ہزا کسلنسی سے استدعا کی گئی کہ جمی کنٹہ تا تاڑکل راست سڑک کی تعمیر کے احکام جاری فرمائے جائیں کیونکہ اول الذکر ایک اہم تجارتی مرکز ہے - صدر اعظم بہادر سے یہ بھی گذارش کی گئی کہ اس قصبہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایک اعلی درجہ کے دوا خانہ اور ایک مدرسہ وسطانیہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی جائے -

سپاسنامہ کے جواب میں ہزا کسلنسی نے فرمایا کہ حکومت سرکار عالی ہر اس تحریک کا خیر مقدم کرنے کے لئے فراخ حوصلگی کے ساتھ آمادہ رہتی ہے جو عوام کی بہبودی پر منتج ہو - اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ تنظیم ما بعد جنگ کے منصوبوں کو بروئے کار لاتے " وقت مجلس کی ضروریات کا مناسب لحاظ نہ رکھا جائے -

جمی کنٹہ سے واپسی پر ہزا کسلنسی کریم نگر کلب میں تشریف لے گئے جسے آپ نے چھ ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا -

مندر کا معائنہ

دوسرے دن ہزا کسلنسی نے قصبہ ویملواڑہ کے مشہور مندر کا معائنہ فرمایا - اس مندر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے احاطہ میں ایک مسلمان بزرگ کا چلہ ہے جس کا ہندو اور مسلمان دونوں احترام کرتے ہیں - یہ ان خوش گوار تعلقات کا زندہ ثبوت ہے جو ممالک محروسہ میں ان دونوں بڑے فرقوں کے درمیان ہمیشہ سے رہے ہیں - اس مندر کے ارباب مقتدر نے نے ہزا کسلنسی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کا آپ نے مناسب جواب عنایت فرمایا - سپاسنامہ میں شاہ ذیجاہ اور خانوادہ آصفی کے ساتھ گہری عقیدت اور وفا داری کا اظہار کیا گیا اور تمام مذہبی معاملات میں شاہان آصفی اور ان کی حکومت کی روایتی روا داری کو خراج تحسین ادا کیا گیا -

حیدرآباد میں کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ

قانون مالگزاری اراضی میں ترمیم

جاگیری نظم و نسق کی اصلاح

ریاست حیدر آباد میں کاشتکار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اس لئے اس کے جائز مفادات کی حفاظت کرنے اور انہیں آگے بڑھانے کے معنی بہ حیثیت مجموعی ریاست کے باشندوں کی عام حالت کی اصلاح کے ہیں ۔ حکومت سرکارعالی کو اس اہم حقیقت کا کامل احساس ہے۔ اس لئے اس کی ہمیشہ سے یہ حکمت عملی رہی ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جو کاشتکاروں کی خوش حالی اور ترقی کے لئے ممدو معاون ہوں ۔ اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو زرعی قوانین نافذ کرکے حل کیاجارہا ہے۔ اس سلسلہ میں جو تازہ قدم اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کاشتکاروں کی ایک اہم جماعت کے حقوق کی حفاظت کے لئے قانون مالگزاری اراضی میں ترمیم کی گئی ہے۔ مرممہ قانون کے دائرہ اثر کو وسعت دی گئی ہے تاکہ جاگیروں کو بھی اس میں شامل کیاجائے اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ جاگیروں کے آسامیان شکمی انہیں حقوق اور مراعات کے مستحق ہوں گے جو دیوانی علاقہ کے آسامیان شکمی کو حاصل ہیں ۔

سنہ ۱۳۴۷ف میں حکومت سرکار عالی نے ریاست میں پٹہ داروں کے حالات کی تحقیقات کرنے اور ان کی امداد کے لئے سفارشات پیش کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کی کوششیں قانون آسامیان شکمی کی صورت میں بار آور ہوئیں ۔

اس قانون کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی ۔ اس سے ممالک محروسہ میں زرعی قوانین کی ایک اہم کمی پوری ہوئی ہے۔ اس کے تحت آسامیان شکمی کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یعنی محفوظ آسامیان شکمی اور دوسرے آسامیان شکمی ۔ اس قانون کے دوسرے باب میں محفوظ آسامیان شکمی کے ان مخصوص حقوق اور ذمہ داریوں کی صراحت کی گئی ہے جن کا اطلاق دوسرے آسامیان شکمی پر نہیں ہوتا ۔ محفوظ آسامی شکمی ایک ایسا شخص ہے جو یکم آذر سنہ ۱۳۴۸ف سے عین ماقبل کم ازکم چھ سال تک کسی زمین پر بہ حیثیت آسامی شکمی قابض رہا ہو اور اس مدت میں اس نے ایسی زمین پر بذات خود کاشت کی ہو۔ جو آسامی شکمی یکم تیر سنہ ۱۳۴۷ف سے عین ماقبل کم ازکم چھ سال تک مسلسل کسی زمین پر قابض رہا ہو مگر تاریخ مذکور پر یا اس کے بعد ایسی زمین سے بے دخل کردیا گیا ہو تو محفوظ آسامی شکمی متصور ہوگا بشرطیکہ اس نے اس مدت میں ایسی زمین پر بذات خود کاشت کی ہو۔ جو آسامیان شکمی ان شرائط کو پورا نہیں کرتے ان کا شمار محفوظ آسامیان شکمی میں نہیں ہے اوران کے حقوق کی صراحت اس قانون کے تیسرے باب میں کی گئی ہے

آسامیوں کے حقوق

کسی محفوظ آسامی شکمی کو اراضی سے اوس وقت تک بے دخل نہیں کیا جاسکتا جب تک وہ واجب الادا زرلگان ادا کرتا رہے اور زمین کو کوئی مستقل نقصان نہ پہونچائے اور جب تک قابض اراضی کو بذات خود کاشت کرنے یا غیر زراعتی اغراض کے لئے زمین کی ضرورت نہ ہو ۔ اس قانون میں اصطلاح ''بذات خود کاشت کرنے ،، کی تعریف کا غور سے مطالعہ کیا جانا ضروری ہے ۔کسی محفوظ آسامی شکمی کی طرف سے واجب الادا زر لگان سے وہ زر لگان مراد ہے جو اس کے اور مالک اراضی کے درمیان طے پایا ہو یا ایسے معاہدہ کی عدم موجودگی میں مقامی رواج کے لحاظ سے واجب الادا ہو ۔ اگر ایسا معاہدہ یا رواج نہ ہو یا ایسے معاہدہ یا رواج کے لحاظ سے واجب الادا زر لگان کی واجبیت کے بارے میں کوئی نزاع ہو تو آسامی شکمی کی طرف سے اداشدنی واجبی زر لگان کا تعین قانون کے دفعہ ۱۳ کے تحت تحصیلدار متعلقہ کی طرف سے کیا جائے گا ۔ اس کا مرافعہ تعلقدار کے پاس ہوسکے گا ۔ دفعہ ۱۲ کا مقصد

یہ ہے کہ آسامی شکمی کو طمانیت دے کر اور قابض اراضی کے جائز حقوق کی نگہداشت کرکے قولدار اور قابض اراضی کے درمیان توازن قائم رکھا جائے۔

مزیدمظالم ممکن نہیں

اس قانون کے دفعات قابض اراضی کے لئے نقصان رساں نہیں ہیں۔ البتہ ان کے تحت اسے اپنے صوابدید پر آسامی شکمی کو بے دخل کرنے کا آزادانہ حق حاصل نہیں رہتا۔ یہ قانون اسے قولدار پر مظالم ڈھانے کے حق سے محروم کردیتا ہے کیونکہ قولدار کو اپنی مقبوضہ زمین کی نسبت طمانیت حاصل ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اسے ترقی دے سکے اور بہتر طریقہ پر کاشت کرسکے۔ قابض اراضی کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ آسامی شکمی زمین پر صرف اسی وقت تک قابض رہ سکتا ہے جب تک وہ زرلگان ادا کرتا رہے اور قابض اراضی کو اس کا اختیار ہے کہ اگر اسے بذات خود کاشت کرنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے تو وہ ایک سال کی تحریری اطلاع دیکر اور ان ترقیات کا معاوضہ ادا کرکے جو اس زمین پر کی گئی ہیں آسامی شکمی کی حقیت کو ختم کرے۔ اس قانون میں آسامیان شکمی کی حفاظت اس طرح کی گئی ہے کہ اگر وہ مذکورہ اغراض میں سے کسی غرض کی بناء پر بے دخل کردئے جائیں تو انہیں وہ رقم واپس مل سکتی ہے جو زمین کو ترقی دینے کے لئے خرچ کی گئی ہو۔

ناجائز محاصل کا امتناع

اس قانون کے تیسرے باب میں آسامیان شکمی سے متعلق عام احکام درج ہیں۔ قابض اراضی کو بجز اس زرلگان کے جو ایسی اراضی کی بابت قانوناً واجب الادا ہو کوئی اور پٹی یا محصول یا خدمت عاید کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اس دفعہ کی خلاف ورزی کی صورت میں سزائے جرمانہ دی جائے گی جس کی مقدار ۵۰۰ روپے تک ہوسکے گی۔ خراب موسم میں زر لگان کی برآئندگی یا معافی کا بھی انتظام کیا گیا ہے تاکہ محفوظ آسامیان شکمی کامل زرلگان کی ادائی کے لئے پریشان نہ کئے جائیں یا بصورت عدم ادائی اراضی سے بے دخل نہ کردئے جائیں۔ ایسی شرط اگر چہ ذرا معتدل صورت میں قانون مالگزاری اراضی میں پہلے سے موجود تھی لیکن اب قانون آسامیان شکمی میں اس کو زیادہ سخت بنادیا گیا ہے۔

دس سالہ مدت

جو آسامیان شکمی محفوظ آسامی شکمی کے تحت نہ آئے ہوں ان کے لئے پٹہ کی مدت کم سے کم دس سال رکھی گئی ہے۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ کم سے کم دس سال تک انہیں طمانیت حاصل رہے گی۔

دفعہ ۱۲ کے تحت واجبی زرلگان مقرر کرنے کا اختیار صرف اسی صورت میں استعمال کیا جاسکے گا جب کہ کوئی محفوظ آسامی شکمی فریق ہو۔ دوسرے آسامیان شکمی کے معاملہ میں فریقین کو حسب مرضی زر لگان مقرر کرنے کی آزادی ہے۔ تاہم اس قانون کی دفعہ ۱۰ کی روسے حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ ان اراضی کے لئے آسامیان شکمی کی طرف سے واجب الادا زر لگان کی انتہائی شرح کا تعین کرے جو ایسے رقبوں میں واقع ہوں جن کی صراحت سرکاری اعلانات میں کی گئی ہو۔ کوئی قابض اراضی مجاز نہ ہوگا کہ وہ کسی ایسے رقبہ میں آسامی شکمی سے اراضی کی بابت اس شرح سے زاید لگان وصول کرے جو اعلان مذکور میں ایسے رقبہ جات کی اراضی کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

درختوں کا معاوضہ

اس قانون کے نفاذ کے بعد سے محفوظ آسامی اپنی حقیت جاری رہنے تک اپنے لگائے ہوئے درختوں کی لکڑی اور دوسری پیداوار سے استفادہ کرنے کا مستحق ہوگا حقیت ختم ہوجانے پر وہ دفعہ ۱۸ کے تحت معاوضہ کا مستحق ہوگا چاہے ایسے درخت قابض اراضی کی رضامندی سے لگائے گئے ہوں یا رضامندی کے بغیر۔ لیکن اس قانون کے نفاذ سے پہلے لگائے ہوئے درختوں کی حد تک وہ ان حقوق سے صرف اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکے گا جب کہ یہ درخت قابض اراضی کی رضامندی سے لگائے گئے ہوں۔ اسی طرح ایسا آسامی شکمی جو محفوظ آسامی شکمی نہیں ہے ان حقوق کا اسی وقت مستحق

ملاحظہ ہو صفحہ (۳۲)

کامیابی کا راز تعاون عمل میں پوشیدہ ہے

سکندر آباد ٹریڈ ایسوسی ایشن کے عشائیہ مین صدر اعظم بہادر کی تقریر

سکندر آباد ٹریڈ ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے متحدہ اقدام اور مشترکہ جدوجہد کی افادیت پر زور دیا ۔ آپ نے آصف جاہی حکومت کے دائرہ اختیار میں واپس آنے پر باشندگان سکندرآباد کا خیرمقدم کیا اور فرمایا کہ اس کی وجہ سے ان کے لئے زیادہ وسیع میدان عمل کھل جائے گا ۔ نواب صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ اعلی حضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کی خوش حالی سے بڑھکر کوئی چیز عزیز نہیں ہے ۔

استرداد سکندرآباد کا ذکر کرتے ہوئے ہزاکسلنسی نے اعتراف فرمایا کہ پچھلے ڈیڑھ سو سال میں برطانوی نظم ونسق کے تحت اس شہر نے بڑی ترقی کی ہے ۔ یہ ترقی اسی گہری دلچسپی کا نتیجہ تھی جو برطانوی رزیڈنٹ متعینہ حیدرآباد یکے بعد دیگرے لیتے رہے ہیں ۔ نہ صرف سکندرآباد بلکہ حیدرآباد کی تاریخ میں بھی آنریبل سر آرتھر لوتھیان کا نام اس ریاست اور اس کے باشندوں کے ایک عظیم دوست کی حیثیت سے عرصہ دراز تک یاد رکھا جائے گا ۔ ان کی امداد کے بغیر استرداد کبھی ممکن نہ ہوسکتا تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت ہند نے استرداد سکندرآباد کے ذریعہ اس معاملہ میں اپنے خلوص کو ثابت کردیا ہے (اگر اس کے لئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت تھی) کہ وہ " یار وفا دار " کی چپہ بھر زمین بھی اپنے قبضہ میں رکھنا نہیں چاہتی اور اگر رکھے گی بھی تو صرف اس وقت تک جب تک کہ اس خطہ زمین کی اس مقصد کے لئے ضرورت ہو جس کے لئے وہ تفویض کیا گیا تھا ۔

بے مثل اعزاز

اعلی حضرت بندگان عالی کو " رائل وکٹوریِن چین " کا بے مثل اعزاز ملنے پر جن خیالات کا اظہار کیا گیا ان کا ذکر کرتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ " ان سے شاہ ذیجاہ کے ساتھ انجمن کی عقیدت و وفا داری کا اظہار ہوتا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلا سکتا ہو کہ فرمانروائے حیدرآباد و برار کو بلا لحاظ مذہب و ملت اپنی رعایا کی خوش حالی سے بڑھکر اور کوئی چیز عزیز نہیں ہے ۔ شاہ ذیجاہ کی یہ دلی تمنا ہے کہ آپ کو اتحاد اور ہم آہنگی کے ساتھ کام کرکے کامیابی کے مدارج طے کرتا ہوا دیکھیں ۔ "

کامیابی کی شرطیں

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ کامیابی کے حصول کے لئے چند اہم باتوں کی ضرورت ہے ۔ موجودہ زمانے میں تنظیم کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا ۔ یہ تعاون عمل اور بقائے اصلاح کا زمانہ ہے ۔ اس لئے اگر آپ اپنے وجود کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو منظم ہو جانا اور مل جل کر کام کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہئے ۔

استر داد کے بعد

استرداد کے بعد اب باشندگان سکندرآباد کے لئے زیادہ وسیع میدان عمل ہاتھ آگیا ہے ۔ ہزاکسلنسی نے امید ظاہر کی کہ اس سے ان کی آئندہ خوش حالی میں اضافہ ہوگا ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مختلف تجارتی ادارے اپنی ایک متحدہ جماعت بنائیں جو ان کی سرگرمیوں میں ربط و ہم آہنگی پیدا کرسکے تو

وہ تعاون عمل کے ذریعہ ایسی طاقت حاصل کریں گے جو ان کے مستقبل کی ضامن ہوگی ۔ حیدرآباد میں اعلی درجہ کے صنعت کار ، بڑے تجار اور روشن خیال بنکر موجود ھیں ۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ متحد ہوکر ممالک محروسہ کے مستقبل کی تعمیر میں ممتاز حصہ نہ لیں ۔

حکومت مشورہ کا خیر مقدم کرے گی

حکومت کے عام نظم و نسق ، مقامی اداروں اورمقننہ میں نمائندگی سے متعلق مطالبہ کے بارےمیں ھزاکسلنسی نے فرمایاکہ ایسی نمائندگی ریاست کی دستوری اصلاحات میں پہلے سے حاصل ہے ۔ غالباً آپ یہ بھی جانتے ھیں کہ اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر حکومت متعدد آئینی مشاورتی مجالس قائم کرچکی ہے جن کے سیاسی ، معاشرتی ،تجارتی اورصنعتی شعبوں میں پبلک کارکنوں کو شریک کیا گیا ہے ۔ ھزاکسلنسی نے یہ امید ظاھر کی کہ محکمہ تجارت و صنعت وحرفت اس بات کا بندوبست کرےگاکہ انجمن اپنے مناسب حصہ سے محروم نہ رہے ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہےوہ مختلف مفادات کی نمائندگی کرنے والی ذمہ دار جماعتوں کے مشوروں کا خیرمقدم کرنے کےلئے ھمیشہ تیار ہے ۔ ھزاکسلنسی نے بتایاکہ آپ نے تجارتی ملازمین سے متعلق مسودہ قانون کے بارے میں ایوان تجارت کی رائے دریافت فرمائی ہے ۔

اجتماعی دانشمندی

ھزاکسلنسی نے انجمن کو یاد دلایاکہ اب تجارت وصنعت وحرفت کا پیشہ ہمارے آباو اجداد کے زمانہ کےمقابلہ میں بہت زیادہ پیچیدہ ہوگیا ہے ۔ انہوں نے اراکین انجمن کو مشورہ دیاکہ وہ اپنے میں سے بہترین شخص کاانتخاب کریں اور اسے قیادت اور رہنمائی کا موقع دیں ۔ دانشمند اور تجربہ کار قائد کےتحت ان کی مجموعی دانشمندی انہیں ان حملوں سےمحفوظ رکھے گی جوان پرمختلف سمتوں سے کئے جائیں گے۔

اشتراک عمل کے لئے اظہار تشکر

غذائی صورت‌حال کا مقابلہ کرنےمیں انجمن نےاشتراک عمل کا جو پیش کش دیا ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوے ھزاکسلنسی نے فرمایا :— ”آپ نے ملک کی انتہائی نازک غذائی صورت حال کو حل کرنے میں اپنے تعاون عمل کا جو یقین دلایا ہے میں اس کےلئے آپ کا ممنون ہوں ۔ یہ صورت حال اتنی نازک ہوگئی ہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑی سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس بات پر متفق ھیں کہ اسے سیاسیات کی بساط پر شطرنج کے مہرہ کی طرح استعمال نہ کیاجائے ۔ سبھوں نے مرکزی حکومت کےساتھ اشتراک عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ہے آپ کا تعاون عمل ھمیں حاصل ہوگا ۔ حکومت سرکارعالی صورت حال سے نبٹنے کے لئے تمام جماعتوں اور سیاسی لیڈروں کی تائید حاصل کرنا چاہتی ہے اور میرے معزز شریک کار صدر المہام اغذیہ مختلف مکاتب خیال کے قائدین سے ربط پیدا کرنے کے آرزو مند ھیں ۔ غذائی اجناس کی حمل و نقل ، ان کی قیمتوں اور درآمد و برآمد پر نگرانی قائم رکھنے کی مختلف تدابیر سے آپ کا کاروبار کافی متاثر ہوا ہے ۔ میں اس سے باخبر ہوں اور اگر حکومت کو باشندگان حیدرآباد کے وسیع تر مفادات کی خاطر یہ تدابیر اختیار کرنی پڑیں تو اس کے یہ معنی نہیں ھیں کہ ھم تجارت پیشہ طبقہ اوراسکے احساسات سے غافل ھیں ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صورت حال نے ھمیں مجبور کردیا اور مصیبت سے بچنے کےلئے ھمیں نگرانی قائم کرنی پڑی ۔“

تجارتی وفود

ھزاکسلنسی کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ اس انجمن نے بیرونی ممالک کو تجارتی وفود بھیجنے سے متعلق حکومت کے ارادے کا خیر مقدم کیا ہے ۔ بعض وجوہ کی بناء پرابھی تک یہ وفود نہیں بھیجے جاسکے ۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ حیدرآباد اور انگلستان کے صنعت کاروں کے درمیان روابط پیدا کرنے کےلئے ایک وفد جلد روانہ کیاجائےگا۔

تجاویز

انجمن نے حیدرآباد اورسکندرآباد کی آئندہ ترقی کےلئے

جو تجاویز پیش کی ھیں ان کے متعلق ھزاکسلنسی نے اس وقت تک کوئی رائے ظاھر کرنے سے معذرت چاھی جب تک آپ متعلقہ محکموں سے مشورہ نہ کرلیں ۔ تاھم آپ نے اتفاق فرمایا کہ حکومت کو شہر سکندرآباد کی توسیع ، ھسپتال کی توسیع و ترقی اور ٹاؤن ھال کی تعمیر سے متعلق مسائل پر فوری توجہ کرنی چاھئے ۔ آپ نے یہ امید ظاھر کی ان امور کے بارے میں مستقبل قریب میں حکومت کی رائے ظاھر کی جائے گی ۔

ریاست میں بنک کاری کی حوصلہ افزائی

تجارتی مراکز میں اسٹیٹ بنک کی شاخوں کا قیام

مزید توسیع کی تجاویز

حیدر آباد اسٹیٹ بنک کو قائم ہوکر چار سال کا عرصہ ہوا ۔ اس مختصر سی مدت میں اس نے ریاست کے بنک کاری کے نظام میں مرکزی حیثیت حاصل کرلی ہے اور بنک کاری کی سرگرمیوں میں توسیع کا باعث ثابت ہوا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے صنعتی اور تجارتی اداروں اور کاروباری اشخاص کیلئے بنک کاری کی زاید سہولتیں فراہم ہوگئی ہیں ۔

توسیع

اسٹیٹ بنک اپنے مابعد جنگ توسیعی لائحہ عمل کو بروئے کار لانا شروع کرچکا ہے ۔اس کی شاخوں کی مجموعی تعداد (حیدر آباد کے صدر دفتر کے علاوہ) ۱۹ ہے۔ ریاست میں اور بیرون ریاست اس کی نئی شاخیں کھولنے کا مسئلہ سردست زیر غور ہے تاکہ ریاست کی کاروباری ضروریات کی تکمیل ہوسکے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ حوصلہ مندمنصوبے مستقبل قریب میں عملی صورت اختیار کریں گے ۔

اطمینان بخش کام

اسٹیٹ بنک کی تمام شاخوں پر اعلی تربیت یافتہ ملکی اشخاص متعین ہیں ۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ وہ اپنے فرائض کو جن میں بعض مقاموں پر خزانہ کا کام بھی شامل بہ احسن الوجوہ انجام دیرہے ہیں ۔

امن و خوش حال کا دور

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے حصہ داروں کا چوتھا جلسہ عام حال ہی میں آنریبل مسٹر زاھد حسین صدرالمہام فینانس سرکار عالی کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ آپ نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ ف اس لحاظ سے یادگار رہےگا کہ اس سال مشرق اور مغرب دونوں جگہ اتحادی افواج کو فتح اور جارحانہ قوتوں کو کامل شکست ہوئی ۔ اب ہم امن اور خوشحالی کے ایک طویل دور کی توقع رکھ سکتے ہیں ۔ صدرالمہام فینانس نے یہ بھی فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ہوچکی ہے تاہم اس کی وجہ سے پیدا شدہ معاشی مشکلات کافی طویل عرصہ تک باقی رہیں گی ۔ اس کا امکان ہے کہ حکومت نے ضروری اشیاء کی منتقلی ، تقسیم اور قیمتوں پر نگرانی قائم رکھنے کےلئے جو مختلف تدابیر اختیار کی ہیں وہ فی الحال جاری رکھی جائیں ۔ حکومت حیدر آباد صورت حال کا گہری نظر سے مطالعہ کر رہی ہے تاکہ حالات کے بہتر ہوتے ہی نگرانی کے احکام اٹھادئے جائیں یا ان میں کمی کردی جائے ۔

نگرانی کے احکام

مسٹر زاھد حسین نے بتایا کہ کثیر جنگی اخراجات اور تجارت اورصنعت و حرفت کی ترقی کی وجہ سے دوران سال میں بنک کاری کے نظام میں کافی توسیع ہوئی ہے ۔ نامناسب رجحانات کو روکنے کی غرض سے حکومت سرکار عالی نے سرمایہ اور دوسرے امور پر اپنی نگرانی قائم رکھی حکومت ہند نے مرکزی اسمبلی کے پچھلے موازنہ کے اجلاس میں

بنک کاری سے متعلق ایک قانون بغرض منظوری پیش کیا تھا ۔ اس قانون کا مقصد اس بات کا تیقن کرنا تھا کہ بنک صحیح بنیادوں پر قائم کئے جاتے ہیں اور ان کا کاروبار صحیح اصولوں پر چلایا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جس مسودہ قانون پر مرکزی اسمبلی نے اپنے سابقہ اجلاس میں غور کیا وہ موجودہ اجلاس میں زیر بحث آئے گا ۔ حکومت سرکارعالی اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب کارروائی کرنے کی ضرورت سے پوری طرح باخبر ہے ۔

توسیع کی تجاویز

صدرالمہام فینانس نے اس بات پر اظہار مسرت فرمایا کہ حیدرآباد اسٹیٹ بنک اب مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے ۔ اگر چہ مختلف وجوہ کی بناء پر اس کی توسیع اتنی نہیں ہوئی ہے جتنی کہ توقع کی جاسکتی تھی ۔ غالباً یہ چیزفائدہ سے خالی نہیں رہی ۔ ”ہمارے بنک کی طرح کسی ادارے کے ابتدائی سال اس کے نظام اور کاروبار میں توسیع کی بجائے اس کے موقف کے استحکام میں صرف ہوں تو زیادہ مفید نتائج بر آمد ہوتے ہیں ۔ اب جب کہ یہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے اور تجربہ کار عملہ بھی موجود ہے اس کی توسیع زیادہ یقین اور اعتماد کے ساتھ عمل میں لائی جاسکتی ہے ۔ نظماء توسیع کی ضرورت سے واقف ہیں اوراس مقصد کے تکمیل کے لئے مناسب تدابیر اختیار کررہے ہیں ۔ اب جبکہ ہم مابعد جنگ دور میں داخل ہوچکے ہیں ایسی تدابیر ضروری ہیں ۔ اس بنک کو اپنا موقف اس قدرمضبوط بنانا چاہئے کہ وہ ان مابعد جنگ سرگرمیوں میں پوراپورا حصہ لے سکے جو حکومت کے پیش نظر ہیں ۔“

گوشوارہ

گوشوارہ آمدنی و خرچ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر زاهد حسین نے فرمایا کہ امانتوں میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں کافی اضافہ ہوا ۔ گزشتہ سال امانتوں کی مقدار ۵۶۵۵۵۳۴ روپے تھی ۔ لیکن اس سال یہ مقدار ۱ - ۰ - ۹۵۳۵۱۳۵۳ روپے ہو گئی ہے ۔ ۳۰ - آبان سنہ ۱۳۵۴ف کو کھاتوں کی تعداد ۳۸۰۸ تھی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال ۲۳۴۳ کھاتے تھے ۔ اس سال خام آمدنی ۷-۱۴-۹۰۸۶۰۶ روپے رہی ۔ اس کے برخلاف سنہ ۱۳۵۳ف میں خام آمدنی کی مقدار ۴ - ۱۱ - ۶۳۶۸۳۲ روپے تھی ۔ اس سال ۵ - ۱ - ۳۸۷۲۹۴ روپے خالص آمدنی ہوئی ۔ گزشتہ سال اس کی مقدار ۷ - ۳ - ۲۹۲۲۱۱ روپے تھی ۔ عملہ میں اضافہ اور شاخوں کے قیام کے لئے زاید اخراجات برداشت کرنے پڑے ۔ لیکن تمام اخراجات کی پابجائی اور ۳ فیصد منافع کی تقسیم کے باوجود مزید ۱۳۵۰۰۰ روپے مد محفوظ میں جمع کئے جاسکے ۔

دوسری طرف پیشگی ادائیوں میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں سرکاری قرضہ کی اجرائی کے وقت نافذکردہ خصوصی اسکیم قرضہ جات کے تحت سرکاری تمسکات کی کفالت پر دے جانے والے قرضوں میں کمی کے باوجود سابقہ معیار قائم رکھا گیا ۔ دوران سال میں یہ تمام قرضے ادا کردئے گئے ۔

منافع پر لگائی ہوئی رقمیں

بنک کی منافع پر لگائی ہوئی رقمیں ۱۹۱۲۳۴۰۰ روپے سے بڑھکر ۳۳۱۶۵۱۵۰ روپے ہوگئیں ۔ متفرقات میں ایک اہم مد ۱۱۷۵۳۵ روپے کی وہ رقم ہے جو حکم لازمی پس اندازی کے تحت حکومت کے پاس بطور امانت جمع کی گئی ہے ۔

منافع

جلسہ نے متفقہ طور پر گوشوارہ آمدنی و خرچ اور نفع و نقصان کے تختہ کو منظور کرتے ہوئے تین فی صد سالانہ کے منافع کا اعلان کیا ۔

چھوٹی صنعتوں کا احیاء

صدرالمہام تجارت و حرفت نے صنعتی مراکز کا معائنہ فرمایا

ممالک محروسہ سرکارعالی قدرتی وسائل سے مالا مال اور صنعتی ترقی کے زبردست امکانات کا حامل ہے۔ صنعتی توسیع سے متعلق اپنی حکمت عملی کی پیش رفت میں حکومت حیدرآباد چھوٹی اور بڑی دونوں صنعتوں کو ممکنہ امداد دیتی رہی ہے اور اس طرح ریاست میں صنعتی ترقی کے لئے تمام ممکن الحصول وسائل سے استفادہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی رہی ہے۔

بڑی صنعتوں کی ترقی کو چھوٹی یا گھریلو صنعتوں کی ترقی میں حائل ہونے نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر انہیں ریاست میں ایک نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ ریاست کی صنعتی حکمت عملی کے مناسب اور معقول ہونے کا ثبوت اس واقعہ سے بھی ملتا ہے کہ بڑی صنعتوں میں حکومت کے لگائے ہوئے سرمایہ پر جو منافع مل رہا ہے اسے جزوی طور پر چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

صنعتوں کے متعلق شخصی طور پر معلومات حاصل کرنے ورمقامی کاریگریوں اورصناعوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدرالمہام تجارت و حرفت سرکارعالی ضلع نلگنڈہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے متعدد صنعتی مراکز کا معائنہ فرمایا۔

بھونگیر کا دورہ

نواب لیاقت جنگ بہادر کا پروگرام بھونگیر کے دورہ سے شروع ہوا۔ جہاں عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ایک چھوٹا ساشہر ہونے کے باوجود بھونگیر دستی پارچہ بافی اور شیشہ سازی کی صنعتوں کے لئے مشہور ہے۔ وہاں دوکارخانے ہیں جن میں ریشمی کپڑا، چوڑیاں اورشیشہ کی دوسری چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ نواب صاحب کویہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ ”یونین گلاس ورکس،، میں اعلی درجہ کی چوڑیاں تیار کی جارہی ہیں۔ وہ مقامی طور پر تیارشدہ لیسوں کی نفاست سے بھی متاثر ہوئے۔ انہوں نے اس امر سے دلچسپی کا اظہار کیا کہ تیرہ سال کی عمر کے ایک لڑکے کوروزانہ ڈھائی روپیہ اجرت ملتی ہے۔ انہوں نے اس لڑکے سے دریافت فرمایا کہ وہ اپنی آمدنی کس طرح خرچ کرتا ہے۔ لڑکے نے فوری جواب

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام تجارت و حرفت سرکارعالی۔

دیا کہ اس سے خاندانی قرضہ ادا کیا جارہا ہے ۔

بھونگیر میں سپاس نامہ کی پیش کشی

مقامی صناعوں کے طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آنریبل صدر المہام بہادر تجارت و حرفت نے فرمایا ۔" میری عین تمنا ہے کہ میں اپنے ہم وطن بھائیوں کے معیار زندگی کو بلند ہوتا ہوا دیکھوں اور صنعت کی طرف ان کو رجوع ہوتا ہوا پاؤں ۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ آپ کی مشکلات کو معلوم کروں اور انہیں حل کروں ۔"نواب صاحب نے حاضر ین کو مشورہ دیا کہ وہ صنعتوں کی ترقی میں زیادہ دلچسپی لیں اور اسی طرح اپنے شاہ ذیجاہ کی خوشنودی حاصل کریں جنہیں ریاست کی صنعتی ترقی سے گہرا تعلق خاطر ہے ۔ نواب صاحب نے نوجوانوں میں سرکاری ملازمت کو اختیار کرنے کے رجحان کی مذمت کی اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں صنعتی پیشے اختیار کریں ۔ آخر میں صدرالمہام بہادر نے فرمایا کہ حیدر آباد بعض امتیازی تہذیبی خصوصیات کا حامل ہے جو ریاست میں پائے جانے والے فرقہ واری اتحاد اور مذہبی روا داری کی بنیاد ہیں ۔ یہ خصوصیات اس قدر نمایاں ہیں کہ حیدر آباد کی سرسری سیاحت کرنے والا بھی انہیں محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ نے اعلی حضرت بندگان عالی کی تمام رعایا سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنی اس عظیم الشان میراث کو محفوظ رکھے ۔

سریا پیٹھ کا دورہ

سریا پیٹھ جاتے ہوئے آنریبل صدرالمہام تجارت نے کچھ دیر کے لئے کاجل گوڑم اور پانی گیری میں قیام فرمایا۔ پانی گیری میں آپ نے محکمہ آثار قدیمہ کی کھدوائیوں اور حالیہ انکشافات کا معائنہ فرمایا ۔ سریا پیٹھ میں محکمہ امداد باھمی کی سرگرمیاں نواب صاحب کے لئے جاذب توجہ ثابت ہوئیں ۔ پارچہ بافی کی مقامی گرنیوں کا معائنہ کرنے کے بعد آپ نے سریا پیٹھ میں ایک بڑے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود اور آرام و آسایش کا کس قدر خیال ہے ۔ اسی کے پیش نظر حکومت کی انتظامی مشنری کو مکمل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ اگر مقامی عہدہ دار رعایا کی جائز شکائتوں کو رفع کرنے یا ان کے مفادات کی حفاظت کرنے میں ناکام رہیں تو اسے اعلی عہدہ داروں کے پاس رجوع ہونا چاهئے اور اہل غرض اشخاص کے ہاتھوں میں آلہ کار بننے کی بجائے ان عہدہ داروں کے سامنے اپنی دشواریوں کی وضاحت کرنی چاهئے ۔ اپنی شکایتوں کے ارتفاع کے لئے کوئی کارروائی کرنے سے پہلے انہیں دوست اور دشمن کو پہچاننے میں بھول نہ کرنی چاهئے ۔ صدرالمہام تجارت نے فضول خرچی اور اسراف کی عادتوں کی مذمت کی جو عام طور پر کاشتکاروں اور مزدوروں میں پائی جاتی ہیں ۔ آپ نے امید ظاهر کی کہ یہ لوگ بہتر زندگی بسر کرنے کا طریقہ سیکھ جائیں گے ۔ آپ نے یہ خیال ظاهر کیا کہ محض دولت کی پیدایش و توفیر بجائے خود کسی قوم کی عام خوش حالی میں اضافہ کا باعث نہیں هوسکتی ۔ دولت کو صرف کرنے میں کفایت شعاری سے کام لینا ضروری ہے ۔ اس لئے آپ نے مشورہ دیا کہ بے جا رسم و رواج پر غیر ضروری مصارف سے اجتناب کرنا چاهئے ۔ اس کے بعد نواب صاحب کار خانہ سنگ نگر کا معائنہ کرنے کے لئے مر یال گوڑہ روانہ ہوئے ۔

دیگر مقامات کا معائنہ

صدرالمہام بہادر تجارت کی خدمت میں بھونگیر ، مر یال گوڑہ اور نلگنڈہ کے باشندوں کی طرف سے تین سپاسنامے پیش کئے گئے ۔ ان سب میں ریاست کی صنعتی ترقی کے لئے حکومت سرکار عالی کی مساعی جمیلہ کی ستایش کی گئی اور رعایا کی معاشی بہبود کے لئے اعلی حضرت بندگان عالی کے گہرے تعلق خاطر پر اظہار تشکر کیا گیا ۔ نیز مختلف مقامی صنعتوں کے تفصیلی تذکرہ کے بعد ان کی ترقی پر تبصرہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ "یونین گلاس ورکس لمیٹیڈ " بھونگیر جس نے ایک لاکھ روپے کے سرمایہ مجوزہ سے اپنا کاروبار شروع کیا تھا اپنی پیداوار کی نفاست کی وجہ سے کافی مشہور ہوچکا ہے۔ مر یال گوڑہ کے کار خانہ رنگ ریزی

میں رنگ ریزی کا بہت ھی اچھا کام ھوتا ہے ۔ ایسے نہ صرف مقامی باشندے پسند کرتے ھیں بلکہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے بازاروں میں بھی اس کی بڑی مانگ ہے جس سے اس کی مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح مریال گوڑہ میں سونے اور چاندی کی جو چیزیں بنائی جاتی ھیں وہ اپنی اعلی صنعت کاری کی وجہ سے بہت مقبول ہے ۔

مقامی عہدہ داروں کی خصوصی کوششوں اور حکومت کی حوصلہ افزائی کے باعث اس ضلع میں متعدد صنعتوں کا احیاء ھوا ہے۔ پانگل کی پیتل کی مصنوعات ، مواضعات چرلہ پلی و کٹنگور کا ریشمی اور سوتی کپڑا اور مریال گوڑہ کی صنعت سنگ سازی خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ پانگل کی پیتل کی جن مصنوعات کو حیدرآباد کی نمایش مصنوعات ملکی میں رکھا گیا تھا انہیں ملاحظہ فرما کر هز اکسلنسی لارڈ ویول نے اظہار پسندیدگی فرمایا جب وہ پچھلے ڈسمبر میں حیدرآباد تشریف لائے تھے ۔چونکہ اس ضلع میں خام اشیاء کثرت سے پائی جاتی ھیں اس لئے یہاں بڑے پیمانہ پر صنعتی توسیع کی زبر دست امکانات ھیں۔ یہ چیز عام طور پر ریاست کے لئے اور خاص طور پر ضلع کے لئے ایک فال نیک ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۴۲)

ھوسکتا ہے جب کہ درخت اگانے سے پہلے قابض اراضی کی رضامندی حاصل کرلی گئی ھو۔

قانون مالگزاری کے تحت مستقل آسامیان شکمی یعنی شکمی داروں کے ایسے حقوق جو قانون آسامیان شکمی کے عطا کردہ حقوق سے برتر ھوں حسب حال قایم رھیں گے اور ان میں کوئی کمی نہ کی جائے گی ۔

جاگیری نظم و نسق میں اصلاح

اس قانون کے دفعات کا اطلاق خالصہ اور غیر خالصہ دونوں علاقوں کے آسامیان شکمی پر ھوتا ہے ۔ مجلس قولداران کی طرف سے جو تحقیقات کی گئی اس سے معلوم ھوا کہ خاص طور پر چھوٹے جاگیروں میں ایسے موروثی زمینداروں کے ساتھ بھی جنہیں پٹہ داروں کا درجہ حاصل ہے محض قولداروں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے اور انہیں مستقل حقوق نہیں دئے جاتے ۔ نیز بعض جاگیروں میں رعایا سے مختلف قسم کے ناجائز محاصل وصول کئے جاتے ھیں ۔ ان بد عنوانیوں کے انسداد کے لئے محکمہ مال نے قانون مالگزاری اراضی میں بعض ترمیمات تجویز کی ھیں جن کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ تمام جاگیروں کا لازمی طور پر بندوبست کرائے ۔ مجوزہ ترمیمات کی رو سے زمین کا پٹہ کسی جاگیردار کے نام بجز ایسی صورت کے کہ وہ بذات خود کاشت کرتا ھو نہیں کیا جائے گا ۔ اس طرح جاگیروں میں جو اشخاص مالگزاری راست جاگیرداروں کو ادا کرتے ھیں وہ آسامیان شکمی نہیں بلکہ زمیندار متصور ھونگے ۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ بعض بڑی جاگیروں کو مناسب تحفظات کے تحت اس کا مجاز کیا جائے کہ وہ خود اپنے عہدہ داروں کے ذریعہ اس قانون کے نفاذ کا انتظام کریں ۔ چھوٹی جاگیروں میں یہ قانون دیوانی کے عہدہ داروں کے ذریعہ نافذ کیا جائے گا۔

ضلع کانفرنس نلگنڈہ

اس سال سب سے پہلے ضلع نلگنڈہ نے اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کی ۔ ضلع کانفرنسوں کے آغاز کے بعد سے جو ریاست کی دستوری اصلاحات کا جزو لاینفک ہیں یہ پانچویں کانفرنس تھی ۔ مسٹر محمد امیر علی خاں صوبہ دار میدک نے اس کانفرنس کی صدارت کی اور اس میں تقریباً ۲۵۰ مندوبین نے حصہ لیا جو ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے اور مختلف مفادات کی نمائندگی کررہے تھے ۔ اس سال کے اجتماع کی ایک دلچسپ خصوصیت متعدد خواتین کی موجودگی تھی جن کے بیٹھنے کے لئے علحدہ انتظام کیا گیا تھا ۔

تعلقدار صاحب کی رپورٹ

سب سے پہلے مسٹر نجم الدین انصاری اول تعلقدار نے اپنی رپورٹ پڑھی جس میں ان تدابیر کی تفصیل بتائی گئی تھی جو ارباب ضلع نے قومی تعمیری سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے اختیار کی ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ غذائی صورت حال پر ابھی پوری طرح قابو حاصل نہیں ہوا ہے ۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہیوں کے لئے موزوں روزگار فراہم کرنے کی غرض سے اس ضلع میں مناسب قدم اٹھایا جاچکا ہے ۔

پانچ سالہ منصوبہ بندی

تعلقدار صاحب نے اس پانچ سالہ منصوبہ کا ذکر کیا جو بین المحکمہ جاتی ہم آہنگی کو ترقی دینے اور سرکاری ملازمین میں خدمت کا حقیقی جذبہ پیدا کرکے ان کی کارکردگی اور افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک مستقل تنظیم کی ضرورت ہے ۔ اس لائحہ عمل کا بنیادی خیال یہ ہے کہ مفاد عامہ سے تعلق رکھنے والے مختلف سرکاری محکمے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد آئندہ پانچ سال کے لئے اسکیمیں مرتب کریں ۔ اس کی ابتدا کی جاچکی ہے اور محکمہ جات مال ، جنگلات ، تعمیرات ، تعلیمات ، امداد باہمی ، لوکل فنڈ اور طبابت کے عہدہ داروں نے اپنے اپنے محکموں کے لئے پانچ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ پروگرام اندرون مدت پورا ہوگا ۔

بہبودی اطفال و خواتین

تعلقدار صاحب نے بتایا کہ حکومت سرکارعالی نے دیہی رقبوں میں مراکز بہبودی اطفال قائم کرنے کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے ۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے مستقر نلگنڈہ پر ایسے ایک مرکز کے قیام کے لئے ۲۱۰۰ روپے کی منظوری دی گئی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں ۔

تعلقدار صاحب نے ہرہائی نس شہزادی برار کی ان مساعی جمیلہ کی ستائش کی جو شہزادی صاحبہ ریاست کی عورتوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے فرما رہی ہیں ۔ انہوں نے ہرہائی نس کی ان کوششوں کا خاص طورپر ذکر کیا جو زچہ خانوں اور دوسرے متعلقہ اداروں کے قیام سے متعلق ہیں ۔ تعلقدار صاحب نے کہا کہ ضلع کے مخیر اصحاب نے اپنے فیاضانہ عطیوں کے ذریعہ نلگنڈہ میں دو زچہ خانوں کے قیام کو ممکن العمل بنا دیا ہے ۔ ایک زچہ خانہ جنگاؤں میں قائم کیاجائے گا اور دوسرا حضورنگر میں ۔ انہوں نے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ان دونوں زچہ خانوں کی نگہداشت کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار ہے ۔

صنعتی لائحہ عمل

تعلقدار صاحب نے دعوے کیا کہ ضلع نلگنڈہ صنعتوں

خاص طور پر گھریلو صنعتوں ـــــ کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے - لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے یہ صنعتیں روبہ انحطاط ہیں - انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ترقیات کے پانچ سالہ لائحہ عمل کے تحت صورت حال بہتر ہو جائے گی - تعلقہ واری انجمنوں اور امداد باہمی کی ہمہ جہتی انجمنوں کے قیام سے ایک دیرینہ ضرورت پوری ہو جائے گی کیونکہ یہ مقامی کاریگریوں کو ضروری مالی امداد بہم پہونچا کر گھریلو صنعتوں کو تقویت پہونچانے کا باعث ثابت ہوں گی - انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے نلگنڈہ اور کنگور میں ریشمی اور سوتی پارچہ بافی کے کے کارخانے قائم کردئے ہیں -

زرعی سرگرمیاں

رعایا کی زمینات پر متعدد نمایشی قطعات قائم کئے گئے اور مختلف اعراس ، جاتراؤں اور دوسرے میلوں کے موقع پر زرعی مظاہرات اور نمایش کا انتظام کیا گیا - تقریباً ۱۱۳۷ من مونگ پھلی کی کھاد اور ۴۶۰۹ من تخم بطور تقاوی تقسیم کئے گئے - کند کور کے سرکاری آزمایش مزرعہ میں سبز کھاد ، گیہوں اور کنگنی کی کاشت پر تجربات کئے گئے -

کاشت مشترکہ

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں اجتماعی کاشت کاری کو ترویج دی گئی جس کے نتائج حوصلہ افزا رہے - ” غلہ زیادہ اگاؤ کی ،، مہم بھی تیزی کے ساتھ جاری ہے اس کے نتیجہ کے طور پر زیر کاشت رقبہ میں ۲۰۶۴۸ ایکر کا اضافہ ہوا -

غذائی رسد

غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں انجمن ہائے ترقیات دیہی نے قابل قدر امداد دی - مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت تقریباً ۴۹۰۲۳۰ من دھان اور ۱۲۳۵ من باجرہ وصول کیا جاچکا ہے - ۱۲۹۰۸۲ من دھان بازار میں خریدا گیا -

ایک درجن مقامات پر غلہ کی ارزان فروشی کی دوکانیں قائم کی گئی ہیں جن سے تقریباً ۶۳۴۶ اشخاص نے فائدہ اٹھایا -

امداد باہمی

ضلع میں مختلف قسم کی ۵۰۶ انجمن ہائے امداد باہمی قائم ہیں جن کا سرمایہ زیر استعمال تقریباً ۳۳ لاکھ روپے ہے - ان انجمنوں میں سے ۱۳۰ انجمنیں ایسی ہیں جن کا سرمایہ زیر استعمال کئی لاکھ روپے ہے -

تعلیمات

سنہ ۱۳۵۴ ف کے ختم پر اس ضلع میں مدارس کی مجموعی تعداد ۵۶۷ تھی - اس طرح گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۲۹ مدارس کا اضافہ ہوا - دوران سال میں طلباء کی تعداد میں ۱۹۵۰ کا اضافہ ہوا - پست اقوام کے لڑکوں کے لئے ۱۷ اور بالغوں کے لئے تقریباً ایک درجن مدارس قائم ہیں - انجمن ہائے ترقیات کے زیر اہتمام متعدد گشتی کتب خانے بھی موجود ہیں -

حکومت مقامی

سنہ ۱۳۵۴ ف میں لوکل سس کی آمدنی میں ۱۶۲۰۰۰ روپے کا اضافہ ہوا - سڑکوں کی تعمیر اور باؤلیوں کی کندید گی پر (۱۴) ہزار روپے صرف ہوئے - ان باؤلیوں میں پست اقوام کی باؤلیاں بھی شامل ہیں - مدارسی عمارتوں کی تعمیر پر ۱۶۳۰۵۸ روپے کے اخراجات عاید ہوئے - ایک پانچ سالہ اسکیم مرتب کی گئی ہے جس کے تحت ہر سال ایک لاکھ روپے کے اخراجات سے مختلف تعمیراتی کام انجام دئے جائیں گے - یہ اسکیم حکومت کی زیر منظوری ہے - پانچویں سال کے ختم پر جب یہ اسکیم پایہ تکمیل کو پہونچے گی تو ضلع کا کوئی گاؤں جس کی آبادی ڈھائی ہزار یا اس سے زائد ہے ایسا نہ ہوگا جس میں ایک چاؤڑی ایک مدرسہ ، آب نوشی کی متعدد باؤلیاں اور ایک غلہ گودام موجود نہ ہو - دیہی رسل و رسائل کی بھی اصلاح کی جائے گی اور ہر گاؤں کو بڑی سڑکوں سے ملحق کیا جائے گا - تعلقدار صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ تمام مواضعات میں جن کی آبادی ڈھائی ہزار یا اس سے زاید ہے پنچائتیں قائم کی گئی ہیں - ان کی تعداد ۴۵ ہے -

پست اقوام کی نو آبادیاں

ہریجنوں کی نو آبادیاں قائم کرنے کے لئے ایک اسکیم

منظور کی گئی ہے ۔ ان نوآبادیوں کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ مقامی عہدہ داروں کی حیثیت سے پست اقوام کے اراکین ہی کو مقرر کیا جائے گا ۔ ضلع میں دو ایسی نوآبادیاں قائم کی جاچکی ہیں ۔

اپنا تبصرہ ختم کرنے سے پہلے تعلقدار صاحب نے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت پر زور دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ ان کانفرنسوں کو اضلاع میں تمام مفید سرگرمیوں کے مراکز کی حیثیت اختیار کرلینی چاہئے اور ضلع کانفرنس ایک قومی میلہ تصور کی جانی چاہئے ۔ آبادی کے تمام طبقوں میں اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے سرکاری ملازمین کو نصیحت کی کہ وہ اپنے میں فرض شناسی ، ایمانداری اور خوش خلقی کے اعلی اوصاف پیدا کریں ۔ جب ان میں یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں گی تو تمام مسائل جو انہیں درپیش ہیں چاہے وہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں آسانی سے حل ہو جائیں گے ۔

صوبہ دار صاحب کی تقریر

جب مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک کانفرنس کو مخاطب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کا پر زورتالیوں سے خیر مقدم کیا گیا ۔ انہوں نے ضلع کے عہدہ داروں کو ان کے عمدہ کام پر مبارک باد دی اور فرمایا کہ اس ضلع نے جنگی جدوجہد کو آگے بڑھانے میں گران قدر امداد دی ہے ۔ اس کے لئے حکومت ان کی شکرگزار ہے ۔ انہوں نے اپنے اس ایقان کا اظہار کیا کہ ان مختلف اسکیموں کو عملی صورت دینے میں بھی ضلع کے باشندے اسی طرح اشتراک عمل کریں گے جو حکومت نے ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے مرتب کی ہیں ۔ ترقی کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کے خلاف تنبیہ کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم دوسری عالمگیر جنگ کے مصائب سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں ما بعد جنگ زمانہ میں تمام ممکنہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ۔ انہوں نے حاضریں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی پالیسی یا سرگرمیوں پر غیر ضروری یا ناروا اعتراضات کرنے سے احتراز کریں اور تنقید کرنے سے پہلے ہر مسئلہ کے حسن و قبح کا اچھی طرح جائزہ لیں ۔

عہد سعید

صوبہ دار صاحب نے اعلی حضرت بندگان عالی کے مبارک و مسعود عہد حکومت میں ضلع کی ہمہ جہتی ترقی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ قومی تعمیری سرگرمیوں کے دائرہ میں خاص کر تعلیم ، صحت عامہ ، امداد باہمی ، زراعت اور آبپاشی کے شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے ۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ ضلع ، جو بعض اہم اجناس خوردنی خاص کر چاول کے معاملہ میں کم پیدا وار کا علاقہ تھا ، ڈنڈی اور پنڈلی پاکلہ جیسے بڑے پراجکٹوں کے افتتاح کی وجہ سے زاید پیدا وار کا علاقہ بن گیا ہے ۔ مستقبل قریب میں دس ہزار کی آبادی والے ہر شہر میں مورم کی سڑکیں بنائی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ گندہ محلوں کی صفائی ڈرینیج اور آبرسانی کی اسکیموں کو بھی ایسے شہروں میں شروع کیا جائے گا ۔ ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں تخمیناً ۳۰ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے ۔

قرار داد عقیدت

پہلے اجلاس کی کارروائی ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ختم ہوئی جس میں تخت و تاج آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

دوسرا اجلاس

کانفرنس کا دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کردہ قرار دادوں اور سوالات پر غور و خوص کے لئے مختص رہا ۔ مختلف سوالات کا جواب دینے سے پہلے تعلقدار صاحب نے بتایا کہ پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ قرار دادوں پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے ۔ ضلع کے سینیر عہدہ داروں کو ان تدابیر کی وضاحت کرنے کا موقع دیا گیا جو متعلقہ محکموں نے پچھلی کانفرنس میں پیش کئے ہوئے مطالبوں کے سلسلہ میں اختیار کی ہیں ۔

قرار دادیں

تقریباً ۷۰ سوالات کئے گئے اور قرار دادیں پیش کی گئیں ۔ ان کا تعلق مختلف امور سے تھا جن میں سڑکوں کی تعمیر ، شکستہ تالابوں کی درستی ، باؤلیوں کی کھدائی ، دوا خانوں

اور مراکز بہبودی اطفال کا قیام ، چاوڑیوں کی تعمیر ، بس سرویس کی توسیع اور کھاد اور زرعی آلات کی بہم رسانی شامل ہے ۔ تعلقدار صاحب نے ہر قرار داد کا علحدہ علحدہ جواب دیا اور مندوبین کو یقین دلایا کہ متعلقہ محکموں کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جائے گی اور ان سے فوری کارروائی کرنے کے لئے استدعا کی جائے گی ۔ ایک مطالبہ کا تعلق موضع راجورہ ورم میں ایک تالاب کی تعمیر سے تھا ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس موضع سے دس میل کے اندر تیس لاکھ روپے کے صرفہ سے ایک تالاب زیر تعمیر ہے ۔ اس لئے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا جاسکتا۔ ایک مندوب نے یہ تجویز کی کہ چونکہ دیہی رقبوں میں طلباء کی ایک بڑی تعداد ادنی ثانوی امتحان کے بعد ہی زراعت کو بطور پیشہ اختیار کرتی ہے اس لئے مدارس وسطانیہ میں زرعی تعلیم کا انتظام کیا جانا چاہئے ۔ اس مندوب کو بتایا گیا کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے ۔ نیز یہ بھی وضاحت کی گئی کہ فنی تعلیم کے انتظام سے کافی مصارف عاید ہوں گے اس لئے ممکن ہے کہ ہر مدرسہ وسطانیہ میں ضروری سہولتیں مہیا نہ کی جاسکیں۔ ایک اور مطالبہ کا تعلق زرعی آلات کی بہم رسانی سے تھا اس کے نسبت تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ امریکہ سے ۳۰ تا ۶۰ اسپی طاقت کے ٹریکٹر در آمد کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور مستقبل قریب میں ان کے وصول ہونے کی توقع ہے ۔ اس وقت ممکن ہے کہ حکومت اس ضلع کو بھی چند ٹریکٹر مہیا کرے ۔ ایک اور قرار داد میں یہ تجویز کی گئی کہ لیوی کی قیمت راست انجمن ہائے ترقیات کی طرف سے ادا کی جائے ۔ تعلقدار صاحب کی رائے میں یہ تجویز معقول تھی ۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس پر اس صورت میں عمل ہو سکتا ہے کہ انجمن چالان پیش کرکے اور کوئی سود یا کمیشن لئے بغیر رقم حاصل کرنے پر راضی ہو جائے ۔

اختتام

اجلاس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ضلع کے معاملات میں گہری دلچسپی لی ۔ صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ایسے اجتماعات حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلقات پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ انہوں نے سرکاری ملازمین کو نصیحت کی کہ وہ کبھی اس بات کو فراموش نہ کریں کہ وہ عوام کے خدمت گزار ہیں اور اس حیثیت سے آخرالذکر کی خدمت کرنا ان کا فرض ہے ۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی وہ اعلی حضرت بندگان عالی کی رعایا کے مختلف طبقوں میں تہذیبی اور دیگر تعلقات کو قائم رکھیں ۔

سہ پہر میں صوبہ دار صاحب نے شہر کے قلب میں ایک مرکز بہبودی اطفال کا افتتاح فرمایا ۔

حُسنِ جلد کا آغاز صحتِ جلد سے ہوتا ہے

رکسونا

سے صحتِ جلد کی حفاظت کیجئے

حقیقت میں جلد کی خوبصورتی کے پیشتر اُس کی صحت لازمی ہے اس لئے اُس کی صحت کی حفاظت کی جائے۔ ورنہ اس کی خوبصورتی جلد جاتی رہے گی اسی وجہ سے رکسونا تیار کیا گیا یہ نہایت ہی خوشگوار سبز رنگ کا اور آسانی سے جھاگ دینے والا صابن ہے جس میں تازگی بخش اور جراثیم کُش جز موجود ہے جسے کیڈل کہتے ہیں۔ جلد کے ہر مسام میں رکسونا کا نفیس اور بآسانی بننے والا جھاگ سرایت کر جاتا ہے اور گرد و غبار اور پسینہ کی کثافت کو دُور کر کے جلد کو صاف، سُتھری و ملائم بنا کر تجلّی بخشتا ہے۔

لہٰذا جلد کی صحت کے لئے ہمیشہ رکسونا صابون سے غسل کیجئے۔

رکسونا بچہ کے لئے ...

رکسونا کا جھاگ اس قدر ملائم اور آرام دہ ہے کہ وہ بچہ کی نازک جلد کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے علاوہ یاد رہے کہ رکسونا میں کیڈل بچہ کی جلد کو خارش اور کھجلی سے محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی اس کی سفارش کی ہے۔

★ رکسونا میں کیڈل ایک خاص جراثیم کش شفا بخش اور روغنوں کا مرکب ہوتا ہے جس کا جلد کی صحت پذیری پر سریع اثر ہوتا ہے۔ سائنسدان بھی کیڈل کی صحت بخش اور شفا قلبی تاثیر کی وجہ سے اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے۔ دردِ سل، سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چھیپے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی کوئی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

RP. 27-23 UD

REXONA PROPRIETARY LIMITED

U ،۹۱۴۵

۹ حیدرآباد میں آبپاشی اور برقابی کی اسکیمیں

جلد ٦ .... شمارہ ٥
فروردی سنہ ١٣٥٥ف - فروری سنہ ١٩٤٦ع
شائع کردہ - محکمۂ اطلاعات، حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

فروردی سنہ ۱۳۵۵ف — فروری سنہ ۱۹۴۶ع

صفحہ

سرورق

سانیگرام جھیل کا پرقلسرتی منظر

اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
L.77-28 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ | فروردی سنه ۱۳۵۵ ف - فروری سنه ۱۹۴۶ ع | شمارہ ۵

احوال و اخبار

پارلیمانی وفد کا سفر حیدرآباد۔ حال ھی میں جو برطانوی پارلیمانی وفد ھندوستان آیا تھا اس کے تین اراکین نے حیدرآباد کا بھی دورہ کیا۔ دارالسلطنت میں ان کے مختصر سے قیام کے دوران میں انہیں حالات کا شخصی طور پر مطالعہ کرنے اور مختلف مکاتب خیال کے نمایندوں سے بات چیت کرنے کے لئے تمام ممکنہ سہولتیں فراھم کی گئیں۔ انہیں اعلیٰحضرت بندگان عالی خسرو دکن و برار نے بھی قصر نذری باغ میں باریاب فرمایا۔

ایک رکن — مسٹر ریجینالڈ سورنسن — پداھور نامی ایک گاؤں میں تشریف لے گئے جو بلدہ حیدرآباد سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ھے۔ وھاں انہیں دیہی زندگی کی ایک جھلک دیکھنے کا اچھا موقع ملا۔ انہیں یہ دیکھکر خوشی ھوئی کہ اس ریاست کے محکمہ جات تنظیم دیہی و امداد باھمی دیہاتیوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے مفید کام انجام دے رھے ھیں۔ وہ خاص طور پر اس بات سے متاثر ھوئے کہ دیہاتی ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے خواھشمند ھیں جو ان کی ترقی کے لئے مہیا کی جارھی ھیں۔

مسٹر سورنسن نے مجلس آرائش بلدہ کی سرگرمیوں، بالخصوص گندہ محلوں کی صفائی کے سلسلہ میں انجام دئے ہوئے کام، سے دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ معلوم ھوتا ھے کہ مجلس کے تعمیر کردہ مکانات جو در اصل کم آمدنی والے اشخاص کے لئے بنائے گئے ھیں انہیں بہت پسند آئے۔ ان مکانوں میں رھنے سہنے کی جو گنجائش مہیا کی گئی ھے اور حفظان صحت کی اغراض کے لئے جو سامان لگایا گیا ھے وہ موصوف کے لئے خاص طور پر جاذب توجہ رھا۔

ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں مسٹر سورنسن نے یہ امید ظاھر کی کہ ریاست کی دستوری اصلاحات (جس کے ایک بڑے حصہ کو نافذ کیا جاچکا ھے) مناسب اور اطمینان بخش ثابت ھوں گی۔ انھوں نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اس احساس کا اظہار کیا کہ دوسری ھندوستانی ریاستوں اور برطانوی ھند کے صوبوں کے برعکس حیدرآباد امتیازی خصوصیات کا حامل ھے۔ انھوں نے کہا کہ جس چیز نے انہیں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ شہر یار دکن و برار کی رعایا کے مختلف طبقوں خاص طور پر ھندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور فرقہ وارانہ ھم آھنگی ھے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایسا کوئی قدم اٹھانا انتہائی بدبختی ہوگی جس سے بدظنی اور بدگمانی پیدا ھونے کا امکان ھو۔ مسٹر سورنسن نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ حیدرآباد میں خیر سگالی اور حب الوطنی کا وافر جذبہ پایا جاتا ھے جس سے آنے والے دنوں میں کام لیا جاسکتا ھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بخوشی اس کی اطلاع دیں گے کہ حیدرآباد برطانوی ھند سے پیچھے رھنا نہیں چا

(فوٹو۔ راجہ دین دیال)

شاہ منزل میں برطانوی پارلیمانی وفد کے اعزاز میں ترتیب دی ہوئی ایک گارڈن پارٹی میں مسٹر سورنسن اپنے میز بان ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔

اگر چه ہمارا یہ ہرگز ارادہ نہیں ہے کہ حالات کو محدود یا مقامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے پھر بھی ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنی انفرادیت کو کھونا نہیں چاہتے - اس کے پس منظر میں صدیوں کا تعمیری کام ہے - او راس سے ہماری مخصوص روایات وابستہ ہیں .و مختلف تہذیبی اور لسانی گروہوں کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہیں - ہمارے جسدسیاسی کے مختلف عناصر آپس میں ایک مرکب واحد کی طرح گھل مل گئے ہیں - اس سلسلہ میں ہماری مخلصانہ کوششوں کی بدولت ایک ایسی مشترکہ تہذیب ترقی پائی ہے جو ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں پر حاوی ہے اور ہمیں ایک خاص امتیاز عطا کرتی ہے جسے ہم محفوظ رکھنا چاہتے ہیں - ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ ہماری یہ قومی خصوصیت پارلیمانی وفد کے اراکین کے لئے بھی جاذب توجہ ثابت ہوئی - مسٹر سورنسن کی طرف سے اس امر کا تیقن بھی موجب طمانیت ہے کہ حیدرآباد کی امتیازی حیثیت اور خصوصیات کے باعث اس کا مناسب لحاظ کیا جائے گا -

* * * *

سڑکوں کی توسیع - ایک ایسے وسیع ملک میں جیسا کہ ہمارا ہے صنعتی توسیع یا زرعی ترقی کے کسی لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کی ایک اولیں شرط رسل و رسائل کے مناسب اور تیز تر ذرائع کی فراہمی ہے - حمل و نقل کی مناسب سہولتوں کا فقدان کاشتکار اور صنعت کار دونوں کے لئے سنگ راہ کی حیثیت رکھتا ہے - ایک طرف اول الذکر اہم بازاروں میں جہاں وہ زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کرسکتا ہے اپنی پیدا وار فروخت نہیں کرسکتا تو دوسری طرف آخرالذکر کو خام مال جلد حاصل کرنے یا ایسے مقاموں پر تیزی کے ساتھ اپنی مصنوعات بھجوانے میں دشواری پیش آتی ہے جہاں ان کی مانگ ہے -

ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح حیدرآباد میں بھی سڑکوں کا میلانہ بہت کم ہے - ۸۳۰۰۰ مربع میل کے رقبہ کے لئے سڑکوں کا جملہ طول تقریباً (۵) ہزار میل ہے - اس حساب سے ہر ۱۶ مربع میل کے لئے تقریباً ایک میل سڑک کا اوسط پڑتا ہے حالانکہ ہر ۳۰۵ مربع میل کے لئے کم سے کم ایک میل کی سڑک کی ضروری ہے - اس طرح تمام ممالک محروسہ کے لئے سڑکوں کا طول (۲۰) ہزار میل ہونا چاہئے - یہ اعداد ایک کل ہند " فارمولے " پر مبنی ہیں جو شارعی رسل و رسائل کی ما بعد جنگ منصوبہ بندی کے سلسلہ میں مرتب کیا گیا ہے - اس مقصد کے حصول کے لئے حکومت سرکارعالی نے سڑکوں کی تعمیر کا ایک وسیع لائحہ عمل مرتب کیا ہے جس پر (۲۰) سال کی مدت میں (۴۴) کروڑ روپے کے مصارف عائد ہوں گے - تجویز ہے کہ ۸۰۰ میل کی قومی شاہراہیں، ۱۵۴۶ میل کی صوبائی شاہراہیں اور ۲۲۵۰۰ میل کی ضلع واری یا دیہی سڑکیں تعمیر کی جائیں - تمام قومی شاہراہیں نیز حسب ضرورت صوبائی شاہراہوں پر سمنٹ اور کانکریٹ کی دس فٹ چوڑی پٹی مہیا کی جائے گی - حیدرآباد سے باہر جانے والی تمام سڑکوں پر بھی ۳۰ میل تک سمنٹ اور کانکریٹ کی ۲۰ فٹ چوڑی پٹی بچھائی جائے گی -

سڑکوں کی تعمیر کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کی چار منزلیں ہونگی - ان سڑکوں کی تعمیر کو ترجیح دی جائے گی جن سے ریاست کی زرعی اور صنعتی ترقی میں مدد ملنے کے امکان ہے - نیز حالات جنگ کی وجہ سے جن سڑکوں کو نقصان پہونچا ہے ان کو مرمت کرنے اور بلدہ حیدرآباد سے باہر جانے والی سڑکوں پر سمنٹ اور کانکریٹ بچھانے کے کام کو بھی اولیت اور تقدیم حاصل ہوگی -

* * * *

ہندوستانی ریاستیں - ہندوستانی ریاستیں ہندوستان کے ذیلی بر اعظم کا ایک جزو لاینفک ہیں - اگر چہ وہ ایسی وحدتیں ہیں جو اپنا علحدہ حکومتی نظام رکھتی ہیں تا ہم ان کے اور برطانوی ہند کے درمیان متعدد امور مشترک ہیں - اس طرح ایسے معاملات کے تصفیہ میں ان کی رائے ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے اور رہے گی جو کل ہندیا بلکہ بین الاقوامی نوعیت کے ہیں -

ہندوستانی پالیسی کی تشکیل میں ریاستوں کو جو اہم مقام حاصل ہے اس پر نواب علی یاور جنگ بہادر معین

نواب صاحب چھتاری کے طرف سے ترتیب دی ہوئی گارڈن پارٹی میں مسٹر سورنسن رکن پالیمان وفد مقامی مذہبی پیشواؤں کے ساتھ استادہ ہیں۔
(فوٹو۔ راجہ دین دیال

امیر جامعہ عثمانیہ نے انا ملائے نگر میں منعقد شدہ
ہندوستانی تاریخی کانگریس کے آٹھویں اجلاس میں اپنا
خطبہ افتتاحیہ پڑھتے ہوئے زور دیا ۔ بعض حلقوں میں
ریاستوں پر بیجا الزامات لگانے اور انہیں ہدف ملامت بنانے
کا جو رجحان پایاجاتا ہے اس پر نواب صاحب نے ناپسندیدگی
کا اظہار فرمایا اور درخواست کی کہ ان کے مخصوص مسائل
کا معروضی مطالعہ کیا جائے ۔ آپ نے خاص طور پر ہندوستانی
تاریخ کے طلباء سے اپیل کی کہ وہ ریاستوں کی طرف بھی
تھوڑا بہت دھیان دیں ۔ آپ نے دعویٰ کیا کہ ”بعض حلقوں
میں ان کو اور ان کے نظامات کو بد نام کرنے کی کوشش کے
باوجود وہ ابھی تک ہندوستانی حکومت خود اختیاری کے مراکز
ہیں جن میں اتحاد کی بہترین روایات کے ساتھ ساتھ بےمثل
ہندوستانی تجربہ اور انتظامی قابلیت پائی جاتی ہے “۔
نواب صاحب نے اپنی اس قطعی رائے کا اظہار فرمایا کہ
موجودہ مناقشات کے ارتفاع یا آیندہ سمجھوتہ کے سلسلہ میں
ان کا تجربہ اور روایات ایک بیش بہا اثاثہ ثابت ہوسکتے ہیں۔
آپ نے فرمایا ” اس کا امکان ہے کہ ریاستیں ہندوستان
کے ماضی کی طرح مستقبل میں بھی اہم حصہ لیں “۔

نواب علی یاور جنگ بہادر ۔ ایک اور بات پر زوردیا
وہ یہ کہ ماضی کے تمام معلومہ دستاویزات ، چاہے وہ افراد
اور خاندانوں کی خانگی ملکیت ہی کیوں نہ ہوں، تحقیقاتی
کام کرنے والوں کے لئے قابل رسائی ہونے چاہئیں تاکہ
ماضی کو حیات نو بخشنے اور اس کی سچی تصویریں کھینچنے
میں انہیں امداد ملے ۔ اس سلسلہ میں ” ہسٹا ریکل
رکارڈس کمیشن “ نے ملک کی تمام حکومتوں کی توجہ کو
اس طرف مبذول کرکے جو قدم اٹھایا ہے نواب صاحب نے
اس کا خیر مقدم کیا اور یہ انکشاف فرمایا کہ حکومت
سرکارعالی نے سنہ ۱۹۰۰ء تک تمام دفاترمعتمدین کے ریکارڈوں
کو ایک مرکز پر مجتمع کرنے کا تصفیہ کیا ہے اور اس
کے متعلق احکام جاری کردیئے جاچکے ہیں ۔ انہوں نے یہ
بھی بتایا کہ کاغذات کو تلف کردینے کے مروجہ قواعد میں
بھی ترمیم کی جارہی ہے تاکہ تاریخی نقطہ نظر کے فقدان
کی وجہ سے آیندہ تاریخ کے ذرائع تباہ ہونے سے بچ جائیں ۔

غریب طلباء کی امداد ۔ جامعہ عثمانیہ کے ارباب مقتدر قابل
مبارک باد ہیں کہ انہوں نے غریب
اور نادار طلباء کی امداد کے لئے ۵ لاکھ روپے کے سرمایہ
سے ایک فنڈ قائم کرکے نہایت مستحسن قدم اٹھایا ہے ۔ اس
فنڈ میں حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھ روپے کا عطیہ
دیا ہے ۔ اگرچہ یہ رقم بجائے خود کچھ بڑی نہیں ہے
تاہم حکومت کے عطیہ کی حقیقی اہمیت اس بات میں مضمر
ہے کہ وہ غریب اور نادار طلبا کو تعلیم جاری رکھنے
کے لئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا چاہتی ہے ۔

اعلی حضرت شہر یاردکن و برار کے ۳۰ سالہ دور
حکومت کی عظیم الشان برکات میں سے ایک برکت تعلیمی
میدان میں ریاست کی حیرت انگیز ترقی ہے ۔ شاہ ذیجاہ کے
عہد مسعود میں شاہانہ سر پرستی اور رہنمائی کی بدولت
علوم و فنون کا حقیقی معنوں میں احیاء ہوا ہے کیونکہ
حضور پر نور کی تلطف آمیز توجہ ان کی طرف ہمیشہ مبذول
رہی ہے ۔ سلطان العلوم کا نام نہ صرف جامعہ عثمانیہ جیسے
بے نظیر ادارہ کی تاسیس سے بلکہ ممالک محروسہ میں عام
تعلیم کی اشاعت اور ناخواندگی کے انسداد کے لئے اختیار
کردہ موثر تدابیر سے بھی دواماً وابستہ رہے گا۔

اس مبارک دور میں جو تعلیمی ترقی ہوئی ہے اس کا
کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ پچھلے ۳۰ سال
میں ریاست کے موازنہ میں تعلیم کے لئے مختص کردہ رقمی
گنجائش تقریباً ۱۶ گنا بڑھ گئی ہے (سنہ ۱۹۱۱ء میں
جب اعلی حضرت سریر آرائے سلطنت ہوئے یہ گنجایش
۱۲ لاکھ روپے تھی اور سنہ ۱۹۴۵ء میں دو کروڑ ۱۱ لاکھ
روپے تک پہنچ گئی ہے) ۔ نیز مدارس اور طلباء کی تعدادمیں
آٹھ گنا اضافہ ہوگیا ہے۔

حال حال میں ریاست میں عام تعلیم کے توسیع
کے لئے ایک چودہ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے ۔ اس
اسکیم پر حکومت کو تقریباً ۵ کروڑ روپے کے مصارف برداشت
کرنے ہوں گے ۔ اس کا فوری مقصد مدرسہ جانے کی عمر

ملاحظہ ہو صفحہ (۷)

حیدرآباد میں قبائلی باشندوں کی تعلیم

حیدرآباد کے قدیم قبائل میں سب سے زیادہ اہمیت غالباً گونڈوں کو حاصل ہے۔ یہ گونڈ نسل کی ایک شاخ ہیں جو اپنی تیس لاکھ کی آبادی کی وجہ سے ہندوستان کے ذیلی براعظم کے تمام قبائل میں سب سے زیادہ کثیرالتعداد ہے۔ حیدرآبادی گونڈوں کا وطن دریائے گوداوری اور دریائے پین گنگا کے درمیان وہ پہاڑی علاقہ ہے جس پر ضلع عادل آباد واقع ہے۔ وہاں وہ پہاڑی دامن کے گھنے جنگلوں میں اور کوھستان کی کشادہ اور خوشگوار وادیوں میں دیگر اقطاع ہند کی سلطنتوں کے عروج و زوال سے متاثر ہوئے بغیر صدیوں سے زندگی بسر کررہے ہیں۔ جب دیوگڑھ اور چاندہ کی عظیم الشان سلطنتیں مغل اور مرہٹہ فوجوں کے حملوں کی تاب نہ لاکر ختم ہوگئیں اس وقت بھی عادل آباد کی پہاڑیوں کے ایک گوشہ میں قدیم سامنتی نظام قائم رہا اور گونڈ اپنے موروثی سرداروں کی حفاظت میں ان تمام آزادیوں سے متمتع ہوتے رہے جو قبائلی قوانین اور رسم و رواج کی رو سے انہیں حاصل تھیں۔

"اجنبیوں" کا داخلہ

پچھلے صدی کے اواخر میں مرہٹوں اور تلنگوں کی ایک بڑی تعداد ترک وطن کرکے گونڈ علاقے میں بسنے لگی۔ ضلع کے محاصل میں اضافہ کرنے کی غرض سے حکومت نے ممالک محروسہ کے دوسرے حصوں نیز صوبہ متوسط وبرار کے ہمسایہ اضلاع کے نسبتاً زیادہ ترقی پسند باشندوں کو وہاں بسانے کے لئے سہولتیں بہم پہونچائیں۔ اس کے نتیجہ کے طور پر یہ علاقہ غیر قبائلی باشندوں سے آباد ہوگیا اور گونڈوں کی ایک بڑی تعداد اپنی آبائی سر زمین سے محروم کردی گئی۔ قبائلی باشندوں میں صرف چندھی کے پاس اپنی زیر کاشت زمین کے باقاعدہ قبالے تھے۔ نیز وہ لوگ بھی جو پٹے کے دستاویزات کی اہمیت سے واقف تھے انتظامی عہدہ داروں کے آگے اپنے دعوؤں کو ثابت نہ کرسکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے اکثر اپنے حقوق تسلیم کرانے میں ناکام رہے اور نوواردوں کے "حملہ" کے پیش نظر انہیں پہاڑی علاقہ میں اور اندر کی طرف ہٹ جانا پڑا۔

برے دن

جب گونڈوں کا سامنتی نظام درہم برہم ہوگیا اور وہ اپنی بہترین زمینات سے بے دخل کردئے گئے تو ان کی مرفہ الحالی اور تہذیب میں زوال شروع ہوگیا اور متعدد قبائلی باشندوں کی حیثیت آزاد کاشتکاروں کی بجائے زرعی مزدوروں کی ہوگئی جنہیں زمینداروں اور غیر قبائلی عہدہ داران دیہی کے استحصال اور ظلم و زیادتی کا شکار بننا پڑا۔

جہالت — ان کی تباہی کا سبب

ریاست کے قوانین سے لاعلمی نیز مالگزاری کے طریقہ کار اور اکثر صورتوں میں گونڈی زبان کے سوا کسی دوسری زبان سے ناواقفیت بھی گونڈوں کی معاشی پستی کے خاص اسباب تھے۔ اس کا واحد علاج ان کی جہالت کا انسداد تھا۔ اور یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ صرف تعلیم ہی قبائلی باشندوں کی حالت کی اصلاح اور ان کے مرتبہ کو بلند کرسکتی ہے۔

مارلاوائی کا دیہی مدرسہ

ذریعہ تعلیم

سنہ ۱۹۴۱ء میں ممالک محروسہ کے ۶۷۸۱۴۶ قبائلی باشندوں میں سے صرف ۴۴۸۶ باشندے — یا فی ہزار ۶ کس — خواندہ تھے ۔ اور عادل آباد کے گونڈوں میں تو شرح خواندگی غالباً اس سے بھی کم تھی ۔ اس لئے تعلیم کا کام ابتدا ھی سے شروع کیا جانا تھا ۔ گونڈوں کے بچوں کو جو کسی تحریری زبان سے واقف نہیں تھے تعلیم دینے میں متعدد مشکلات تھیں ۔ گونڈی زبان جس کو مجبوراً ذریعہ تعلیم بنانا تھا تحریری زبان نہیں تھی ۔ نیز اچھے معلم بننے کی قابلیت یا اھلیت رکھنے والے گونڈ بھی موجود نہ تھے ۔ اس لئے گونڈوں میں تعلیم پھیلانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ گونڈی زبان میں کتابیں تالیف کی جائیں اور نوجوان گونڈوں کو معلمی کی تربیت دی جائے ۔ گونڈی زبان کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ایک ایسا رسم الخط دریافت کرنا ضروری تھا جو اس کی صوتی خصوصیات کے لئے موزوں ھو ۔ اردو تلنگی اور ناگری رسم الخط کے حسن وقبح کا جائزہ لینے کے بعد تصفیہ کیا گیا کہ مرھٹی کا ناگری رسم الخط استعمال کیا جائے جو ضلع عادل آباد کے دیہات میں مروج ھے ۔ ناگری کے حروف کو جو گونڈی زبان کی تقریباً تمام آوازوں کو ادا کرسکتے ھیں مزید آسان بنایا گیا اور ان کی تعداد ۳۲ تک گھٹادی گئی ۔

ابتدائی منزل

سنہ ۱۹۴۳ء میں حکومت سرکارعالی نے تعلقہ اوٹنور کے ایک کوھستانی گاؤں مارلاوائی میں گونڈ معلمین کے لئے ایک تربیت گاہ کے قیام سے متعلق اسکیم منظور کی ۔ ڈاکٹر سی ۔ فان فیورر ھیمن ڈارف نے جو حیدرآباد کے قبائلی باشندوں

حساب کا ابتدائی درس

میں کئی سال تک علم الانسان کا تحقیقاتی کام کرنے کے بعد گونڈوں کی ذہنیت اور قبائلی روایات سے اچھی طرح واقف ہوگئے تھے پانچ معمولی پڑھے لکھے نوجوان گونڈوں کی ایک چھوٹی سی جاعت کے ساتھ کام شروع کیا ۔ انہیں مرہٹی میں اور بعد میں اردو میں تعلیم دی گئی ۔ ساتھ ہی انہوں نے کتابوں کی تالیف اور بالغوں کے لئے پڑھائی کے تختوں کی تیاری میں ہاتھ بٹایا کیونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ صرف بچوں کی تعلیم کے عملی نتائج کئی سال کے بعد برآمد ہوں گے حالانکہ گونڈوں کی منظم اصلاح و بحالی کے لئے پڑھے لکھے بالغوں کی تقریباً فوری ضرورت تھی۔اس لیے بڑے لڑکوں اور بالغوں کی تعلیم انتہائی اہم معلوم ہوئی ۔ چنانچہ بالغوں کو پڑھانے کے لئے لاباچ(Laubach) کے مشہور نمونہ پر خصوصی تختے تیار کئے گئے ۔ ان تختوں میں مانوس اشیاء کی سادہ تصویروں کے ساتھ ساتھ موٹے موٹے حروف میں متعلقہ الفاظ بھی درج ہیں تا کہ طالب علم نہ صرف انفرادی حروف سے بلکہ بغض بنیادی الفاظ کی تصویری شکلوں سے بھی واقف ہو جائے ۔ پہلے تختے کی پہلی سطر ان پانچ الفاظ پر مشتمل ہے ”کاکر“(کوا) ”کس“ (آگ) ”کرس“ (بارہ سنگھا) ”کر“(جنگل) اور ”کور“ (مرغی) ۔ ان لفظوں میں حرف ”ک“ کی تمام شکلیں بتائی گئی ہیں ۔

دوسری منزل

ایسے تین تختے پڑھنے کے بعد ، جن میں سے ہر تختہ تصویروں کے ایک صفحہ اور ۱۶ درسی صفحوں پر مشتمل ہوتا ہے ، طالب علم تحریری الفاظ اور ان کی شکلوں سے بڑی حد تک واقف ہو جاتا ہے ۔ اس طرح

ہستہ آہستہ اور شروع میں سعی وکاوش سے وہ جملے پڑھنا
یکھتا ہے اور تحریری زبان کے توسط سے پہلی مرتبہ ان
کا مطلب سمجھنے لگتا ہے۔ اس منزل پر طالب علم میں
سان درسی کتابیں پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔
ہ آسان سمجھا گیا کہ اسے ایسے نئے مضامین سکھانے کی
جائے جن کی آوازیں نامانوس اور مطالب پیچیدہ ہوں کوئی
بانی بوجھی عبادت یا گیت کے الفاظ پڑھائے جائیں ۔
س سے مبتدی کے کانوں اور دماغ کو نئے الفاظ اور جملوں کے
ار سے بچانے میں بڑی مدد ملی ۔

تالیفات

تعلیم بالغان اس اسکیم کے مقاصد میں سے صرف ایک
قصد تھا ۔ خاص غرض یہ تھی کہ گونڈوں کے بچوں کو
تعلیم دی جائے ۔ اس سلسلہ میں گونڈی زبان کا ایک
قاعدہ اور اس کے بعد پہلی کتاب کی اس طرح تالیف کی گئی
کہ وہ ان بچوں کی ذہنیت کے لئے موزوں ہوں ۔ یہاں اس
بات کا پتہ چلانا مشکل تھا کہ کونسی چیزیں بچہ کے لئے
دلچسپ ہونے کے ساتھ سبق آموز بھی ہوں گی ۔ اس کے
علاوہ ایک ایسی زبان میں لکھنے کی دشواری کا تصور
نہیں کیا جاسکتا جو ابھی تک غیر تحریری رہی ہو ۔ بہر
حال آخری مسودے کی تکمیل سے پہلے خواندہ اور غیرخواندہ
گونڈوں کی مدد سے مخطوطات کی بار بارجانچ کی گئی ۔ اس
کے علاوہ ایسی بہت ساری حکایتوں اور رزمیہ نظموں کو
قلم بند کرکے طباعت کے لئے تیار کیا گیا جو ابھی تک سینہ
بہ سینہ چلی آرہی تھیں ۔

بالغوں کی تعلیم ۔ ایک نوجوان گونڈ خصوصی تختوں کی مدد سے پڑھنا سیکھ رہا ہے۔

مسٹر سی ۔ اے ۔ جی سیویج ، منصرم صدرالمہام مال، مارلاوائی کی تربیت‌گاہ میں مدرسہ کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرما رہے ہیں۔

اس دوران میں گونڈ معلمین کی تربیت جاری رہی ۔ انہیں شروع میں مرہٹی سکھائی گئی ۔ لیکن بہت جلد انہوں نے اردو میں تعلیم کا مطالبہ کیا ۔ یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کیونکہ اردو ریاست کی سرکاری زبان ہے ۔ طلباء نے فارسی رسم الخط سیکھنا شروع کیا اور بچوں کے قاعدہ کی مدد سے مقررہ درسی کتابیں پڑھنے لگے ۔

بڑھتی ہوئی دلچسپی

مدرسہ سے دلچسپی بتدریج بڑھتی گئی ۔ دیہاتیوں کی ایک بڑی تعداد اپنے بچوں کو مدرسہ بھیجنے لگی حتی کہ زیادہ عمر کے دیہاتی بھی اپنا کام کاج چھوڑ کر ایک آدھ گھنٹہ کے لئے پڑھ لیا کرتے ۔ ابتدائی چند مہینوں میں تعلیمی شوق میں اس قدر نمایاں ترقی ہوئی کہ طلباء کی تعداد ۵ سے بڑھکر ۲۰ ہوگئی۔

لیکن گونڈوں میں پھر سے خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے صرف نوشت وخواندھی کو کافی نہیں سمجھا گیا کیونکہ اپنے رسم و رواج کی عظمت اور اپنی موسیقی شاعری اور رقص کی دلکشی کے صحیح احساس کے بغیر وہ اپنی تہذیب و تمدن کی قدر و قیمت نہیں جان سکتے تھے ۔ گونڈوں کے لئے جذبات اور احساسات کے اظہار کا ذریعہ کسی کتاب کے صفحات میں محفوظ کئے ہوئے الفاظ نہیں بلکہ ان کے ناچ اور گیت تھے ۔ میدانی علاقوں میں ان کی قومی زندگی کے اس سر چشمہ کو کئی سال سے ان مخالف اور مغرور پردیسیوں نے بند کر رکھا تھا جو گونڈوں کے رسم ورواج

کو حقارت سے دیکھتے تھے اور ناچ کو تفریح کا ایک ادنی ذریعہ سمجھتے تھے - لیکن مارلاوائی کی پہاڑیوں میں جہاں قبائلی تیوھاروں میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا تھا ، گونڈوں نے اپنی سابقہ روایات بر قرار رکھیں - اس لئے گونڈوں کے قدیم رسم و رواج اور رقص میں ایک نئی جان ڈالنے کی شدید ضرورت محسوس کی گئی - اس کام کے لئے مارلاوائی کی پہاڑیوں سے زیادہ موزوں کوئی اور جگہ نظر نہیں آئی - شروع شروع میں میدانی رقبوں سے آئے ہوئے طالب علموں نے ان دیہاتیوں کے رقص کو شبہ کی نظروں سے دیکھا - لیکن زیادہ مدت گزرنے سے پہلے خود بھی اس میں شریک ہونے لگے - ابتداء میں انہیں تکلف ضرور ہوا - لیکن بہت جلد موسیقی کے تال اور سر سے متاثر ہوکر وہ آسانی سے اور بلا تکلف رقص کرنے لگے - انہوں نے اپنے غلط احساس تکبر کو ترک کردیا اور ناچ سے ایسا ہی لطف اندوز ہونے لگے جیسا کوئی اور ہوسکتا ہے - اسی طرح قدیم رسم ورواج کی تجدید نے ان کے ذہنوں پر قبائلی روایات کی اہمیت واضح کردی - جب مارلاوائی میں بچوں کا مدرسہ کھولا گیا تو بکرے اور مرغی کے چوزوں کی روایتی قربانی کے ساتھ رقص گاہ میں ایک بڑے بھالے پر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی - اس طرح گونڈوں کی سر زمین پر تعلیم کے ان مرکزوں کی مضبوط بنیادیں رکھی گئیں -

نئے مدارس کا قیام

ان مدرسوں کا مطالبہ بڑھنے لگا - لیکن گونڈی کتابوں کی طباعت کے بغیر نئے مدارس کا قیام بے سود تھا - اس

گونڈوں کا رقص

لئے چار نئے مدرسے مارچ سنہ ۱۹۴۴ع سے پہلے کھولے نہ جاسکے ۔ ان کے بعد اسی سال جولائی میں اور چار مدارس کا قیام عمل میں آیا ۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں یعنی سنہ ۱۳۵۴ف کے ختم تک ضلع عادل آباد کے مختلف حصوں میں گونڈوں کے تیس مدرسے قائم ہوچکے تھے جن میں ایک ہزار سے زاید بچے اور بالغوں کی ایک بڑی تعداد زیرتعلیم تھی ۔ اس کے علاوہ مارلاوائی میں تربیت پائے ہوئے متعدد گونڈوں کو پٹواری پٹیل اور جنگلات کے چوکیدار کی حیثیت سے مامور کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں قبائلی علاقہ کے اکثر عہدہ داران دیہی پڑھے لکھے گونڈوں میں سے مقرر کئے جائیں گے اور محت کی خدمات پر تقرر کے لیے مقامی قبائلی باشندوں میں سے موزوں اشخاص تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی ۔

دوسری تدابیر

یہاں اس بات پر زور دینا نامناسب نہ ہوگا کہ تعلیم، پسماندہ رقبوں کی عام اصلاح و بحالی کے کام کا صرف ایک پہلو ہے ۔ قبائلی اور دوسرے پسماندہ باشندوں کی معاشرتی بہبود کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ امداد باہمی کی تنظیم، ترقی یافتہ زرعی طریقوں کی ترویج اورطبی امداد کا انتظام ضروری ہے ۔ ضلع عادل آباد میں قبائلی باشندوں کی حفاظت و نگہداشت کے لئے ایک اسپیشل افسر کا تقرر کیا گیا ہے ۔ مئی سنہ ۱۹۴۴ع میں حاجتمند قبائلی باشندوں کو بلامعاوضہ زمین عطا کرنے کے لئے ایک اعلان جاری کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد سے ہزاروں گونڈ خود اپنی زمین پر کاشت کر رہے ہیں ۔

نیا محرک

اس طرح حکومت سرکارعالی کی بے ذریع امدادواعانت سے جس نے قبائلی باشندوں کی اصلاح و بحالی کے لئے کافی گنجائشیں مختص کی ہیں گونڈ اپنی دیرینہ عزلت گزینی سے باہر نکل آئے ہیں اور اپنے آپ پر بھروسہ رکھنے والے، طاقتور اور مفید شہریوں کی حیثیت سے جدید دنیا میں قدم رکھا ہے ۔ ان میں پھر خود اعتمادی کا وہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے جسے حریص اور مکار پردیسیوں نے ایک عرصہ سے دبائے رکھا تھا ۔ نیز تحریری زبان کے ذریعہ گونڈوں کی تہذیب اور ان کے غیر تحریری ادب میں ایک نئی روح پھونکی جارہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب ایک فراموش کی ہوئی قوم کو ممالک محروسہ سرکارعالی میں بسنے والی قوموں کے درمیان اس کا جائز مقام اور پورے شہری حقوق حاصل ہو جائیں گے ۔

حیدرآباد میں کمل بنانے کی صنعت

پہلے دور کا کام اختتام

مزید توسیع کی تجویز

چار سال پہلے حکومت سرکار عالی نے ہندوستانی فوج کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے کملوں کی بہم رسانی کے لئے ایک اسکیم منظور کی تھی۔ اس اسکیم کے تحت اضلاع میں اون کاتنے اور کپڑا بننے کے دو مراکز اور تربیت گاہ مصنوعات دیہی میں کپڑے کو دبیز کرنے کا ایک مرکز قائم کیا گیا۔ ورنگل میں قوت محرکہ سے چلنے والی اون کھولنے کی مشینوں کو بھی پہلی مرتبہ ترویج دی گئی۔ اس وقت وہاں ایسی تین مشینیں کام کررہی ہے۔ یادگیر میں ایک اور مشین نصب کی گئی ہے۔

زاید پیدا وار

اون کاتنے اور کپڑا بننے کے دو مرکزوں کی سرگرمیوں کا دائرہ ضلع محبوب نگر کے ۴۰ مواضعات پر حاوی رہا جہاں اون کاتنے کے ترقی یافتہ قسم کے (۴) سو چرخے رائج کئے گئے۔ سابق میں جو پرانی قسم کا چرخہ استعمال کیا جاتا تھا اسے کدرو (تکلی) کہا جاتا ہے۔ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ترقی یافتہ قسم کے چرخے پر سوت کی پیداوار ''کدرو،، پر تیار شدہ مقدار سے دوگنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دھنکنے کی مختلف قسم کی مشینوں پر تجربے کئے گئے اور دھنگروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ بڑی کمان والے مشین استعمال کریں جن پر دھنکے ہوئے اون کی مقدار دوگنی ہو جاتی ہے۔

فوائد

اس اسکیم سے ممالک محروسہ میں کمل بنانے کی صنعت کو متعدد فوائد حاصل ہوئے۔ ترقی یافتہ قسم کے دستی راچھوں کو رائج کیا گیا۔ سوت کی نفاست کو ترقی دی گئی کملوں کو ٹوئل کی بنت کے مطابق بنا گیا۔ رنگ برنگی اور چوخانہ کی وضع کے کمل تیار کئے گئے اور ۱۰۰ انچ چوڑے (Fly-Shuttle) راچھوں کو ترویج دی گئی۔

پیداوار

اس اسکیم کے نفاذ کے دوران میں ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی مالیت کا اون جو ۲۰۴۸۳۲ پونڈ تھا راست دھنگروں سے خریدا گیا تاکہ ایک ہی قسم کے اون کی بہم رسانی کا تیقن کرلیا جائے اور درمیانی آمدنی کا نفع ختم کردیا جائے۔ ان مرکزوں پر اور گتہ داروں کے ذریعہ جو کمل تیار کئے گئے ان کی مجموعی تعداد (۳۱) ہزار اور مالیت دو لاکھ (۲۶) ہزار روپے تھی۔

نئی اسکیم

اس طرح جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کے پیش نظر دو سال کے لئے ایک نئی اسکیم منظور کی گئی ہے۔ اس پر تخمیناً ۲۵۸۸۰۰ روپے خرچ ہوں گے۔ یہ مصارف مجلس بہبودی دیہات کے سرمایہ سے پورے کئے جائیں گے۔ نئی اسکیم کی رو سے پیدا وار کے دو مرکزوں کا قیام پیش نظر ہے۔ ایک بجنا پلی ضلع محبوب نگر میں اور دوسرا نظام آباد میں۔

مقصد

اس اسکیم کا خاص مقصد ریاست میں دستی اون باقی صنعت کو صحیح اصولوں پر ترقی دینا ہے تاکہ ان لوگوں موثر امداد دی جائے جن کی روزی کا اس پر دارومدار ہے۔ تجویز ہے کہ ترقی یافتہ قسم کے چرخوں اور (Fly-Shuttl) راچھوں کو ترویج دی جائے اور اون ولنے کے لئے قوت محرکہ سے چلنے والی دھنکنے کی مشینوں کو اور کپڑے کو دبیز کرنے کے لئے دبیز کرنے والی مشینوں کو استعمال کیا جائے۔ اس طریقہ سے زیادہ تعداد میں اور بہتر قسم کے کمل تیار ہوں گے اور بازار میں جلد اور نفع بخش طور پر فروخت ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ اس صنعت کا کام کرنے والوں کی اوسط آمدنی میں ۵۰ فی صد کا اضافہ ہوگا۔

روزگار کی فراہمی

اندازہ کیا گیا ہے کہ چوخانہ اور دھاری دار وضع کی کملوں کی مجموعی تعداد (۷) ہزار سالانہ ہوگی جس کی وجہ سے راست یا بالواسطہ طور پر تقریباً تین سوخاندانوں کو روزگار ملے گا۔

آبپاشی اور برقابی کی اسکیمیں

ترقی کے امکانات

بڑی اور چھوٹی یا گھریلو صنعتوں کی وسیع پیمانہ پر ترقی اور ممالک محروسہ میں زرعی پیدا وار میں اضافہ کی کوششوں کے پیش نظر سستی برقی قوت اور آبپاشی کی زاید سہولتوں کی فراہمی ناگزیر ہوگئی ہے ۔ قدرت نے حیدرآباد کو دواہم دریائی نظام ودیعت کئے ہیں — دریائے گوداوری اور اس کے معاون اور دریائے کرشنا اور اس کے معاون ۔ یہ دونوں آبپاشی اور برقابی کی مشترکہ اسکیموں کی ترقی کے لئے زبردست امکانات کے حامل ہیں ۔ اس سلسلہ میں سروے کا جو کام کیا گیا اس کے نتیجہ کے طور پر یہ محسوس کیا گیا کہ ایسی تقریباً ایک درجن اسکیموں کو نفع بخش طور پر روبہ عمل لایا جاسکتا ہے ۔ حساب لگایا گیا ہے کہ ۳۳۸۶۰۰ کلو واٹ قوت پیدا کی جاسکتی ہے اور مزید ۳۳۳۵۱۸۰ ایکر رقبہ کو سیراب کیا جاسکتا ہے ۔ ان مختلف اسکیموں پر حکومت سرکارعالی کے تخمیناً (۶۴) کروڑ روپے خرچ ہونگے ۔

یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ ہمارے دریا صرف بارش کے موسم میں بہتے ہیں جس کی مدت بہ مشکل چار مہینے ہوتی ہے ۔ سال کے مابقی حصے میں دریاؤں کا بہاؤ تقریباً رکا رہتا ہے ۔ اس لئے دکن کے دریاؤں سے استفادہ کرنا صرف اسی وقت ممکن ہوگا جبکہ موزوں مقاموں پر بڑے بڑے ذخائر آب تعمیر کئے جائیں ۔ ذخیرہ کئے ہوئے پانی کو ایک طرف آبپاشی کی اغراض کے لئے اور دوسری طرف برقابی قوت کی تولید کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں آبپاشی کی اغراض اور برقابی قوت کی تخلیق کے لئے استعمال کئے جانے والے چند اہم دریاؤں کے ساتھ قوت کی متوقع پیداوار اور سیراب کئے جانے والے رقبہ کی صراحت کی گئی ہے :—

دریا	ضلع	کلوواٹ قوت	مجوزہ آبپاشی کا رقبہ (ایکڑوں میں)
۱ ۔ نظام ساگر	نظام آباد	۴۵۰۰	۲۷۵۰۰۰
۲ ۔ تنگبھدرا	رائچور	۱۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰
۳ ۔ بالائی کرشنا	گلبرگہ	۵۰۰۰۰	۷۵۷۰۰۰
۴ ۔ دیو نور	میدک	۱۸۰۰۰	۵۷۰۰۰
۵ ۔ پورنا	ناندیڑ	۴۰۰۰	۲۵۰۰۰۰

۶ - کدم	عادل آباد	۳۸۰۰۰	۲۳۵۰۰
۷ - گوداوری	نظام آباد و عادل آباد	۶۵۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
۸ - ڈنڈی	نلگنڈہ	۴۰۰	۳۹۰۰۰
۹ - مانیر	کریم نگر	۴۰۰	۱۷۶۸۰
۱۰ - پین گنگا	عادل آباد	۳۵۰۰	۴۰۰۰۰
۱۱ - زیریں کرشنا	نلگنڈہ	۵۰۰۰۰	۶۹۶۰۰۰
جملہ		۳۳۸۶۰۰	۳۳۳۵۱۸۰

نظام ساگر

یہ پہلی برقابی اسکیم ہے جو ریاست میں شروع کی جائےگی - پہلے میل پر خاص نہر کا پانی ۱۵ء۳ فٹ کی اونچائی سے گرے گا - موسم گرما میں ۷۰۰ (Cusecs) اور موسم بارش میں ۱۳۰۰ (Cusecs) پانی کے اوسط نکاس سے ۴۵۰۰ کلوواٹ یا ۸۰ء۳۲ ملین یونٹ برق قوت کی تولید ممکن ہوگی - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر، جس میں تعمیرات کے کام، قوت کی تولید اور ۵۰ اور ۱۰۰ میل کے فاصلوں پر نظام آباد و حیدرآباد تک برق قوت کی ترسیل شامل ہے، ایک کڑوڑ روپے کے مصارف عاید ہونگے۔ اس کا کام شروع ہوچکا ہے اور سالانہ مصارف انتظام کا تخمینہ جن میں مطالبات فرسود گی بھی شامل ہیں (۸۳ء۴) لاکھ روپے کیا گیا ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ (۷۰) فیصد قوت فروخت ہوگی فی اکائی تولید کی قیمت ۷ء۱۶ پائی ہوتی ہے۔ اسطرح جملہ لاگت پر ۰ء۴ فیصد نفع حاصل ہوگا -

تنگبھدرا

مالا پورم میں دریائے تنگبھدرا پر ایک ذخیرہ آب تعمیر کئے جانے والا ہے اور صوبہ مدراس میں اور ہماری جانب ضلع رائچور میں زمین کو سیراب کرنے کے لئے دونوں کناروں سے دو نہریں نکالی جائیں گی - تجویز ہے کہ حیدرآباد کی جانب تقریباً ۵ء۹ لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کیا جائے -

برقابی قوت ان مقاموں پر پیدا کی جائےگی جہاں نہر کا پانی گرتا ہے۔ برقابی کے چار اسٹیشن ہونگے - ان میں سے ایک خود ذخیرہ آب کے قریب ہوگا جہاں تقریباً ۷۴ فٹ کا آبشار موجود ہے۔ یہاں (۳۰) ہزار کلوواٹ برقابی قوت پیدا کرنےوالی ایک مشین نصب کی جائےگی جو اوسطاً ۵۰ فٹ اونچائی سے گرنے والے پانی پرکام کرنے گی - پندرھویں میل پر اس نہر کاپانی تقریباً دیڑھ سو فٹ اونچائی سے گرے گا اور اس سے (۶۰) ہزار کلوواٹ قوت پیدا ہوگی - برقابی کے تیسرے اسٹیشن کو اس نہر پر قائم کرنے کی تجویز ہے جو راجل بنڈہ ” انی کٹ ،، اورزیرین کرشنا تک نکالی جائےگی - اس کاپانی تقریباً ۷۵ فٹ اونچائی سے دریا میں گرے گا - اس سے تقریباً ۲۷۰۰ کلو واٹ برق قوت حاصل ہوگی - چوتھا اسٹیشن (۱۰) ہزار کلوواٹ برقابی قوت پیدا کرنے والے ایک مشین پر مشتمل ہوگا جسے سندھنور کے قریب بڑی نہر پر نصب کیاجائےگا - وہاں اس نہر کا پانی ۸۴ فٹ اونچائی سے گرےگا۔ ان چاروں اسٹیشنوں میں نصب کردہ مشینوں کی گنجائش تقریباً ۱۳۹۰۰۰ کلوواٹ اور ان سے پیدا ہونےوالی مجموعی قوت تقریباً (۹ء۵) ملین کلوواٹ گھنٹے ہوگی - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر (۱۶) کروڑ (۲۰) لاکھ روپے صرف ہونگے۔

بالائی کرشنا

پیمایش کا ابتدائی کام مکمل ہوچکا ہے - ۷۵۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرنے کےلئے اس اسکیم کے اخراجات،

کا اندازہ (۱۰) کروڑ روپے کیا گیا ہے۔

دیو نور

اس اسکیم کے تحت دریائے مانجرا پر دیو نور سے پانچ میل شمال کی طرف ایک ذخیرہ آب تعمیر کیا جائے گا۔ جس نہر سے برقابی قوت پیدا کی جائےگی وہ درمیانی پہاڑ میں سرنگ کھود کر نکالی جائے گی۔ اس نہر میں سال بھر بہنے والے تین آبشار ہونگے جن کی مجموعی گہرائی ۲۶۵ فٹ ہوگی۔ ان آبشاروں کے ذریعہ ۱۸ ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جاسکے گی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برقابی کی اس اسکیم پر ۱۷۰۸۰۰۰۰ روپے خرچ ہونگے اور سالانہ مصارف انتظام ۱۱۶۰۰۰۰ روپے ہونگے۔ برقی قوت کی تخلیق کے اخراجات کا اندازہ ۱.۲۰ پائی فی یونٹ کیا گیا ہے۔

پورنا

اس اسکیم کے تحت موضع سارونگی کے قریب ایک ذخیرہ آب اور دریا کی نشیبی جانب موضع سدیشور میں ایک بند کی تعمیر پیش نظر ہے۔ یہ نہر جو تقریباً ۶۷ میل لامبی ہوگی ڈھائی لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرے گی۔ اس ذخیرہ آب کا پانی دو مقاموں پر دریا میں گرے گا۔ پہلا آبشار جو ذخیرہ آب کے پاس ہوگا سوفٹ گہرا ہوگا اور اس سے ۴۴۰۰ کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی۔ دوسرا آبشار دریا کی نشیبی جانب ۳۰ فٹ گہرا ہوگا اور اس سے ۱۱۰۰ کلوواٹ برقی قوت مہیا کی جائے گی۔ اس اسکیم کے مصارف تخمیناً (۶۰۵۰) لاکھ روپے ہونگے۔

گوداوری اور کدم

تجویز ہے کہ تخمیناً دو کروڑ (۲۱) لاکھ روپے کے صرفہ سے موضع کشٹاپورم کے قریب ایک بند تعمیر کیا جائے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ دائیں کنارے کی نہر پر تین کروڑ (۴۸) لاکھ روپے کے مصارف ہونگے اور اس سے تین لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ بائیں کنارے کی نہر پر جو ۴۱ میل لمبی ہوگی ایک کروڑ (۷۴) لاکھ روپے صرف ہونگے اور ۵۲۵۰۰۰ ایکڑ رقبہ کی آبپاشی کی ضروریات پوری ہونگی۔ چالیسویں میل پر اس نہر کا پانی سوفٹ کے اونچائی سے گرے گا چار میل بعد ۱۰۵ فٹ گہرا ایک اور آبشار ہوگا جو پدور کے ذخیرہ آب میں گرے گا۔ اس نہر کی دوسری شاخ کا پانی (۴۸) ویں میل پر اس نہر میں گرے گا جو پدور کے ذخیرہ آب کے نیچے آبپاشی کے ایک بند سے نکالی جائے گی۔ اس بند کے بائیں پہلو سے برقی قوت پیدا کرنے کے لئے ایک نہر نکالی جائے گی جو (۴۸) ویں میل پر پدور کے ذخیرہ آب سے بہنے والی نہر سے جاملے گی۔ اس مخلوط نہر کا پانی (۵۰) ویں میل پر ۹۲ فٹ سے (۵۵) ویں میل پر ۷۴ فٹ سے اور (۹۶) ویں میل پر ۱۲۴ فٹ اونچائی سے دریائے گوداوری میں گرے گا۔

تجویز ہے کہ پدور کا ذخیرہ آب موضع پدور کے قریب دریائے کدم پر تعمیر کیا جائے۔ اس کے علاوہ برقی قوت پیدا کرنے کی غرض سے آبشار سومنا کنڈم کے شمالی حصہ میں ناگا ملیا اور رالا منڈہ ندیوں پر ذخیرہ آب کی تعمیر بھی پیش نظر ہے۔ کنتالہ کا ذخیرہ آب ایک ایسے مقام پر بنانے کی تجویز ہے جہاں دریائے کدم جاجوکنتالہ کے شمال میں پہلی گھاٹی سے باہر نکلتا ہے۔ اس ذخیرہ آب کی تعمیر پر (۵۲) لاکھ روپے صرف ہونگے۔ پدور کے ذخیرہ آب اور رالامنڈہ اور ناگا ملیا ندیوں کے بندوں کی تعمیر پر علی الترتیب ایک کروڑ (۶۷) لاکھ روپے (۲) لاکھ روپے اور (۹) لاکھ روپے کے مصارف عاید ہونگے۔

اس اسکیم کے تحت پیدا کی جانے والی برقی قوت کی مقدار حسب ذیل ہوگی۔

	مسلسل ابتدائی	مسلسل ۸ ماہ کے لئے
۱ - کشٹاپورم دریائے گوداوری سے بائیں کنارے کی نہر میں گرنےوالا آبشار۔	۴۳۷۰ کلوواٹ	۱۲۳۰ کلوواٹ
۲ - بائیں کنارے کی نہر کے چالیسویں میل پر گرنےوالا ۱۰۰ فٹ کا آبشار۔	۱۰۹۵۰ ,,	۴۱۲۰ ,,
۳ - بائیں کنارے کی نہر کے (۴۴) ویں میل پر گرنےوالا آبشار۔	۱۶۴۲۰ ,,	۶۱۷۰ ,,
۴ - پدور کے ذخیرہ آب میں گرنےوالا آبشار۔	۰۰	۲۵۱۰ ,,

۵ ۔ نہر کی تیسری شاخ کے (۸۴)ویں میل پر گرنے والا آبشار۔	..		۱۴۶۰	،،
۶ ۔ کنتالہ کے ذخیرہ آب سے گرنے والا آبشار۔	..		۸۶۳۷	،،
			برائے چار ماہ	
۷ ۔ رالا منڈہ اور ناگا ملیا کے سنگم سے قبل ناگا ملیا سے گرنے والا آبشار۔	..		۱۶۵۳	کلوواٹ
۸ ۔ پدور کے ذخیرہ آب سے گرنے والا آبشار۔	۲۰۳۴۰ کلوواٹ			..
۹ ۔ پدور کے جنوب میں بہنے والی نہر کے (۵۰)ویں میل پر گرنے والا ۷۲ فٹ کا آبشار۔	۵۸۶۰	،،	۷۹۰	کلوواٹ
۱۰ ۔ اس نہر کے (۵۵) ویں میل پر گرنے والا ۴۴ فٹ کا آبشار۔	۹۵۰۰	،،	۱۱۲۰	،،
۱۱ ۔ اس نہر کے آخری حصہ کی طرف (۹۲) فٹ کا آبشار۔	۲۰۵۰	،،		..

ڈنڈی

موضع گنڈلاپلی کے قریب دریائے ڈنڈی پر جو ذخیرہ آب تعمیر کیا جارہا تھا وہ (۴۰٫۳۴) لاکھ روپے کے صرفہ سے پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے ۔ اس دریا کے دائیں کنارے سے جو نہر نکالی گئی ہے وہ وادی پداوا کو میں (۳۹) ہزار ایکر رقبہ کو سیراب کرسکتی ہے ۔ اس نہر سے گرنے والے ۱۹۸ فٹ کے آبشار کے ذریعہ (۲۷۰۰) اسپی طاقت پیدا کی جاسکتی ہے ۔

مانیر

اس اسکیم کے تحت کا مارڈی سے تقریباً (۱۸) میل دور دریائے مانیر اور کا لیر ندی کے سنگم پر ایک بند تعمیر کیا جارہا ہے۔ صرف آبپاشی کی اسکیم پر (۳۰٫۵۰) لاکھ روپے کے اخراجات کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ برقابی کی اسکیم پر مزید (۱۱٫۵۰) لاکھ روپے صرف ہوں گے ۔ اس اسکیم کی بدولت ۱۷۶۸۰ ایکڑ رقبہ سیراب ہوسکے گا۔ تجویز ہے کہ برق قوت پیدا کرنے کے لئے ذخیرہ آب سے ۶٫۶۶ میل لمبی ایک نہر نکالی جائے ۔ اس نہر کا پانی ۱۲۶٫۵ فٹ سے ملا ریڈی پیٹھ میں گرے گا جس سے ۱۴۰۰ کلوواٹ برق قوت پیدا کی جاسکے گی ۔

پین گنگا

سہسرا کنڈ کے آبشار کے اوپر حماگاؤن اور کنول کے درمیانی علاقہ میں ایک ذخیرہ آب کی تعمیر مفید ثابت ہوگی ۔ خاص ذخیرہ آب کے علاوہ متعدد ذیلی ذخائر آب پابند اور اٹھاؤ کٹے (Lift-dams) ہوں گے ۔ ان سب کے

اخراجات تعمیر کا اندازہ دو کروڑ (۴۰) لاکھ روپے کیا گیا ہے۔ ذخیرہ آب سے بہنے والی نہر کا پانی ۱۰۵ فٹ کی اونچائی سے دریا میں گرے گا اور اس سے ۲۷۸۹۰۰ کلوواٹ مسلسل برقی قوت پیدا کی جاسکے گی ۔ اس طرح جملہ (۲۲٫۳) ملین یونٹ حاصل کیے جاسکیں گے ۔ برق قوت کی تولید کے لئے فی یونٹ ۲٫۴۷ پائی مصارف ہوں گے۔

زیریں کرشنا

اس اسکیم کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے ۔ یہ حسب ذیل اجزا پر مشتمل ہے ۔

(الف) موضع نانا دی کنڈہ میں ایک مشترکہ ذخیرہ آب جس میں جملہ ۳۱۶۸۲۱ ملین کیوبک فٹ پانی سما سکے گا۔

(ب) آبپاشی کی (۱۲۹) میل لمبی ایک نہر جس سے ۶۹۶۰۰۰ ایکر رقبہ سیراب ہوسکے گا۔

(ج) دریا میں گرنے والے پانی کے لئے ذخیرہ آب کے خزانہ کا استعمال ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بند کی تعمیر پر تقریباً ساڑھے دس کروڑ روپے صرف ہوں گے ۔ نہر ۱۲۹ میل لمبی ہوگی اور اس پر تقریباً (۶) کروڑ (۵۰) لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے ۔ آبپاشی سے (۹۳) لاکھ روپے خالص آمدنی ہوگی ۔

برقابی کی اسکیم

دریائے کرشنا اور دریائے تنگبھدرا کے سنگم کے اوپر اٹھاؤ کٹوں کی سطح میں ۳۱۵ فٹ کا جو فرق ہے اس سے فائدہ اٹھا کر ۲۲۳۴۷ ملین یونٹ برق قوت پیدا کی جائیگی ۔ جس کا صرفہ فی یونٹ ۱٫۳۶۷ پائی ہوگا ۔

بہبودگی اطفال و زچہ گان

شہزادی نیلوفر کی پرجوش اپیل

انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام کی صدارت فرماتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے عورتوں اور بچوں کے قابل انسداد اتلاف جان کو روکنے کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ شہزادی صاحبہ نے فرمایا :— ''ان لوگوں کی آواز جو موت کا مقابلہ کررہے ہیں ہر روز ہر ساعت اور ہر لمحہ زیادہ بے قرار زیادہ طالب توجہ اور زیادہ درد ناک ہوتی جارہی ہے '' ۔

ہز ہائنس شہزادی برار نے ، جن کی سرپرستی میں دوسال پہلے انجمن کا قیام عمل میں آیا تھا ، اس موقع پر رونق افروز ہوکر جلسہ کو زینت بخشی ۔

انجمن کے آغاز پر روشنی ڈالتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے فرمایا کہ اس کی بنیاد اون تشویش ناک اور پر خطر دنوں میں رکھی گئی جب کہ دنیا جنگ کی بے پناہ تباہ کاریوں سے پارہ پارہ ہورہی تھی اور امداد اورچارہ سازی کے لئے مصیبت زدہ بیماروں کی آواز انتہائی کرب کی ایک پکار بن گئی تھی ۔شہزادی صاحبہ نے اس بات پرافسوس کا اظہار فرمایا کہ موت کے اسباب کے متعلق طبی تصدیق کے طریقے کی عدم موجودگی اور لازمی رجسٹری کے فقدان کے باعث اموات اور پیدائش کے اعداد و شمار کے متعلق ہماری معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے ۔

بچوں کی شرح اموات

بلدہ حیدرآباد میں موت اور پیدائش کے اعداد و شمار کے اندارج کی جو کوشش کی گئی ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ ہر سال جو ۲۰ ہزار بچے پیدا ہوئے ہیں ان میں پانچ ہزار ایک سال کے اندر اندر ہی مرجاتے ہیں ۔ ان کے علاوہ مزید پانچ ہزار بچے مدرسہ جانے کی عمر سے پہلے ہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ریاست میں ہر سال ساڑھے چھ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان میں سے دن اور رات کے ہر دوسرے منٹ میں ایک بچہ لقمہ اجل ہو جاتا ہے ۔ جو بچ رہتے ہیں وہ بعد میں بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کی جسمانی قوت شیر خوارگی کے زمانہ ہی میں کمزور ہوچکی ہوتی ہے ۔

ماؤں کا اتلاف جان

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے فرمایا کہ ہندوستانی ماؤں میں سے کم از کم تیس فی صد حمل کی خرابیوں سے جسمانی کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں ۔ حیدرآباد کی عورتوں کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کیونکہ حمل کے دوران میں بچہ کی پیدائش کے وقت اور اس کے بعد کے زمانے میں ان کی صحت کی نگرانی کے لئے طبی امداد کا کوئی اچھا ذریعہ موجود نہیں ہے ۔ چنانچہ محتاط اندازہ کے مطابق ان بدنصیب ماؤں میں سے (۱۳) ہزار کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے ۔ ان مختلف امراض و عوارض کا کوئی تخمینہ موجود نہیں جو بچہ کشی سے اس ریاست کی عورتوں میں پیدا ہوتے ہیں ''کہنہ علالت کی مصیبت سے انہیں موت ہی نجات دلاتی ہے '' ۔

ہز ہائنس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام میں۔

علاج

موجودہ صورت حال کی اصلاح کے لئے جو تدابیر اختیار کی جانی چاهئیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے فرمایا ''افلاس ، جہل ، صفائی کے ناقص انتظامات، خراب مکانات ، ہجوم آبادی ، خراب غذا ، کمسنی کی شادی، کثیر شرح پیدائش اور دوسرے نقصان رساں سماجی مراسم وہ چیزیں ہیں جن کے تباہ کن اثرات نوجوان پود کے رگ و ریشے میں سرائیت کئے ہوئے ہیں اور موجودہ کثرت اموات کے بڑی حد تک ذمہ دار ہیں ۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اتلاف جان کا اہم ترین سبب خرد ماؤں کا ماہرانہ معلومات سے قطعی نا واقف ہونا ہے ۔ اس لئے بچاؤ کی پہلی تدبیر مفت اور جبری تعلیم ہونی چاهئے اور دوسری یہ کہ زچگی اور بہبودی اطفال سے متعلق کام کی ایسی تنظیم کی جانی چاهئے کہ ماؤں کو صحت کے معمولی قواعد سے واقف کرایا جائے ۔ زچاؤں اور بچوں کی بھلائی کا کام اصل میں ایک تعلیمی خدمت ہے جس کی ذریعہ ماؤں کو خود اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کی حفاظت و نگہداشت کرنا سکھایا جاتا ہے ،، ۔

ہسپتالوں میں رهائشی انتظام

اس کے بعد شہزادی نیلوفر نے زچہ خانون میں مناسب رهائشی انتظام کے مسئلہ پر بحث فرمائی ۔ شہزادی صاحبہ کی رائے میں بہبودی و زچہ گان کے موجودہ انتظامات یوں تو تمام ہندوستان میں ہی ناکافی ہیں لیکن اس خصوص میں حیدرآباد اکثر صوبوں اور ریاستوں سے پیچھے ہے ۔ ممالک محروسہ کے تمام زچہ خانوں میں صرف ۴۰۰ بستروں کا انتظام ہے جن میں سے ۱۵۰ اضلاع کے لئے ہیں ۔ اگر ہر زچہ ۱۲ دن بھی ہسپتال میں رہے تو ہر سال تیس زچگیوں کے لئے ایک بستر کی ضرورت ہو گی ۔ اس مفروضہ پر کہ تیس فی صد زچگیاں ہسپتالوں میں ہوتی ہیں ہمیں سو زچگیوں کے لئے کم سے کم ایک بستر کی ضرورت ہو گی ۔ مگر حیقیقی ضرورت تو اس سے کہیں زیادہ ہے ۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں زچگی کے ان انتظامات کی کمی کو مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان کے توسط سے خانگی دایہ گری کو عام کر کے پورا کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس معاملہ میں بھی حیدرآباد کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے ۔

تربیت یافتہ افراد

کارکنان صحت کی تربیت کے لئے مناسب انتظام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے شہزادی صاحبہ نے فرمایا :۔ ''تربیت یافتہ کارکنوں کی کمی زچگی کے کاموں کے موجودہ انتظامات کی توسیع میں مانع نہ ہونی چاهئے اس لئے کہ خود ایسی تنظیم کے مقاصد میں جیسی کہ ہماری ہے ایک مقصد یہ بھی ہونا چاهئے کہ ان زچہ خانوں اور مراکز بہبودی اطفال میں جو ہم شہری اور دیہی رقبوں میں قائم کرنا چاهئے ہیں موزوں افراد کو تربیت اور ملازمت دی جائے ۔ آپ کو یہ معلوم کرکے خوشی ہو گی کہ '' ہیلتھ وزیٹرس ،، کی تربیت کے لئے ایک مرکزی مدرسہ کے افتتاح کی تیاریاں کی جا رہی ہیں ۔ بہبودی اطفال کی تنظیم میں '' ہیلتھ وزیٹرس ،، کا وجود انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔

''ہمارے (۱۳) ہزار مواضعات کے دور دراز گوشوں سے،، جن پر ہمارے وجود کا دار و مدار ہے ، یہ خاموش پکار ہم تک پہونچی ہے کہ انہیں غیر تربیت یافتہ دائیوں کی قدیم اور بے رحمانہ روایات سے نجات دلائی جائے ۔ ہماری سرپرست خصوصی هرهائی نس شہزادی برار کی پیش بینی کا یہ نتیجہ تھا کہ اس اپیل کے جواب میں دیہاتی ضروریات کے لئے دائیوں کی تربیت شروع کی گئی ۔ هرهائی نس کو اس مسئلہ سے جو گہری دلچسپی ہے اسکی بناء پر آپ نے اس کام کے لئے ایک عام سرمایہ قائم فرمایا جس کی مقدار کو حکومت نے دگنا کردیا ۔ اور اس طرح اضلاع میں دائیوں کی تربیت کے چار مراکز قائم ہوسکے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اب حکومت نے ان تربیت یافتہ دائیوں میں سے ۱۵۰ کو دیہی رقبوں میں ملازم رکھنے کی منظوری دی ہے ۔

''مگر یہ تو صرف ایک عارضی اقدام ہے تا کہ دائیوں کی موجودہ کمی کو دور کیا جائے ۔ لیکن جب ہماری تحریک

میں توسیع ہوگی تو ہمیں امید ہے کہ ان دائیوں کی بجائے ہم پڑھی لکھی اور ہسپتالوں میں تربیت یافتہ دائیاں مقرر کرسکیں گے ۔ فی الوقت ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ دائیوں کی رجسٹری کے قواعد نافذ کرے تاکہ غیر تربیت یافتہ دائیوں کا انسداد کیا جاسکے ۔

" اسی طرح غیر سرکاری زچہ خانوں کی نگرانی کے لئے بھی قواعد مرتب ہونے چاہئیں تاکہ ایسے "نرسنگ ہوم" باقی نہ رکھے جائیں جو موزوں عملہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے صحت عامہ کے لئے خطرہ کا باعث ہوں ۔

ادائی مصارف زچگی

" ہمیں صنعتی رقبوں میں حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کی ماموری سے متعلق اہم مسائل کو کوبھی بھولنا نہ چاہئے اور قانون کار خانہ جات کو نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ان عورتوں کے کام اور آرام کے اوقات مقرر ہوں ، ان کو زچگی کی حالت میں اطمینان بخش رعایتیں حاصل ہوسکیں اور ان کے بچوں کی معقول نگرانی کے لئے مرکز قائم کئے جائیں ۔

یتیم خانے

" یتیم خانوں کے انتظام کا سوال ہماری فوری توجہ کا طالب ہے ۔ اس لئے کہ اس قسم کا کام بہبودی اطفال کے مسئلہ سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے ۔ شہر میں متعدد یتیم خانے ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ ان میں سے صرف چند ہی کا نظم و نسق قابل اطمینان ہے ۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن میں حفظان صحت کا کوئی انتظام نہیں ہے اور بچوں سے ناجائز فایدے حاصل کئے جاتے ہیں اور ان کو ایسے انتہائی افسوس ناک حالات میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جن سے ان کی جسمانی نشو و نما خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور ان کے حساس دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں ۔ ان بچوں کے لئے ، جن پر قسمت تنہائی اور بے چارگی کے داغ لگا دیتی ہے ، ایک بہتر زندگی کا انتظام کرنا ضروری ہے ۔ محبت اور ہمدردی کی راحت بخش شعاعیں ان کی زندگیوں کی سر بمہو تاریکی میں داخل ہونی چاہئیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حکومت ان بچوں کی زندگی کے متعلق کوئی تحقیقات کرائے تو یتیم خانوں کی رجسٹری اور نگرانی کے لئے ایک قانون وضع کرنا ضروری ہوگا ۔

اہم مسائل

" ان اہم مسائل سے دو چار ہوتے ہوئے یہ سوال طے کرنا ہے کہ ہم کب تک ان ناقابل برداشت حالات کو قائم رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ ہم ایسا نہیں کرسکتے اور نہ ایسا کرنا ہی چاہئے ۔ جس وقت حکومت (۱۰) لاکھ کا عطیہ انجمن کے نام پر منتقل کردے گی اوس وقت ہم اپنے مقاصد اور ارادوں کی تکمیل سے قریب تر ہوجائیں گے ۔ لیکن ایسی زبردست اہمیت رکھنے والے کام میں کامیابی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب کہ ہمیں عوام کی امداد ، دلچسپی اور تعاون حاصل ہو ۔ "

اپنے خطبہ کے آخر میں شہزادی صاحبہ نے فرمایا " ہمارے لئے یہ امر وجہ افتخار ہے کہ یہ مقدس کام جس کی وسعت لا محدود ہے ہمارے حصہ میں آیا ہے ۔ آئیے ہم اپنی ممکنہ کوششیں صرف کرکے حقیقی خدمت کی ایک ایسی لافانی یادگار قائم کریں جو انسانی درد و کرب کی گہری تاریکیوں کو اپنے نور سے روشن کردے " ۔

ترقی کار

سنہ ۴۴-۱۹۴۳ع میں انجمن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اعزازی معتمد مسٹر ایم فاروق نے فرمایا کہ حیدرآباد میں چار مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان مشیرآباد، لال دروازہ ، دھول پیٹ اور ناملی میں قائم کئے گئے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انجمن حاملہ عورتوں میں خون کی کمی کے اسباب کے متعلق سائنٹفک تحقیقات کررہی ہے اور شہر کے (۹) مراکز بہبودی اطفال میں انجمن کے زیر اہتمام خون کی کمی کے عارضہ میں مبتلا ماؤں اور حاملہ عورتوں کا علاج کیا جارہا ہے ۔

ڈاکٹر فاروق نے " ہلت وزیٹرس " کے لئے مجوزہ تربیت گاہ کے قیام کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ ادارہ بہت

جلد کام شروع کردے گا ۔ یہ مدرسہ ایک " یونٹ "میں شامل کیا جائے گا جو ساز و سامان سے پوری طرح لیس (۵۰) بستروں کے ایک زچہ خانہ ، عورتوں کے لئے امراض خبیثہ کے علاج کے ایک کلینک اور ایک مرضیاتی تجربہ خانہ پر مشتمل ہوگا ۔ معتمد صاحب نے مختلف اضلاع کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا کیونکہ انہوں نے اضلاع میں انجمن کی شاخیں کھولنے کے لئے چندوں سے متعلق اپیل کا فیاضی کے ساتھ جواب دیا ۔ ڈاکٹر فاروق نے بتایا کہ اورنگ آباد ، پربھنی ، نظام آباد ، ورنگل ، ناندیڑ اور گلبرگہ میں پانچ لاکھ (۶۴) ہزار روپے جمع کئے گئے ہیں ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

آذر سنہ ۱۳۵۵ ف - اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ ع

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور دالوں کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب (۱) اور (۸) اعشاریہ اضافہ ہوا - شکر کا اوسط اشاریہ علی حالہ قائم رہا -

دوسری غذائی اشیاء اور تمام اغذیہ کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب (۹) اور (۳) اعشاریہ کمی ہوئی - البتہ روغن دار تخم کے اوسط اشاریہ میں (۱۹) اعشاریہ اضافہ ہوا - کپاس ساختہ کپاس اور چمڑے اور کھال کے اوسط اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

چونے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے اشیاء تعمیر کے اوسط اشاریہ میں (۹) اعشاریہ کمی ہوئی - جلانے کی لکڑی کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریہ میں (۷) اعشاریہ اضافہ ہوا -

روغن دار تخم اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں اضافہ کے باعث تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں (۳) اعشاریہ اضافہ ہوا -

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ ع کے عام اشاریہ کے حساب سے اکٹوبر کا عام اشاریہ ۲۶۸ رہا - اس کے مقابلہ میں سٹمبر سنہ ۱۹۴۵ ع یہ ۲۶۹ تھا -
جولائی سنہ ۱۹۱۴ ع کے عام اشاریہ کے حساب سے اکٹوبر کا عام اشاریہ ۲۳۲ رہا اس کے برخلاف سٹمبر سنہ ۱۹۴۵ ع میں یہ ۲۳۰ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں سٹمبر اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (-) بمقابلہ	
		اکٹوبر ۴۵ ع	سٹمبر ۴۵ ع	اکٹوبر ۴۴ ع	سٹمبر ۴۵ ع	اکٹوبر ۴۴ ع
غلہ	۱۰	۲۷۷	۲۷۶	۲۷۹	+ ۱	- ۲
دالیں	۶	۲۰۱	۱۹۳	۲۱۳	+ ۸	- ۱۲
شکر	۲	۱۴۶	۱۴۶	۱۳۲	..	+ ۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۱	۲۹۰	۲۴۱	- ۹	+ ۴۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۲	۲۶۵	۲۴۰	- ۳	+ ۲۲
روغن دار تخم	۵	۲۸۷	۲۶۸	۲۱۹	+ ۱۹	+ ۶۸
نباتاتی تیل	۴	۲۶۱	۲۶۶	۲۵۱	- ۵	+ ۱۰
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۰۳	..	- ۱۳
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۲۳	۳۲۳	..	..
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۸	۲۶۷	۲۷۵	- ۹	- ۱۷
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۷۴	۲۶۷	۲۳۵	+ ۷	+ ۳۹
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۵	۲۷۳	۲۵۹	+ ۲	+ ۱۶
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۸	۲۶۹	۲۵۰	- ۱	+ ۱۸

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع سے اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

نرخ چلر فروشی
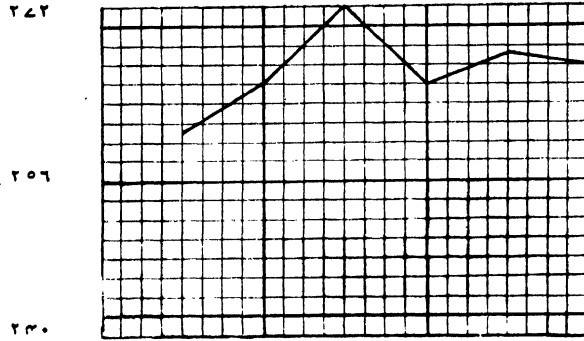
زیر تبصرہ مہینے میں دھان ، جوار ، باجرا ، چنا اور تور کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ اس کے برخلاف موٹا چاول راگی اور مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے اشاریہ کے حساب سے دس اہم اشیاء کی چلر فروشی کی قیمتوں میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۳) اعشاریہ اضافہ اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۳) اعشاریہ کمی ہوئی ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اعشاریہ درج ذیل ہے ۔

اشیاء		اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
			اکٹوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع
موٹا چاول	..	۳ - ۷	۲ - ۳	۱ - ۳	۲۳۰	۲۳۵
دھان	..	۱۲ - ۱۴	۱۵ - ۴	۴ - ۵	۳۰۴	۲۸۱

گیہوں	۰۰	۷ - ۵	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰۰	۱۰ - ۰	۱۳ - ۵	۱۴ - ۵	۱۷۲	۱۷۰
باجرہ	۰۰	۱۰ - ۸	۸ - ۵	۱۲ - ۵	۱۹۱	۱۸۳
راگی	۰۰	۱۱ - ۵	۸ - ۶	۴ - ۶	۱۷۴	۱۸۱
مکئی	۰۰	۱۰ - ۱۳	۹ - ۶	۸ - ۶	۱۶۵	۱۶۶
چنا	۰۰	۷ - ۱۰	۱۴ - ۳	۱۵ - ۳	۱۹۷	۱۹۴
تور	۰۰	۱۰ - ۱	۶ - ۰	۶ - ۰	۱۶۷	۱۶۶
نمک	۰۰	۸ - ۱۳	۶ - ۷	۶ - ۷	۱۳۷	۱۳۷
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۲۰۴	۲۰۱

مندرجہ ذیل گراف میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع سے اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع تک ۱۰ اہم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔
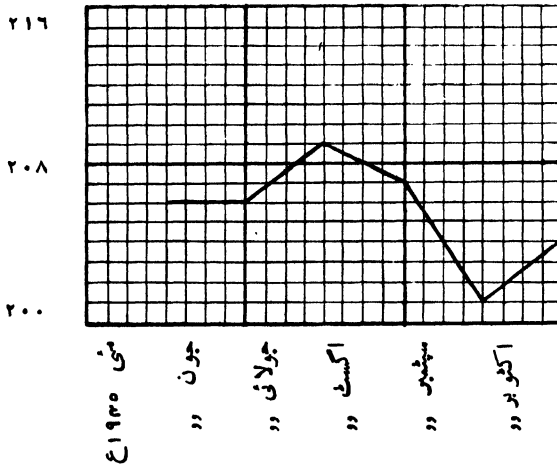
بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں بلدہ حیدرآباد میں ۱۱۴۱ پلہ گیہوں ۳۶۸۹۸ پلہ چاول اور ۱۰۳۹۶ پلہ جوار درآمد کی گئی اس کے برخلاف اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ان اشیاء کی درآمد شدہ مقداریں علے الترتیب ۱۵۵۹، ۱۹۴۸۳، اور ۸۷۳۷ پلہ تھیں۔ برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور مما لک محروسہ سرکار عالی کے مختلف حصوں سے

حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں ۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلون میں)	
		اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۱۱۴۱	۱۵۵۹
آٹا	..	۷۱۷	۹۸۱
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۶۸۹۸	۱۹۴۸۳
جوار	..	۱۰۳۹۶	۸۷۳۷
باجرہ	..	..	..
راگی	..	..	..
ماش	..	۳۷۲۴	۴۰۱۳
چنا	..	۲۷۱۷	۳۵۳۳
گھی	..	۱۶۷۶ من	۱۲۹۹ من
چاء	..	۱۰۹۹	۷۱۴
شکر	..	۷۲۵۷	۴۵۶۰

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ علی الترتیب ۹۴ روپے اور ۸۹ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۲ روپے اور ۱۴۲ روپے فی صد تولہ تھا ۔
مندرجہ ذیل تختہ میں اکٹوبر اور ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے ۔

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۹-۶
ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۱-۰
اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

ستمبر اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۰ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو تھے وہ درج ذیل ہیں ۔

تفصیلات		ستمبر سنہ ۱۹۴۰ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۰ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں	
سرکاری تمسکات		ستمبر سنہ ۱۹۴۰ع	اکٹوبر سنہ ۱۹۴۰ع
		روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ۱/۴ فی صد	۱۰۰-۱۴	۱۰۰-۱۴
,, ,,	۳ ۱/۴ فی صد	۱۰۴-۱	۱۰۴-۲
,, ,,	۳ ۱/۴ فی صد	..	۱۰۰-۱۱
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳-۰	۵۳-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۱-۴	۱۳۸-۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۴۰-۰	۷۴۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	..	..
پارچہ جات			
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۴۸-۰	۶۹۵-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, روپیہ کلدار)	۷۱۰-۰	۷۱۹-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	..	..
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۶۲۵-۰	۱۶۲۵-۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۲۷-۸	۳۲۶-۸
شکر			
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۱-۱۲	۸۳-۰
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸-۰	۳۸-۰
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵ روپیہ)	۲۲-۸	۲۱-۱۱
کمیکلز			
بابو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۴-۱۴	۴-۱۱
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۰-۰	۳۹-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۰	۴۲-۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۶ - ۰	۹۳ - ۸
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵ - ۰	۱۱۵ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۶۹ - ۰	۳۶۶ - ۰
حیدرآباد ٹیریز	(۵۰ ,, ,, ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۷ - ۸	۲۷ - ۸
نیشنل فوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۱۱ - ۱۳	۱۱ - ۱۳
سنگا رینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹ - ۸	۱۹ - ۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیه)	۲۹۳ - ۸	۳۱۲ - ۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ,, ,,)	۱۲۷ - ۰	۱۲۷ - ۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۵ - ۰	۱۱۱ - ۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۱ - ۱۳½	۱۲ - ۰
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵ - ۱۲	۹۵ - ۱۲
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ ,, ,,)	۱۳ - ۰	۱۳ - ۳

کپاس

اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسه کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں پانچ هزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں پریس کی هوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب (۱۲) هزار اور (۳۹) هزار گٹھے تھی۔

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں ۲۳,۶۸ لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی اس کے برخلاف ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۲,۲۵ لاکھ پونڈ اور سنه ۱۹۴۴ع میں ۲۵,۰۲ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا۔

ساخته کپاس

اس مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۵۴,۳۹ لاکھ گز رهی۔ اس کی مقدار ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۵۳,۷۰ لاکھ گز اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں ۵۰,۹۷ لاکھ گز رهی۔ زیر تبصره مهینے میں ۱۹,۸۲ لاکھ پونڈ سوت تیار هوا اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں تیار کرده مقدار علی الترتیب ۱۸,۶۷ لاکھ پونڈ اور ۱۹,۴۵ لاکھ پونڈ تھی۔

تقابلی اعداد (هزاروں میں) درج ذیل هیں۔

اشیاء	اکائی	اکٹوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابله اکٹوبر ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابله ستمبر ۴۵ع
کپڑا	گز	۵۴۳۹,۸	۵۳۷۰,۵	۵۰۹۷,۴	+ ۳۴۲,۴	+ ۶۹,۳
سوت	پونڈ	۱۹۸۲,۷	۱۸۶۷,۸	۱۹۴۵,۵	+ ۳۷,۲	+ ۱۱۴,۹

کپاس کی برآمد

مندرجه ذیل تخته میں ریل اور سڑک کےذریعه برآمد شده کپاس کی مقداریں دی گئی هیں (اعدادوں میں درج هیں) -

نوعیت		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		اکٹوبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع	اکٹوبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۲۴۴۵۳	۱۱۸۸۰	۱۷۴۳	۲۱۲
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۳۸	۳۷۵	۱۴۴۱	۳۲۵۴
کپاس جس سے بنوله نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۹۶
جمله	..	۲۴۴۹۱	۱۲۲۵۵	۳۱۸۴	۳۵۶۲
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ..۴ پونڈ	..	۱۴۶۹۵	۷۳۵۳	۱۹۱۰	۲۱۳۷

دیا سلائی

زیر تبصره مہینے میں دیا سلائی کے کارخانوں میں ۲۱۴۴۸ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۶۱۷۱ گروس ڈبے اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں ۱۱۹۳۲ گروس ڈبے تیار هوئے تھے -

سمنٹ

زیر تبصره مہینے میں سیمنٹ کی پیدا وار ۱۴۹۰۴ ٹن رهی - اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۳۳۸۶ ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۱۶۰۹ ٹن سیمنٹ تیار هوئی

مندرجه ذیل تخته میں صنعتی پیدا وار کے اعداد (هزاروں میں) دے گئے هیں :-

اشیاء		اکائیاں	اکٹوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابله	
						اکٹوبر ۴۴ع	ستمبر ۴۵ع
سمنٹ	..	ٹن	۱۴٫۹	۱۳٫۳	۱۱٫۶	+۳٫۳	+۱٫۶
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۱٫۴	۲۶٫۱	۱۱٫۹	+۹٫۵	−۴٫۷
شکر	..	هنڈرڈ ویٹ	۲۷٫۷	..	۰٫۴	+۲۷٫۳	+۲۷٫۷

حمل و نقل

زیر تبصره مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جمله آمدنی تقریباً ۴۳٫۱۳ لاکھ روپے رهی - اس کے مقابلے میں اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۳۷٫۱۵ لاکھ روپے تھی - شارعی حمل و نقل کے محکمه کو ۷٫۹۲ لاکھ روپے کی آمدنی هوئی - اس کے مقابله میں پچھلے سال آمدنی کی مقدار ۷٫۵۴ لاکھ روپے تھی - ریلوے کے ذریعه اشیاء کی حمل و نقل سے جوآمدنی هوئی اس کی مقدار اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۲٫۴۶ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابله میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۲٫۳۵ لاکھ روپے آمدنی هوئی -

اکٹوبر کے مہینے میں ریلوں اور بسوں سے علی الترتیب ۱۵۳۴۱۵۵ اور ۱۶۵۳۶۶۷ مسافروں نے سفر کیا اس طرح پچھلے سال اسی مہینے کےمقابله میں علی الترتیب ۱۰۸۱۴۲ اور ۳۰۸۶۹ مسافروں کا اضافه هوا -

Reg. No. M. 4387.

معلومات حید رآباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نمبر ۱۸۳

On H.E.H. the Nizam's Service.

کار سرکاری

HYDERABAD INFORMATION

معلومات حیدرآباد

To

بخدمت

دفتر محکمہ اطلاعات سرکار عالی حیدرآباد دکن

Office of the Director,
Information Bureau, H.E.H. the Nizam's Government,
Hyderabad-Deccan.

معلومات حیدرآباد

اسکیم ترقیات گوداوری

جلد ٦ .... شمارہ ٨
[illegible] ف - مئی سنہ ١٩٣٦ء
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

تیر سنہ ۱۳۵۵ف — مئی سنہ ۱۹۴۶ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

باب الداخلہ کلیہ فنون ۔ جامعہ عثمانیہ ۔

مرد برائے صحتِ جلد ریکسونا استعمال کرتے ہیں

ایسی رائے جلدی قائم نہ کیجیے کہ ریکسونا صرف مستورات ہی کی خوبصورتی کیلئے ہے۔ یہ میڈیکیٹیڈ صابن ہر اس فرد و بشر کیلئے نہایت مفید ہے جو کہ صحتِ جلد کا خواہشمند ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ قسم کا صابن ہے جو کہ جسم کو قوت تر و تازگی اور راحت بخشتا ہے اس کے استعمال کا لطف خاصکر مرد ہی اٹھاتے ہیں

سب سے بڑا فائدہ اس عمدہ سبز اور زود جھاگ پیدا کرنے والے صابن کا یہ ہے کہ اس میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مضر جراثیم کو نیست و نابود کر دینے والی۔ بدن کو فرحت دینے والی کیڈابل نام دوائی آمیزش کی گئی ہے جس سے ریکسونا کی بہت جلدی اور بہت پیدا ہونے والی جھاگ جلد کے ہر مسام تک پہنچاتی ہے اور خاصکر ان اعضا میں جہاں عام طور پر جلد کو ضرب پہنچانے والی مہلک بیماریاں یعنی کھجلی وغیرہ جیسے داغ پیدا ہونے لگ جاتے ہیں اس طرح سے آپ کا سارا بدن کسی بیماری سے محفوظ ہو جاتا ہے

آپ اس سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر آسانی اور بہت جلدی ریکسونا کے باقاعدہ استعمال سے جلد کی صحت درست کی جا سکتی ہے اور اُسے ہر طرح سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسے سبز اور زود جھاگ دینے والے ادویات سے مرکب صابن کو آج ہی سے فوراً عمل میں لائیں اور اس کے استعمال کو جاری رکھیں۔

نوٹ:۔ یہ ایک نقطہ خاص قابلِ ذکر ہے کہ جلد کی صحت پر ہی خوبصورتی کا انحصار ہے اور ہر مرد کو اپنے بدن کی جلد کو عمدہ اور محفوظ رکھنے کا اتنا ہی فخر حاصل ہے جو کہ ایک عورت کو۔

ریکسونا بچے کیلئے:۔ یہی ریکسونا جو کہ باپ استعمال کرے بچہ بھی کرے۔ اس کی جھاگ بدن کے مضر جراثیم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہنستے بچوں کو غسل کراتے وقت ریکسونا کو استعمال فرمائیں تاکہ وہ بچے کے نازک جلد کو ٹھنڈک پہنچائے اور اسے ہر طرح کی کھجلی و خارش و سوزش سے بچائے رکھے۔

★ کیڈابل ریکسونا میں ایک خاص قسم کی جراثیم کش۔ آرام دہ و تقویت دہ تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جلد کی صحت کو برقرار رکھنے میں اپنا خاص اثر رکھتا ہے کیڈابل کے جلد کو ٹھنڈہ اور مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے فوائد کو بڑے بڑے ماہرانِ سائنس نے تسلیم فرمایا ہے اور اس کے ہر روز کے استعمال کو ترجیح دی ہے

ریکسونا مرہم کا استعمال کیجئے:۔ دعدوں۔ سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ پھنسے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کیلئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی تھوڑی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

R.P. 22-83 UD

REXONA PROPRIETARY LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — تیر سنه ۱۳۵۵ ف - مئی سنه ۱۹۴۶ ع — شمارہ ۸

احوال و اخبار

حصول غلہ اور سیاسیات - یہ نہایت افسوس ناک امر ہے کہ اگر چہ تقریباً تمام پبلک لیڈروں نے یہ یقین دلایا تھا کہ غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیاجائے گا پھر بھی بعض سیاسی جماعتیں حصول غلہ سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہی ہیں - وہ اس حقیقت سے بے خبر معلوم ہوتی ہیں کہ جاہل کاشتکار کو جھوٹی سچی باتیں باور کراکے اور اس معاملہ میں اسے غیر ہمدردانہ اور مخالف طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیکر وہ آگ سے کھیل رہی ہیں - حکومت اپنے موقف کو واضح کرچکی ہے - اس نے سختی کے ساتھ تنبیہ کردی ہے کہ اس کی غذائی پالیسی کے خلاف بالارادہ یا گمراہ کن شورش کو ہرگز روانہیں رکھا جائے گا - صورت حال کی نزاکت اور اہمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ حکومت کی غذائی پالیسی کی تکمیل کے راستہ میں جو رکاوٹیں ڈالی جائیں انہیں سختی کے ساتھ دور کیا جائے - یہ بات جس قدر جلد محسوس کی جائے گی اسی قدر بہتر ہوگا -

یہ سچ ہے کہ جہاں تک ہماری اندرونی غذائی رسد کا تعلق ہے کسی بیجاتشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے - لیکن اطمینان سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا بھی مناسب نہیں ہے - برطانوی ہند میں رہنے والے بھائیوں کی مصیبتوں سے آنکھیں بند کرلینا بے دردی اور بے رحمی کے مترادف ہوگا - ایک ایسے معاملہ میں، جو لاکھوں زندگیوں پر اثر انداز ہو رہا ہے، ہم ملک کے مابقی حصوں سے علحدہ نہیں رہ سکتے - اگر ہم ایسا کریں تو نہ صرف اپنے عظیم تر مفادات کو نقصان پہونچائیں گے بلکہ ہم پر علحدہ پسندی کی بدترین شکل اختیار کرنے کا واجبی الزام لگایا جائیگا - واقعہ یہ ہے کہ حیدرآباد ہندوستان کے ذیلی براعظم کا ایک جزو لاینفک ہے اور اس حیثیت سے ممالک محروسہ پر اس ذیلی براعظم کے کسی حصہ میں بھی رونما ہونے والے ہر اہم واقعہ کے اثرات مرتب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے - اب یہ بات مان لی جاچکی ہے کہ مجموعی حیثیت سے یہ ملک شدید غذائی قلت سے دو چار ہے جس کی وجہ سے لاکھوں انسانوں کی جان خطرہ میں پڑ گئی ہے - اگر حیدرآباد اس بحران پر قابو حاصل کرنے کے لئے ملک کے مابقی حصوں کا ہاتھ بٹانے میں پس و پیش کرے تو وہ اس کے خطرناک نتائج سے پوری طرح محفوظ نہیں رہ سکتا - یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اپنی غذائی ضروریات کے ایک کافی بڑے حصہ کی تکمیل کے لئے حیدرآباد برطانوی ہند کا دست نگر ہے - اگر اس نازک موقع پر ہم دست تعاون نہ بڑھائیں تو اپنی ضروریات کے وقت کہیں سے بھی کوئی امداد یا ہمسایانہ برتاؤ کی کیسے توقع رکھ سکتے ہیں ؟ یہاں اس بات پر زور دینا مناسب ہوگا کہ ہماری ذمہ داریوں کی بنیاد اصل میں اخلاقی ہے یعنی برطانوی ہند میں رہنے والے بھائیوں کو ان کی ضرورت کے وقت امداد دی جائے - اس خالص انسانی ہمدردی کے کام میں سیاسی یا دیگر مصالح کو کوئی دخل نہ ہونا چاہئے -

اس لئے یہ امر اور بھی زیادہ حوصلہ شکن ہے کہ بعض سیاسی جماعتوں کے کارکن حکومت کی غذائی پالیسی کی بظاہر تائید اور در پردہ اس کو ناکام بنانے کی مسلسل

کوشش کررہے ہیں ۔ پچھلے کچھ عرصہ سے اس بات کی تشویشناک اطلاعیں آرہی ہیں کہ دیہاتیوں کو ان تدابیر کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے کی ترغیب دی جارہی ہے جو حکومت نے قیمتوں پر نگرانی، اجناس خوردنی کے حصول اور اس کی منصفانہ تقسیم کے لئے اختیار کی ہیں۔ جاہل اور سادہ لوح کاشتکار سے یہ بیان کیا جارہا ہے کہ مجموعی طور پر غذائی صورت حال اتنی خراب نہیں ہے جتنی کہ بتائی جارہی ہے ۔ اس طرح جھوٹی تسلیوں سے اس میں تحفظ کا غلط احساس پیدا کیا جارہا ہے ۔ ساتھ ہی حکومت کو ایسے واقعات کا علم ہوا ہے جہاں کاشتکاروں کو اس کے بالکل برعکس باور کرایا جارہا ہے ۔ ان سے یہ کہا گیا ہے کہ تمام ہندوستان میں قحط پھیلا ہوا ہے اس لئے غلہ کا ہر دانہ قیمتی ہے۔ اسے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو فروخت کرنے کی بجائے اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہئے ۔ عوام میں دہشت پیدا کرنے کی غرض سے کئی مقاموں پر حصول غلہ کی پالیسی کے خلاف جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کئے گئے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غلہ کے ذخائر پوشیدہ کردے جانے لگے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف شورش پسند پانچ ہزار یا اس سے زاید آبادی والے شہروں میں راتب بندی کے نفاذ پر زور دے رہے ہیں اور دوسری طرف وہ اس حقیقت کو نظر انداز کررہے ہیں کہ غلہ کے حصول کے بغیر راتب شدہ شہروں اور کم پیدا وار کے رقبوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل نا ممکن ہوگی ۔

اس لئے کاشتکاروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے شورش پسندوں کی ریشہ دوانیوں کا شکار نہ بنیں جو ان کے خیر خواہ بن کر انہیں بھٹکانے کی کوشش کررہے ہیں ۔ ان کے لئے یہ بات سمجھنے میں دشواری نہ ہونی چاہئے کہ بعض ایسے عوامل نے جو قابو سے باہر ہیں حکومت کو حصول غلہ کی پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کردیا ہے ۔ اس کا مقصد ان کے مفادات کو نقصان پہونچانا نہیں بلکہ ایک عالمگیر مصیبت کا مقابلہ کرنے میں ہاتھ بٹانا ہے ۔ بحیثیت مجموعی یہ پالیسی نہایت نرم اور روادارانہ ہے کیونکہ یہ صرف قابل فروخت فاضل پیدا وار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو دام مقرر کئے گئے ہیں وہ مناسب اور معقول ہیں اور جو قیمتیں ادا کی جاتی ہیں وہ ان قیمتوں سے کہیں زیادہ ہیں جو کاشتکار کو ساہوکار یا دلال سے ، جس کے ذریعہ عام طور پر وہ اپنی پیدا وار فروخت کرتا ہے ، حاصل ہوتی ہیں ۔

ایک اور امر جس پر زور دیا جانا چاہئے یہ ہے کہ حاصل کئے ہوئے غلہ کو اندرونی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہماری معقول ضروریات کے بعد جو غلہ بچ رہے گا اسے قحط سے متاثرہ ہمسایہ علاقوں کو برآمد کیا جائے گا ۔ یہاں اس امر کا اظہار مناسب ہوگا کہ فوج کے استعمال کے لئے غلہ ابھی تک برآمد نہیں کیا گیا ۔

اس مزاحمانہ طرز عمل کے برخلاف خواتین حیدرآباد کا یہ عزم بالجزم لایق تحسین و ستائش ہے کہ حکومت کو اس کے غذائی پروگرام کے نفاذ میں ممکنہ امداد دی جائے ۔ ہر ہائی نس شہزادی برار کی فیض آفریں قیادت میں مختلف مکاتب خیال کی نمایندگی کرنے والی ۱۲۰۰ سے زیادہ خواتین نے ایک جلسہ میں شرکت کی جہاں اس بات پر غور کیا گیا کہ شاہ ذیجاہ کے اوس فرمان مبارک کی تعمیل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہونا چاہئے جس میں حضور پرنور نے اپنی تمام رعایا کو اشیاء خورو نوش کے استعمال میں ممکنہ کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ہر ہائی نس شہزادی برار کی پر جوش اپیل پر لبیک کہتے ہوئے ان خواتین نے اون تدابیر سے کامل تعاون کا وعدہ کیا جو غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۔ انہوں نے خدمت خلق کی ایک شاندار مثال قائم کی ہے جو بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے قابل تقلید ہے ۔

* * * * * *

جامعہ عثمانیہ دوسروں کی نظر میں ۔ علم و فضل کا ایک اہم مرکز اور تہذیب و تمدن

کی امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہوئے یہ قدرتی بات ہے کہ حیدرآباد سیاحوں بالخصوص بیرونی ممالک سے آنے والوں

کے لئے دلکشی اور جاذبیت کا مرکز بنے - وہ جامعہ عثمانیہ کے " انفرادی ،، ماحول سے بطور خاص متاثر ہوتے ہیں جس نے ایک ملکی زبان — اردو — کو اعلی تعلیم کا ذریعہ بنا کر کامیاب تجربہ کیا - اس سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ کے کارنامے عالمگیر شہرت حاصل کر چکے ہیں اور بعض ممتاز ہندوستانی اور بیرونی ماہرین تعلیم نے ان کی غیر معمولی تعریف کی ہے -

حال میں سیلون کا ایک تہذیبی وفد ایک مختصر سے دورہ پر حیدرآباد آیا تھا - اس کے سفر کا مقصد اس بات کا مطالعہ کرنا تھا کہ ریاست کی سرکاری زبان اور جامعہ عثمانیہ کے ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اردو کو کس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے - اس وفد نے جامعہ عثمانیہ اور چند دوسرے تعلیمی اداروں ، نیز بعض سرکاری دفاتر اور عدالتوں کا معائینہ کیا تاکہ یہ معلوم کرے کہ اردو کے ذریعہ تعلیمی اور دفتری کام کس طرح انجام پاتا ہے -

ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں اس وفد کے قائد مسٹر جے - آر - جے وردھن نے فرمایا کہ وہ تعلیم کے میدان میں اس جرات آمیز تجربہ کی کامیابی سے بہت متاثر ہوئے جس میں ایک ہندوستانی زبان کو اعلی تعلیم کے ذریعہ کی حیثیت سے اختیار کیا گیا ہے - اس نے ثابت کر دکھایا کہ انگریزی کی بجائے ایک ملکی زبان کو مفید نتائج کے ساتھ ذریعہ تعلیم بنایا جا سکتا ہے - جامعہ سے ملحقہ دارالترجمہ نے متعدد اور متنوع موضوعات پر جن میں سائنسی مضامین بھی شامل ہیں معیاری کتابوں کی ایک بڑی تعداد کا ترجمہ کر کے جو قابل قدر کام انجام دیا ہے اسے بھی اس وفد نے بہت پسند کیا -

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ کینڈا کا ایک تجارتی وفد بھی حیدرآباد آیا تھا - اس نے بھی اس ریاست کے متعلق ایسے ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا - وفد کے اراکین نے کہا کہ ریاست کے حکمران ایک نہایت روشن خیال مدبر معلوم ہوتے ہیں جس کا اظہار حیدرآباد کے جدید اور ترقی یافتہ نظم و نسق سے ہوتا ہے - جامعہ عثمانیہ کے متعلق ان کا خیال یہ تھا کہ کینڈا اور امریکہ کی بعض بہترین جامعات بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں - ذریعہ تعلیم کے متعلق اراکین وفد کی یہ رائے تھی کہ جامعہ عثمانیہ میں اردو کے ذریعہ تعلیم کا جو انتظام کیا گیا ہے وہ کچھ وقت گذرنے کے بعد ایک زبردست کارنامہ تصور کیا جائے گا -

ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر باب حکومت سرکارعالی کابینی وفد سے گفتگو فرمانے کے بعد "وائسریگل ہاوز ،، سے باہر تشریف لا رہے ہیں - ہز اکسلنسی کی داہنی جانب آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر اور بائیں جانب سر والٹر مانکٹن ہیں -

باہمی رواداری اور خیر سگالی کے لئے اپیل

- دکن میں آصفی دور حکومت کا غالباً عظیم ترین کارنامہ ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان باہمی رواداری اور دوستانہ تعلقات کی روایات کی نشو و نما اور ترقی ہے - اس پر آشوب زمانہ میں بھی ، جب کہ دنیا کے متعدد حصوں میں اندرونی اختلافات اور ان کے تباہ کن نتائج

نمایاں رہے ہیں ، حیدرآباد فرقہ واری اتحاد اور راعی اور رعایا کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات کی ایک درخشان اور روشن مثال پیش کرتا ہے ۔ یہ ایسی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے جو عوام میں مصالحت اور رواداری کے جذبات کو ترقی دینے اور بدگمانی اور بدظنی کو دور کرنے کی غرض سے کی جاتی رہی ہے۔

ہز ہائی نس شہزادہ برار نے گلبرگہ میں منعقد شدہ امن کانفرنس کا افتتاح فرمانے کے موقع پر نیز اس شہر کی ہندو اور مسلم باشندوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب عنایت فرماتے ہوئے تمام ممکنہ ذرائع سے ان سہتم بالشان روایات کو برقرار رکھنے کی ضرورت پرزور دیا ۔ ہز ہائی نس نے اون تعلقات اور قدیم روایات کو قایم رکھنے کے لئیے عوام سے اپیل فرمائی جن پر ”ہمارے ملک کو ناز ہے“۔ شہزادہ ممدوح الشان نے بجا طور پر فرمایا کہ امن و امان اور باہمی خیر سگالی کے بغیر کسی قسم کی اصلاحات [illegible] ضروری کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ ہمارے عزایم [illegible] پورے ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے ایسی چیزوں سے گریز کر[illegible] کے لئیے اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا جن سے مختلف فرقوں [illegible] درمیان غلط فہمی اور بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہو ۔ آ[illegible] میں ہز ہائی نس نے ایک ایسا پروگرام مرتب کرنے کی ضرو[illegible] پر زور دیا جس سے ممالک محروسہ میں رہنے والوں کی آی[illegible] خوش حالی اور ترقی میں مدد ملے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے جسد سیاسی کے مختل[illegible] عناصر اس صائب اور مفید مشورہ کا خیر مقدم کرتے ہو[illegible] اس پر عمل کریں گے ۔ اس پرانی کہاوت کو کہ ”اتحاد[illegible] قوت ہے“، عملی صورت دینے کی آج جتنی ضرورت ہے اس[illegible] پہلے کبھی نہیں تھی ۔

* * * * * *

ترقی کا راز باہمی خیر سگالی میں مضمر ہے

شہزادہ برار کا دورہ گلبرگہ

امن کانفرنس کا سالانہ اجلاس

والا شان ہز ہائی نس شہزادہ برار نے گلبرگہ میں مجلس قیام امن کے زیراہتمام منعقد شدہ امن کانفرنس کے تیسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح فرمایا ۔ اپنے شہر میں ولی عہد سلطنت آصفی کا خیر مقدم کرتے ہوئے باشندگان گلبرگہ نے خلوص ، تپاک اور عقیدت کا بے پناہ مظاہرہ کیا ۔ جب ہز ہائی نس ہندوؤں اور مسلمانوں کے مشترکہ سپاسنامہ کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے پہنچ تشریف لے گئے تو دونوں فرقوں کے افراد انتہائی پر تپاک استقبال کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کررہے تھے ۔ شہر میں عجیب رونق اور چہل پہل تھی ۔ مسرور و شاداں مجمع نے سڑک کی دونوں جانب کھڑے ہو کر پر مسرت تالیوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور ہزہائی نس کی موٹر پر پھولوں کی اس قدر بارش کی کہ وہ تقریباً چھپ گئی تھی ۔

گلبرگہ میں اپنے دس روزہ قیام کے دوران میں ہز ہائی نس بہت مصروف رہے ۔ امن کانفرنس کا افتتاح فرمانے کے علاوہ ہز ہائی نس نے دو سپاسناموں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کے جوابات عنایت فرمائے ۔ ٹاون ہال میں ، جہاں کانفرنس منعقد ہوئی تھی شہ نشین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے ہز ہائی نس حاضرین میں بچوں کی ایک جماعت کو ملاحظہ فرما کر رک گئے اور ان کے قریب جا کر شفقت سے بچوں کی پیٹھ تھپکی اور ہر ایک کو شرف تکلم بخشا جو بچوں اور ان کے والدین کے لئے سرمایہ صد مسرت و افتخار تھا ۔ لیکن شہزادہ عالی قدر کی انسان دوستی کا پورا مظاہرہ اس وقت ہوا جب ہزہائی نس نے یہ سماعت فرمایا کہ طلباء کی ایک بڑی تعداد ٹاون ہال میں قدم بوسی کی عزت اور تقریر سننے کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہی ۔ شہزادہ ممدوح الشان نے بطور خاص ہدایت فرمائی کہ انہیں گلبرگہ ریلوے اسٹیشن پر حاضر کیا جائے ۔ ہز ہائی نس نے تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو فرمائی اور تعلیم، کھیل کود وغیرہ کے متعلق استفسارات فرمائے ۔ یہاں بھی خصوصی ٹرین میں سوار ہونے سے پہلے شہزادہ برار پر کثیر پھول برسائے گئے ”شاہ عثمان زندہ باد،، اور ”شہزادہ زندہ باد،، کے مسرت خیز نعروں میں ٹرین اسٹیشن سے روانہ ہوئی ۔

ہزہائی‌نس شہزادہ برار ایوان شاہی گلبرگہ میں کوتوالی اضلاع کے گارڈ ''آف آنر'' کا معائنہ فرمارہے ہیں

''امن و امان اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کے بغیر کسی قسم کے اصلاحات ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے اور نہ وہ امیدیں پوری ہوسکتی ہے جو ترقی سے وابستہ ہیں۔''
ان الفاظ میں ہز ہائی‌نس شہزادہ برار نے امن کانفرنس کے تیسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ مجلس قیام امن کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ فرماتے ہوئے ہز ہائی‌نس نے ارشاد فرمایا :- ''اس پر آشوب زمانہ میں وہی انجمن ملک و مالک کی خدمت صحیح معنوں میں انجام دے سکتی ہے جسکی تمام تر کوشش یہ ہو کہ اہل ملک میں آپس کی محبت اور رواداری میں ترقی ہو اور نفاق و تعصب کے اسباب دور ہوں۔ اسی مقصد کی تکمیل سے باہمی احترام کا جذبہ مستحکم ہوسکتا ہے اور وہ تعلقات اور قدیم روایات قایم رہ سکتے ہیں جن پر ہمارے ملک کو ناز ہے۔ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئیے کہ ترقی کے لئے اہل ملک میں باہمی خوشگوار تعلقات قائم رہنے کی شدید ضرورت ہے اور اگر رواداری کا جذبہ کمزور پڑ گیا تو ہر مقصد فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

رواداری

''شاہان آصفیہ نے بالعموم اور اعلی حضرت بندگان عالی نے بالخصوص اپنی عزیز رعایا کو متوجہ کیا ہے کہ باہمی محبت اور رواداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ خدا کرے ہمارا ملک ایسے تمام اثرات سے محفوظ رہے جسکے باعث کسی قسم کی بد نظمی یا باہمی پر خاش پیدا ہو۔ اس مجلس کے مقصد کو کامیاب بنانے میں جن لوگوں کی کوششیں شریک ہیں وہ لائق تحسین ہیں اور ان تمام حاضرین کی خدمات لائق قدر ہیں جو مصروفیات کے باوجود اس کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوتے ہیں اور

شہزادہ ممدوح الشان ایوان شاہی میں سلامی لے رہے ہیں

کوشش کرتے ہیں کہ اس کا مقصد حاصل ہونے میں کامیابی ہو - میں آپ سب کے ساتھ اس تمنا میں شریک ہوں کہ آیندہ کے لئے ایسا پروگرام مرتب ہو جس سے عظیم تر حیدرآباد کی تعمیر میں مدد ملے اور نیز ترقی پذیر جذبات کی تشفی ہو۔،،

اپنی تقریر کے آخر میں ہز ہائی نس نے فرمایا :- ،،میں اس دعا پر آمین کہتا ہوں کہ اعلی حضرت خسرو دکن کا سایہ عاطفت ، جس میں اہل ملک خوش حالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ، مدت دراز تک ہم سب پر قائم رہے - آمین ،، -

تعاون کے لئے اپیل

نواب رشید نواز جنگ بہادر ، جنہوں نے کانفرنس کی صدارت کی ، دکن میں آصفی دور حکومت اور خاص کر موجودہ عہد سعادت کی برکات کا تذکرہ کیا اور آبادی کے

شہزادہ برار گلبرگہ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے پیش کردہ مشترکہ سپاسنامہ کا جواب عنایت فرما رہے ہیں

ہز ہائی نس دانش کے باب الداخلہ پر فیتہ قطع فرما رہے ہیں

مختلف طبقوں میں اتحاد اور مصالحت کی ضرورت پر زور دیا - انہوں نے باشندگان حیدرآباد سے اپیل کی کہ وہ دستوری اصلاحات کو کامیاب بنانے میں ، جو قریب میں نافذ کی جانے والی ہیں ، حکومت کے ساتھ کامل اشتراک عمل کریں -

حکیمانہ رہنمائی

گلبرگہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے طرف سے پیش کردہ سپاس نامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہز ہائینس نے فرمایا :- ،، مجھے اس مقدس اور تاریخی شہر میں تمہارے سپاسنامہ سے خاص خوشی ہوئی - تمہاری عقیدت اور محبت کے لازوال جذبات قابل تحسین ہیں اور ان کی شاہان آصفیہ نے ہمیشہ قدر کی ہے - تاریخ دکن کا ہر صفحہ اس امر کا شاہد ہے کہ خانوادۂ آصفی کے فیوض و برکات سے ہر فرقہ ، ہر طبقہ اور ہر گوشہ فیض یاب رہا ہے - ملک کو اپنی

یہ تصویر ٹاؤن ہال گلبرگہ میں امن کانفرنس کے افتتاح کے بعد لی گئی تھی

خوش بختی پر فخر کرنا چاہئیے کہ اعلی حضرت بندگان اقدس واعلی کی حکیمانہ رھنمائی میں اھل ملک باھمی محبت، امن و امان اور خوش حالی کی زندگی بسر کررہے ھیں - ملک کے ھر طبقہ کو یہ یاد رکھنا چاھئیے کہ آپس کی رواداری اور محبت امن و امان کی زندگی کے لئیے نہایت ضروری ہے اور وہ ترقی لائق ستائش نہیں جو خوشگوار تعلقات میں خلل پیدا کرے - مجھے یقین ھے کہ تم سب ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھوگے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کروگے اور باھمی خلوص کی ان روایات کو قایم رکھوگے جن پر دکن کو ھمیشہ ناز رھا ھے -،،

مستقبل امید افزا ھے

گلبرگہ کی مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی طرف سے بھی ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا گیا جس میں حکومت مقامی کے دائرہ میں ان اداروں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی تھی - اس کے جواب میں شہزادہ عالی قدر نے ان کی مساعی پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

''مجھے اس سے نہایت خوشی ہوئی کہ گلبرگہ شریف میں بلدیہ اور مجلس ضلع جدید آئین کے تحت قائم ہوچکی ھیں اور ان اختیارات سے جو مجالس کو اب حاصل ھیں

هز هائی نس شہزادہ برار محکمہ اعداد و شمار کے اسٹال کا معائنہ فرمارہے ہیں

فرائض کی تکمیل میں مدد مل رہی ہے۔ جو کام آپ کی کوششوں سے اب تک انجام پائے ہیں ان سے آیندہ کےلئے بھی بہترین امیدیں قایم ہوتی ہیں۔ملک و مالک کی خدمت کے جذبات آپ کے سپاسنامہ سے صاف ظاهر ہیں اور ملک کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں ۔ آپ کی کوششیں خاص طور پر قابل قدر ہیں کیونکہ آپ کی محنت و توجه کا اهل ملک کے آرام و آسایش اور ان کی صحت و ترقی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب کی دشواریاں جلد دور ہوجائیں گی ۔ حکومت سرکارعالی رعایا کی صلاح و فلاح کےلئے ہر ممکن کوشش کی تکمیل اپنا فرض تصور کرتی ہے اور آپ کی سب خواهشات پر نہایت همدردی سے غور کیا جائےگا ۔ شاہ ذیجاہ کے سایہ عاطفت میں جو ترقیات ملک کو نصیب ہوئی ہیں وہ ہمارےلئے مایہ ناز ہیں۔،،

اسی شام مراجعت فرمائے حیدرآباد ہونے سے پہلے هز هائی‌نس شہزادہ برار نے نمائش مصنوعات ملکی اور نمائش مویشی و باغبانی کا افتتاح فرمایا جو اس کانفرنس کے ضمن میں ترتیب دی گئی تھی ۔ هز هائی‌نس نے محبوب‌شاهی باغ میں ایک عصرانہ میں بھی شرکت فرمائی ۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ وی ۔ گرگسن صدرالمهام مال اور آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدرالمهام اصلاحات کی معیت میں شہزادہ ممدوح الشان نے درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز کی زیارت بھی کی جہاں ہر سال ہزاروں زائر آتے ہیں ۔

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

ہندوستان کی ”ٹینیسی ویلی اتھارٹی“

” اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا عین فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں “۔

” اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے اورگو کہ حال میں دوسری صنعتیں بھی پیدا ہوگئی ہیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں تاہم ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیداوار ہے اور اس پیشہ زراعت میں رعایا کی سب سے بڑی جماعت مصروف ہے “۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ارشادات عالیہ کے ان دو اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ ذیجاہ اپنے قلمرو کی صنعتی اور زرعی ترقی کو کس قدر اہمیت دیتے ہیں ۔ریاست کی ہمہ جہتی ترقی سے حضور پرنور کی گہری اور مستقل دلچسپی نہ صرف حکومت سرکارعالی کی رہنمائی کا باعث ہوئی ہے بلکہ جامع منصوبوں کی تیاری کے لئے بھی محرک ثابت ہوئی ہے ۔ ایسا ھی ایک منصوبہ ترقیات وادی گوداوری سے متعلق ہے جس پر تقریباً (۴۲) کڑوڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ یہہ اسکیم ” ٹی-وی-اے “ (ٹینیسی ویلی اتھارٹی) کے اصول پر مرتب کی گئی ہے ۔ ” ٹینیسی ویلی اتھارٹی “ ، ایک عظیم الشان امریکی تجربہ ہے جس میں ایک وسیع رقبہ کے تمام معاشی وسائل سے کامیابی کے ساتھ استفادہ کیا گیا ہے ۔ ” ٹی-وی -اے “ کے منصوبہ کا ایک واضح اور معین معاشی مقصد ہے ۔ وہ یہ کہ ایک پسماندہ رقبہ کے معاشی معیار کو بلند کیا جائے اوراس کے تمام معاشی وسائل کو ـــــ چاہے وہ قدرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے ہوں یا انسان کے پیدا کیے ہوئے ہوں ـــــ کامل طور پر ترقی دی جائے ۔ اسکیم ترقیات وادی گوداوری کا بھی یہی مقصد ہے ۔

کرنل ای۔ ڈبلیو ۔ سلاٹر سابق مشیر تجارت وصنعت و حرفت سرکارعالی اسکیم ترقیات وادی گوداوری کے مرتب کنندہ ھیں جس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی توجہ ایک صنعتی رقبہ کے قیام اورایک جدید صنعتی شہر کی تشکیل کی ضرورت پر مرکوز کرائی جائے ۔ اس مقصد کے لئے ایک ایسے رقبہ کا انتخاب کیا گیا ہے جوخام اشیاء اور ارزان برقی اور حراری قوت کے وسائل سے قریب ہے اور اس لئے یہاں صنعت و حرفت اور زراعت کو ساتھ ساتھ ترقی دینا ممکن ہوگا ۔ اس منصوبہ کے تحت لوہا اورفولاد ، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اس کے مشتقات ، سمنٹ اور پارچہ بافی نباتاتی تیل ، مصنوعی ریشم ، کیمیاوی کھاد ” پلاسٹکس “ ، خزافیات اور برف اور میکانی اشیاء بنانے کی صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔

برقابی اور حراری قوت کے امکانات

اس اسکیم کے اہم مقاصد میں ایک مقصد بڑے پیمانہ پر قوت کی تولید ہے۔ دریا سے جو قوت حاصل کی جاسکتی ہے اس کے وسائل کی اہمیت کو کم کئے بغیر تجویز کی گئی ہے کہ برقابی قوت کے پراجکٹ اور حراری قوت کی اسکیم میں امتزاج پیدا کیا جائے ۔ یہ بات صاف ہے کہ مزدوروں کے معیار زندگی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کوئلہ اور حمل و نقل کے اخراجات میں بھی اسی مناسبت سے اضافہ ہوتا جائے گا ۔ اس کے بر خلاف اگر آبی وسائل سے بڑے پیمانہ پر قوت پیدا کی جائے اور ایسے وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جائے

تو اس کے مصارف میں کمی ہوتی جاتی ہے ۔ لیکن برقابی اور آبپاشی کے پراجکٹس کی تکمیل کے لئیے کافی طویل عرصہ لگےگا اور جن صنعتوں کو فوری قایم کرنا ہے ان کے لئیے اتنی دیر تک انتظار نہیں کیا جاسکتا ۔ صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کی غرض سے اس دشواری پر حراری قوت پیدا کرکے قابو پایا جا سکتا ہے جو بارش کی غیر معمولی قلت کے زمانہ میں بھی ممدو معاون ثابت ہوگی کیونکہ صنعتوں کو قوت محرکہ کی مسلسل اور بھروسہ کے قابل رسد درکار ہوتی ہے ۔ اس طرح برقابی اور حراری قوت کی اسکیموں کے امتزاج و اشتراک سے ایک ایسا برقی نظام قائم ہوجائےگا جو کسی ایک پراجکٹ کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد اور مبنی بر کفایت ہوگا ۔

قوت کی پیداوار

اس اسکیم کے تحت حراری قوت کی تولید کے لئیے جو مقدار مقرر کی گئی ہے وہ ۱۲۰۰۰۰ کلو واٹ ہے۔ اس کے علاوہ لوہے اور فولاد کی مجوزہ صنعت کے لئیے برقابی قوت کی کافی بڑی مقدار علحدہ پیدا کی جائےگی ۔ ابھی تک صرف دریائے گوداوری کے بالائی حصہ کے امکانات کی چھان بین کی گئی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سے ۵۰۰۰۰ کلوواٹ مسلسل قوت حاصل کی جاسکتی ہے ۔ بہر حال برقابی قوت کی تولید کے بارے میں گوداوری پراجکٹ کے امکانات کی تفصیلی تحقیقات کی جارہی ہے ۔

برقی مراکز

یہ بھی تجویز ہے کہ اس پراجکٹ کو برقی مرکزوں کے ایک سلسلہ کے ذریعہ حیدرآباد اور برقابی کے دوسرے مجوزہ "پراجکٹس" سے منسلک کیا جائے ۔ برقی قوت کے دستیاب ہوتے ہی ترسیلی مرکزوں کو قاضی پیٹھ ، ورنگل اور بھونگیر کے راستہ سے حیدرآباد تک وسعت دینے کے مسئلہ کی احتیاط کےساتھ جانچ کرنی ہوگی ۔ اگر حیدرآباد میں اور درمیانی مقاموں پر ہر سال (۷) کروڑ (۶۰) لاکھ کلوواٹ گھنٹے برقی قوت صرف کی جائے تو دارالسلطنت میں فی یونٹ چار پائی سے کم شرح پر برقی قوت کی فراہمی ممکن ہوگی ۔ یہ کوئی غیر معقول مفروضہ نہیں ہے کیونکہ پیداشدہ قوت کی ایک بڑی مقدار مضافاتی حمل و نقل کے لئیے صرف کی جاسکتی ہے۔ اس طرح باہر سے درآمد شدہ سیال ایندھن کی بجائے خود ملک میں پیدا ہونےوالی قوت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔ نیز بعض رقبوں میں ریل گاڑیوں کے لئیے برقی قوت کو استعمال کرنے کے امکان پر بھی غور کرنا ہوگا ۔

شہزادہ برار مراجعت فرمائے حیدرآباد ہونے سے قبل گلبرگہ اسٹیشن پر طلبا سے گفتگو فرما رہے ہیں

(ملاحظہ ہو صفحہ ۹)

آبپاشی کے امکانات

وادی گوداوری کی اسکیم کا ایک اوراہم پہلوآبپاشی کی سہولتیں مہیا کرکے زرعی اغراض کے لئیے آبی وسایل کو ترقی دینا ہے ۔ دریائے گوداوری ۳۳۲ میل ممالک محروسہ سے گزرتا ہے ۔ نظام ساگر کے سوا ، جو اس کی ایک شاخ مانجرا پر تعمیر کیا گیا ہے ، حیدرآباد میں ابھی تک اس

دریا کے پانی کو پیدا آور اغراض کے لئے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی گئی حالانکہ اضلاع کریم نگر ، ورنگل اور عادل آباد میں اس کے پانی سے استفادہ کرنے کے امکانات موجود ہیں ۔ جس مقام پر اس پانی کو آبپاشی کے اغراض کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے وہ موضع کشتاپورم کے قریب ''سون پل'' کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ ''کیچمنٹ'' (Catchment) کا رقبہ تقریباً ۳۵۲۴۰ مربع میل ہے جس میں سے ۲۸۴۷۵ مربع میل ممالک محروسہ میں واقع ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اگر کشتا پورم کے پاس دریا کے پانی کی ساری مقدار آبپاشی کے لئے استعمال کی جائے تو بھی اتنی کافی مقدار بچ رہے گی کہ اسے صوبہ مدراس میں آبپاشی کی آیندہ توسیع کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے کیونکہ دریائے گوداوری اپنے نشیبی حصہ میں اپنے معاون دریاؤں یعنی پر انہیتا اندراوتی اور سبھاری سے سیراب ہوتا ہے۔ اس لئے تجویز ہے کہ کشتا پورم کے قریب دریائے گوداوری پر ایک بند تعمیر کیا جائے اور اس ذخیرہ آب سے دونہریں دریا کی دائیں اور بائیں جانب نکالی جائیں۔ دائیں جانب کی نہر ۱۶۰ میل لمبی ہوگی اور اس سے زیادہ تر اضلاع کریم نگر و ورنگل کی زمینات سیراب ہونگی جو چاول پیدا کرنے والے ۹۰۷۰۰۰ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں ۔ اس کے علاوہ فصل آبی میں چاول کی ۵۴۰۰۰۰ ایکڑ اور باغات کی ۴۰۰۰۰ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جائیگا ۔ نیز ڈسمبر اور جنوری کے مہینوں میں چارہ سے متعلق فصلوں کی آبیاری کرنے اور تالابوں کو بھرنے کے لئے ۲۶۳۴ ''کیوسکس'' (Cusecs) پانی چھوڑا جائے گا ۔ بائیں کنارے کی نہر جو ۳۲ میل لمبی ہوگی ، ضلع عادل آباد میں سے گذرے گی ۔ اس کے تحت ۱۲۵۰۰۰ ایکڑ کا آیاکٹ ہوگا جس میں سے ۷۶۰۰۰ ایکڑ آبی چاول کے لئے اور ۵۰۰۰۰ ایکڑ باغات کے لئے مختص کئے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ چارہ سے متعلق فصلوں اور تالابوں کو بھرنے کے لئے ۱۰۰ ''کیوسکس'' (Cusecs) پانی دستیاب ہوسکے گا ۔

زمین کا سروے

چونکہ وادی گوداوری کے ایک بڑے حصہ پر دھان اور ایسی دوسری فصلیں اگائی جائیں گی جن کے لئے وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے پورے آیاکٹ کی زمین کی خصوصیات کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ تری کی کاشت کے لئے موزوں ہے یا نہیں ۔ نیز اس بات کا بھی پتہ چلانا ہوگا کہ زمین کو کوئی نقصان پہونچائے بغیر بڑے پیمانہ پر آبپاشی شروع کی جاسکتی ہے یا نہیں ۔ اس سلسلہ میں اس علاقہ کی زمین کا باقاعدہ سروے کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے ۔ نیز مجوزہ فصلوں کی آبی ضروریات کا تعین کرنے ، اس رقبہ کے لئے موزوں ترین تخم کی اقسام معلوم کرنے اور زیر آبپاشی زمین کی خصوصیات کا پتہ چلانے کے لئے تحقیقات کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ امراض نباتات اور فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں پر قابو پانے کے طریقوں کے متعلق بھی تحقیقات شروع کرنی ہوگی ۔ اس مقصد کے لئے دوزرعی تحقیقاتی مراکز قائم کئے جانے والے ہیں ۔ ممکن ہے کہ ریتیلی اور چونہ کے پتھروں والی اراضی کے متعلق کام کرنے کے لئے بھی ایک ذیلی اسٹیشن قائم کیا جائے ۔

ابتدائی اقدام

اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ دریائے گوداوری کے رقبہ میں حراری قوت کا ایک اسٹیشن فوری قایم کیا جائے ۔ حراری قوت پیدا کرنے والی مشین ۱۲۵۰۰ کلوواٹ کے تین یونٹوں پر مشتمل ہوگی ۔ ان میں سے ایک یونٹ ۱۶ مہینے کے بعد دستیاب ہوگا اور دوسرے دو چھ چھ مہینے کے وقفوں سے حاصل ہونگے ۔ اس اسٹیشن کا خاکہ اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس میں تیس تیس ہزار کلوواٹ کے مزید تین یونٹوں کا اضافہ کیا جاسکے تاکہ آخر میں مجموعی پیداوار ۹۷۵۰۰ کلوواٹ تک پہونچ جائے ۔

موازنہ کی گنجائش

اس اسکیم کے مرتب کنندہ نے اس علاقہ میں بعض اہم بنیادی صنعتوں کے قیام کی تجویز کی ہے جن میں لوہا اور فولاد ، مصنوعی کھاد ، کیمیاوی اشیاء ، سمنٹ اور خزافیات ، پارچہ بافی ، روغن سازی اور متعلقہ مصنوعات

شامل ھیں - حکومت نے ابتدائی کام کے لئیے ضروری عملہ کی منظوری دیدی ھے اور اس غرض کے لئیے نیز حراری توت پیدا کرنے والی مشین اور بعض دوسری مشینوں کی خریدی وغیرہ کے لئے سال رواں کے موازنہ میں (۲۷) لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ھے۔ اگرچہ اگلے تین سال میں مصنوعی کھاد ،لوھا اور فولاد جیسی صنعتوں کا کام شروع کرنا ممکن نہ ھوگا تاھم روغن سازی کی ایک مشین ، کاسٹک سوڈا بنانے والی ایک مشین اور ذیلی صنعتوں کے لئیے بعض دوسری مشینوں کی تنصیب کے فوری امکانات پائے جاتے ھیں -

کارخانہ روغن سازی

حکومت نے ریاست میں روغنیات کی صنعت کوترقی دینے کے لئیے مرکزی کارخانہ روغن سازی کے قیام کی منظوری دی ھے۔ اس غرض کے لئیے ایک مشین نصب کی جائے گی - متعلقہ مصنوعات کی پیداوار کے لئیے اس مشین کے پانچ یونٹ ھوں گے۔ امید کی ھے کہ کاسٹک سوڈا بنانے والی مشین سالانہ ۱۰۰۰ ٹن کاسٹک سوڈا تیار کریگی - حکومت اس علاقہ میں بھی لوھے اور فولاد کی صنعتیں قایم کرنے کے لئیے مشکلات پرغالب آنے کی کوشش کررھی ھے۔ ادنی قسم کے کوئلہ سے کاربن اور گیاس پیدا کرنے کے متعلق تحقیقات شروع ھوچکی ھے۔ یہ اشیاء مصنوعی کھاد جیسے ''امونیم نائٹریٹ،، اور'' یوریا ،،(Urea) ، ادویہ ، رنگ سازی اورمختلف قسم کے '' پلاسٹکس ،، کی تیاری میں کام آتی ھیں۔ ان صنعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ الکوحل کی پیداوار میں اضافہ عملاتی طریقہ کے ذریعہ الکوحل سے نامیاتی کیمیاوی اشیاء کی تیاری کی بدولت حیدرآباد جنوبی ھند میں مصنوعی کھاد اور دوسری کیمیاوی مصنوعات کی پیداوار کا اھم مرکز بن جائے گا۔

پارچہ بافی اور دوسری صنعتیں

صنعت پارچہ بافی کی توسیع کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ھے ... ممکن ھے کہ موجودہ گرنیوں کو ... میں منتقل کرنے کے علاوہ کپڑا بننے کی چھ گرنیاں اورسوت کاتنے کی ایک گرنی قائم کیجائے۔نیز خانگی سرمایہ سے مصنوعی ریشم کے ایک یا ایک سے زیادہ کارخانوں کے قیام کے قطعی امکانات ھیں خزافی مصنوعات کے بارے میں تحقیقات ختم ھوچکی ھے اور اب اس صنعت کا قیام حکومت کے آخری فیصلہ کا محتاج ھے - ساتھ ھی بعض بیرونی صنعت کاروں کے تعاون عمل سے برق اشیاء کی صنعت کے امکانات کی بھی چھان بین کی جارھی ھے -

'' پلاسٹکس ،، کی صنعت کے قیام کی کار روائی کافی آگے بڑھ چکی ھے - ''اسوسی ایٹڈ سمنٹ کمپنی لمیٹیڈ ،، منچریال کے قریب سمنٹ کا ایک کارخانہ قایم کرنے کا ارادہ رکھتی ھے - توقع کی جاتی ھے کہ بعد میں جب ارزاں برق قوت اور دوسری سہولتیں حاصل ھونے لگیں گی تو اس علاقہ میں متعدد صنعتی ادارے قایم ھوجائیں گے - اندازہ کیا جاتا ھے کہ ان صنعتوں میں تقریباً (۲۰) کروڑ روپے کا سرمایہ لگایا جائے گا -

حیدرآباد کا مینچسٹر

صنعتی اور تجارتی کاروبار اور صنعتی تحقیقات میں مرکزیت پیدا کرنے کی غرض سے ایک صنعتی شہر کی تشکیل اس منصوبہ کی ایک اھم خصوصیت ھے - امید کی جاتی ھے کہ ایسے شہر کی تشکیل سے ممالک محروسہ میں صنعتی ترقی کی رفتار نہایت تیز ھوجائے گی اس کے نواح میں چھوٹے پیانہ پر نئی صنعتیں قائم کرنے میں مدد ملیگی۔مجوزہ شہر دریائے گوداوری کے دونوں کناروں پر قایم کیا جائے گا اور تقریباً ۳۰ مربع میل کے رقبہ پر پھیلا ھوا ھوگا جہاں اب ۱۲ مواضعات واقع ھیں - انترگاؤں واقع تعلقہ سلطان آباد ضلع کریم نگر اس شہر کا مرکزی مقام ھوگا -

خاکہ

شہر کا خاکہ مرتب کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ اسے مناسب منطقوں میں تقسیم کیاجائے ... سے شمال کی طرف گذرے گا اور دریا کے بڑے

ملاحظہ ھو صفحہ (۲۳)

حیدرآباد میں ہوا بازی کی ترقی

کمپنی کا قیام

رسل ورسائل کے تیز اور موثر ذرائع کی توسیع وترقی میں ہوابازی کو ارتقائی حیثیت حاصل ہے ۔ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک خاص کر ایسے رقبوں میں جہاں طویل مسافتیں طے کرنی پڑتی ہیں یہ اندرونی و بیرونی حمل ونقل کے نظام کا ایک جزو لاینفک ہے۔ حمل و نقل کے اس ذریعہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی نے سنہ ۱۹۳۳ع میں ، جب کہ ہندوستان میں ہوابازی اپنے دور طفولیت میں تھی ، غیر فوجی ہوابازی کا بورڈ قائم کرکے اس سمت میں پہلا قدم اٹھایا ۔ اپنے قیام کے بعد ہی اس بورڈ نے مسرز ٹاٹا اینڈ سنس سے ایک معاہدہ کیا جس کی ایک شرط یہ تھی کہ ''کراچی مدراس سرویس،، کو حیدرآباد سے لے جاتے ہوئے حیدرآباد کو بین الاقوامی ہوائی راستہ سے مربوط کیا جائے ۔ اس کے بعد ہی ریاست میں ہوابازی کو مقبول بنانے کے لئے ایک ہوائی کلب کی تشکیل عمل میں آئی اور بیگم پیٹھ میں ایک اعلی درجہ کی طیران گاہ تعمیر کی گئی۔ دوسرا اقدام محکمہ ریلوے کے ایک ضمنی جزو کی حیثیت سے شعبہ فضائیہ کا قیام تھا۔ اس نے ہوا بازوں اور گراؤنڈ انجینیروں کی حیثیت سے موزوں ملکیوں کی تربیت کا کام شروع کیا اور عادل آباد ، اورنگ آباد اور بیدر میں طیران گاہیں بھی تعمیر کیں ۔

التواء

جب دوسری عالم گیر جنگ چھڑی تو اس ریاست نے اپنے تمام ہوائی وسایل جن میں ہوائی جہاز بھی شامل ہیں حکومت ہند کے تفویض کردئے تاکہ ہوائی فوج کے لئے ہوا بازوں کو تربیت دینے کی غرض سے بیگم پیٹھ میں ایک ابتدائی ہوائی تربیت گاہ کے قیام میں امداد دی جائے ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر شعبہ فضائیہ کی جاری کردہ اوس ہوائی سرویس کو معطل کردینا پڑا جو سنہ ۱۹۴۰ع میں ایک مختصرسی مدت کے لئے حیدرآباد اور بنگلور کے درمیان شروع کی گئی تھی ۔ ان ہوائی جہازوں میں سے ایک ہوائی جہاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور اس کی بجائے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے ''ڈی ۔ ہیویلنڈ،، (De Havilland) قسم کا ہوائی جہاز فراہم کیا جا رہا ہے ۔ '' ٹائیگر ماتھ ،، (Tiger-Moth) قسم کے جن دو ہوائی جہازوں کو مستعار دیا گیا تھا وہ واپس کئے جارہے ہیں ۔ ان کی واپسی کے بعد تجویز ہے کہ ہوائی کلب کو پھر سے قائم کیا جائے جو اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں نہایت مقبول بن گیا تھا اور جس وقت اسے بند کیا گیا تھا اس کے اراکین کی تعداد ۱۴۸ تھی ۔

جدید اقدام

ملک میں ہوابازی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں حکومت سرکارعالی کا تازہ اقدام '' دکن ایر ویز لمیٹڈ،، نامی ایک کمپنی کا قیام ہے جس کا مجموعی سرمایہ ایک کروڑ روپے سکہ عثمانیہ اور سرمایہ جاریہ ۲۰ لاکھ روپے سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کمپنی کا کام تیزی کے ساتھ انجام پارہا ہے۔ ایر کموڈور ایچ ۔ اے ۔ فنٹن (Air Commodore H. A. Fenton) کو تین سالہ معاہدہ کے تحت جنرل مینجر مقرر کیا گیا ہے۔تین ہندوستانی ہوابازوں کا تقرر عمل میں آچکا ہے اور چھ برطانوی ہوابازوں کو معاہداتی بنیاد پر مامور کیا گیا ہے اور بالآخر ان کی جگہ تربیت یافتہ ہندوستانی اشخاص مقرر کئے جائیں گے ۔ محکمہ ریلوے سرکار عالی کے ۴۰ ملازمین جن میں سے ۳۶ کا تعلق شعبہ انجنیری سے ہے '' دکن ایرویز لمیٹیڈ،، میں جذب کرلئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ ۸۸ جدید اشخاص کا تقرر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۵۶ کو شعبہ انجینیری میں بھرتی کیا گیا ہے۔ تقررات کے معاملہ میں موزوں ملکی امیدواروں کو ترجیح دی گئی ہے ۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۶)

اسکیم اصلاحات کا بنیادی مقصد

حکومت اور عوام کے درمیان قریبی اشتراک

حال ہی میں گلبرگہ میں منعقد شدہ امن کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات نے اس ریاست میں حکومت اور عوام کے درمیان مفادات کی کامل یک جہتی پر زور دیا ۔ نواب صاحب نے ریاست میں دستوری اصلاحات کی اسکیم کے اہم خد و خال اور ان ترمیمات پر بحث کی جو پچھلے چند سال کے واقعات کی روشنی میں کی جانے والی ہیں۔ بعض غرض منداشخاص ریاست میں سیول آزادیوں کی مسخ شدہ تصویر پیش کرنے کی جو کوشش کرتے رہے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا یہ کہنا کہ حیدرآباد میں سیول آزادیاں مفقود ہیں ایک ''بہت بڑا اتہام،، ہے ۔ ''حیدر آباد کے ہر شہری کا فریضہ ہے چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان کہ ایک زبان ہو کر اس کی تردید کرے اور دنیا کو بتائے کہ وہ ایسے اتہامات برداشت نہیں کرسکتا ۔،،

نواب صاحب نے ، جنہیں کانفرنس کو مخاطب کرنے کی بطور خاص دعوت دی گئی تھی، ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور امن قائم رکھنے کے سلسلہ میں مجلس قیام امن کے قابل قدر کام کی ستایش کی ۔ آپ نے حاضرین کو یاد دلایا کہ اگر چہ جنگ جیتی جاچکی ہے مگر ابھی امن جیتنا باقی ہے ۔ اس طرح مجلس کا کام ختم ہونا تو کجا حقیقت میں اب شروع ہو رہا ہے ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ مجلس اس کام کو پورا کرنے تک اپنی جدو جہد جاری رکھے گی ۔

قریبی ربط کا قیام

اسکیم اصلاحات کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے نریبل نواب معین نواز جنگ بہادر نے فرمایا: '' اس کا واحد منشاء حکومت اور عوام کے درمیان بہتر ربط قائم کرنا ہے۔ جیسا کہ آپ حضرات واقف ہیں ہمارے موجودہ نظم و نسق کی بنیادیں زیادہ تر سر سالار جنگ مرحوم کے دور مدار المہامی میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے قایم کی گئی تھیں اور ہمارے یہاں مجلس قانون ساز کا قیام بھی آج سے پنتیس چالیس سال پہلے عمل میں آیا تھا ۔ اس عرصہ میں حالات بہت کچھ بدل چکے ہیں اور اب اس کی ضرورت ہے کہ نظم و نسق کو حالات زمانہ کے ساتھ مر بوط کیاجائے۔ اس کے مد نظر اصلا حات کا اسکیم آج سے سات سال پہلے تیار کیا گیا تھا ۔

''اس اسکیم کے کئی اجزاء تھے مثلا ضلع کانفرنسوں ، مشاورتی کمیٹیوں ، قصباتی مجالس،مجالس اضلاع اورپنچایتوں کا قیام نیز مجلس مقننہ کی از سر نو تشکیل ۔ ان اجزاء کے منجملہ ضلع کانفرنسیں کئی سال سے منعقد کی جارہی ہیں۔ آئینی مشاورتی کمیٹیاں بھی قایم ہوچکی ہیں اور مفید کام انجام دے رہی ہیں ۔ قصباتی مجالس اور مجالس اضلاع بھی اکثر مقامات پر جدید آئین کے تحت قائم کیجاچکی ہیں۔

اور پنچایتوں کا آئین بھی نافذ کیاجاچکا ہے۔ البتہ جنگ چھڑجانے کی وجہ سے ابتک جدید مقننہ قائم نہ کی جاسکی۔ اب چونکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور ایک طرف جہاں خود پبلک کی اکثر جماعتوں کی جانب سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ جدید مقننہ جلد سے جلد قایم کی جانی مناسب ہوگی وہاں دوسری طرف خود گورنمنٹ کو اس کا احساس رہا کہ حکومت اور پبلک کے درمیان موثر اشتراک عمل کے مد نظر جدید مقننہ کا جلد سے جلد وجود میں آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس ارادہ کی پیشں رفت میں اس خاص کام کے لئے ایک عارضی رکنیت باب حکومت قایم کی گئی اور اس پر بمراحم خسروانہ میرا تقرر منظور فرمایا گیا تاکہ اس اسکیم کو جلد سے جلد بروئے عمل لایا جائے۔

اصلاحات کا نفاذ

”جہاں اکثر صاحب الرائے اصحاب کا یہ خیال تھا کہ مقننہ جلد سے جلد وجود میں لائی جانی چاہئیے وہاں بعض اصحاب یہ بھی خیال کرتے تھے کہ اسکیم کا اعلان ہو کر سات سال گذر چکے ہیں اور اس اثناءمیں حالات میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے مدنظر پوری اسکیم کی نظرثانی کی جاکر بعض اہم اور بنیادی تبدیلیاں کی جانی ضروری ہیں۔ حکومت نے ان ہر دو نقاط نظر پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور کیا اور بالاخر اس نتیجہ پر پہونچی کہ اگر اس نوبت پر اصلاحات میں کوئی اہم اور دور رس تبدیلیاں کی جائیں تو اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا اور اس اثناء میں جو موجودہ غیر اطمینان بخش حالات قایم ہیں وہ بدستور باقی رہیں گے۔ اس لئے حکومت نے اس امر کو ترجیح دی کہ اصلاحات کا معلنہ اسکیم چند ایسے ضروریات کے ساتھ جو اسکیم کے اصل خدو خال کو بگاڑے بغیر بروئے عمل لائی جاسکتی ہیں نافذ کردیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس امر کا اعلان کیا جائے کہ نئی مقننہ وجود میں آنے کے بعد اصلاحات میں مزید ترمیات کا مسئلہ خود مقننہ کے مشورہ کے لئے رجوع کیا جائےگا۔

اسکیم اصلاحات کے اجزاء

”جیسا کہ آپ حضرات واقف ہیں منظورہ اسکیم کے اہم اجزاء مفاداتی نمایندگی، مشترکہ انتخابات اور ہندو مسلم ارکان کی مساوی نمایندگی پر مشتمل ہیں۔ مفاداتی نمایندگی کا مقصد یہ ہے کہ مقننہ محض ایسے ارکان پر مشتمل نہ ہو جنھوں نے سیاسیات کو اپنا پیشہ بنالیا ہے بلکہ سماج کے ہر جزو کو اپنی اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس میں نمایندگی کا موقع ملے۔ گویا قانون ساز مجلس ملک کے مختلف مفادات کا مرقع ہوگی۔ مفادات کی راست نمایندگی سے حکومت اور رعایا کے درمیان قریبی ربط قائم ہوگا اور غیر ضروری واسطے کم ہو جائیں گے۔ مشترکہ انتخاب کی غایت یہ ہوتی ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی امداد پر تکیہ کرے۔ البتہ اس خیال سے کہ ایک امیدوار اپنے فرقہ کاصحیح اورسچانمایندہ ہومنظورہ اسکیم میں یہ قید عاید کی گئی تھی کہ اس کو اپنے فرقہ کے کم ازکم چالیس فیصد آراء حاصل کرنا ہوگا۔ ہر مفاد میں ہندو اور مسلم ارکان کی تعداد مساوی رکھی گئی ہے تاکہ دونوں قوموں میں کسی نامطبوع کشیدگی کی نوبت نہ آئے۔ گذشتہ چھ سات برس میں حالات میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے مدنظر اسکیم میں بعض ضروری ترمیات گورنمنٹ کے پیش نظر ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں موجودہ صورت میں نامزد شدہ اور مقررہ ارکان کے مقابلہ میں منتخب شدہ ارکان اقلیت میں ہیں آیندہ منتخب شدہ ارکان کو اکثریت حاصل رہےگی۔ اس کے علاوہ پٹہ داروں اور کاشتکاروں کی ”فرانچائز“ کےلئے جو معیار سابق میں مقرر کیا گیا تھا اس کو گھٹایا جارہاہے جس کی وجہ سے ان مفادات میں رائے دینے والوں کی تعداد تگنی ہو جائیگی۔ نیز ایسے اشخاص کے لئے جو بہ حالت موجودہ کسی اور مفاد کے ذریعہ منتخب نہیں ہوسکتے شہری آبادیوں میں رہنے والے اشخاص کا ایک نیا مفاد قائم کیا جارہاہے جو شہری رقبوں کے مالکان اراضی و امکنہ اور ایسی جائداد کے کرایہ داروں پر مشتمل ہوگا تاکہ شہری عناصر کی بھی

مقننہ میں کافی نمایندگی ہوسکے ۔

فوری دستوری ترقی

" بعض سیاسی جماعتوں کا خیال ہے کہ اصلاحات کا منظورہ اسکیم اب فرسودہ ہو چکا ہے اور جب تک کہ اس میں بنیادی تبدیلیاں نہ کی جائیں اس اسکیم کے نفاذ سے ان کی تشفی نہ ہوگی ۔ اس قسم کے رجحانات کو سمجھنا اور ان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنا آسان ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وقت کی یہ اہم ترین ضرورت نہیں ہے کہ ہم جلد سے جلد دستوری ترقی کے راستہ میں قدم بڑھائیں اور کیا فی الوقت سب سے زیادہ قابل عمل طریقہ یہ نہیں ہے کہ منظورہ اسکیم پر فوراً عمل شروع کردیا جائے؟ کسی ملک کی تاریخ پر بھی نظر ڈالی جائے تو واضح ہوگا کہ دستوری ترقی بالعموم ارتقاء کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے ۔ یک لخت محض بیرونی تجربوں یا وہاں کے معیاروں پر عمل کرنا نہ صرف عملی نقطۂ نظر سے دشوار ہے بلکہ اس سے خطرناک نتائج ظہور پذیر ہونے کا بھی اندیشہ لگا ہوا ہے اس لئے دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ملک کے موجودہ تعلیمی حالات اور سیاسی شعور کے مد نظر منظورہ اسکیم ہی کے لحاظ سے کام آغاز کردیا جائے ۔

مزید توسیع کی گنجائش

" البتہ جیسا کہ خود حضرت بندگان اقدس نے اسکیم صلاحات کی منظوری کے موقع پر بلیغ اشارہ فرمایا تھا " اس ستور کے واضح کرنے میں جو نیت محرک رہی ہے اگر وہی س کے رو بہ عمل ہونے میں کار فرما رہے تو اس میں نہ صرف موجودہ ترقی کا ایک وسیع اقدام بلکہ جیسے جیسے رور زمانہ کے ساتھ میری حکومت اور رعایاء کافی تجربہ حاصل کرے گی آیندہ توسیع کے کثیر امکانات بھی پائے جائیں گے ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ملک کے واجبیت سند طبقے اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے ور تعاون عمل کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں گے ۔

حیدرآباد کا بے مثل موقف

" واقعہ یہ ہے کہ ہم حیدرآبادی اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کو حضرت بندگان اقدس کے سایہ عاطفت میں بحیثیت ایک سلطنت کے بہتر مرتبہ اور چند معاہدات کے تابع ایک خود مختار مملکت کی حیثیت حاصل ہے ۔ جہاں تک ملک کی دو بڑی قوموں کے باہمی روابط کا تعلق ہے حیدرآباد ایک ایسی تاریخ کا آئنہ دار ہے جو ہندوستان تو ہندوستان دوسرے اقطاع عالم کے لئے بھی قابل رشک نمونہ پیش کرتا ہے ۔ اس بیسویں صدی میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حیدرآباد بیرونی تحریکات سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ قطعاً ضروری نہیں کہ ہر معاملہ میں بیرونی تقلید کی جائے ۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں ہم اوروں کو سبق دے سکتے ہیں چنانچہ مختلف فرقوں میں باہمی صلح و آشتی کی جو روایات حیدرآباد میں قایم ہیں یہ چیز ہمارے لئے سیکھنے کی نہیں بلکہ اوروں کو سکھلانے کی ہے ۔ برٹش انڈیا کی سیاسی ترقی ملک کی دو اہم قوموں میں کس طرح روز افزوں کشیدگی کا باعث ہوئی وہ آپ حضرات پر روز روشن کی طرح آشکارا ہے اور اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ اس ناخوشگوار تاریخ کا حیدرآباد میں بھی اعادہ کیا جائے ۔ مقننہ کے لئے مفاداتی بنیاد اور ہندو مسلم مساوات سے اسی قسم کی کشیدگی کا ازالہ مقصود ہے ۔

سیول آزادیاں

" اصلاحات کے تعلق سے ملک کی بعض سیاسی جماعتوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگر اہل ملک کو سیول آزادیاں دے دی جائیں تو وہ اصلاحات کی اسکیم میں پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر سیول آزادیوں سے کیا مراد ہے ؟ بالعموم اس میں تین چار چیزیں شامل سمجھی جاتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انسان کو اپنے معتقدات اور مذہب کی حد تک پوری پوری آزادی ہو ۔ یہ چیز حیدرآباد میں ہمیشہ سے حاصل رہی ہے بلکہ ہم حیدرآبادی اس پر فخر کرسکتے ہیں کہ نہ صرف فرمانروایان آصفی نے کبھی کسی شخص کے معتقدات میں یا مذہبی عمل پیرائی میں کوئی مداخلت نہیں کی بلکہ انہوں نے فراخدلی کے ساتھ جہاں مسلمانوں کے مساجد اور

درگاھوں کی مالی مدد کی وھاں ھندو منادر وغیرہ کے ساتھ بھی نہایت فیاضانہ سلوک کیا - سیول آزادیوں کا دوسرا پہلو انجمن قایم کرنے اور جلسہ منعقد کرنے کے حق سے تعلق رکھتا ھے - اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ھے کہ حیدرآباد میں سیاسی نوعیت کی انجمنین قایم کرنے کے لئے کوئی قید و بند نہیں ھے - چنانچہ اس قسم کی بیسیوں انجمنین اس وقت موجود ھیں اور کام کررھی ھیں جہاں تک جلسے منعقد کرنے اور ان میں تقریر کرنے کا تعلق ھے اس کی آزادی بھی حیدرآباد میں حاصل ھے - مثلا اگر کوئی سیاسی جلسہ کسی شہری آبادی میں منعقد کرنا ھوتو موجودہ قواعد کے تحت اس کے لئے کسی سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں ھے - البتہ چھوٹے دیہاتوں میں اجازت کی شرط رکھی گئی ھے اور وہ محض اس سے وجہ کہ بعض غیر ذمہ دار اشخاص اس حق سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کبھی حکومت کے فراھمی غلہ کے اسکیم کو ناکام نہ کریں اور اس طرح عالمگیر قحط کے جو حالات رونما ھیں ان کو بدتر نہ کردیں - تیسری آزادی پریس کی آزادی ھے - اس کے متعلق میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ھے اس میں شک نہیں کہ حیدرآباد میں جو قواعد آج سے تیس سال قبل نافذ کئے گئے تھے وہ کاغذ پر سخت معلوم ھوتے ھیں لیکن اس کے بالمقابل حکومت کی جانب سے ان پر عمل پیرائی نہایت ھی فیاضانہ طریقہ پر ھوتی رھی ھے - یہی وجہ ھے کہ یہاں کے اخبارات ھر قسم کے معاملات پر بے باکی اور آزادی سے اظہار رائے کرتے ھیں اور ان سے کوئی داروگیر نہیں کی جاتی - چنانچہ حال ھی میں جب ھندوستان کا ایک نمائندہ صحافتی وفد حیدرآباد آیا تو مقامی صحافت کے ارکان نے خود اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کے ساتھ حکومت کا سلوک نہایت فیاضانہ ھے لیکن اس کے ساتھ ھی حکومت اس طرف متوجہ ھے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے ان قواعد کی نظر ثانی کی جائے اور انہیں موجودہ حالات کے لحاظ سے بنایا جائے تاکہ حکومت کے عمل اور حکومت کے قانون میں ایک قسم کا تعلق قائم ھوسکے - پس ایسی صورت میں جب کہ حیدرآباد میں ھر شخص کو پوری مذھبی آزادی حاصل ھے ، ایسی صورت میں کہ یہاں مجلسیں قائم کرنے کے لئے کسی قسم کی کوئی بندش نہیں ھے ، ایسی صورت میں کہ یہاں ھر قسم کے جلسے بجز دیہاتی رقبوں کے بلا کسی اجازت کے منعقد کئے جاسکتے ھیں اور ایسی صورت میں کہ یہاں پریس پر کم سے کم پابندی عاید رھی ھے یہ کہنا کہ حیدرآباد میں سیول آزادیاں مفقود ھیں ایک بہت بڑا اتہام ھے جس کی نسبت یہاں کے ھر شہری کا فریضہ ھے خواہ وہ ھندو ھو یا مسلمان کہ ایک زبان ھو کر اس کی تردید کرے اور دنیا کو بتائے کہ وہ بیرونی اشخاص کے ایسے اتہامات برداشت نہیں کرسکتا -،،

آخر میں نواب صاحب نے فرمایا :- ''میں آپ حضرات کا بہت ممنون ھوں کہ آپ نے اس قدر صبر و سکون کے ساتھ میری یہ گفتگو سنی - مجھے یقین ھے کہ اصلاحات کے تحت جب انتخابات عمل میں آئیں گے تو آپ حضرات ملک کی بہت بڑی خدمت کریں گے - اگر آپ عوام کو پر امن طریقہ سے اس میں حصہ لینے کی تلقین کریں اور ایک ایسی صحت مند فضاء پیدا کرنے میں مدد دیں جس کے لحاظ سے یہاں کے انتخابات اور مقامات کے لئے ایک نمونہ بن سکیں -،،

ریاست میں صنعتی ترقی

شاندار نتائج کا حصول

حکومت حیدرآباد کے محکمہ تجارت ، صنعت و حرفت کی تازہ رپورٹ نظم و نسق ان قابل قدر خدمات کا شاندار کارنامہ ہے جو ریاست کے باشندوں کی عام معاشی حالت کے لئے انجام دی گئی ہیں ۔ نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک روشن خیال اور ترقی پسند حکومت نہ صرف جدید صنعتوں کے آغاز کے لئے بلکہ ایسی قدیم صنعتوں کے احیاء کے لئے بھی جو تقریباً فنا ہوچکی تھیں کیا کرسکتی ہے ۔ حیدرآباد متعدد اہم گھریلو صنعتوں کا مرکز ہے لیکن میکانی طاقت کے استعمال کی وجہ سے یہ صنعتیں روبہ انحطاط تھیں ۔ زیر بحث رپورٹ ان صنعتوں کے احیا کی ایک دلچسپ داستان ہے ۔

محرک

جنگ چھڑتے ہی محکمہ کے کاروبار میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے سائنٹفک اصولوں پر اس کی از سر نو تنظیم ضروری ہوگئی اس اقدام سے کام کی عاجلانہ تکمیل میں بڑی مدد ملی ۔ اس محکمہ میں ایک اور تنظیمی خرابی یہ ہے کہ چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی باقاعدہ ترقی میں مدد دینے کے لئے کوئی ضلع واری تنظیم موجود نہیں ہے ۔ اگرچہ کہیں کہیں متفرق اداروں نے تھوڑا بہت مستحسن کام لیا ہے تاہم یہ واقعہ ہے کہ دیہی صنعتوں کی ترقی کی رفتار اتنی تیز نہیں رہی ہے جتنی کہ رہنی چاہئے تھی۔ اس خلا کو پورا کرنے کے لئے حکومت کے آگے ایک اسکیم پیش کی گئی ہے ۔

دستی پارچہ بافی

حیدرآباد کی معیشت میں زراعت کے بعد پارچہ بافی کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ۔ یہ صنعت ریاست میں تقریباً ساڑھے چار لاکھ اشخاص کے لئے روزگار اور آبادی کے (۳۰) فی صد حصہ کے لئے کپڑا مہیا کرتی ہے ۔ نصف صدی تک گرنیوں میں تیار شدہ کپڑے کی مسابقت کے باوجود یہ صنعت فنا نہیں ہوتی ہے ۔ لیکن اس کی ترقی کے راستہ میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ ایک طرف بافندوں کو خام اشیاء سب سے مہنگے بازار میں خریدنی پڑتی ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی پیداوار کو سب سے سستے بازار میں فروخت کرنے پر مجبور ہیں ۔ اس کے علاوہ بافندے جس طریقہ سے کام کرتے ہیں جو آلات استعمال کرتے ہیں اور جن حالات میں زندگی گزارتے ہیں وہ سب اس کو معاشی اعتبار سے پست رکھنے کا باعث ہیں ۔ ان رکاوٹوں پر قابو پانے اور اس صنعت کو مضبوط بنیادوں پر قایم کرنے کے لئے یہ محکمہ ایک اسکیم مرتب کرچکا ہے ۔

جنگ چھڑنے سے پہلے ہی محکمہ نے ضلع واری مظاہراتی جماعتوں کا انتظام کیا تھا تاکہ جلاہوں کو ترقی یافتہ قسم کے راچھوں اور (Fly shuttle) راچھوں کے استعمال کا طریقہ سکھایا جائے ، نقش کاری کی عملی افادیت بتائی جائے اور رنگنے اور رنگ دور کرنے کے بہترین طریقوں سے واقف کرایا جائے ۔ ان جماعتوں نے بہت کچھ کام کیا ہے ۔ جنگ چھڑنے کے بعد محکمہ نے جنگی مساعی کو آگے بڑھانے اور بافندوں کو امداد دینے کے لئے ایک اسکیم منظور کی جس کے اخراجات کی پابجائی کے لئے چار لاکھ روپے مختص کئے گئے ۔ پیداوار کے ۱۷ مراکز زیادہ تر قحط سے متاثرہ رقبوں میں قایم کئے گئے ۔ ان میں سے دو مراکز سوت اور پارچہ کے تھے ۔ یہ گرنیوں سے سوت حاصل کرتے اور آ سے پیداوار کے مرکزوں پر بھیجتے تھے جہاں سے یہ سوت کپڑے کی تیاری کے لیے بافندوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ۔ اس طرح جو کپڑا تیار ہوتا اسے مراکز پارچہ پر روانہ کیا جاتا اور وہاں سے مختلف مقامات پر بھیجا جاتا تھا ۔ اس

اسکیم نے (۱۰) ہزار اشخاص کے لئے روزگار فراہم کیا ۔ صرف حکومت ہند نے ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع کے ختم تک تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان خریدا اور مزید چارلاکھ روپے کی مالیت کا سامان مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے مہیا کیا گیا ۔ جب حکومت ہند کی طرف سے فرمایشوں کا سلسلہ ختم ہوگیا تو یہ مراکز بند نہیں کئے گئے ۔ اس کے برخلاف ان کی پیدا آوری میں اضافہ کرنے کے لئے ان مرکزوں کی جدید تنظیم کی گئی تاکہ بازار میں گرنی کے کپڑے کے ساتھ دستی پارچہ بھی بڑھتے ہوئے مطالبوں کو پورا کرسکے ۔

کامیاب تجربہ

سنہ ۱۳۵۴ف میں غیر فوجی استعمال کے لئے مختلف اقسام اور ترقی یافتہ ساخت کا کپڑا تیار کیا گیا جس کی مالیت تقریباً پانچ لاکھ روپے تھی ۔ اس سلسلہ میں ایک اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان مراکز میں حاصل ہونے والے قدرتی فوائد اور ان کی قابلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں مختلف اقسام کے کپڑے کی تیاری پر توجہ دی جارہی ہے ۔ اس سال کا ایک دلچسپ تجربہ یہ تھا کہ جھنڈیوں کے لئے استعمال ہونے والے کپڑے کی دھجیوں کوجن کا رنگ کیمیاوی طریقہ سے دور کردیا گیا تھا میز پوش، خوان پوش ، غلاف ، وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ۔ خود اپنے گھروں میں کام کرنے والی غریب عورتوں کو خام مال فراہم کر کے ان سے اجرت پر کام لیا گیا ۔ انہیں اپنی مصنوعات کی نکاسی کا انتظام کرنے کی زحمت نہیں اٹھانے پڑی ۔ یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا ۔ اس لئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ پانچ لاکھ روپے کے مصارف سے غریب عورتوں کے لئے گھریلو صنعتوں کی ایک اسکیم شروع کی جائے ۔

کمبل بافی

چند سال پہلے حکومت نے ہندوستانی فوج کو کمبل بہم پہونچانے کے لئے ایک اسکیم منظور کی تھی اور اس سلسلہ میں تقریباً ایک لاکھ روپے منظور کئے گئے تھے ۔ اضلاع میں اون کا تنے اور کپڑا بننے کے دو مراکز اور تربیت گاہ مصنوعات دیہی میں کپڑے کو دبیز کرنے کا ایک مرکز قایم کیا گیا۔ ان مراکز کی سرگرمیوں کا دائرہ ضلع محبوب نگر کے ۴۰ مواضعات پر حاوی رہا ۔ گھریلو کاریگروں میں اون کاتنے کے ۴۰۰ ترقی یافتہ چرخے رائج کئے گئے ۔ اس کے علاوہ روئی دھنکنے کے لئے زیادہ بڑی کمان والی مشینوں اور اور قوت محرکہ سے چلنے والی مشینوں کو ترویج دی گئی ۔ ان تمام اصلاحات سے اس صنعت کو متعدد فوائد حاصل ہوئے اور سوت کی نوعیت اور نفاست بہتر ہوگئی ۔

پچھلے تین سال میں ۱۹۳۱۲۶ پونڈ اون ، جس کی قیمت ۹۰۰۰۷ روپے تھی ، راست دھنگروں سے خریدا گیا تاکہ درمیانی آدمی کا نفع ختم کردیا جائے ۔ ان مراکزمیں تقریباً ۳۰۰۰۰ کمبل تیار کئے گئے جن کی قیمت دو لاکھ سے زیادہ تھی ۔ سنہ ۱۳۵۳ف کے ختم پر ایک نئی اسکیم تیار کرکے حکومت کے آگے پیش کی گئی ۔ اس دوران میں پرانی اسکیم پر عمل ہورہا ہے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ۲۳۰۰۰۰ روپے کی مالیت کے ۳۱۰۰۰ کمبل تیار کئے گئے

قالین بافی

کسی زمانہ میں ورنگل کے قالین پیرس کے محلوں اور زار کے سرمائی قصر کی زینت بنتے تھے ۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ اس صنعت کا زوال شروع ہوگیا ۔ پندرہ سال پہلے حکومت نے ”انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ“ کے ذریعہ اس کی اعانت کرکے اسے تباہی سے بچالیا ۔ ایک لاکھ روپے کے مصارف سے ایک اسکیم منظور کی گئی جس کے دو مقاصد تھے۔ ایک یہ کہ باھر سے وصول شدہ فرمائشوں کی تکمیل کی جائے اور دوسرے یہ کہ مقامی کاریگروں کے بنائے ہوئے معمولی نمدوں اور قالینوں کے لئے نئے مارکٹ تلاش کئے جائیں ۔ اس بر وقت امداد نے نہ صرف یہ کہ اس صنعت

کو بالکلیہ فنا ہونے سے بچا لیا بلکہ اس میں ایک نئی روح پھونک دی جو مستقبل کے لئے فال نیک ثابت ہو گی ۔ دو سو سے زیادہ کارکنوں کو عمدہ قسم کے قالین تیار کرنے کی تربیت دی گئی ۔ دس سال کی مدت میں راچھوں کی تعداد ۲۰ سے بڑھکر ۴۰۰ ہو گئی ۔ سنہ ۱۳۵۱ ف میں مزید دس سال کی مدت کے لئے ایک نئی اسکیم نافذ کی گئی ۔ جنگ چھڑ نے سے اس صنعت کو سخت نقصان پہونچا ۔ اس کی کھپت کے لئے بیرونی مارکٹ نہیں رہے ۔ تاہم ہندوستان میں ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے قالین فروخت کئے گئے ۔

پٹن اپنی زرین کور والی ساڑیوں اور خوش نما پگڑیوں کی وجہ سے سارے ملک میں مشہور ہے ۔ سنہ ۱۳۳۹ ف میں پٹن میں مقامی بافندوں کو ترقی یافتہ راچھوں کا استعمال سکھانے اور دوسرے طریقوں سے امداد دینے کے لئے بافندگی کا ایک ادارہ قایم کیا گیا جس نے بہت کچھ مفید کام انجام دیا ہے ۔

چمڑے کی دباغت کا کام

سنہ ۱۳۳۹ ف میں '' انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ '' نے ریاست میں چمڑے کی دباغت کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ایک اسکیم منظور کی ۔ دیہات کا چمڑا کمانے والا کاریگر ایک مفید مقصد کی تکمیل کرتا ہے ۔ حقیقی کام تین سال بعد شروع کیا گیا ۔ مزید تین سال گزرنے کے بعد ایک اور اسکیم نافذ کی گئی ۔ سب سے پہلے کھال اتارنے کے فن کا تذکرہ کیا جاتا ہے ۔ چمڑا کمانے والے کاریگر کو جو خام مال درکار ہوتا ہے اگر وہ ناکارہ ہو تو وہ اپنا کام نہیں کرسکتا ۔ اس لئے جیا گوڑہ جوگی پیٹھ اور جالنہ میں کھال اتارنے کے مراکز قایم کئے گئے ۔ سنہ ۱۳۵۱ ف میں جیا گوڑہ میں ایک مثالی کارخانہ دباغت کھولا گیا اور ایک سال کے عرصہ میں مقامی کاریگروں نے دباغت کا بہتر طریقہ سیکھ لیا ۔ وہ بڑھیا قسم کا چمڑا تیار کرنے لگے ۔ جیا گوڑہ کے تلے سارے دکن میں مشہور ہو گئے ہیں ۔ کاریگروں کو گھوڑے کا سازو سامان اور تسمے بنانا بھی سکھایا گیا ۔ جوگی پیٹھ میں تاجر بھی فن دباغت کے ترقی یافتہ طریقوں سے واقف ہو گئے ہیں ۔ سابق میں وہ اپنی مصنوعات حیدرآباد لے جاتے تھے جہاں دباغت کے کارخانے ایسا سامان خریدتے تھے جو ان کے لئے موزوں ہوتا تھا ۔ اب یہ صورت حال نہیں ہے ۔ تلے کا چمڑا جالنہ کی خاص پیداوار ہے ۔ اس کا زیادہ تر حصہ بمبئی بھیجا جاتا ہے ۔ مثالی کارخانہ دباغت نے ترقی کا راستہ دکھایا ہے ۔ سنہ ۱۳۵۴ ف میں انہی رقبوں میں دباغت کے چند مزید مثالی کارخانہ کھولے گئے ۔ '' اکسپوٹ ٹیننگ یونٹ '' (Export Tanning Unit) کاریگروں کو چمڑے کی دباغت کے فن کی تربیت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی مصنوعات کو اس معیار پر لاسکیں جو برآمد کے لئے موزوں ہے ۔ '' ڈائننگ اینڈ فنشنگ یونٹ '' (Dyeing and Finishing Unit) نے چمڑے کو رنگنے اور اسے تکمیل کو پہونچانے کے کام کا مظاہرہ کیا ۔ جنگ کی وجہ سے ریاست میں چمڑے کی رنگین اور تکمیل دادہ اشیاء کی درآمد کم ہو گئی ۔ اس کے پیش نظر یہ یونٹ بہت کامیاب ثابت ہوا اور متعدد اشخاص کو چمڑا رنگنے اور اسے تکمیل کو پہونچانے کے کام کی تربیت دی گئی ہے ۔

کاغذ سازی

دستی کاغذ سازی کا کام ریاست میں چھ مقاموں پر انجام پاتا ہے اور اس سے تقریباً ڈھائی ہزار اشخاص کو روزگار ملتا ہے ۔ حال ہی میں گنگاوتی واقع ضلع رائچور میں ساتواں کارخانہ کھولا گیا ہے ۔ اس صنعت کو جس بڑی رکاوٹ سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے وہ '' پلپ '' (Pulp) یعنی گودے کی کمی ہے ۔ بلاشبہ ردی کاغذ استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے اور گرنی کے بنائے ہوئے گودے کے سات ہاتھ کے بنائے ہوئے گودے کو ملا کر استعمال کرنے سے کثیر مصارف لاحق ہوتے ہیں ۔ اس لئے دھان کے بھوسے اور سبائی گھانس جیسی مقامی خام اشیاء سے سستے '' پلپ '' کی تیاری کے لئے تجربات کئے جارہے ہیں ۔ '' انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ '' نے کاغذ بنانے والے کاریگروں کے لئے کیمیاوی اشیاء فراہم کرنے کی غرض سے تین ہزار روپے دئے ہیں ۔ یہاں اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ دستی کاغذسازی کی صنعت نے کاغذ کی کمی کو پورا کرنے میں بڑی

مدد دی ہے ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں (۲۰) ہزار روپے سے زیادہ مالیت کا جاذب اور لیتھو چھاپہ کا کاغذ حکومت کو بہم پہونچایا گیا ۔ چند ٹن برآمد کئے گئے ۔ مقوے کی سستی ڈبیاں فراہم کرکے اس صنعت نے عام استعمال کے سگریٹوں کی رسد کو متاثر ہونے نہ دیا ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت کو (۵۰) ہزار روپے کی مالیت کا کاغذ مہیا کیا گیا ۔ برآمد میں کمی ہوئی ۔ بٹن رکھنے کے لئے ڈبوں کی فراہمی کے اس سستے ذریعہ سے بٹن سازی کی صنعت نے بھی فائدہ اٹھایا ۔ ایک کارخانہ نے (۷۵) ہزار روپے کے صرفہ سے " پلپ " بنانے کی ایک مشین نصب کی ہے ۔ جب برق قوت دستیاب ہونے لگے گی تو یہ مشین چالو کی جائے گی ۔ توقع ہے کہ اس سے اعلی قسم کا کاغذ بنایا جاسکے گا ۔

نجاری

سنہ ۱۳۵۳ف میں حکومت ہند نے تصفیہ کیا کہ ملک کی بعض چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے وسائل سے استفادہ کیا جائے ۔ حکومت حیدرآباد نے اس اسکیم کے ساتھ تعاون کیا اور ایک لاکھ روپے کی رقم محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کے تفویض کی ۔ اس اسکیم کے تحت دیہی بڑھائیوں اور کاریگروں کو اعلی قسم کا سامان بنانے کی تربیت دی گئی ۔ مواضعات میں پیداوار کے مراکز قایم کئے گئے جس کی وجہ سے وہ کثیر بار کسی قدر کم ہوگیا ہے جو جنگی فرمائشوں کی وجہ سے منظم صنعتوں پر پڑ رہا تھا ۔ ریاست میں یہ اسکیم کامیاب رہی ۔ ابتدائی مشکلات کے باوجود محکمہ تجارت و صنعت و حرفت متعدد اشیاء فراہم کرسکا ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں ایسے سامان کی مجموعی قیمت دو لاکھ روپے ہوئی ۔ اس اسکیم سے پانچ ہزار کاریگروں کو روزگار مل سکا ۔

دھات کا کام

ریاست کے اندرونی حصوں میں ایسے متعدد مواضعات ہیں جہاں دیہاتی اپنے گھروں میں دھات کی چیزیں تیار کرتے ہیں ۔ جب باہر سے ان چیزوں کی درآمد بند ہوگئی تو اس صنعت کو پھر سے جاری کرنے کا موقع ملا اور اس موقع سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ۔ پچھلے تین مہینے سے ایک انسپکٹر کو ان مواضعات کا دورہ کرنے کے لئے متعین کیا گیا ہے تاکہ کاریگروں کو دھات کی اشیاء بنانے کے بہتر طریقوں سے واقف کرایا جائے ۔ اس مقصد میں تھوڑی سی کامیابی حاصل ہوچکی ہے ۔ محکمہ کے توسط سے دو ہزار روپے کی مالیت کی چیزیں فروخت کی گئیں ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان اشیاء کی نوعیت میں بتدریج اصلاح ہوتی جارہی ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر کاریگر کو تربیت دی جائے اور محکمہ کی طرف سے اس کی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کیا جائے تو یہ صنعت بیرونی مسابقت کا مقابلہ کرسکے گی ۔

تربیت گاہ

تربیت گاہ مصنوعات دیہی جو تقریباً ۱۵ سال پہلے کھولی گئی تھی ریاست میں چھوٹی صنعتوں کے احیاء کے لئے بہت کچھ معاون ثابت ہوئی ہے ۔ ماہر صناعوں کی تربیت ترقی یافتہ قسم کے آلات کی ترویج اور خام اشیاء کی فراہمی اس تربیت گاہ کے اہم فرائض ہیں ۔ نیز صناعوں کو فنی مشورہ دینے اور گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے تجربات کرنے کا کام بھی اس کے تفویض ہے ۔ اس میں متعدد طلباء تربیت حاصل کرچکے ہیں ۔ ان میں سے بعض کو تعلیمی وظائف بھی ملتے ہیں ۔ اس تربیت گاہ کا ایک اقامت خانہ بھی ہے جہاں تربیت پانے والوں کے لئے بلا معاوضہ رہائش کا انتظام ہے ۔ پچھلے دو سالوں میں اس تربیت گاہ میں ۱۷ طلباء کو تربیت دی گئی ۔

مارکٹنگ

گھریلو صنعتوں کا ایک اہم مسئلہ مصنوعات کی نکاسی ہے ۔ حکومت نے اس مسئلہ کو سنہ ۱۳۴۰ف میں ایک فروخت گاہ مصنوعات ملکی قایم کرکے حل کیا ۔ اس کے بعد اس کے کاروبار میں مسلسل توسیع ہوتی رہی ہے ۔ اس نے متعدد گھریلو صنعتوں کی مارکٹنگ کی مشکلات دور کردی ہیں ۔ مزید سرمایہ اور عملہ کی مدد سے زیادہ شاندار نتائج حاصل ہوسکتے تھے ۔ اس فروخت گاہ نے جو کام کیا ہے

اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ اس کی بدولت بیدری سامان کی صنعت کو غیر معمولی ترقی ہوئی ۔ سنہ ۱۳۴۹ ف میں اس صنعت کی سالانہ پیدا وار کی قیمت پانچ ہزار روپے تھی۔ لیکن سنہ ۱۳۵۴ ف میں یہ ساٹھ ہزار روپے تک بڑھ گئی حالانکہ جست کی قیمت میں آٹھ گنا اضافہ ہوا تھا ۔ تاہم اس محکمہ نے پیش بینی سے کام لیکر جست کی کافی مقدار فروخت گاہ میں جمع کرلی تھی بیدری صناعوں کی یہ مرفہ الحالی بڑی حدتک فروخت گاہ کی رہین منت ہے کیونکہ اس نے صناعوں کو صرف ایسی اشیاء بنانے کی ہدایت کی جن کے صارفین میں مقبول ہونے کا امکان تھا ۔ اب متعدد اقسام کی اشیاء تیار کی جا رہی ہیں ۔

عام مشورہ

چھوٹی صنعتوں کا خاکہ مرتب کرنے کے لئے محکمہ میں نقشہ کشی کا ایک شعبہ قایم ہے۔ اس شعبہ میں ایک صنعتی انسپکٹر ایک فورمن اور ضروری اوزار موجود ہیں تا کہ چھوٹے صنعت کار کو اس کے مشینوں کی تنصیب اور دوسرے امور میں امداد دی جائے ۔ اکثر اوقات چھوٹے صنعت کار محکمہ سے مشورہ طلب کرتے ہیں ۔ نیز ریاست میں صنعتی امکانات کے بارے میں بھی استفسارات کئے جاتے ہیں ۔ اس محکمہ کا ایک اور کام یہ ہے کہ ریاست میں نئے کار خانوں کے قیام کے متعلق حکومت کو مشورہ دے ۔

صنعتی توسیع

سنہ ۱۳۵۴ ف میں سات کارخانوں نے کام شروع کیا- تیل کی صنعت میں قابل لحاظ توسیع ہوئی ہے۔ تیل صاف کرنے کے دو کارخانے قایم ہوچکے ہیں ۔ پارچہ کی گرنیوں نے اپنی پیدا وار کی تیز رفتار قایم رکھی ۔ ریاست میں زمانہ جنگ کی صنعتی توسیع کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دارالسلطنت میں چھوٹے پیمانہ پر انجنیری کے متعدد کار خانہ کھولے گئے ہیں ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۳)

ہوئے حصہ کو شہر کی ایک خصوصیت بنا کر قایم رکھا جائےگا ۔ تجویز ہے کہ جنوبی کنارے پر تقریباً ۸ میل طویل ایک تفریحی راستہ بنایا جائے ۔ محوری خط پر سرکاری عمارتیں تعمیر کی جائیں گی ۔ کاروباری احاطوں اور تجارتی رقبوں کو بلدی مرکز کی دونوں جانب دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔ یہ مرکز دریا کے دائیں کنارے پر ہوگا اور بائیں کنارے پر گرنیاں قایم کی جائیں گی ۔

یہ بھی تجویز ہے کہ شہر کے قریب قاضی پیٹھ بلہار شاہ جانے والی ریلوے لائین پر، جو نظام آباد کی ریلوے لائین سے ملحق ہوگی ، ایک بڑا ریلوے جنکشن بنایا جائے ۔ یہاں سے ریل کی پٹریاں مختلف صنعتی اداروں اور کار خانوں کو جائیں گی ۔

جب اس صنعتی شہر کی مکمل منصوبہ بندی ہوجائےگی تو یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ اس کو حیدر آباد میں وہی حیثیت حاصل ہوگی جو انگلستان میں مینچسٹر کو حاصل ہے۔

غریبوں کی رہایش کا انتظام

انجینیروں کا اہم فرض

انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (ہند) مرکز حیدر آباد کے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے ہندوستانی ریلوے بورڈ کی ہاوزنگ کمیٹی کے رکن رائے بہادر این - کے - مترا نے بتایا کہ غریبوں کے لئے سستے اور صحت بخش مکانات تعمیر کر کے مزدوروں کی صحت اور کارکردگی میں اضافہ کرنا انجینیروں کا ایک اہم فرض ہے -

مضر صحت حالات زندگی

ہندوستان میں آبادی کے ادنی طبقوں کو جن ناگفتہ بہ حالات میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے رائے بہادر نے ان کی موجودگی کو انجینیروں کی کوتاہ بینی پر محمول کیا جنھوں نے ایک گھربار کی کم سے کم ضروریات اور سہولتوں کا خیال نہیں رکھا - ایک چھوٹا سا کمرہ جس کا رقبہ عام طور پر ۱۰۰ مربع فٹ سے کم ہوتا ہے، ایک تنگ برآمدہ اور ایک چھوٹا سا صحن ——— بس اسی پر مزدور کا گھر مشتمل ہوتا ہے - اس ناعاقبت اندیش عمل سے گندہ محلے اور تاریک گلیاں وجود میں آتی ہیں جن کی وجہ سے ان لوگوں کی صحت اور خوش حالی پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں جو ایسے ماحول میں زندگی بسر کرتے ہیں -

رائے بہادر نے فرمایا کہ آج مزدوروں میں سماج کے لئے اپنی افادیت کے متعلق دن بدن احساس بڑھتا جارہا ہے - وہ اب اپنی حالت پر خاص کر رہنے سہنے کی گنجایش کے بارے میں قانع نہیں ہیں - رائے بہادر نے مستقبل میں مزدوروں کے لئے صحت بخش حالات زندگی کا انتظام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ اس چیز کو جتنا جلد محسوس کیا جائے گا آجر، مقامی نظم و نسق اور حکومت سب کے لئے اتنا ہی مفید ہوگا اوراس معاملہ میں انجینیر پر ایک بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے -

مزدوروں کی صحت پر اثرات

مزدوروں کی صحت، خوش حالی اور کارکردگی پر تیرہ و تار مکانات کے جو مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے رائے بہادر این - کے - مترا نے فرمایا کہ صحت کے اعداد، شرح اموات، مرض دق مدرسہ کے بچوں کے جسمانی نقائص اور بیمہ کرائے ہوئے اشخاص کی بیماری کے اعداد ——— ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان حالات میں زندگی بسر کرنے کے نتائج کس قدر تباہ کن ہوتے ہیں - انہوں نے بتایا کہ ہندوستان کی شرح اموات دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور موت اور بیماری کی وجہ سے زبردست معاشی نقصان ہوتا ہے -

مقامی حکومت کی ذمہ داری

اس مسئلہ کے مالی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے فرمایا کہ دوسرے متعدد عوامل کی طرح جن کے تحت ہندوستان بدقت تمام زندگی بسر کررہا ہے رہایشی مکانات کا مسئلہ بھی مشکلات سے پر ہے - کارخانہ دار غیر نفع بخش کاروبار میں اپنا سرمایہ لگانے سے ڈرتا ہے - مقامی عہدہ داروں کے پاس اس غرض کے لئے کافی سرمایہ نہیں ہے - حکومت کو اتنے کثیر مطالبات کی تکمیل کرنی پڑتی ہے کہ وہ اتنی طویل المدت کاروائی سے کافی دلچسپی نہیں لے سکتی - اس طرح مزدور وہیں رہتا ہے جہاں وہ پہلے تھا اور ان تینوں میں سے کوئی بھی اتنی جرات اور ہمت کا حامل نہیں ہوتا کہ اس کی مدد کرے اور اس کے معیار زندگی کو بلند کر کے اس کی بہتر کارکردگی اور صلاحیت کار سے فائدہ اٹھائے - اگر صحت کے حالات خراب ہوں تو نہ صرف یہہ کہ مزدور کا کام متاثر ہوتا ہے بلکہ وہ حاضری کی پابندی بھی نہیں کرسکتا اور بہر صورت اس کی کام کرنے کی عمر کم ہوجاتی ہے - دنیا کے کسی ملک میں خانگی سرمایہ کاری اتنی کافی نہیں رہی ہے کہ ادنی طبقے کے لئے رہایشی مکانات سے متعلق مطالبوں کو پورا کرسکے - غریبوں

کے لئے مناسب مکانات کا انتظام کرنا مقامی حکومت کا فرض ھے ۔ لیکن چونکہ اس کے لئے کثیر اخراجات لاحق ہوتے ھیں اس لئے بالاخر حکومت ھی پر اس کی ذمہ داری عاید ہوتی ھے ۔ کارخانہ دار کی ذمہ داری سب سے آخر میں آتی ھے ۔ لیکن چونکہ مزدوروں کی اعلی کارکردگی سے اس کو راست فائدہ پہونچیے گا اس لئے اسے چاھئے کہ وہ ارباب مقتدر کو اپنی ذمہ داری قبول کرنے اور اس سے عہدہ برآ ہونے پر آمادہ کرے ۔

انجینیر کا فرض

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے رائے بہادر نے فرمایا کہ اس منزل تک انجنیروں کو (بجز ان کے جو آجر بھی ھیں) مکانوں کے مسئلہ سے بہت کم تعلق ھے ۔ لیکن جونہی رقم فراھم ہو جائے یا اس کا وعدہ کرلیا جائے نقشہ مرتب کرنا اور اسے عملی صورت دینا ان کا کام ھے ۔ کثیر اخراجات کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لینا ہوگا ۔ انجینیروں کے ذھن میں ایک گھر کی حقیقی ضروریات کے متعلق واضح تصور ہونا چاھئے تاکہ صحت بخش اور سلیقہ مند زندگی بسر کی جاسکے ۔ تعیشات کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی لیکن ضروریات کا انتظام لازمی طور پر کیا جانا چاھئے ۔ اور یہ ضروری نہیں ھے کہ آخر الذکر کو محض اخراجات کے معیار پر جانچا جائے ۔ ضروری آسائشوں میں کمی کئے بغیر دوسرے ذریعوں سے مصارف میں تخفیف کرنی ہوگی ۔ ان ذریعوں کا پتہ چلانے اور تعمیر کی لاگت کو ممکنہ حد تک کم کرنے کے لئے انجینیروں اور سائنسدانوں کی اختراعی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا ۔

اقل ترین معیار زندگی

رائے بہادر نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت ھند کا محکمہ عمال اس وقت مزدوروں کے مکانات کے لئے ایک معیار مقرر کرنے کی نسبت غور کررھا ھے ۔ ان تجاویز کی رو سے مزدور کا مکان ۴۰۰ مربع فٹ کے کم سے کم دو کمروں ایک ۶ فٹ چوڑے برآمدہ ، ایک باورچی خانہ ، صحن ، حمام اور بیت الخلاء پر مشتمل ہوگا ۔

حیدرآباد کی رھنمائی

اس سلسلہ میں رائے بہادر نے حیدرآباد میں جو کام انجام دیا گیا ھے اس کو خراج تحسین ادا کیا ۔ انہوں نے فرمایا :— ”حکومت سرکارعالی نے ھم سب کی صحیح رھنمائی کی ھے اور ھماری توصیف اور احسانمندی کی مستحق ھے “ ۔ انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ عنبر پیٹھ میں کوتوالی کے جوانوں کے مکانات میں ، جو سات آٹھ سال پہلے تعمیر کئے گئے تھے ، سب سے کم مواجب ملازم کے لئے دو کمروں کا انتظام کیا گیا ھے اور ایسی دوسری سہولتیں مہیا کی گئی ھیں جن کی فراھمی کے لئے حکومت ھند کا محکمہ عمال اب سفارش کررھا ھے ۔ انہوں نے مجلس آرائش بلدہ کے تعمیر کردہ مکانات کو بہت پسند کیا ۔ ان مکانوں میں بھی انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ چند سال پہلے ھی وہ تمام ضروریات فراھم کی جاچکی ھیں جو اب حکومت ھند کے پیش نظر ھیں ۔

کم اجرت یاب مزدوروں کا معیار

رائے بہادر نے اپنا یہ خیال ظاھر کیا سردست آیندہ ۲۰ تا ۳۰ سال کے لئے دو کمرے والے مکان کو سب سے کم اجرت یاب مزدور کے لئے بطور معیار کے اختیار کیا جا سکتا ھے ۔ انہوں نے مکانوں کی تعمیر کے لئے مقام کی موزونیت ، برآمدہ ، صحن ، دریچوں اور کھڑکیوں ، ”شلف“ ، اور دیواری الماریوں کی فراھمی ، آبرسانی اور برقی رسد جیسے امور پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ مکانوں کا نقشہ مرتب کرنے میں ان امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا ۔

فلاح و بہبود کی تنظیم

رائے بہادر نے فلاح و بہبود کی تنظیم کی ضرورت پر بطور خاص زور دیا اور فرمایا کہ جدید قایم شدہ نوآبادی میں فلاح و بہبود سے متعلق عملہ کی موجودگی نہایت ضروری ھے جو نہ صرف مکانوں کے غلط استعمال اور غیر مجاز عمارتوں کی تعمیر کو روکے گا بلکہ مکینوں کو صاف ستھری اور صحت بخش زندگی بسر کرنے کی ھدایت بھی دیگا اور ان میں بلدی احساس پیدا کرنے کی کوشش کریگا ۔ اگر اس

ضمن میں کوئی کوتاہی کی جائے تو ممکن ہے کہ غریبوں کے لئے مکانوں کی فراہمی سے متعلق ساری اسکیم بے اثر ہو جائے ۔

مالی پہلو

اس اسکیم کے لئے رقمی سبیل بندی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضروری آسائشوں سے لیس دو کمروں والے مکان کی تعمیر کے لئے مابعد جنگ شرحوں پر تین ہزار روپے سے زیادہ اخراجات عاید ہونگے۔ اس حساب سے چار کروڑ باشندوں یعنی ہندوستان کی آبادی کے صرف دسویں حصہ کی رہایش کا انتظام کرنے کی غرض سے ایک کڑوڑ مکانوں کی تعمیر کے لئے (۳۰) ارب روپے کی ضرورت ہوگی۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ مکانوں کی اسکیموں کو عملی صورت دینے کے لئے اتنی کثیر رقم مہیا کرنا ممکن نہیں ہے انہوں نے کمروں کی تعداد یا ان کی وسعت میں کمی کرنے کی مخالفت کی اور یہ تجویز کی کہ سستا اور اگر ضرورت ہو تو گھٹیا قسم کا سامان استعمال کرکے اخراجات تعمیر میں کمی کی جانی چاہئے ۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا :-

''انجینیروں کی حیثیت سے ہم پر یہ فرض اور ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ موقع کی مناسبت سے سستے مکانات بنائیں ۔ ہمارے عوام ہم سے یہ توقع رکھتے اور ہمیں انہیں نا امید نہ کرنا چاہئے ۔ ہمیں سستی چیزیں دریافت کرنی ہوں گی جن کے ذریعہ ضروری آسائشوں کی فراہمی کے ساتھ اور زیادہ اخراجات نگہداشت کے بغیر ایک ایسا مکان تعمیر ہوسکے جو تیس سال تک کام دے ۔ اس کے لئے تحقیقات ضروری ہے اور سائنس دانوں کی امداد ناگزیر ۔ ہمیں تمام مقامی اشیاء سے استفادہ کرنا چاہئے اور کسی چیز کو بھی ناقابل توجہ سمجھ کر مسترد نہیں کرنا چاہئے ۔ اگر ہم سب انہی اصول پر سوچنے لگیں تو مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم بہت جلد اس مسئلہ کو حل کرسکیں گے ۔''

بسلسلہ صفحہ (۱۴)

ہوائی حمل و نقل

'' دکن ایرویز لمیٹیڈ '' سی - ۴۷ ڈکوٹا (C. 47 Dakota) قسم کے چار ہوائی جہاز خرید چکی ہے ۔ ان میں سے ہر ہوائی جہاز میں ۲۱ مسافروں کی نشست کا انتظام ہے۔ ''اکسپی ڈیٹر'' (Expeditor) قسم کے چار ہوائی جہازوں کے لئے بھی فرمائش کی گئی ہے۔

فی الحال ہوائی حمل و نقل کا حسب ذیل مجوزہ راستوں پر انتظام کیا جانے والا ہے :-

۱ - مدراس - حیدرآباد ، ناگپور ، بھوپال - دھلی۔

۲ - حیدرآباد - بمبئی اور

۳ - حیدرآباد - بنگلور۔

ضلع کانفرنس عادل آباد

عادل آباد کی چوتھی سالانہ ضلع کانفرنس مندوبین اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ کانفرنس کا افتتاح پرچم آصفی کے لہرائے جانے کی رسم سے عمل میں آیا ۔ مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر قمرالدین اول تعلقدار نے ان تدابیر کا ذکر کیا جو عادل آباد کی ترقی کے لئے حکومت نے اختیار کی ہیں ۔ ان میں سے ایک تدبیر آبرسانی کا انتظام ہے جس سے ایک دیرینہ ضرورت پوری ہوگئی ہے ۔ انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ سرکاری عمارات اور سرکاری ملازمین کے مکانات کی تعمیر بہت جلد شروع ہوجائے گی جس کے لئے موازنہ میں گنجائش مہیا کی گئی ہے ۔ بعض بڑی سڑکوں پر سمنٹ بچھانے اور انہیں مانع گرد بنانے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے ۔ امید ہے کہ یہ اسکیم بہت جلد عملی صورت اختیار کرلے گی ۔ عادل آباد سے مدکھیڑ تک ریلوے لائین کی توسیع کے سلسلہ میں سروے کا کام جاری ہے ۔ عادل آباد جب ریلوے لائن سے منسلک ہوجائے گا تو ممالک محروسہ میں ایک اہم شہر بن جائے گا ۔ تعلقدار صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ ضلع معدنی ذخائر سے مالا مال ہے اور اس لئے یہاں معدنی دولت سے استفادہ کرنے کے لئے وسیع مواقع حاصل ہیں ۔

غذائی صورت حال

تعلقدار صاحب نے غذائی صورت حال کا ذکر کیا اور سقامت ہنگام پر تشویش کا اظہار کیا ۔ انہوں نے حاضرین کو یقین دلایا کہ غلہ کو ضلع سے برآمد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور یہ ضلع موجودہ ذخائر سے اپنی غذائی ضروریات پورا کرسکے گا ۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان کٹھن حالات پر قابو پانے میں ارباب مقتدر کا ہاتھ بٹائیں۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے مختصر طور پر ضلع کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے ۔ انہوں نے بتایا کہ ان کانفرنسوں کا خاص مقصد دیہات کے باشندوں کو اس بات کا موقع دینا ہے کہ وہ منظم شکل میں اپنی ضروریات اور مطالبوں کو ضلع کے اعلی حکام کے آگے پیش کریں ۔ مقامی عہدہ داران انتظامی کی طرف سے انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ عوام کی حالت کو سدھار نے کے لئے ممکنہ کوشش کرینگے ۔ اب جب کہ نوع انسانی کی تاریخ میں طاقت کا سب سے شدید مقابلہ ختم ہوچکا ہے مستقبل پر اعتماد کے ساتھ نظر ڈالی جاسکتی ہے جو امیدافزا اور درخشاں معلوم ہوتا ہے ۔ جنگ ختم ہو جانے کے باوجود معاشی حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور غذا کا مسئلہ اب بھی سب سے اہم اور قابل توجہ ہے ۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ زاید پیدا وار کے علاقوں کوچاہئے کہ وہ کم پیدا وار کے علاقوں کی مدد کریں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انسانی ہمدردی کے اس کام میں عوام ضلع کے عہدہ داروں کا خوشی سے ہاتھ بٹائیں گے ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ضلع عادل آباد کا اہم مسئلہ قبائلی باشندوں کے لئے زمین کی فراہمی ہے ۔ ان کی اپنی زمینات نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کی معاشی حالت میں اصلاح نہیں ہورہی ہے ۔ حکومت کی پالیسی کی تعمیل میں ۳۷۶۹ اشخاص کو زرعی اغراض کے لئے زمین فراہم کی گئی ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں (۲۴) ہزار روپے کی حد تک انہیں تقاوی بھی دی گئی ۔ ان کو تعلیم دینے کا کام جاری ہے اور اس کے لئے متعدد خصوصی مدارس کھولے

گئے ھیں ۔ اس کے علاوہ مختلف طریقوں سے قبائلی باشندوں کی مالی امداد کی گئی۔

حکومت مقامی

سنہ ۱۳۵۳ف میں مجلس ضلع کا قیام عمل میں آیا جس کی بڑی اکثریت غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ھے ۔ مجلس نے قدیم باؤلیوں کی مرمت اور نئی باؤلیوں کی کھدائی اور رسل و رسائل کے بہتر طریقوں کی فراھمی کا کام انجام دیا ۔ عادل آباد اور نرمل میں مجلس بلدیہ اور چنور ، راجورہ ، آصف آباد ، کنوٹ اور سرپور میں مجالس قصبہ قایم کی گئی ھیں ۔

آبرسانی

دے سنہ ۱۳۵۵ف میں آبرسانی اور ڈرینیج کی اسکیمیں پایہ تکمیل کو پہونچیں اور آنریبل صدر المہام بہادر مال نے اس کا افتتاح فرمایا ۔

جنگلات

اپنی تقریر جاری رکھتے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ یہ ضلع جنگلات کی دولت سے مالا مال ھے ۔ کتہ پیٹھ میں کارخانہ کاغذ سازی کو بانس سربراہ کی جارھی ھے ۔ کاغذ سازی کی صنعت ترقی پذیر ھے اور توقع کی جاتی ھے کہ مستقبل میں بہتر نتائج پیدا ھوں گے ۔ تعلقہ نرمل میں لاک کی کاشت کرائی گئی اور اسٹیشنری ڈپو سرکارعالی کو بہم پہونچائی گئی۔ نرمل ڈویژن کے پانچ ”صحرائی ،، مواضعات میں قبائلی باشندوں کے ۱۲۲ خاندانوں کو بسایا گیا اور کاشت کے لئے اراضی دی گئی۔

سررشتہ تعمیرات

سررشتہ تعمیرات نے نئے مکانوں کی تعمیر اور مرمت و درستگی پر تقریباً ۲۰ هزار روپے اور تالابوں اور کنٹوں کی تعمیر پر تقریباً ۹۲ هزار روپے صرف کئے ۔ واقعہ یہ ھے کہ مختلف ”پراجکٹس،، پر جن کا مقصد آبپاشی کی سہولتوں کی اصلاح ھے ۳۲۶۹۸۶ روپے کی مجموعی رقم صرف کی گئی۔

اس سے کاشتکاروں کو کافی فائدہ پہونچا اور زمین کی پیداوار میں قابل لحاظ اضافہ ھوا ۔ رسل و رسائل کے بہتر ذرائع کے انتظام کی بدولت حمل ونقل کی دشواریاں بڑی حدتک کم ھوگئی ھیں ۔

تعلیمات

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں پانچ مدارس وسطانیہ قایم ھیں جن میں ایک امدادی مدرسہ بھی شامل ھے ۔ ان مدارس میں تعلیم پانے والے طلبا کی جملہ تعداد ۱۱۰۹ ھے ۔ ۲۳ نئے امدادی مدارس کھولے گئے ھیں ۔ اس طرح مدارس تحتانیہ برائے ذکور کی تعداد ۱۲۷ تک پہونچ گئی ھے اور ان کے طلبا کی تعداد ۱۱۴۵۴ ھے ۔ پست اقوام کے لڑکوں کے لئے چھ خصوصی مدارس قایم ھیں جن میں ۱۶۹ طلبا زیر تعلیم ھیں۔ ان پر جو اخراجات ھوئے ان کی مقدار ۳۱۸۳ روپے رھی۔

طبی امداد

طبی امداد کی سہولتوں کا ذکر کرتے ھوئے صوبہ دار صاحب نے بتایا کہ پلیگ ، چیچک اور ملیریا جیسے امراض متعدی کے انسداد اور علاج کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی گئیں ۔ متعدد اشخاص کی ٹیکہ اندازی کی گئی ۔ مختلف ھسپتالوں اور دواخانوں میں جن مقیم اور غیرمقیم مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد ۵۶۳۰۶ رھی ۔

زرعی سرگرمیاں

سنہ ۵۵-۱۳۵۴ف کے دوران میں چھ نئے آزمایشی قطعات قایم کئے گئے ۔ ” غلہ زیادہ آگاؤ ،، کی مہم کے سلسلہ میں تقریباً ۱۵۰۰ کاشتکاروں میں تقریباً ۸۰۰ پلہ تخم گندم اور جوار بطور تقاوی تقسیم کی گئی۔ میوہ کی کاشت کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے سنگڑی اور عمڑم کے باشندوں کو آم ، موسمبی اور میوہ کی دوسری قسمیں مہیا کی گئیں جنھیں بنگلور اور پونہ سے درآمد کیا گیا تھا ۔

رسد

لیوی کی وصولی کا ذکر کرتے ھوئے صوبہ دار صاحب

نے فرمایا کہ ۱۳۹۸۷۶ پلہ جوار ۵۳۹۷۵ پلہ دھان اور ۲۸۳۷ پلہ گیہوں اور دوسری اجناس وصول کی گئیں ۔ ان سب کی مجموعی مقدار ۲۱۵۵۴۸ پلہ ھوتی ھے ۔ فصل کی خرابی کی وجہ سے ۴۵۱۰۰۳ ایکر رقبہ پر سالم معاف اور ۳۷۱۹۱ ایکر رقبہ پر نصف معاف دی گئی ۔ کاشتکاروں کی بھلائی کے خاطر متعدد غلہ گودام قایم کئے گئے ھیں ۔

صوبہ دار صاحب کے خطبہ کے بعد ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں ان تدابیر کی تفصیلات بتائی گئی تھیں جو پچھلے سال کی کانفرنس میں مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کو عملی صورت دینے کے لئے اختیار کی گئیں یا کی جانے والی ھیں ۔

قرارداد عقیدت

یہ اجلاس قرار داد عقیدت کے بعد ختم ھوا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

تحریکات

کانفرنس کا دوسرا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تجاویز اور مطالبوں پر غور و خوص کے لئے مختص رہا ۔ تجاویز کی تعداد تقریباً ۱۰۵ تھی اور ان کا تعلق مقامی اھمیت کے مختلف امور سے تھا ۔ ایک تحریک میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ فصل کی حالت معلوم کرنے اور اجناس خوردنی کے معاملہ میں مقامی ضروریات کا تعین کرنے کے لئے ھر تعلقہ میں غیر سرکاری اراکین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے ۔ یہ بھی تحریک کی گئی کہ ضلع سے اجناس خوردنی کی برآمد کی اجازت مقامی ضروریات کی تکمیل کے بعد ھی دیجانی چاھئے اور ایک دوسری تحریک میں مطالبہ کیا گیا کہ آصف آباد کو ضلع عادل آباد کا مستقر بنانے کی نسبت دوبارہ غور کیا جائے یا متبادل صورت میں اسے ایک علحدہ ضلع قرار دیا جائے ۔ اس بات کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ پٹیل پٹواریوں کو گرانی الونس دیا جانا چاھئے ۔ صوبہ دار صاحب نے ان تمام تجاویز پر ھمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا جو عوام کی عام حالت سدھارنے کے لئے پیش کی گئی ھیں ۔

صوبہ دار صاحب نے مقامی فنون و دستکاری کی نمائش کا افتتاح فرمایا ۔

معزز ناظرین !

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

نومبر سنہ ۱۹۴۵ع ۔ دے سنہ ۱۳۵۵ف

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے کے اختتام پر زر کے بازار میں سرد بازاری کے آثار نمایاں تھے ۔ مہینے کے آخری دن سکہ کلدار کے تبادلہ کا نرخ خریدی کے لئے ۱۱۶-۷ روپے اور فروخت کے لیے ۱۱۶-۸ روپے تھا ۔ سونے اور چاندی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی جانب رہا ۔ اور چاندی کے مقابلہ میں سونے میں اضافہ زیادہ نمایاں رہا ۔ اجناس کی قیمتیں بھی عام طور پر ترقی پذیر رہیں ۔

زرکاغذی اور سکے

اجرا شدہ نوٹوں کی خام تعداد اور زر محفوظ زیر گشت نوٹوں کی جملہ مالیت (۴۰۶۰٫۳۹) لاکھ روپے رہی ۔ گذشتہ ماہ یہہ مالیت (۳۹۵۴٫۴۳) لاکھ روپے تھی ۔ اس طرح (۱۰۵٫۹۶) لاکھ روپے کا اضافہ عمل میں آیا ۔ خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۳۶٫۹۲) فی صد تھا جو گذشتہ مہینے کے مقابلہ میں ۱٫۹۶ فی صد زیادہ ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زر محفوظ کی حالت مستحکم ہے ۔

نومبر سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں زیر گشت نوٹوں کی مالیت (۶۸۸٫۸۹) لاکھ روپے بڑھ گئی ۔

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں :— **واجبات اور نقد اثاثہ جات** زیر تبصرہ مہینے کے آخری ہفتہ میں ممالک محروسہ سرکار عالی میں کاروبار کرنے والی سرمایہ مشترکہ کی ۱۳ کمپنیوں کے جملہ واجبات کی مقدار (۳۸۴۲٫۷۰) لاکھ روپے تھی ۔ ان کے نقد اثاثوں کی مقدار جس میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے پاس کی امانتیں بھی شامل ہیں (۶۱۹٫۹۸) لاکھ روپے تھی ۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۲۰۰٫۲۹) لاکھ روپے اور (۱۷٫۷۸) لاکھ روپے تھی ۔

حکومت کے نقد اثاثے حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۳۰۰۰٫۰۰) لاکھ روپے اور (۳۲۷٫۴۰) لاکھ روپے تھی ۔ اس کے مقابلہ میں گنشتہ ماہ میں یہ مقدار علی الترتیب (۵۲۷٫۱۰) لاکھ اور (۲۸۲۲٫۰۸) لاکھ روپے تھی ۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں بنکوں انجمنوں اور حکومت کے قرضوں اور امانتوں کی مقدار اور رکن بنکوں اور انجمنوں سے حاصل کئے ہوئے قرضوں کی مقدار علی الترتیب (۲۹۱٫۴۲) لاکھہ روپے اور (۲۱٫۲۹) لاکھ روپے تھی ۔

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کا اوسط اشاریہ علے حالہ قایم رہا ۔ البتہ دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۱۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ ہلدی اور آلو کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جملہ اغذیہ اور دوسری اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۱ اور ۹ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ نومبر میں ان کے اشاریہ ۲۹۷ اور ۲۰۳ رہے ۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں یہ علی الترتیب ۲۸۹ اور ۱۳۲ تھے ۔

روغندار تخم ، ساختہ کپاس ، چمڑا اور کھال اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اشاریوں میں الترتیب ۲، ۱۷، ۶۶ اور ۶ اعشاریہ اضافہ ہوا اور اشیاء تعمیر ، نباتاتی تیل اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ۱، ۵ اور ۱ اعشاریہ کمی ہوئی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کے حساب سے نومبر کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۷۷ اور ۲۳۹ تھا ۔ اس طرح سابقہ مہینے کے مقابلہ میں اس میں ۹ اور ۷ اعشاریہ کمی ہوئی ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اکٹوبر اور نومبر سنہ ۱۹۴۵ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		نومبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۵ع	نومبر ۴۴ع	اکٹوبر ۴۵ع	نومبر ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۷	۲۷۷	۲۷۹	..	−۲
دالیں	۶	۲۱۲	۲۰۱	۲۱۱	+۱۱	+۱
شکر	۲	..	۱۳۶	۱۲۳	..	..
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۹۰	۲۸۱	۲۴۲	+۹	+۴۸
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۳	۲۶۲	۲۴۴	+۱۱	+۲۹
روغن دار تخم	۵	۲۸۹	۲۸۷	۲۲۸	+۲	+۶۱
نباتاتی تیل	۴	۲۵۶	۲۶۱	۲۶۷	−۵	−۱۱
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۳۰۷	۲۹۰	۳۰۳	+۱۷	+۴
چمڑا اور کھال	۲	۳۸۹	۳۲۳	۳۲۳	+۶۶	+۶۶
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۷	۲۵۸	۲۷۹	−۱	−۲۲
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۷۳	۲۷۴	۲۶۱	−۱	+۱۲
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۱	۲۷۵	۲۷۰	+۶	+۱۱
عام اشاریہ	۶۰	۲۷۷	۲۶۸	۲۵۶	+۹	+۲۱

مندرجه ذیل گراف میں بلده حیدرآباد میں جون سنه ۱۹۴۵ع سے نومبر سنه ۱۹۴۵ع تک نرخ ٹھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابله کیا گیا ھے :-

نرخ چلر فروشی

زیر تبصره مهینے میں مکئی، تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافه ھوا - اس کے بر خلاف موٹا چاول ، باجرا ، راگی اور چنے کی قیمتوں میں کمی ھوئی - گیهون او، جوار کی قیمتیں علے حاله قایم رهیں -

آگست سنه ۳۹ع کے اشاریه کے حساب سے دس اهم اشیاء کی چلر فروشی کی قیمتوں میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں (۵) اعشاریه اضافه اورا کٹوبر سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں (۸) اعشاریه کمی ھوئی -

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیه سکه عثمانیه سیروں اورچھٹانکوں میں معه اعشا یه درج ذیل ھے -

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریه بابته	
		نومبر ۴۵ ع	اکٹوبر ۴۵ ع	نومبر ۴۵ ع	اکٹوبر ۴۵
موٹا چاول	۷ - ۳	۳ - ۳	۳ - ۲	۲۲۵	۲۳۰
دهان	۱۴ - ۱۲	۴ - ۱۳	۴ - ۱۵	۳۰۶	۲۰۴
گیهون	۷ - ۵	۲ - ۷	۲ - ۷	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۱۰ - ۰	۵ - ۱۳	۵ - ۱۳	۱۷۲	۱۷۲

باجرہ	۸ - ۱۰	۱۱ - ۵	۸ - ۵	۱۸۴	۱۹۱
راگی	۵ - ۱۱	۱۱ - ۷	۸ - ٦	۱۴۷	۱۷۴
مکئی	۱۳ - ۱۰	۳ - ٦	۹ - ٦	۱۷۵	۱٦۵
چنا	۱۰ - ۷	۱۳ - ۵	۱۴ - ۳	۱۳۱	۱۹۷
تور	۱ - ۱۰	۱۱ - ۶	۰ - ٦	۱۷۷	۱٦۷
نمک	۱۳ - ۸	٦ - ٦	۷ - ٦	۱۳۸	۱۳۷
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۱۹٦	۲۰۴

مندرجہ ذیل گراف میں جون سنہ ۱۹۴۵ء سے نومبر سنہ ۱۹۴۵ء تک ۱۰ اہم اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔
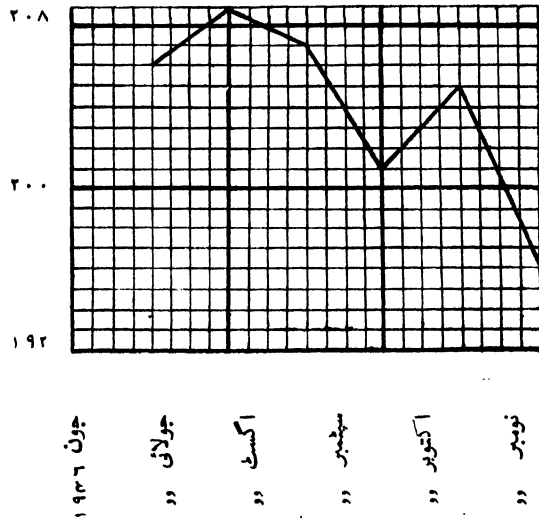
سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۹۳ روپے اور ۱۰۱ روپے فی تولہ اور ۱۰۵ روپے اور ۱۵۳ روپے فی صد تولہ تھے ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ نرخ علی الترتیب ۸ - ۷۷ روپے اور ۸ - ۸۱ روپے فی تولہ اور ۱۳۶ روپے اور ۱۴۳ روپے فی صد تولہ تھے ۔

مندرجه ذیل تختے میں جون سنه ۱۹۴۵ع تا نومبر سنه ۱۹۴۵ع میں سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی هے :—

ماه	سونا فی توله		چاندی فی صد توله	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جون	۹۲-۱۲	۹۷-۱۰	۱۵۴-۰	۱۵۷-۰
جولائی	۹۵-۰	۹۶-۴	۱۵۴-۰	۱۵۵-۸
آگسٹ	۷۸-۰	۹۴-۴	۱۳۵-۰	۱۵۵-۸
ستمبر	۸۵-۰	۹۵-۰	۱۳۷-۰	۱۵۵-۰
اکٹوبر	۸۹-۰	۹۴-۰	۱۴۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰

کلدار شرح مبادله

زیر تبصره مهینے میں سکه کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۶-۸-۱۱۶ روپے اور ۶-۹-۱۱۶ روپے اور کم ترین شرحیں ۶-۶-۱۱۶ روپے اور ۰-۷-۱۱۶ روپے تھیں -

مندرجه ذیل تخته میں نومبر اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع اور نومبر سنه ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادله کی صراحت کی گئی هے :—

برائے ماه	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
نومبر سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۷-۰	۱۱۶-۹-۶
اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۰	۱۶۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۶
نومبر سنه ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰

حصص کے نرخ

اکٹوبر اور نومبر سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآورده کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وه درج ذیل هیں -

تفصیلات	اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع اور نومبر سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں	
سرکاری تمسکات	اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع	نومبر سنه ۱۹۴۵ع
	روپیه آنه	روپیه آنه
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲½ فی صد	۱۰۰-۱۴	۱۰۰-۵
,, ,, ,, ۳½ فی صد	۱۰۴-۲	۱۰۴-۰

بنک

حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳ - ۰	۵۰ - ۸
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۸ - ۸	۱۴۲ - ۰

ریلویز

ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہسکہ عثمانیہ)	۷۴۰ - ۰	۷۵۰ - ۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۰۰	۵۱۲ - ۰

پارچہ جات

اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۹۵ - ۰	۶۹۸ - ۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, سکہ کلدار)	۷۱۹ - ۰	۷۲۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	۰۰	۰۰
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۶۲۵ - ۰	۱۶۳۰ - ۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۲۶ - ۸	۳۵۹ - ۸

شکر

نظام شوگرفیا کٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۳ - ۰	۸۱ - ۸
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸ - ۰	۴۳ - ۸
سالار جنگ شوگرفیا کٹری	(۵۰ روپیہسکہ عثمانیہاداشدہ ۲۵ روپیہ)	۲۱ - ۱۱	۲۲ - ۸

کمیکلز

بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۴ - ۱۱	۵ - ۶
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۹ - ۰	۴۱ - ۱۲
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲ - ۰	۴۵ - ۰

متفرق

آوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۳ - ۸	۹۷ - ۸
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۵ - ۰	۱۱۵ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۶۶ - ۰	۳۸۵ - ۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ,, ,, ادا شدہ ۲۰ روپیہ)	۲۷ - ۸	۲۰ - ۶
نیشنل فوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۱۱ - ۱۴	۸ - ۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹ - ۸	۱۹ - ۹
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیہ)	۳۱۲ - ۰	۳۵۰ - ۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ,, ,,)	۱۲۷ - ۰	۱۲۳ - ۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۱ - ۸	۱۱۲ - ۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۲ - ۰	۱۵ - ۷
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵ - ۱۲	۱۰۲ - ۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس حدید	(۱۰ ,, ,,)	۱۳ - ۴	۱۳ - ۱۲
,, قدیم		۰۰	۱۷ - ۸

صنعتی پیداوار

دیاسلائی ۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے دیا سلائی کے کارخانوں میں (۹) ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے

سمنٹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سمنٹ کی پیداوار (۸٫۵) ہزار ٹن رہی ۔ اس کے مقابلہ میں اکٹوبر سنہ سے ۱۹۴۵ع میں (۱۳٫۹) ہزار ٹن اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں (۱۳) ہزار ٹن سمنٹ تیار ہوئی تھی ۔

شکر ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۵ع میں نظام کارخانہ شکر سازی بودھن نے ۳۲۱۲۶ ہنڈرڈویٹ شکر تیار کی ۔ اس کے مقابلہ میں اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں شکر کی پیداوار ۲۷۷۳۶ ٹن اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۵۳۶۳۷ ٹن تھی ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں سمنٹ دیا سلائی اور شکر کی پیداوار کا مقابلہ کیا گیا ہے :—

اشیاء	اکائیاں	نومبر سنہ ۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۴۵ع	نومبر سنہ ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ نومبر سنہ ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ اکٹوبر سنہ ۴۵ع
سمنٹ	ٹن	۸۵۹۹	۱۳۹۰۳	۱۳۰۶۱	— ۴۴۶۲	— ۵۳۰۹
دیاسلائی	گروس ڈبے	۲۲۳۳۰	۲۱۳۳۸	۱۳۹۳۵	× ۸۳۹۵	+ ۹۹۲
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۳۲۱۲۶	۲۷۷۳۶	۵۳۶۳۷	— ۱۲۵۱۱	+ ۱۳۳۸۰

تجارتی اعداد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں (۲۳) ہزار پلہ چاول (۴۴) ہزار پلہ گیہوں اور ۷ ہزار پلہ جوار درآمد کی گئی ۔ اس کے برخلاف اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں درآمد شدہ چاول، گیہوں اور جوار کے اعداد علی الترتیب (۳۰) ہزار (۳) ہزار اور (۳۸) ہزار پلہ تھے ۔

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) نومبر سنہ ۱۹۴۵ع	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) نومبر سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۴۴۳۵۱	۳۴۷۲
آٹا	..	۱۰۰۰	۲۳۹۲
دھان	..	..	..
چاول	..	۲۳۳۹۸	۳۰۸۸۸
جوار	..	۷۵۴۹	۳۲۱۸۲
باجرا	..	۱۳	۷۱۰
راگی	..	..	..
ماش	..	۹۵۰۳	۱۱۱۴۷
چنا	..	۱۶۴۵	۵۴۲۷
گھی (من)	..	۹۴	۱۶۸
چائے	..	۱۶۶۸	۴۳۰ ½
شکر	..	۲۳۶۶	۳۵۷۵

ممالک محروسه میں اهم اشیاء کی ماهواری در آمد

نومبر سنه ۱۹۴۵ع میں جو اشیاء درآمد کی گئیں ان کی قیمت اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں (۹۱،۹۹۴) لاکھ روپے زیاده تھی - کپڑے کی در آمد میں سب سے زیاده اضافه هوا - سابقه مهینے کے مقابله میں اس کی قیمت (۱۱۰۲۸) لاکھ روپے زیاده رهی - دیگر اشیاء کے تحت (۲۵،۳۲) لاکھ روپے کا اضافه هوا - سابقه مهینے کے اعداد کے مقابله میں دوسری در آمد شده چیزوں یعنی اجناس خوردنی نمک اور میوه کی قیمت علی الترتیب (۳ْ۸۳) لاکھ روپے (۵۰،۴) لاکھ روپے اور (۱۹،۴) لاکھ روپے زیاده رهی -

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پله ۴۲ روپے اور ۵۵ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پله ۶۰ روپے اور ۱۰۵ روپے کے درمیان رهیں - کپاس کی اختتامی شرحیں فی پله ۸ - ۳۵ روپیه سے ۶۰ روپے تک اور روئی کی فی پله ۷۵ روپے سے ۱۱۶ روپے تک رهیں -

کپاس کی برآمد - ذیل کے تختے میں ممالک محروسه سے ریل اور سڑک کے ذریعه کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج هیں

نوعیت		ریل کے ذریعه		سڑک کے ذریعه	
		نومبر سنه ۴۵ع	نومبر سنه ۴۴ع	نومبر ۴۵ع	نومبر سنه ۴۴ع
بنوله نکالی هوئی کپاس (پریس کی هوئی)	..	۹۱ - ۱۰۵۸۲	۳۵ - ۱۰۶۵۶	۰۷ - ۱۳۴۵	۷۸ - ۴۲۶۳
بنوله نکالی هوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۱۱ - ۰	۳۸ - ۰	۱۰۸ - ۱۴۷۹	۶۰ - ۱۸۱۰
کپاس جس سے بنوله نهیں نکالا گیا	..	۱۰۵ - ۶۱	..	..	۴۰ - ۱۱۳
جمله	..	۱۰۶۴۴	۷۳ - ۱۰۶۵۶	۴۵ - ۲۸۲۵	۵۸ - ۹۱۸۷

پریس کی هوئی کپاس - زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں پانچ هزار گٹھے کپاس پریس کی گئی - اس طرح سابقه ماه اور پچھلے سال کے اسی ماه کے مقابله میں علی الترتیب ایک هزار اور تین هزار گٹھوں کا اضافه هوا -

ساخته کپاس - زیر تبصره مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار (۵۳ْ۰۰) لاکھ گز رهی اس کے مقابله میں اس کی مقدار اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع میں (۳۹ْ۵۴) لاکھ گز اور نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں (۰۰ْ۲۱) لاکھ گز تھی -

زیر تبصره مهینے میں (۶۵ْ۱۸) لاکھ پونڈ سوت تیار هوا - اس طرح اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع اور نومبر سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں علی الترتیب (۶۱ْ۱) لاکھ پونڈ اور (۴۹ْ۲۸) لاکھ پونڈ کی کمی هوئی -

گرنیوں میں صرفه - نومبر سنه ۱۹۴۵ع میں (۲۳ْ۲۰) لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی - اس کے مقابله میں اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع اور نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں علی الترتیب (۲۳ْ۶۸) لاکھ پونڈ اور (۲۴ْ۸۲) لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا

ذیل کے تختہ میں نومبر سنہ ۱۹۴۵ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :—

	کپاس کا صرفہ بدوران -			(+) یا (-) بمقابلہ	
	نومبر سنہ ۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۴۵ع	نومبر سنہ ۴۴ع	اکٹوبر سنہ ۴۵ع	نومبر سنہ ۴۴ع
پریس کی ہوئی ..	۲۰۶۳,۹	۲۱۱۶,۰	۲۲۳۹,۴	۵۲,۱ —	۱۷۵,۵ —
بلا پریس کئے ..	۲۶۱,۲	۲۵۳,۰	۲۴۲,۷	۸,۲ +	۱۸,۵ —+
جملہ ..	۲۳۲۵,۱	۲۳۶۹,۰	۲۴۸۲,۱	۴۳,۹ —	۱۵۷,۰ —

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں - زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک کمپنی کی رجسٹری عمل میں آئی -

حمل ونقل

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تقریباً (۴۱,۷۵) لاکھ روپے رہی - اس کے برخلاف یہ آمدنی نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں (۳۸,۶۱) لاکھ روپے تھی - شارعی حمل و نقل کے محکمہ کی آمدنی کی مقدار (۸,۰۳) لاکھ روپے رہی - اس کے برخلاف بچھلے سال اسی مہینے میں (۶,۹۹) لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی - نومبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل و نقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار (۲۳,۳۹) لاکھ روپے رہی - اس کے برخلاف نومبر سنہ ۱۹۴۴ع میں یہ آمدنی (۲۰,۴۶) لاکھ روپے تھی - زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور سڑکوں سے سفر کرنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۱۶۴۳۹۰۲ اور ۱۷۰۲۶۴۵ تھی - اس کے برخلاف اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں علی الترتیب ۱۳۷۸۴۲۲ اور ۱۵۹۵۲۷۱ مسافروں نے سفر کیا -

ماہانہ آمدنی و خرچ

ذیل کے تختہ میں نومبر سنہ ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی وخرچ کی تفصیلات درج ہیں -(اعداد ہزار روپے میں)

مد	آمدنی		خرچ	
	نومبر سنہ ۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۴۵ع	نومبر سنہ ۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۴۵ع
مالگزاری ..	۱۲۴	۱۲۶	۳۱۴	۳۱۴
جنگلات ..	۴۵۸	۳۷۶	۱۱۶	۵۵
کروڑگیری ..	۲۳۴۹	۱۷۸۱	۱۷۲	۱۳۹
آبکاری ..	۵۱۴۷	۲۶۴۸	۳۴۹	۴۸۱
اسٹامپ اور رجسٹریشن ..	۲۴۵	۲۳۷	۲۰	۱۹
قرضہ ..	۲۴۶	۲۹۹	۲۴۵	۱۱۰۲
سکہ ..	..	..	۳۴	۱۷

ٹپہ	..	۱۴۶	۱۸۸	۹۰	۷۷
غیر فوجی نظم و نسق	..	۲۲	۱	۱۱۵۸	۳۲۹
پولیس	..	۲	۳۶	۳۱۶	۳۵۸
تعلیمات	.	۳۳	۶۶	۸۵۹	۷۸۸
طبابت	..	۱۵	۲۱	۳۹۵	۲۳۹
زراعت	..	۵	۲	۸۱	۸۰
بلدیہ و صحت عامہ	..	۹	۳	۳۹	۳۸
عمارات	..	۹	۱۹	۲۷۲	۲۹۷
آبپاشی	..	۳	۹	۳۳	۱۳
ریلوے	..	۹	..	۱	۱
متفرق	..	۳۶	۲۱	۵	۲

Reg. No. M. 4387
HYDERABAD INFORMATION
معلومات حیدر آباد رجسٹری شدہ ثبہ سرکارعالی نمبر ۱۸۳

کارسرکاری

HYDERABAD INFORMATION

معلومات حیدر آباد

بخدمت

To

Office of the Director,
Information Bureau, H.E.H. the Nizam's Government,
Hyderabad-Deccan.

دفتر محکمہ اطلاعات سرکارعالی حیدرآباد دکن

معلومات

جلد ٦ .... شمارہ ۹
امرداد سنہ ۱۳۵۵ف ۔ جون سنہ ۱۹۴۶ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات ۔ حیدرآباد دکن

"ضلع کانفرنسیں"

فہرست مضامین

امرداد سنہ ۱۳۵۵ف — جون سنہ ۱۹۴۶ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

چمن رود موسیٰ ، حیدرآباد ۔

اور یہ ذات شاہانہ کی فیض آفریں مثال ہی ہے جس نے رعایا میں ایسی باہمی رواداری اور جذبہ خیرسگالی پیدا کردیا ہے جو شاید ہی کہیں اور دیکھنے میں آسکتا ہے۔

بارگاہ رب العزت میں ہم دست بدعا ہیں کہ سایہ ہمایونی ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے اور اسی سایہ عاطفت میں یہ ریاست ابد مدت عزت و وقار کے بلندتر مرتبہ پر فائز ہو۔ آمین۔

سالگرہ مبارک کے اعزازات

اعلیٰحضرت بندگان اقدس کی سالگرہ مبارک کے موقع پر تمغے اور اسناد پانے والوں کی خدمت میں ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یاد ہوگا کہ حضرت جہاں پناہی کے فرمان مبارک کی تعمیل میں یہ تمغے اور اسناد پچھلے سال سے عطا کئے جارہے ہیں۔

ان ۳۳ تمغے اور اسناد پانے والوں میں چار خواتین بھی شامل ہیں اور ان میں سر فہرست ہونے کا فخر کپتان متین احمد انصاری مرحوم انڈین آرمی (بعد موت عطیہ) اور سردار فضل محمد خاں مہتمم پولیس کو حاصل ہے۔ مفاد عامہ کی خاطر غیر معمولی دلیری اور ذاتی ایثار کے صلہ میں ان دونوں کو تمغہ ہلال عثمانی عطا کیا گیا۔ ان کے بعد فہرست میں تمغہ آصفیہ (طلائی) پانے والے تین اصحاب کے نام ہیں۔ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدرالمہام اصلاحات، نواب علی نواز جنگ بہادر کنسلٹنگ انجینیر اور مسٹر احمد مرزا سابق چیف انجینیر و معتمد تعمیرات عامہ، جنہیں ان کی خصوصی خدمات کے صلہ میں یہ اعزاز عطا کیا گیا ہے۔ اعلیٰحضرت بندگان اقدس نے براحم خسروانہ تمغہ خسرو دکن (طلائی) مسٹر قمر طیب جی مینیجنگ ڈائرکٹر اعظم جاہی و عثمان شاہی ملز اور مسٹر میر لایق علی مینیجنگ ڈائرکٹر حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی کو مفاد عامہ کی ترقی کے لئے اہم اور مفید خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں عطا فرمایا ہے۔

ان عطیوں کے علاوہ معزز باب حکومت سرکار عالی نے ۲۲ تمغے اور اسناد عطا کئے۔ پانچ اصحاب کو جن میں نواب عسکر یار جنگ بہادر مشیر قانونی حکومت سرکار عالی، مسٹر رضی الدین احمد معتمد رسد سرکار عالی اور مسٹر پل۔ ین گپتا مشیر مالیات محکمہ رسد سرکار عالی بھی شامل ہیں، خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (نقرئی) عطا کیا گیا۔ دوسرے پانچ اصحاب کو خصوصی خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (کانسہ) عطا کیا گیا۔ تمغہ خسرو دکن (نقرئی) خان فضل محمد خاں اور رائے بہادر سری کشن سکھدیو ملانی کو عطا کیا گیا۔

چار خواتین کو ان کی نمایاں سماجی خدمات کے صلہ میں تمغہ خسرو دکن (کانسہ) عطا ہوا ہے۔ ان خواتین میں بیگم مہدی نواز جنگ، مسز اشفاق احمد، مسز تاراپوروالا اور مسز اوبل ریڈی، شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی نے دس اسناد ایسے اصحاب کو عطا کی ہیں جنہیں پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

ہم پھر ان اعزازات پانے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ان کی فرض شناسی یا سماجی خدمات کا جو فیاضانہ اعتراف کیا گیا ہے وہ دوسروں میں اپنے ملک و مالک کی بے غرض خدمت گزاری کا جذبہ پیدا کریگا۔

* * * * * * * * *

سابقہ فوجیوں کے لئے روزگار کی فراہمی

دوسری جنگ عظیم نے ورثہ میں جو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں سے ایک فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو مناسب شہری خدمات پر مامور کرنے کا مسئلہ بھی ہے۔ اس صورت میں یہ مسئلہ اور بھی مشکل ہوجاتا ہے جب کہ سابقہ فوجی مقررہ تعلیمی معیار کے حامل نہ ہوں۔ روزگار کے دوسرے مناسب ذریعوں کے علاوہ جنہیں مہیا کیا جارہا

ہے۔ یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ علحدہ شدہ سپاہیوں کے لئیے سرکاری ملازمتوں کا ایک مقررہ تناسب محفوظ کردیا جائے۔ اس راہ میں سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ سرکاری ملازمتوں کے خواہاں فوجی، ضروری تعلیمی اسناد نہیں رکھتے۔ یاد ہوگا کہ مختلف مسلح فوجوں میں بھرتی کے لئیے ایک بڑی تعداد مدرسہ کے طالب علموں میں سے لی گئی تھی۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ مستقل سپاہی سے میل جول کی وجہ سے نہ صرف ان کی قابلیت اور عام معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ ان میں نظم و ضبط اطاعت اور فرض شناسی کی صفات بھی پیدا ہوگئی ہیں، حکومت سرکار عالی نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ ان کی حد تک سرکاری ملازمتوں کے داخلہ کی چند شرطیں بر خواست کردی جائیں۔ مثلاً ایسے فوجی جنھوں نے کسی دفاعی محکمہ میں اہلکاری کی خدمات انجام دی ہوں، ان سے متعلق یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ چند شرائط کے تحت انہیں میٹریکیولیشن کی سند پیش کرنے سے مستثنی کردیا جائے۔ اس کا یقین کرنے کے لئیے کہ سابقہ نان میٹریکیولیٹ فوجی ایک خاص معیار کارکردگی کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل ہوں، ان کے لئیے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ وہ نویں جماعت تک تعلیم پائے ہوئے ہوں اور ان کی معلومات اور قابلیت کا عام معیار واجبی حد تک اطمینان بخش ہو۔ تقرر سے پہلے اردو انگریزی اور ریاضی میں انہیں ایک آسان آزمایشی امتحان بھی دینا ہوگا۔ مگر ان کے ساتھ دوسری رعایت یہ بھی کی گئی ہے کہ معمولی سرکاری ملازمتوں میں جہاں خاص علمی اسناد کی ضرورت نہیں ہے انہیں عمر کی قید سے مستثنی کردیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ''بھلائی اور فراہمی روزگار کی نظامت،، نے جو آرمی ہیڈ کوارٹر کے تحت کام کررہی ہے، ان فوجیوں کے لئیے جو فوج سے علحدہ ہونے والے ہیں، شہری زندگی میں روزگار کی فراہمی اور پیشوں کی تربیت کے لئیے ایک خاکہ تیار کیا ہے۔ یہ تمام ہم آہنگ تدبیریں، حکومت کی اس دلی خواہش کا مظہر ہیں کہ علحدہ شدہ فوجیوں کو جلد از جلد شہری زندگی میں جذب کرلیا جائے۔

* * * * * * * *

انتخابی مشنری ۔ اب جب کہ وہ حالات اور خاص کر جنگ کے پیدا شدہ حالات، جو مجلس قانون ساز کے قیام میں تاخیر کے ذمہ دار تھے، موجود نہیں ہیں، حکومت کی یہ خواہش ہے کہ اس کو جس قدر جلد ممکن ہو قائم کیا جائے۔ جیسا کہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے ایک حالیہ صحافتی ملاقات کے دوران میں انکشاف فرمایا تھا کہ ریاست کی مقننہ کی ترکیب و اختیارات میں توسیع کی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے جس کا قریب میں اعلان کیا جائے گا۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ تبدیلیوں کی رو سے شہری مفادات کو معتدبہ نمایندگی حاصل رہے گی۔ اس کی بدولت منتخبہ اراکین کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائیگا اور مقننہ میں انہیں نمایاں اکثریت حاصل ہوجائے گی۔ ظاہر ہے کہ مجوزہ ترمیمات عام رائے کوملحوظ رکھتے ہوئے کی جارہی ہیں اور اس حیثیت سے ان کا عام طور پر خیر مقدم کیا جائے گا۔

مجلس مقننہ کے انتخابات کے سلسلہ میں ابتدائی انتظام مکمل ہوچکے ہیں اور جو کام باقی رہ گیا ہے اسے محکمہ اصلاحات پوری تیزی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہونچا رہا ہے۔ انتخابی فہرستوں کا مسودہ تیار ہے اور عنقریب شایع کردیا جائے گا۔ انتخابی فہرستوں کی اشاعت کے بعد اگر کوئی اعتراضات کئیے جائیں تو ان سے نپٹنے اور انتخابات کے سلسلہ میں انتظام کرنے کے لئیے، انتخابی مشنری قائم کی گئی ہے، یہ ایک صدر انتخابی افسر، چار ڈویژنل انتخابی افسروں اور سولہ انتخابی ضلع واری افسروں پر مشتمل ہے۔ انتخابات کی تاریخوں کا جلد اعلان کیا جائے گا۔

امید کی جاتی ہے کہ ریاستی مقننہ کے عام ڈھانچے اور اس کے اختیارات اور فرائض میں جو دور رس تبدیلیاں کی گئی ہیں، ان کا عوام میں خیر مقدم کیا جائے گا۔

مرہٹی ادب کے جدید رجحانات

از

از ایم ۔ جوشی ایم ۔ اے

ادب زندگی کا آئینہ ہے جس میں قوم کی معلومات خواہشات اور احساسات کا پر تو دکھائی دیتا ہے ۔ ہرنسل کے مرد اور عورتوں کو ورثہ میں ماضی کی روایات ملتی ہیں ۔ وہ اپنے اسلاف کے ادب کا مطالعہ کر کے اس سے اکتساب فیض کرتے ہیں جس کی بدولت وہ اپنے زمانہ کے واقعات کو وقوف و ادراک کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں اور اس طرح صحیح پس منظر میں حالات حاضرہ کی حقیقی قدروں کا تعین کرسکتے ہیں ۔ اسی لئے کسی خاص عہد کا ادب تہذیبی اعتبار سے قدر بڑی واہمیت کا حامل ہوتا ہے ۔ تاریخی دستاویزات میں عام طور پر سیاسی واقعات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے گو بعض اوقات ان میں کسی خاص دور کے سماجی حالات ، مذہبی تحریکات اور معاشی رجحانات کا نقشہ بھی کھینچا جاتا ہے ۔ لیکن وہ اتنا جامع اور ہمہ گیر نہیں ہوتا کہ اس سے قوم کی زندگی کے تمام شعبوں پر روشنی پڑے ۔ خیالات اور رجحانات کا تنوع ، امیدوں اور آرزوں کا اژدھام ، انفرادی مذہبی تصورات کی کثرت اور عشق و محبت اور دوسرے انسانی جذبات کی شدت ۔ ان سب کی سچی تصویریں صرف ادب ہی میں مل سکتی ہیں اس لئے کسی خاص زمانے کے ادب کا مطالعہ اس وقت کے انسانوں اور عام حالات کے متعلق ہماری معلومات میں اضافہ کرتا ہے ۔

مرہٹی مہاراشٹرا کے رہنے والوں کی زبان ہے اسے تقریباً دو کروڑ اشخاص بولتے ہیں اور ہندوستانی زبانوں میں ہندوستانی ، بنگالی اور تلنگی کے بعد اسی کا نمبر آتا ہے ۔ مرہٹی بولنے والے تین انتظامی وحدتوں میں منقسم ہیں ۔ صوبہ بمبئی ، صوبہ متوسط اور ریاست حیدرآباد جہاں تقریباً ۴۰ لاکھ مرہٹے آباد ہیں ۔ یہ علاقہ مرہٹواری کہلاتا ہے اور مرہٹی زبان اور ادب کا قدیم مرکز ہے ۔ مرہٹی ادب عالیہ کا ایک بڑا حصہ پٹن ، دولت آباد ، (دیوگری) مومن آباد (امبا جوگائی) گنگا کھیڑ ، بیڑ اور پرلی جیسے مقاموں کی پیداوار ہے ۔ یہاں کے شاعروں کے لکھے ہوئے مذہبی گیتوں نے ، جن میں فلسفہ حیات بھرا ہوا ہے ، ہزاروں زندگیوں کو ابھارا ہے اور انہیں مسرت وشادمانی اورسکون و اطمینان سے ہمکنار کیا ہے ۔ یہ روحانی دولت واجبی طور پر مایہ صدافتخار ہے ۔

بیسویں صدی سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ۔ ملک میں تعلیم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ایسے نوجوان مردوں اور عورتوں نے ، جنھوں نے مغربی تہذیب کے سوتوں سے فیض حاصل کیا تھا ، مغربی خیالات اور تصورات کو پھیلانا شروع کردیا ۔ اس لئے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ مغربی تصورات ، مغربی تہذیب ، مغربی خیالات حتی کہ مغربی اسالیب بیان بھی ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور ادب کے لئے زبردست محرک ثابت ہوئے عام ۔ اخبارات و رسائل عصر حاضر کی زندگی کی ایک نمایاں خصوصیت بن گئے ہیں اور ان کی مدد سے الفاظ کا ایک نیا اور قابل قدر ذخیرہ پیدا ہوگیا ہے ۔ برطانوی عہد سے پہلے کے ادب میں مختلف موضوعات اور اسالیب ناظرین میں مقبول ہوچکے تھے ۔ مقدس پرانوں ، اوتاروں کے حالات زندگی اور مقدس ہستیوں کی سوانح حیات کو آسان بحروں میں نظمایا جاتا تھا ۔ اس میں شک نہیں کہ جذباتی نظمیں اور عوامی گیت بھی موجود تھے جو عوام میں مردانہ جذبات کو ابھارتے تھے لیکن ان سب کا اسلوب محض شاعرانہ تھا ۔ دوسری تمام

هندوستانی زبانوں کی طرح مرہٹی زبان اور ادب نے بھی پچھلے پچاس سال میں زبردست ترقی کی ہے ۔ اب مرہٹی ادب میں تقریباً اتنے ہی اسالیب بیان ہیں جتنے کہ مغربی ادبیات میں پائے جاتے ہیں ۔ مرہٹی نثر بھی قابل لحاظ حدتک مالا مال ہوگئی ہے۔ اس نے بیرونی الفاظ اور بیرونی اسالیب بیان کو اپنا لیا ہے اور اصطلاحات وضع کرنے میں سنسکرت سے آزادانہ طور پر استفادہ کیا ہے ۔

بیسویں صدی کے اوائل میں مرہٹی ادب میں جذباتی نظمیں اور ”سانیٹ“ بہت مقبول تھے ۔ لیکن مرہٹی زبان نے زبردست مغربی اثرات کے باوجود بھی اپنے اوس انداز شاعری کو ترک نہ کیا جو اس کی فطری خصوصیت ہے ۔ تعلیم یافتہ نسل شیکسپیر، ملٹن ، ورڈ سورتھ اور ٹینیسن کی نظموں سے مسحور ہوکر مرہٹی میں بھی ایسی ہی نظمیں لکھنے لگی ۔ شیلی کی ”سکائی لارک“، کیٹس کی ”بلبل“، اور ورڈسورتھ کی ”آبی نرگس“ ایسی نظموں کی صرف نقل ہی نہیں کی گئی بلکہ ان کا لفظ بہ لفظ ترجمہ بھی کیا گیا جس نے مرہٹی ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ کردیا ہے ۔ عوام نے یہ خیال ترک کردیا کہ ادبی مضامین کی بنیاد ہمیشہ مذہبی اور اخلاقی ہونی چاہئے ۔ ہر وہ چیز اچھا ادب بن سکتی ہے جس میں شدید جذبات کا بےساختہ اظہار کیا گیا ہو ، چاہے انہیں ابھارنے والا واقعہ مقدس ہو یا نہ ہو۔ کیشوسوتا مرہٹی ادب میں رومانیت کا علمبردار تھا ۔ ایسی نظموں کے ساتھ ساتھ ڈرامہ کی ترقی کا راستہ بھی کھل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں اساطیری اور بعد میں تاریخی موضوعات پر ڈرامے لکھے گئے لیکن رفتہ رفتہ معاشرتی ڈراموں کو بھی نمایاں مقام حاصل ہوتا گیا ۔ عشقیہ نظموں اور مناظر قدرت سے متعلق گیتوں کا شاعرانہ انداز بھی بدل گیا ۔ مختصر افسانوں کو فروغ حاصل ہوا ۔ فلمی ڈراموں نے اسٹیج کے لئے لکھے جانے والوں ڈراموں کی جگہ لے لی ۔ ڈرامہ کا معیار کافی اونچا ہوگیا ابسن اور برنا ڈشا کے زیر اثر چند ڈرامے لکھے گئے لیکن ان کی کامیابی کے متعلق کوئی قطعی نتائج اخذ کئے جانے سے پہلے ہی فلمی ڈراموں نے انہیں بے دخل کردیا ۔

مختصر افسانہ اور مضمون نثر کے جدید ترین اور مقبول ترین اصناف ہیں۔ مختصر افسانوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے ۔ یہ موضوعات کے تنوع اور فن کے لحاظ سے بہت بہتر ہوگئے ہیں ۔ سابقہ کہانیوں میں متوسط اور متمول طبقوں کے سیدھی سادھی اور پرسکون زندگی کا نقشہ کھینچا جاتا تھا لیکن اب ادیبوں کی توجہ اون لوگوں کے حالات اور واقعات کی طرف مبذول ہوتی جار ہی ہے جو سماج کے ادنی طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ روسی تصورات نے مرہٹی ادب پر جو گہرے اثرات مرتب کئے ہیں وہ واقعی حیرت انگیز ہیں ۔ اپنی روٹی کے لئے پسینہ بہانے والے غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے والے مالدار طبقے سے نفرت کے جذبات نمایاں ہوتے جارہے ہیں ۔ بعض افسانوں میں سیاسی رجحانات کی جھلک بھی پائی جاتی ہے ۔ هندوستانی سیاسیات اور اس کے مختلف پہلوؤں نے ایسی وسعت اور شدت اختیار کرلی ہے کہ اگر افسانہ اس سے متاثر نہ ہوتا تو فی الحقیقت بڑے تعجب کی بات تھی ۔ عہد حاضر عقلیت پسندی کا دور ہے ہمارے مذہبی طور طریقے ، رسم ورواج اور عادات و اطوار ایمان بالغیب کے تصور اور اعتقادات پر مبنی ہیں ۔ جدید ادیب اپنی تحریروں میں ایسے واقعات اور کرداروں کو شامل کرنے کا رجحان رکھتا ہے جن سے روایتی رسم ورواج اور سماجی طور طریقوں سے عام انسان کے جذبہ نفرت بلکہ مخالفت کا اظہار ہوتا ہے ۔ جب ادب ایسی توانا اور قوت بخش عقلیت پسندی کی ترجمانی کرنے لگتا ہے تو قدرتی طور پر وہ پڑھنے والوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے ۔ عورت اور مرد کے درمیان جو سماجی عدم مساوات ہے اسے تنقید اور ملامت کا هدف بنایا گیا ہے۔ عورتوں کا موقف پہلے سے غیر مساوی اور نتیجتاً کمزور تھا ۔ لیکن مردوں کے بنائے ہوئے معاشرتی نظام نے ان پر بے شمار تحدیدات عاید کرکے اس کو کمزور تر بنادیا ہے ۔ مرہٹی زبان کے جدید ادیبوں نے مختصر افسانوں اور ناولوں کے ذریعہ قدامت پسندی کے ان قلعوں کو مسمار کردیا ہے ۔ انہوں نے عورتوں کے لئے بھی انہیں تعلیمی سہولتوں کے مہیا کئے

جانے کی حمایت کی ہے جو مردوں کو حاصل ہیں ۔ تا ہم یہ بات محسوس کرلی گئی ہے کہ عورتوں کو بالکلیہ ایسی تعلیم نہ دی جانی چاہئے جیسی کے مردوں کو دی جاتی ہے ۔ لیکن وہ بہتر سے بہتر اعلی سے اعلی تعلیم کی مستحق ہیں ۔ انہیں روایتی طور پر مردوں کے مقابلہ میں اصول اخلاق کا زیادہ سختی کے ساتھ پابند ہونا پڑتا ہے ۔

ذات پات کی تفریق احساس برتری کے غلط تصور پر مبنی ہے ۔اس پر سختی کےساتھ تنقید کی گئی ہے ۔ پست اقوام کی شکایات کو منظرعام پر لایا گیا ہے اور چھوت چھات کے فرسودہ خیال کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں ۔ تنقید نگاروں پر فرائڈ کے تحلیل نفسی کے اصولوں کا گہرا اثر پڑا ہے ۔ اور افسانہ کے کرداروں کا اسی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے ۔ اس منزل پر یہ قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ تمام زبردست قوتیں سماج کو ہمدردانہ مفاہمت کی ایک بلند تر سطح پر لے جائیں گی ۔ مذہبی اورفلسفیانہ امور پر سنجیدگی سے غور کرنے کا رجحان ختم ہوگیا ہے ۔ اس کی جگہ عقل پرستی اور لا مذہبیت نے لے لی ہے ۔

مرہٹواڑی کا علاقہ بھی ان تمام رجحانات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ طوفان کی طرح خیال کے تیز و تند دھارے کسی رقبہ کی سیاسی سرحدوں پر نہیں رک جاتے ۔ جب مغرب میں کوئی نیا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کو ہندوستان پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں ہوتی ۔ کوئی بھی اس حقیقت سے آنکھیں نہیں بند کرسکتا کہ مرہٹواڑی کی ادبی پیداوار اگر چہ امید افزا ہے لیکن نسبتاً قلیل ہے ۔ اگر یہاں کے بہترین ادیبوں کا شمار کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نثر نگاروں کی بہ نسبت شاعروں کی تعداد زیادہ ہے ۔ قدیم اور ترک کئے شدہ الفاظ کی جھلک دوسرے اصناف کی بہ نسبت شاعری میں زیادہ مدت تک رہتی ہے ۔ بالشیوک تصورات ہمہ گیر نوعیت کے حامل ہیں ۔ لیکن چونکہ ریاست کے سیاسی مسائل برطانوی ہند سے مختلف ہیں اس لئے ہمارے ادیب ان احساسات کی ترجمانی نہیں کرتے لیکن دوسری چیزوں میں محض نقالی کی گئی ہے ۔ اس لئے برطانوی مہاراشٹرا کے سربرآوردہ نقاد مرہٹواڑی کے ادیبوں پر ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنے حال وماحول سے بیگانہ رہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ تازہ تصانیف میں اجنٹہ اور ایلورہ کے تذکرے موجود ہیں لیکن ابھی تک ادب میں مرہٹواڑی کی قدیم عظمت فردا پور گھاٹ اور بالاگھاٹ کی گھاٹیوں اور گوداوری مانجرا پورنا اور پین گنگا کی شاداب وادیوں کی دلکشی اور جاذبیت کی تصویریں آزادی کے ساتھ نہیں کھینچی گئی ہیں ۔

جامعہ عثمانیہ کے قیام سے ریاست میں تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے ۔ مرہٹی کی تعلیم ایم ۔ اے کی ڈگری تک حاصل کی جاسکتی ہے ۔ سلطان العلوم کی حیثیت سے ہمارے شاہ ذیجاہ نے سنہ ۱۹۳۷ع میں مرہٹواڑی کی پہلی ادبی کانفرنس کے نام ایک فیض آفرین پیام روانہ فرمایا تھا جس میں بندگان عالی نے مرہٹی ادب اور زبان سے اپنی گہری اور مستقل دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے مرہٹی ادب کو ترقی دینے کی مساعی سے ہمدردی ظاہر فرمائی تھی ۔

یقین ہے کہ ایسے بصیرت افروز ارشادات کی تعمیل میں مرہٹواڑی کے باشندے نہ صرف ہندوستان اور بیرون ہند کی ادبی پیداوار کے بہترین عناصر سے استفادہ کرینگے بلکہ اپنی جولانی طبع کے لئے ایک مخصوص میدان پیدا کر لیں گے ۔

محمود گاوان

سلطنت بہمنی کا عظیم المرتبت وزیر

سلطنت بہمنی کا مشہور و معروف وزیر محمود گاوان قرون وسطیٰ کے ہندوستان کی ممتاز ترین اور سربرآوردہ شخصیتوں میں سے تھا - ایک عالم، سپاہی، مدبر، ماہر نظم ونسق اور مصلح کی حیثیت سے وہ اس زمانہ کی بعض سب سے جلیل القدر ہستیوں میں شمار کیاجاتا ہے- اس نے اپنی غیرمعمولی ذہانت اورفطری قابلیت سے بہمنی سلطنت کوعظمت و اقتدار کے اوج کمال پر پہونچا دیا تھا -

خواجه عماد الدین محمود سنه ۱۴۱۱ع میں بمقام گاوان پیدا ہوا جو بحر کیسپین کے جنوبی کنارے پر قلمرو گیلان میں واقع ہے-وہ گیلان کے ایک نہایت اعلی خاندان کاچشم وچراغ تھا - تقریباً ۴۰ سال کی عمر میں اس نے ترک وطن کیا تاکہ کہیں اور اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے - دوران سیاحت میں اس نے قاہرہ اور دمشق کا بھی سفر کیا جو اس زمانہ میں اسلامی علم و تہذیب کے مراکز تھے - وہاں اس نے مختلف علوم و فنون کا گہرا مطالعہ کیا جس کی بدولت وہ بعد میں ایک عالم اور مدبر کی حیثیت سے نہایت بلند مرتبہ پر پہنچا-

محمود سنه ۱۴۵۳ع میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر دابل میں اس ارادہ سے اترا کہ دہلی میں ایک تاجر کی حیثیت سے سکونت اختیار کرے - اگر چہ بعد میں اس کو "ملک التجار" کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا تھا لیکن اس کے مقدر میں زندگی کے دوسرے شعبوں میں امتیاز حاصل کرنا تھا -

ہندوستان پہونچنے کے بعد دہلی جانے کی بجائے جیسا کہ اس کا شروع میں قصد تھا وہ بہمنی سلطنت کے پایہ تخت محمد آباد بیدر روانہ ہوا تاکہ شاہ نعمت اللہ کے پوتے اور حکمران وقت علاءالدین احمد شاہ ثانی کے داماد شاہ محب اللہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کرے - سلطان کے دربار میں اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی - اس لئے اس نے بیدر میں سکونت اختیار کرنے کا تصفیہ کرلیا - وہاں ایک مختصر سی مدت میں اس نے منصبدار کے عہدہ تک ترقی کی - سنه ۱۴۵۶ع میں اسے سلطان کے برادر نسبتی جلال خان کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے مامور کیا گیا -

علاءالدین احمد شاہ ثانیؒ کے بعد ہمایوں شاہ تخت نشین ہوا - وہ محمود گاوان کے احساس عدل وانصاف اور تبحر علمی سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کو اپنا وزیر مقرر کیا، ملک التجار اور وکیل السلطنت کے خطابات عطا کئے اور بیجاپور کا طرفدار بنایا - یہہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ اگر چہ محمود نے اکثر بغاوتوں کو فرو کرنے میں ہمایوں کو امداد دی تاہم ان مظالم میں شریک نہ تھا جن کی وجہ سے اس کو سلطان "ظالم" کا لقب دیا گیا ہے -

ہمایوں کے جانشین نظام الدین احمد شاہ ثالث کی کمسنی کے زمانہ میں جو صرف آٹھ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر متمکن ہوا تھا کاروبار کی انجام دہی کے لئے مجلس اولیا قایم کی گئی جس کا ایک رکن محمود تھا اور دوسرے اراکین خواجہ جہان ترک اور بیوہ ملکہ مخدومہ جہان تھے- ولی کی حیثیت سے محمود نے ان سب کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جنھیں ہمایوں نے ان کے جماعتی رجحانات کی وجہ سے قید کررکھا تھا- اس کے علاوہ اس نے جو صحیح اور مناسب فوجی حکمت عملی اختیار کی اور سلطان گجرات کی امداد طلب کر کے جو دانشمندانہ اقدام کیا اس کی

مدرسہ محمود گاوان - سامنے کا منظر

بدولت سلطنت بہمنی پر فوج کشی کرنے کے لئے رائے اڑیسہ ور سلطان مالوہ کی متحدہ کوششیں سرسبز نہ ہوسکیں ۔

احمد شاہ ثالث کے بعد اس کے چھوٹے بھائی محمد شاہ الث کا دور حکومت شروع ہوا ۔ اس بادشاہ نے خواجہ محمود گاوان کو اپنا وزیر اعظم بنایا اور اسے خواجہ جہاں کے خطاب سے سرفراز کیا ۔ وزیر اعظم کی حیثیت سے محمود اوان کا وقت اور صلاحیتیں مالوہ کے سلطان ، کھلنا ، نکم ایشور اور وجیانگر کے راجاوں ، مغربی ساحل کے بری قزاقوں اور سلطنت بہمنی کے آس پاس کے علاقوں میں حکومت کرنے والے دوسرے سرداروں کے خلاف متعدد فوجی مہموں کو سر کرنے میں صرف ہوئیں ۔ ان لڑائیوں میں جو فتوحات حاصل ہوئیں ان کی وجہ سے نہ صرف سلاطین بہمنی کے اثر و نفوذ میں غیر معمولی اضافہ ہوا بلکہ سلطنت کی سرحدیں بھی دور دور تک پھیل گئیں ۔

فوجی امور کی انجام دہی سے متعلق محمود گاوان کی مصروفیات اس کو حکومت کے دوسرے شعبوں میں دور رس اصلاحات کرنے سے باز نہ رکھ سکیں ۔ سلطنت کے نظم ونسق کو بہتر اور زیادہ کارگزار بنانے کی غرض سے خواجہ نے چار " اطراف " یا صوبوں کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ کے لئے ایک طرفدار یا صوبہ دار مقرر کیا ۔

مدرسہ محمود گاوان۔ شہر رخی منظر

طرفداروں کے اختیارات کم کردئے گئے ۔ متعدد پرگنوں کو سرکاری زمین کی حیثیت سے ضبط کر کے صوبہ داروں کے اختیار سے خارج کردیا گیا ۔ محمود گاواں کی ایک اور اصلاح جو خاص طور پر قابل ذکر ہے زمین کے بندوبست سے متعلق ہے ۔ اس نے زمین کی باقاعدہ پیمایش ، مختلف مواضعات اور قصبات کی حدبندی اور لگان کی مکمل تحقیقات کا حکم دیا ۔ اس طرح وہ راجہ ٹوڈرمل کی اصلاحات سے ایک صدی پہلے ہی اس سمت میں قدم اٹھا چکا تھا ۔

جہاں تک فوجی نظم و نسق کا تعلق ہے گاواں نے طرفداروں کو فوجی تقررات کرنے کے اختیار سے محروم کردیا اور یہ قاعدہ بنادیا کہ ہرصوبہ میں خاص قلعہ کے سوا تمام قلعوں کے قلعہ داروں کا تقرر مرکزی حکومت کی طرف سے عمل میں آئے اور یہ اسی کے آگے جوابدہ ہوں ۔ اگر چہ اس نے سپاہیوں کے اخراجات کی کفالت کے لئے الاؤنسوں میں اضافہ کیا لیکن تنقیح اور نگرانی کا ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جس کی رو سے ان سپاہیوں کے اخراجات منہا کئے جاتے تھے جنہیں فوج میں باقاعدہ طور پر شریک نہیں کیا گیا تھا ۔

ان تمام اصلاحات کا مقصد یہ تھا کہ امرا کے اختیارات کم کردئے جائیں اور مرکزی حکومت کو تقویت پہونچائی جائے ۔ ان اصلاحات سے جن لوگوں کے خانگی مفادات متاثر ہوے انہوں نے ان کی شدید مخالفت کی ۔ اس کے علاوہ گاواں کو سلطنت میں جو زبردست اثر و اقتدار حاصل تھا اس کی وجہ سے بعض امراء کے دلوں میں بغض و حسد کی آگ بھڑك اٹھی اور انہوں نے اس کے قتل کے لئے سازش کی ۔

محمود گاواں کا معتمد خاص یوسف عادل خاں تھا اور جب تک وہ اس کے ساتھ رہا سازشیوں کو اپنے ناپاك ارادوں کے پورا کرنے کی جسارت نہ ہوئی ۔ لیکن جب آخرالذکر کو ایک مہم پر بھیجدیا گیا تو انہوں نے اس کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھایا ۔ ملک حسن نظام الملک بحری کے ایماء سے ظریف الملک اور مفتاح حبشی نے محمود کے ایک حبشی غلام سے ، جس کے پاس گاواں کی مہر رہتی تھی ، دوستی گانٹھی اور قیمتی تحفے دیکر اس کو اپنا زیربار احسان بنالیا ۔ ایک دن وہ اس غلام کو خوب شراب پلاکر مست اور بیخود بنانے میں کامیاب ہوگئے اور اس حالت میں اس کو ایک لپٹا ہوا سادہ کاغذ بتاتے ہوے کہا کہ یہ ایک بے گناہ دوست کی برات ہے اگر تم اس پر محمود گاواں کی مہر ثبت کردو تو ہم تمہارے بے حد ممنون ہوں گے ۔ غلام نے کاغذ کو کھول کر دیکھے بغیر ان کی خواہش پوری کردی ۔ اس سادہ کاغذ پر محمود گاواں کی طرف سے رائے اڑیسہ کے نام ایک جعلی خط لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا ۔ ” میں محمد شاہ کی عیش پرستیوں اور ظلم و ستم سے تنگ آگیا ہوں ۔ دکن کو کسی دشواری کے بغیر فتح کیا جا سکتا ہے کیونکہ راج مندری کی سرحد پر کوئی ہوشیار حاکم نہیں ہے اور یہ رخ آپ کی سمت سے حملہ کے لئے کھلا ہوا ہے ۔ اکثر امراء اور سپاہی میرے ہوا خواہ ہیں ۔ میں ایک طاقتور فوج کے ساتھ آپ سے آملوں گا ۔ متحدہ طور پر سلطنت کو فتح کرنے کے بعد ہم اس کو آپس میں مساوی طور پر تقسیم کرلیں گے ۔“ جب یہ تحریر سلطان کی خدمت میں پیش کی گئی تو وہ غصہ سے دیوانہ ہوگیا اور فرضی غدار کو فوری طلب کیا ۔ گاواں کے دوستوں نے اس کو سلطان کی پیشی میں جانے سے منع کیا ۔ لیکن خواجہ نے ان کے جواب میں یہ شعر پڑھا :—

چوں شہید عشق در دنیا و عقبی سرخ روست
خوش دمے باشد کہ مارا کشتہ زین میداں برند

اور کہا کہ یہ داڑھی جو ہمایوں شاہ کی خدمت گزاری میں سفید ہوگئی ہے اگر اس کے بیٹے کے ہاتھ سے رنگین ہوجائے تو سرخروئی کا باعث ہے ۔ سلطان نے سختی کے ساتھ دریافت کیا ۔ ” اگر کوئی شخص اپنے ولی نعمت سے بیوفائی کرے اور اس کا جرم ثابت ہوجائے تو اس کی کیا سزا ہے “ گاواں نے جرات کے ساتھ جواب دیا جو بد بخت اپنے آقا سے غداری کرے اس کی سزاء سوائے شمشیر آبدار کے اور کچھ نہیں ہے ۔ اس کے بعد سلطان نے جعلی خط بتلایا جس کو دیکھکر خواجہ نے یہ آیت پڑھی :— سبحنک ھذا بھتان عظیم (حاشا و کلا یہ تو بڑا بھاری بہتان ہے) اور

کہا کہ مہر تو بے شک میری ہے لیکن خط میرا نہیں ہے۔ خواجہ نے بہت کچھ عرض معروض کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ مزید تحقیقات کئے بغیر سلطان نے ایک غلام کو حکم دیا کہ گاوان کو وہیں قتل کردے ۔ اس طرح سلطنت بہمنی کے سب سے عظیم المرتبت وزیر نے ۳۵ سال تک انتہائی قابلیت اور غیر متزلزل وفاداری سے چار سلاطین کی خدمت کرنے کے بعد، ۷۸ سال کی عمر میں انتقال کیا ۔ اس المناک واقعہ کا مادہ تاریخ یہ ہے :—

بے گنہ محمود گاوان شد شہید

(۸۸۶ ہجری)

محمود گاوان کے کردار کی ایک نمایاں ترین خصوصیت اس کی علم دوستی تھی ۔ وہ خود ایک متبحر عالم اور خداداد ملکہ رکھنے والا ادیب تھا ۔ اس کی دو تصانیف —— ریاض الانشاء اور مناظر الانشاء —— ابھی تک موجود ہیں۔ اول الذکر اس کے خطوط کا مجموعہ ہے اور آخرالذکر فن انشاء پر ایک رسالہ ہے۔ اس نے نہ صرف دکن میں بلکہ ترکی ایران اور دوسرے مقاموں پر بھی ارباب علم و ہنر کی حوصلہ افزائی اورسرپرستی کی ۔ اسی مقصد کی پیش رفت میں اس نے بیدر میں ایک مدرسہ قایم کیا جو ابھی تک موجود ہے اور جس کا شمار دکن کی اہم ترین تاریخی عمارتوں میں ہوتا ہے ۔ یہ مدرسہ محمود گاوان کی ان مساعی جمیلہ کی لافانی یادگار ہے جو اس نے تعلیم و تعلم کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے کی تھیں ۔ سنہ ۱۴۷۲ع میں یعنی محمود کے انتقال سے دو سال پہلے یہ عمارت سات لاکھ روپے کے مصارف سے تکمیل کو پہونچی قطعہ تاریخ یہ ہے ۔

این مدرسہ رفیع و محمود بنا
تعمیر شدہ است قبلہ اہل صفا
آثار قبول بیں کہ شد تاریخش
از آیت ربنا تقبل منا

یہ مدرسہ ایک وسیع سہ منزلہ عمارت ہے جس کا طول ۲۰ فٹ اور عرض ۱۸۰ فٹ ہے۔ اس کی دونوں جانب سوسو فٹ بلند دو رفیع الشان مینار تھے ان میں سے ایک مینار ابھی تک قایم ہے ۔ سامنے کی دیواروں کی سبز اور سنہری زمین پر سفید حروف میں قرآن مجید کی آیات منقوش ہیں ۔ یہ عمارت ایک مسجد ، ایک کتب خانہ ، درس و تدریس کے ایوانوں ، معلمین کی رہایش گاہوں اور طلباء کے کمروں پر مشتمل تھی جو وسط میں سو مربع فٹ کے ایک کشادہ صحن کے اطراف بنائے گئے تھے ۔ اس عمارت کے نقشہ کی تفصیل بتاتے ہوے دکن کے آثارقدیمہ کے ماہر مسٹر غلام یزدانی لکھتے ہیں ۔ ” عمارت کے پیش رخ میں صدر دروازہ کی دونوں جانب مسجد اور کتب خانہ تھا اور بقیہ تین رخوں کے وسط میں درس و تدریس کے ایوان تھے جو کافی لمبے اور چوڑے ہونے کی علاوہ عمارت کی تیسری منزل تک بلند بھی تھے۔ ہر ایک کمرہ درس میں ایک نیم قطری جھروکہ ہے جس کے اوپر گنبد بھی بنا ہوا ہے اس سے عمارت کا بیرونی حصہ بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بصورت دیگر شمال مغربی اور جنوب مغربی سروں پر پشتوں اور ترچھی دیواروں کی وجہ سے جو بھدا پن دکھائی دیتا وہ بھی دور ہوگیا ہے ۔ اساتذہ کے ہشت پہلو کمرے کونوں پر تھے اور ان میں کتابیں رکھنے کے لئے الماریاں بنائی گئی تھیں۔ اس عمارت میں روشنی اور ہوا کا بہترین انتظام ہے اور اس اعتبار سے جدید عمارتیں بھی اس پر فوقیت نہیں رکھتیں ۔“

اس عمارت کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے رفیع الشان مینار ہیں جو سرجان مارشل کے بیان کے مطابق ” دولت آباد کے چاندمینار سے ملتے جلتے ہیں ۔ لیکن چاندمینار کے برعکس ان پر اور ان کے درمیان کے اگلے حصہ کی چمکتی ہوئی سطح پر مینا کاری کا کام ہے جو اپنے نقش و نگار اور منقوش آیات قرآنی کی وجہ سے ایران کی ایسی ہر عمارت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرسکتا ہے ۔“

اس مدرسہ میں اس زمانہ کے بعض بڑے بڑے علماء و فضلا درس دیا کرتے تھے حتی کہ محمود گاوان نے فارسی کے مشہور عالم اور شاعر مولانا عبد الرحمن جامی کو جو

اس کے مخلص ترین دوستوں میں تھے مدرسہ کی صدارت قبول کرنے کی دعوت دی تھی ۔ اس مدرسہ کا دروازہ ان سب کے لئے کھلا تھا جو علم کے طلب گار تھے ۔ یہاں طلباء کونہ صرف تعلیم ہی مفت دی جاتی تھی بلکہ کھانا اورکپڑا بھی بلامعاوضہ مہیا کیاجاتا تھا ۔ اس مدرسہ میں ایک اعلی درجہ کا کتب خانہ بھی قایم تھا ۔

فرشتہ کے زمانہ میں یعنی تقریباً دیڑھ صدی بعد یہ مدرسہ سرسبز حالت میں تھا اور عمارت کے مختلف حصوں کو انہی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جن کے لئے یہ اصل میں بنائے گئے تھے ۔ صاحب برھان معآ ثر اور فرشتہ کے ہم عصر سید علی طباطبا نےبھی اس کے محفوظ حالت میں ہونے کی شہادت دی ھے اور لکھا ھے کہ " وہ عمارات اور چاروں گنبد اپنے نقش و نگار اور خوش وضعی کی وجہ سے ابھی تک دنیا کے لئے باعث حیرت بنے ہوے ھیں ۔ "

سوء اتفاق سے سنہ ۱۶۹۶ع میں اس عالیشان عمارت کو بجلی گرنے سے سخت نقصان پھونچا اور اس کا نصف حصہ معہ ایک مینار کے تباہ ہوگیا ۔ چونکہ بیدر پر اورنگ زیب کے قبضہ کے بعد اس عمارت کو بارود خانہ اور سوارہ فوج کے ایک دستہ کی قیام گاہ کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا اس لئے بجلی گرنے سے جو دھماکہ ہوا اس سے زبردست تباھی پھیلی ۔ الفاظ " خراب شد " سےاس حادثہ کی تاریخ نکلتی ھے۔

اس افسوسناک دھماکہ کے باوجود اس عمارت کا کافی حصہ موجود ھےجس سے اس کےخطوط کی دلاویزی ، تناسب کی بےعیبی اور جزئیات کی نفاست کا تھوڑابہت اندازہ ہوسکتا ھے۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
	پائی آنہ روپیہ
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۰ - ۰ - ۳
" " " " ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۰ - ۰ - ۳
" " " " ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۰ - ۰ - ۳
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاھیں (صرف اردو میں) ..	۰ - ۰ - ۳
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. " ..	۰ - ۰ - ۳
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. " ..	۰ - ۸ - ۳
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکار عالی .. " ..	۰ - ۱ - ۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد ۔ حیدرآباد دکن

اعزازات سالگرہ ھمایونی

سالگرہ ھمایونی کے موقعہ پر مختلف اصحاب کو جو اعزازات عطا کئے گئے ھیں ان کی اشاعت جریدہ غیرمعمولی کے ذریعہ عمل میں آئی ہے ۔

اعزازات منظور فرمودہ خسروی

الف ۔ تمغہ ھلال عثمانی

مفاد عامہ کی خاطر غیرمعمولی دلیری اور ذاتی ایثار کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ ھلال عثمانی عطا فرمایا گیا ۔

۱ ۔ کیپٹن متین احمد انصاری مرحوم انڈین آرمی (Posthumous Award)

۲ ۔ سردار فضل احمد خان مہتمم کوتوالی ضلع بیدر ۔

(ب) تمغہ آصفیہ (طلائی)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ آصفیہ (طلائی) عطافرمایا گیا ۔

۱ ۔ نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات

۲ ۔ نواب علی نواز جنگ بہادر کنسلٹنگ انجینیر

۳ ۔ محمد احمد مرزا صاحب چیف انجینیر و معتمد تعمیرات وظیفہ یاب

(ج) تمغہ خسرو دکن (طلائی)

مفاد عامہ کی ترقی کےلئے اھم و مفید خدمات کی انجام دھی کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ خسرو دکن (طلائی) عطا فرمایا گیا ۔

۱ ۔ قمر طیب جی صاحب منیجنگ ڈائرکٹر اعظم جاھی و عثمان شاھی ملز محدود

۲ ۔ میر لائق علی صاحب منیجنگ ڈائرکٹر دی حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی محدود

اعزازات جو قواعد منظورہ خسروی کے تحت معزز باب حکومت نے عطا کئے ۔

(الف) تمغہ آصفیہ (نقروی)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (نقروی) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ نواب عسکر یار جنگ بہادر مشیر قانونی سرکارعالی

۲ ۔ رضی الدین احمد صاحب معتمد سرکارعالی صیغہ رسد

۳ ۔ مسٹر ایل ۔ این گپتا ۔ فینانشیل اڈوائزر رسد

۴ ۔ خواجہ عظیم الدین صاحب اسپیشل انجینیر
۵ ۔ مسٹر سی ۔ اے ۔ ریبلو ٹکسائیل کمشنر سرکارعالی

(ب) تمغہ آصفیہ (کانسہ)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (کانسہ) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ سید غلام علمبردار صاحب نائب معتمد باب حکومت
۲ ۔ محمد عبد الجلیل صاحب نائب معتمد سرکارعالی صیغہ فوج
۳ ۔ لفٹنٹ کرنل محمود حسین خان صاحب اے ۔ ڈی ۔ سی عالی جناب نواب صدر اعظم بہادر
۴ ۔ مسٹر راما سوامی پرسنل مددگار صاحب صدر المہام بہادر امور دستوری
۵ ۔ معظم حسین صاحب ایچ ۔ سی ۔ ایس اسپیشل آفسر گونڈ کالونی عادل آباد

(ج) تمغہ خسرو دکن (نقرئی)

مفاد عامہ کی ترقی کےلئے اہم و مفید خدمات کی انجام دھی کےاعتراف میں تمغہ خسرو دکن (نقروی) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ خان فضل محمد خان صاحب چیر من لوکل کمیٹی ۔ امرجنسی کمیشن
۲ ۔ رائے بہادر سری کشن سکھدیوملانی ۔

(د) تمغہ خسرو دکن (کانسہ)

مفاد عامہ کی ترقی کےلئے اہم و مفید خدمات کی انجام دھی کےاعتراف میں تمغہ خسرو دکن (کانسہ) حسب ذیل خواتین کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ بیگم مہدی نواز جنگ بہادر
۲ ۔ مسز اشفاق احمد
۳ ۔ مسز تارا پوروالا
۴ ۔ مسز او بل ریڈی

(ھ) حسب ذیل اصحاب کو اعتراف خدمات کے صلہ میں عالی جناب صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکارعالی کی جانب سے اسناد عطا کی گئیں ۔

۱ ۔ حسن علی مرزا صاحب وکیل محبوب نگر
۲ ۔ عبد العلیم صاحب وکیل ھنمکنڈہ
۳ ۔ راجیشور راؤ صاحب وکیل مٹھواڑہ
۴ ۔ سردار خان صاحب گتہ دار بیڑ
۵ ۔ گوبند راؤ صاحب ایڈوکیٹ ناندیڑ
۶ ۔ سید حسن صاحب ماھر زراعت و مرچنٹ موڑتاڑ نظام آباد
۷ ۔ شنکر پلے صاحب ماھر باغبانی
۸ ۔ ایس ۔ بی جوگیلکر صاحب ہیڈماسٹر گونڈ ٹریننگ سنٹر ۔ مرلاوائی
۹ ۔ محمد عبد النعیم صاحب قریشی منتظم باب حکومت
۱۰ ۔ عبد المنان صاحب اسٹنوگرافر پیشی صدر اعظم بہادر

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

گلبرگہ

گلبرگہ کے چوتھی سالانہ ضلع کانفرنس کا دویومی اجلاس مسٹرعبدالحمید خاں صوبہ دار گلبرگہ کی زیرصدارت ٹاون ہال میں منعقد ہوا ۔ اس میں تقریباً تین سو مندوبین نے شرکت کی جو ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے اور مختلف مفادات کی نمایندگی کر رہے تھے ۔

خطبہ استقبالیہ

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوے مسٹر فاروق بیگ اول تعلقدار نے ضلع کانفرنسوں کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ کانفرنسیں ضلع کے باشندوں اور عہدہداران انتظامی کے درمیان قریب تر ربط پیدا کرنے کے علاوہ مقامی ضروریات کے باقاعدہ اظہار کے لئیے ایک موثر ذریعہ فراہم کرتی ہیں ۔

غذائی صورت حال

مختلف سمتوں میں ضلع نے جو ترقی کی ھے اس پرتبصرہ کرتے ہوے تعلقدار صاحب نے ان تدابیر کی تفصیل بتائی جو غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئیے پچھلے سال اختیار کی گئی تھیں ۔ انہوں نے کہا کہ گوجنگ ختم ہوچکی ہے لیکن جنگ کی وجہ سے جو اثرات رو نما ہوے تھے ان کا پوری طرح ازالہ نہیں ہوا ہے ۔ غلہ کی قلت اور عام گرانی ابھی تک باقی ہے ۔ انہوں نے ان درمیانی اشخاص کی سرگرمیوں کی مذمت کی جو اجناس خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ سے فائدہ اٹھا کر کاشتکار اور صارف کے نقصان سے زبر دست نفع کما رہے ہیں ۔ لیوی کے وصولی میں کسانوں نے جو اشتراک عمل کیا ہے اس پر اظہار پسندیدگی کرتے ہوے انہوں نے مندوبین سے اپیل کی کہ وہ اجناس خوردنی کی خفیہ برآمد کو روکنے اور نفع بازی کو ختم کرنے میں ضلع کے عہدہداروں کا ھاتھ بٹائیں ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ غذائی صورت حال کے بارے میں تشویش کی کوئی وجہ نہیں ھے کیونکہ ھر مستقر تعلقہ پر اور بڑے مواضعات میں غلہ کی کافی مقداریں ذخیرہ کی گئی ھیں تا کہ مقامی مطالبات کی تکمیل کی جائے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ھر موضع میں غلہ گو داموں کی تعمیر کے لئیے قدم اٹھایا جا رہا ہے ۔

اسکیم اصلاحات

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اب جبکہ جنگ ختم ھوگئی ھے حکومت سرکار عالی اس اسکیم اصلاحات کے ماہتی اجزاء کو جس قدر جلد ممکن ھوسکے نافذ کرناچاھتی ھے جس کا سنہ ۱۹۳۹ء میں اعلان کیا گیا تھا ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس روایتی اتحاد کو برقرار رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں جو ھمیں اپنے آباو اجداد سے ورثہ میں ملا ھے ۔ یہ اتحاد ریاست کی عام ترقی کے لئیے ضروری ھے اور اس کے نتیجہ کے طور پر آبادی کے تمام طبقوں میں جذبہ اشتراک پایا جانا چاھئیے ۔ انہوں نے مندوبین کو بتا یا کہ ۳۲ مواضعات میں پنچائتیں قائم ھو چکی ھیں اور اس تعداد میں جلد سے جلد اضافہ کرنے کے لئیے کارروائی کی جارھی ھے ۔

نظم و نسق رسد

مسٹر فاروق بیگ نے فرمایا کہ لیوی کی اسکیم کے تحت (۲۹۲۵۲۵) پلہ جوار (۴۰۴۹۸) پلہ باجرا (۵۳۲۰۲) پلہ دانہ دار اجناس اور (۳۱،۸۳۷) پلہ دھان اور (۳۱،۰۰۰) پلہ گیہوں وصول کئیے گئے ۔ اور (۲۶،۴۶۰) پلہ غلہ بازارمیں نقد قیمت ادا کرکے خریدا گیا ۔ ضلع میں غلہ کی ارزاں فروشی کے دوکانوں پر حکومت کو (۶۵) ہزار روپے کے مصارف برداشت کرنے پڑے ۔

راتب بندی

گلبرگہ میں اردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ ف میں راتب بندی نافذ کی گئی حکومت کے احکام کے تحت صرف فاضل غلہ ھی کم پیداوار کے علاقوں میں منتقل کیا گیا ۔ مختلف اضلاع کو (۵۲۴۲۷) تھیلے جوار اور (۲۰۶۲) تھیلے چاول فرا ھم کئیے گئیے اس کے علاوہ (۵۰۰۰) تھیلے جوار (۴۰۹۸) تھیلے باجرا برطانوی ھند کو بر آمد کیا گیا ۔مقامی صرفہ کے لئیے ۴۹۶ تھیلے کھچڑی چاول اور (۲۶۲۸) تھیلے گیہوں باھر سے در آمد کیا گیا ۔

''غلہ زیادہ اگاؤ،، کی مہم

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ زاید اراضی کو زیرکاشت لانے کی غرض سے جوار ، دھان ، گیہوں اور با جرا کے ترق یا فتہ تخم بطور تقاوی تقسیم کئیے گئیے ۔ اس کی بدولت (۲۲۷۱۰۸) ایکڑ اراضی کو زیر کاشت لایا گیا ۔ انہوں نے بتایا کہ (۷۴۶۹) روپے کی حد تک زر لگان معاف کیا گیا اور (۱۰,۰۰۰) روپے کی رقم بطو ر تقاوی تقسیم کی گئی

تدابیر فلاح

۶۲۲۶۷۴ روپے ضلع کے باشندوں کی عام فلاح و بہبود کو ترق دینے کی تدابیر پر صرف کئے گئیے ۔ آب نوشی کی دوسو سے زاید باؤلیاں کھودی گئیں اور اور مزید ۹۰۰ باؤلیوں کی تعمیر کے لئیے منظوری دی گئی ۔ آبپاشی کی اغراض کے لئیے باؤلیوں کی کھدائی سے متعلقہ اسکیم زیر غور ھے ۔ جب اس کو رو بعمل لایا جائے گا تو کاشت کار کی حالت قابل لحاظ حد تک سدھر جائے گی ۔

امداد باھمی کے بنک

ضلع میں امداد باھمی کے ۴ صدر بنک قائم ھیں جنکا سرمایہ ذاتی ۲۲۲۰۲۶ روپے ھے ۔ ان بنکوں کے تحت ۵۳۵ زرعی اور غیر زرعی انجمنیں قائم ھیں ۔ امداد باھمی کے انجمنوں کے علاوہ غلہ گودام اور تنظیم دیہی کے انجمنیں بھی قائم کی گئی ھیں ۔ ضلع کے مختلف حصوں میں دستی پارچہ باف کے ۴۴ ڈپوؤں کا قیام عمل میں آیا ھے ۔ ۲۱۶۷۵ ساگہ کے لئیے سوت کی تقسیم کا انتظام کیا جارھا ھے۔

طبی امداد

طبی امداد کا ذکر کرتے ھوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ سفری دواخانہ چشم نے تقریباً ۱۰۵۶۶ مقیم اور غیرمقیم مریضوں کا علاج کیا۔ غریب اور نادار اشخاص کو ۳۴۷۲ روپے کی مالیت کی عینکیں مفتً دلائی گئیں ۔ اس ضلع میں ۱۱ ھسپتال قائم ھیں ۔ تین مستقر ضلع پر اور آٹھ تعلقہ جات میں ، پلیگ ، ھیضہ ، ملیریا ، جذام اور دوسرے امراض متعدی کے انسداد کے لئیے موثر تدابیر اختیار کی گئی ھیں ۔

تعلیمی سر گرمیاں

تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ سال زیر تبصرہ میں ۳۰ تحتانی مدارس کھولے گئیے اور تحتانی تعلیم پر ۲۳۹۹۲ روپے کے مصارف ھوے ۔ شورا پور کے مدرسہ وسطانیہ کو مدرسہ فوقانیہ کا درجہ دیا گیا ۔ چنچوڑ اور چنچولی میں پست اقوام کے لڑکوں کے لئیے مزید دو مدارس کھولے گئیے ۔ انہوں نے بتایا کہ تحتانی مدارس کے مدرسین کی تنخواھوں میں اضافہ کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ھے۔

تعمیرات

سڑکوں کی تعمیر پر ۷۷۴۶۶۹۶ روپے صرف کئے گئے اور ۴۱۰۶۹۵ روپے کے اخراجات سے ۱۵ تالابوں کی مرمت کی گئی۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ایک قرار دادعقیدت کی منظوری کے بعد اختتام کو پہنچا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نےمندوبین کی توجہ نازک غذائی صورت کی طرف مبذول کرائی اور ان مختلف تدابیر کا ذکر کیا جو ممالک محروسہ میں اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لئیے اختیار کی گئی ھیں ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ فرمان خسروی کی تعمیل میں اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتیں ضلع کی

جنگی مساعی کا ذکر کرتے ہوے انہوں نے فرمایا کہ گلبرگہ نے مختلف جنگی سرمایوں میں تقریباً ۳ لاکھ روپے چندہ دیا اور ۲۳۰ رنگروٹ فوج کے لئے فراہم کئے ۔

دوسرے دن کا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات اور سوالات پر غور کیا گیا ۔ پچھلے سال کی منظورہ تجاویز کے بارے میں مختلف محکموں سے جو جوابات وصول ہوئے ان سے مندوبین کو واقف کرایا گیا ۔ ان تجاویز کا تعلق متعدد امور سے تھا جن میں غذائی قلت ، قیمتوں کی نگرانی ، سڑکوں ، پلوں اور تالابوں کی تعمیر و مرمت، مدارس کے قیام، زچہ خانوں اور مراکز بہبودی اطفال کی تعمیر ، لیوی کے غلہ کی وصولی اور بس سرویس کی توسیع جیسے مسائل شامل ہیں ۔ شہر گلبرگہ کے منصوبہ بندی کے لئے بھی ایک تجویز پیش کی گئی ۔

اختتامی تقریر

کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے اس دلچسپی اور سرگرمی کے لئے مندوبین کا شکریہ ادا کیا جس کا انہوں نے کانفرنس کے معاملات میں اظہار کیا تھا ۔ صوبہ دار صاحب نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ کانفرنس کی کارروائی دوستانہ ماحول میں انجام پائی ۔

سہتمم صاحب تعلیمات نے ضلع کی تعلیمی سرگرمیوں پر صار کے ساتھ روشنی ڈالی اور امید ظاہر کی کہ اگلے ، یا دس سال میں ہر موضع میں بچوں کے لئے ایک سہ قائم ہو جائے گا ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں امداد باہمی کا میلا بھی ب دیا گیا تھا ۔

اورنگ آباد

ناسازی مزاج کی وجہ سے اول تعلقدار مسٹر محمد عبداللہ عدم موجودگی میں مسٹر اقبال چند دوم تعلقدار جالنہ اورنگ آباد کی چوتھی ضلع کانفرنس میں مندوبین کا مقدم کیا ۔ یہ کانفرنس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار گ آباد کی صدارت میں منعقد ہوئی ۔

خطرہ کا انسداد

غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوے مسٹر اقبال چند نے کہا کہ حکومت سرکار عالی نے قحط کے اندفاع کے لئے مکمل انتظامات کر لئے ہیں تاہم اگر ممکنہ تدابیر کے با وجود قحط کے حالات پیدا ہوں تو ان پر قابو پانے میں کوئی دشواری نہ ہونی چاہئے بشرطیکہ کے عوام اس سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کریں ۔ لیوی کی وصولی بعض حالات میں گراں گزری ہو لیکن یہ یاد رہے اس طریقہ کو اختیار کرنے سے حیدر آباد اجناس خوردنی کے معاملہ میں کسی کا محتاج نہیں رہا ہے ۔ اسی طرح خریداری کی اسکیم بھی نہایت مفید ثابت ہوئی کیونکہ اسطرح ایک طرف تو کاشتکار کو اس کی محنت کا پھل ملتا ہے اور دوسری طرف اس کی بدولت قحط کے خطرہ کو دور کرنے میں بڑی مدد ملی ۔ انہوں نے مندوبین سے پرزور اپیل کی کہ وہ موجودہ کٹھن حالات کا مقابلہ کریں اور کانفرنس میں صرف ایسی تجاویز پیش کریں جو عوام کی عام فلاح و بہبود کے لئے مفید ہوں ۔

بر وقت اقدام

اپنے خطبۂ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر اظہار طمانیت کیا اور فرمایا کہ جب حکومت نے دیکھا کہ اجناس خوردنی کی قیمتوں اور حمل ونقل پر عاید کردہ پابندیوں کا خاطرخواہ نتیجہ نہیں نکل رہا ہے تو اسے خود غلہ کی وصولی اور تقسیم کی ذمہ داری سنبھالنا پڑا ۔ اس بر وقت اقدام کی وجہ سے حیدر آباد ایک ایسے وقت تقریبا خود مکتفی ہے اور اپنی غذائی ضروریات پورا کرنے کے قابل ہے جب کہ بہ حیثیت مجموعی ملک میں غذا کی شدید قلت ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر کاشتکار کا یہ فرض ہے کہ وہ داخلی صرفہ کے لئے نیز ہماری ضروریات کی تکمیل کے بعد کم پیداوار کے ہمسایہ علاقوں کو بر آمد کرنے کی غرض سے اپنی فاضل پیداوار حکومت کو فروخت کرے ۔ بعض حلقوں میں بر آمد سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف جو پروپگنڈہ کیا جارہا ہے وہ گمراہ کن اور خود غرضی پر مبنی ہے ۔

جمعیت ترقیات دیہی

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ غلہ کی وصولی اور تقسیم کے نظام کو امداد باہمی کے اصول پر قائم کیا جارہا ہے۔ اس مقصد کے تحت جمعیت ہائے ترقیات دیہی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ہر انجمن کاشتکاروں تاجروں وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کی کامیابی ان کے اشتراک عمل اور خلوص پر منحصر ہے۔

محکمہ جاتی ترقی

مسٹر حامد محی الدین دوم تعلقدار نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے ضلع کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا۔

ضلع کی جنگی جدو جہد کا ذکر کرتے ہوے انہوں نے کہا کہ ریاست کی جنگی مساعی کو آگے بڑھانے کے لئے مالی اور جانی امداد دینے میں اورنگ آباد کسی دوسرے ضلع سے پیچھے نہیں رہا۔ اس ضلع نے ۱۱۰۰ سے زاید رنگروٹ فوج کے لئے فراہم کئے اور تقریباً ۴۲۱۰۰ روپے کی رقم جنگی فنڈ میں بطور چندہ دی۔ اس کے علاوہ دو کینٹین ایک اورنگ آباد اسٹیشن پر اور دوسرا جالنہ اسٹیشن پر کھولے گئے تاکہ سپاہیوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی جائے۔ ان کنٹینوں کے اخراجات خود اورنگ آباد کے باشندے برداشت کر رہے ہیں۔

کفایت شعاری کی حوصلہ افزائی

انہوں نے کہا کہ جنگ نے معاشی توازن کو درہم برہم کردیا ہے۔ کم آمدنی والے اشخاص میں پس انداز کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے اسکیم قلیل پس اندازی نافذ کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ضلع کے مختلف مقاموں پر ۹۵ ایجنٹوں کا تقرر کیا جا چکا ہے اور ۱۲۹۳۳۰ روپے کی مالیت کے قومی وثائق پس اندازی فروخت کئے جا چکے ہیں۔

حصول غلہ

اجناس خوردنی کی وصولی کا ذکر کرتے ہوے مسٹر محی الدین نے بتایا کہ سنہ ۱۳۵۴ف میں ۱۰۲۳۵۳ من خریف جوار اور باجرہ اور (۴۷۸۰۰) من ربیع جوار اور گیہوں بطور لیوی اصول کیا گیا اسکے علاوہ (۸۳,۸۸۷) من غلہ بازار میں خریدا گیا۔

امداد باہمی

ضلع میں تحریک امداد باہمی کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱ جمعیت ہائے ترقیات تعلقہ اور ۱۰۶ غلہ گودام قایم کئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ دو صدر بنک — ایک مستقر اورنگ آباد پر اور دوسرا جالنہ میں — موجود ہیں۔ ان بنکوں کا سرمایہ زیر استعمال ۸۰۵۰۰ روپے اور سرمایہ ذاتی ۳۳۵۳۰۰ روپے ہے۔ زرعی انجمنوں کی تعداد ۳۸۶ اور غیر زرعی انجمنوں کی ۴۷ ہے۔ اول الذکر ۹۸۶۲ اور آخر الذکر ۱۱۱۴۶ اراکین پر مشتمل ہیں۔ زرعی انجمنوں کا سرمایہ زیر استعمال اور سرمایہ ذاتی علی الترتیب ۸۱۵۳۰۰ روپے اور ۶۴۵۵۶۵ روپے ہے۔ غیر زرعی انجمنوں کا سرمایہ زیر استعمال ۶۸۲۱۳۰ روپے اور سرمایہ ذاتی ۲۷۹۵۹۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ضلع میں دو شہری اور ۹ دیہی بنک بھی کام کر رہے ہیں۔

دیہی رقبوں میں معیار زندگی کو اونچا کرنے کے لئے ۱۷ مواضعات میں تنظیم دیہی کی انجمنیں قایم کی گئی ہیں۔ یہہ کاشت کار کو بہتر زندگی، بہتر زراعت اور بہتر معاملت کے طریقوں سے روشناس کرتی ہیں۔ ان انجمنوں کے اراکین کی تعداد ۱۳۳۷ ہے۔ تنظیم دیہی کے سلسلہ میں ایک اور اقدام یہہ کیا جارہا ہے ہر موضع میں فارغ القبضہ اورافتادہ اراضی کو پست اقوام کے افراد میں بحساب فی خاندان ۱۰ ایکڑ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

”زیادہ غلہ اگاؤ“ کی مہم

محکمہ زراعت نے ”زیادہ غلہ اگاؤ“ کی جو مہم شروع کی ہے اس سلسلہ میں تخم گندم مونگ پھلی کی کھلی اور سوراخ کرنے والی مشینوں اور پمپوں کی فراہمی اور تقسیم کا انتظام کیا جارہا ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ۵۴۰۰ پلہ گیہوں کاشتکاروں میں بطور تقاوی تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ مزارعین کو ۷۰۰ من کھلی اور ۱۲ ٹن امونیم سلفیٹ

فراہم کیا گیا ۔ کاشتکار اس مصنوعی کھاد کو استعمال کرنے کے فوائد سے بتدریج واقف ہوتے جارہے ہیں ۔ قدیم اور جدید باؤلیوں میں پانی کے اضافہ کے لئے کسانوں کو سوراخ کرنے والی مشینیں مہیا کی جارہی ہیں ۔

مقامی حکومت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے دوم تعلقدار صاحب نے کہا کہ نئے آئین کے تحت اورنگ آباد اور جالنہ میں دو مجالس بلدی قایم کی گئی ہیں جو ۰ سرکاری اور ۱۹ غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہیں ۔ آخر الذکر کا انتخاب مفاداتی بنیاد پر عمل میں آیا ہے ۔ اورنگ آباد میں شہر کی آرایش کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں ۔ چنانچہ، اس وقت پیمائش کا کام جاری ہے اور اس کے ختم ہوتے ہی شہر کی آرایش کے لئے ایک صدر خاکہ مرتب کیا جائے گا ۔ آبرسانی کی ایک اسکیم بھی تیار کی گئی ہے جو اس وقت زیر تنقیح ہے ۔ اس پر (۱۸٫۲۹) لاکھ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ مانع گرد سڑکوں کی تعمیر کا کام بھی شروع ہوچکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ہرسال سڑکوں کا قابل لحاظ حصہ مانع گرد بنایا جائے گا ۔ نئے آئین کے تحت (۶) قصبات اور (۹) مواضعات میں مجالس قصبہ اور پنچایتیں بھی قائم ہوگئی ہیں ۔

مقامی نشریات

نشرگاہ اورنگ آباد دیہی نشر و اشاعت کے ذریعہ کی حیثیت سے ایک اہم مقصد کی تکمیل کررہی ہے ۔ یہ نہ صرف مفید معلومات ہی بہم پہونچاتی ہے بلکہ دیہاتیوں کے لئے تفریح کا سامان بھی مہیا کرتی ہے ۔ دیہی آبادی کے فائدہ کیلئے متعدد قصبات اور مواضعات میں ریڈیو سٹ نصب کئے گئے ہیں ۔ اس نشرگاہ سے اردو اور مرھٹی میں جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں انہیں ایک مشاورتی مجلس کے مشورہ سے مرتب کیا جاتا ہے جس میں غیر سرکاری اراکین بھی شامل ہیں ۔

طبی امداد

طبی سہولتوں کے متعلق دوم تعلقدار صاحب نے کہا کہ اورنگ آباد کے مرکزی دواخانہ کے علاوہ ہر تعلقہ میں ایک هسپتال موجود ہے ۔ اورنگ آباد اور جالنہ کے شہروں میں انسداد ملیریا کی ایک مہم شروع کی گئی ہے جس کی بدولت ملیریا کے مرض میں کمی واقع ہو رہی ہے ”صوبہ هسپتال“ کی تعمیر کے لئے ایک اسکیم حکومت کے آگے پیش کی گئی ہے ۔ اس هسپتال میں دوسو مریضوں کی رہایش کا انتظام کیا جائے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کی تعمیر کا کام جلد شروع ہوجائے گا ۔ ضلع کے دواخانہ میں دائیوں کو تربیت دی جارہی ہے اور ان کی تربیت کے اخراجات ہر ہائی نس شہزادی برار کے فنڈ سے پورے کئے جارہے ہیں ۔ ۲۷ دائیوں کو ترتیب دی جا چکی ہے جو متعدد مواضعات میں قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہیں ۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محی الدین نے کہا کہ ضلع میں ۷۴۲ تحتانی مدارس قایم ہیں جن میں سے (۵) پست اقوام کے طلبہ کے لئے ہیں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں مردوں کے لئے دو مدارس اور عورتوں کے لئے ایک مدرسہ قایم ہے ۔ اس کے علاوہ ایک انٹر میڈیٹ کالج بھی موجود ہے جو جامعی اور فوقانی شعبوں پر مشتمل ہے ۔ کمزور بینائی والے غریب اور نادار طلباء کو مفت عینکیں دلائی جاتی ہیں ۔ گھریلو صنعتوں کے مرکز کی حیثیت سے اورنگ آباد کی اہمیت کے پیش نظر ایک فنی اور پیشہ ورانہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے جہاں آهن گری ، نجاری بید بافی ، ہمرو بافی ، پارچہ بافی اور خیاطی کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ سال زیر تبصرہ میں لڑکیوں کے لئے بھی ایک صنعتی مدرسہ کا قیام عمل میں آیا ہے جس میں ۶۰ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کے طرف سے پیش کی ہوئی متعدد تحریکات اور تجاویز پر غور کیا گیا ۔ صوبہ دار صاحب نے مندوبین کے سوالات کے مناسب جوابات دئے اور وعدہ کیا کہ وہ ضلع کے باشندوں کی ضروریات کے متعلق متعلقہ محکموں کو توجہ دلائیں گے ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں متعدد ذیلی دلچسپیوں کا انتظام کیا گیا تھا جن میں نمایش مصنوعات ، نمایش مویشی اور اسپورٹس شامل تھے ۔

بیدر

بیدر کی چوتھی سالانہ ضلع کانفرنس مسٹر عبدالحمید خاں صوبہ دار گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ افتتاحی تقریر میں مسٹر نگیندر بہادر اول تعلقدار نے موجودہ سیاسی اور معاشی صورت حال پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ مندوبین نے بہتر حالات میں کانفرنس میں شرکت کی ہے اور یہ کہ ان کے سامنے شاندار مستقبل ہے بشرطیکہ وہ مشترکہ مفاد کے لئے خلوص کے ساتھ جد و جہد کریں ۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین کو متنبہ کیا کہ اگرچہ جنگ ختم ہوگئی ہے لیکن اس کی وجہ سے پیدا شدہ ناگوار حالات ابھی تک باقی ہیں ۔ آجکل سب سے اہم مسئلہ غذائی قلت ہے ۔ جب تک نفع بازوں کی حرص اور لالچ کے خلاف موثر تدابیر اختیار نہ کی جائیں حیدرآباد میں بھی وہ حالات پیدا ہوجانے کا اندیشہ تھا جو برطانوی ہند کے بعض حصوں میں پائے جاتے ہیں ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور غذائی مسئلہ کو حل کرنے میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے محکمہ تعلیمات کی ان مساعی کی ستائش جو وہ ناخواندگی کے انسداد کے لئے کررہا ہے ۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مدرسین کا کام بڑا اہم ہے کیونکہ یہ قوم کی عظمت کی بنیاد ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ لڑکوں کے لئے دو مدارس فوقانیہ اور لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ فوقانیہ قایم ہے ۔ اس کے علاوہ تین مدارس وسطانیہ اور دو امدادی مدارس بھی موجود ہیں ۔ تحتانی مدارس کی مجموعی تعداد ۲۱۰ ہے جس میں تعلیم بالغان کے مدرسے بھی شامل ہیں ۔ مدارس ثانوی کی تعداد ۱۲ تک بڑھ گئی ہے اور ان پر ۳۸۸۴۶ روپے خرچ ہوتے ہیں ۔ مختلف مدارس میں طلباء کی تعداد ۱۸۰۰۰ سے زاید ہے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں لڑکوں اور لڑکیوں کی زیادہ بڑی تعداد تعلیمی سہولتوں سے فائدہ اٹھائے گی ۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ کم سے کم ۸۰۰ آبادی والے موضع میں ایک تحتانی مدرسہ قائم کیا جائے ۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مدرسین کی سہولت کے لئے ایک گشتی کتب خانہ قایم کیا گیا ہے ۔

امداد باہمی کی برکات

تعلقدار صاحب نے ان فوائد کا ذکر کیا جو تحریک امداد باہمی سے حاصل ہوسکتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ ضلع میں امداد باہمی کے دو صدر بنک ہیں ۔ ایک مستقر بیدر پر اور دوسرا اودگیر میں ۔ سنہ ۱۳۵۵ف کے آغاز میں تین صنعتی انجمنیں کام کر رہی تھیں ۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ تحریک امداد باہمی کی توسیع کے لئے حکومت نے جو نئی اسکیم منظور کی ہے وہ اس تحریک کو دیہی رقبوں میں پھیلانے کے لئے ممدو معاون ثابت ہوگی ۔ اس اسکیم کے تحت ہر ضلع میں ایک مدد گار ناظم اور ہر تعلقہ میں ایک انسپکٹر کا تقرر عمل میں آئے گا ۔ غلہ گودام ۱۳۶ مواضعات میں قائم ہو چکے ہیں ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بہت جلد ہر موضع میں ایک غلہ گودام قائم ہوجائے گا ۔

راتب بندی کا نفاذ

محکمہ رسد کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حکومت اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برت کر غذائی مسئلہ سے نبٹنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حصول غلہ کی اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کریں ۔ انہوں نے فرمایا کہ دو ہفتہ کے اندر اندر بیدر اور اودگیر میں راتب بندی نافذ کردی جائے گی ۔ اگر اس دوران میں کافی ذخائر مہیا نہ کئے جائیں تو غریبوں کے لئے مقررہ نرخوں پر غذا بہم پہنچانا مشکل ہو جائے گا ۔

مدارس

اس کے بعد انہوں نے صنعتی مدارس کا ذکر کیا جہاں تعلیم مفت دی جاتی ھے - نیز طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت تعلیمی وظائف بھی عطا کر رھی ھے - انہوں نے امید ظاھر کی کہ بہت جلد ملک میں تجربہ کار صناعوں کی کافی تعداد فراھم ھوجائے گی -

کاشتکار کی امداد

مارکٹنگ کمیٹی کے کام پر تبصرہ کرتے ھوے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس کا خاص مقصد زرعی پیداوار کی نکاسی میں کاشتکار کو امداد دینا ھے - مارکٹنگ کمیٹی ھمیشہ کاشتکار کے مفاد کو پیش نظر رکھتی ھے -

ضلع میں محکمہ تعمیرات کی کارگزاری کا ذکر کرتے ھوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں (۱۰۲) میل کی مورم کی سڑکیں ھیں اور ھر سال ان کی نگہداشت پر دیڑھ لاکھ روپے کی رقم صرف کی جاتی ھے - اس کے علاوہ اس سال حکومت نے (۹۳) سرکاری عمارتوں کی مرمت و درستگی کے لئے (۲۰) هزار روپے کے مصارف برداشت کئے - ''زیادہ غلہ اگاؤ'' کی مہم کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے دیڑھ لاکھ روپے کے اخراجات سے چھوٹے تالاؤں کی مرمت کی گئی -

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ بیدر کا قدیم اور تاریخی ضلع جو ماضی میں کئی سلطنتوں کا پایہ تخت رہ چکا ھے ترقی کے معاملہ میں دوسرے اضلاع سے پیچھے نہیں رھے گا - انہوں نے جنگ کی جانی اور مالی تباہ کاریوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ھوگئی ھے پھر بھی حالات بہتر نہیں ھوئے ھیں - صوبہ دار صاحب نے اندرون و بیرون ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ غلہ کو حفاظت سے رکھیں اور اسراف سے باز رھیں - انہوں نے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارک کو پڑھ کر سنانے کی عزت حاصل کی جس میں شاہ ذیجاہ نے اپنی رعایا کو اجناس خوردنی کے استعمال میں ممکنہ کفایت برتنے کی ھدایت فرمائی ھے -

لیوی

صوبہ دار صاحب نے لیوی کے نظام کی افادیت پر زور دیا اور ان فوائد کا ذکر کیا جو غذا کی منصفانہ تقسیم سے حاصل ھوتے ھیں - انہوں نے فرمایا کہ قصبات میں ھر میر محلہ کا یہ فرض ھے کہ عوام کو قحط کی تباہ کاریوں سے بچائے - اور اس بات کا یقین کرے کہ حاجتمندوں کو بیوپاریوں سے اتنا ھی غلہ مل رھا ھے جتنا کہ ان کا حصہ رسدی ھے - مجلس اغذیہ کے اراکین کو زیادہ سے زیادہ دورہ کرنا چاھئے اور ان لوگوں کی ایک فہرست مرتب کرنی چاھئے جو واقعی امداد کے محتاج ھیں -

لیوی کی وصولی کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ھے کہ مفاجاتی صورت حال سے نبٹنے کے لئے اجناس خوردنی کے کافی ذخائر مہیا کئے جائیں - پچھلے تین سال کے تجربہ نے اس طریقہ کی افادیت ثابت کردی ھے - حکومت نے لیوی کی وصولی کو باھمی امداد کے اعلی اور آزمودہ اصول پر قائم کیا ھے - کسانوں سے حاصل کئے ھوے غلہ کو خود کاشتکار کے فائدہ کی خاطر سرکاری گوداموں میں ذخیرہ کیا جاتا ھے - انہوں نے فرمایا کہ ھر ذمہ دار شخص اور عوام کے سچے نمایندہ کو اپنا یہ مقدس فرض سمجھنا چاھئے کہ کسان پر لیوی کے نظام کی افادیت اور اھمیت کو واضح کرے -

کفایت شعاری

افراط زر کا ذکر کرتے ھوے صوبہ دار صاحب نے اسکیم قلیل پس اندازی پر روشنی ڈالی - انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس اسکیم کا مقصد کفایت شعاری کی عادت پیدا کرنا ھے - اس کی بدولت لوگ بعد میں بہتر اور زیادہ سستی اشیاء خرید سکیں گے - انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسی چیزیں نہ خریدیں جن کی انہیں فی الحقیقت ضرورت نہیں ھے - انہوں نے فرمایا کہ فاضل رقم کو قومی

وثائق پس‌اندازی خرید کر بہتر طریقہ پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔
اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے اس گمراہ کن پروپگنڈہ کا ذکر کیا جو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی توسیع سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف کیا جارہا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ حکومت پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ وہ فنی تعلیم کی ترقی میں کافی دلچسپی نہیں لے رہی ہے ۔ یہ الزام بالکلیہ غلط ہے جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست میں متعدد فنی اور پیشہ ورانہ ادارے قائم ہیں جہاں قابل اور تجربہ کار اساتذہ طلباء کی ایک بڑی تعداد کو تربیت دیتے ہیں ۔ نہ صرف طلباء کے بلا معاوضہ قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا ہے بلکہ ان میں سے زیادہ ہونہار لڑکوں کو ان کے کام کا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ صوبہ دار صاحب نے امید ظاہر کی کہ رعایا حکومت کو ایسے مزید مدارس کے قیام میں مدد دے گی اور لڑکوں کو زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی ترغیب دے گی ۔ انہوں نے شاہ ذیجاہ کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا پر اپنا خطبہ ختم کیا ۔

تحریکات

دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کی ہوئی تحریکات پر غور خوض کے لئے مختص رہا ۔ ضلع میں مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں سے متعلق متعدد سوالات کئے گئے ۔ اس کانفرنس میں جو سرکاری عہدہ دار شریک تھے انہوں نے اپنے متعلقہ محکموں کی طرف سے ان کے جوابات دے ۔ آخر میں تعلقدار صاحب نے کانفرنس کی کارروائی میں دلچسپی لینے کے لئے مندوبین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا ۔

کانفرنس کے موقع پر مقامی مصنوعات کی نمایش ترتیب دی گئی تھی جسے عوام کی ایک بڑی تعداد نے ملاحظہ کیا ۔

بیڑ

بیڑ کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار اورنگ آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ مندوبین اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی ۔ کانفرنس کا انعقاد ایک مقامی سینما گھر میں عمل میں آیا جسے نہایت سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا ۔ کانفرنس کے موقع پر پورے شہر میں چہل پہل تھی ۔

غذائی صورت حال

پہلے اجلاس کی کارروائی مسٹر احمد عبدالجبار اول تعلقدار کے خطبہ سے شروع ہوئی ۔ انہوں نے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور جنگ کے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان حالات کے نتیجہ کے طور پر عاید کردہ پابندیوں کو برخواست کرنے کے لئے کچھ وقت لگے گا ۔ غذائی صورت حال کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ اس ضلع کو امساک باراں کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے بعض تعلقہ جات میں قحط کے حالات نمودار ہوئے ۔ حکومت نے امدادی تدابیر اختیار کرنے میں دیری نہیں کی اور اس سلسلہ میں اب تک ۵۰,۰۰۰ روپے کی رقم خرچ کی جاچکی ہے ۔ اگر ضرورت پڑے تو مزید مالی امداد دی جائیگی ۔ تعلقہ جات پاٹودہ اور آشٹی اور تعلقہ بیڑ کے بعض مواضعات کو لیوی سے مستثنی قرار دیا گیا ہے اور وہاں زرلگان کی معافی دی گئی ہے ۔ حکومت نے غلہ کی ارزاں دوکانیں کھولی ہیں اور کافی مصارف سے چارہ کا انتظام کیا ہے ۔

اصلاحات کا نفاذ

اسکیم اصلاحات کے تحت حکومت مقامی کے ادارے قایم کئے گئے ہیں ۔ اراکین کے انتخابات کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں ۔ ۲۰۰۰ یا اس سے زائد آبادی والے مواضعات میں پنچایتوں کا قیام عمل میں آیا ہے ۔ حکومت نے ضلع میں محکمہ کندیدگی باؤلیات کی سرگرمیوں کو وسعت دی ہے تاکہ مواضعات میں کافی مقدار میں پینے کا پانی دستیاب ہوسکے ۔

صوبہ دار صاحب کا خطبہ

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ضلع کی جنگی جدو جہد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اگرچہ جنگ جیتی جا چکی ہے، لیکن ابھی امن جیتنا باقی ہے ۔ پھر

معمولی حالات کے قایم کرنے کے لئے ہمیں ممکنہ کوشش کرنی چاہئیے - ضلع کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ان تدابیر کی تفصیل بتائی جو قیمتوں پر نگرانی رکھنے اور اجناس خوردنی کی منصفانہ تقسیم کا تعین کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہیں - انہوں نے تعلقہ آشٹی و پٹوڈہ اور تعلقہ بیڑ کے بعض مواضعات میں بارش کی قلت کی وجہ سے پیدا شدہ قحط کے حالات کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ حکومت لیوی سے استثنا اور ۳۱۹۰۰۰ روپے کی حد تک رز لگان کی معافی، تقاوی، چارہ کی فراہمی جیسی امدادی تدابیر اختیار کرچکی ہے - اس کے بعد انہوں نے برطانوی ہند کے ہمسایہ صوبوں میں پائے جانے والے قحط کے حالات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اچھے ہمسایوں کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو ہر طرح مدد دیں - انہوں نے نفع بازی کے رجحان کی شدید مذمت کی اور فرمایا کہ جب تک اس کا موثر طور پر انسداد نہ کیا جائے گا اجناس خوردنی یا دیگر اشیاء ماحتاج کی منصفانہ تقسیم کے انتظامات کامیاب نہ ہو سکیں گے - انہوں نے کاشتکاروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی فاضل پیداوار صرف حکومت کو فروخت کریں تاکہ اسے صارفین میں منصفانہ طور پر تقسیم کیا جاسکے -

محکمہ جاتی ترقی

مسٹر احمد عبدالجبار نے ضلع کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی - انہوں نے فرمایا کہ سال زیر تبصرہ میں ہر مستقر تعلقہ پر امداد باہمی کی انجمنیں اور ۶۳۳ مواضعات میں غلہ گودام قائم کئے گئے ہیں اور ۵۴۶۹۷۰ من غلہ وصول کیا گیا - رسد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مقررہ نرخوں پر کپڑے لوہے وغیرہ کی بہم رسانی سے متعلق انتظامات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ تعمیرات پر ۳۷۷۱۱ روپے اور صفائی پر ۲۱۶۱۲ روپے خرچ کئے گئے -

قومی تعمیری سرگرمیاں

تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ س سال دو تحتانی مدارس کھولے گئے جن میں سے ایک پست اقوام کے طلباء کے لئے تھا - تالی کھیڑ میں بالغوں کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا گیا - مدارس فوقانیہ اور وسطانیہ میں طلباء کی تعداد ۵۰۰ تھی - صحت عامہ کے متعلق انہوں نے بتایا کہ پلیگ، ہیضہ اور چیچک جیسے امراض متعدی کا مقابلہ کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی گئیں - بیڑ اور مومن آباد میں ملیریا کا سروے ختم ہوچکا ہے - مویشیوں میں امراض کے شیوع کو روکنے کے لئے انسدادی تدابیر بھی اختیار کی گئیں - محکمہ تعمیرات نے ۴۵ ہزار روپے کے صرفہ سے نئی سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع کیا - محکمہ زراعت نے نمایشی قطعات کے ذریعہ پروپگنڈہ کا کام جاری رکھا اور تخم گندم کو بطور تقاوی اور مونگ پھلی کی کھلی کو کھاد کے طور پر تقسیم کیا گیا - محکمہ کندیلہ گی باولیات نے تعلقہ آشٹی میں ۸۶ اور تعلقہ پٹوڈہ میں ۳۷ باؤلیاں کھدوائیں - اب تک جن باولیات کی کھدائی کا کام ختم ہوچکا ہے ان کی تعداد ۳۱۸ ہے ان میں ۱۲۷ ہریجنوں کے استعمال کے لئے بنائی گئیں ہیں - اس کے بعد تعلقدار صاحب نے محکمہ امداد باہمی کی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ۵۱۳ غلہ گودام تعمیر کئے جا چکے ہیں ضلع میں امداد باہمی کے دو صدر بنک اور ۱۹۹ انجمنیں قائم ہیں جن کا سرمایہ ۳۱۷۵۳۶ روپے ہے -

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں ان تدابیر پر تبصرہ کیا گیا جو پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے اختیار کی گئی تھیں - صوبہ دار صاحب نے اعلان کیا کہ پٹوڈہ میں عدالت منصفی کے قیام کے لئے منظوری حاصل ہوچکی ہے - انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ غلہ گوداموں اور مدرسہ کی عمارت کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع کیا جائے گا -

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے مندوبین کی طرف سے وصول شدہ تحریکات کو پڑھکر سنایا اور فرمایا کہ اگر لیوی کی وصولی سے متعلق کوئی شکایات موجود ہوں تو وہ جائز شکایتوں کے ارتفاع کے لئے فوری کارروائی کریں گے -

دوسری تحریکات بلوطہ داری نظام، راتب بندی ، سڑکوں کی تعمیر ، صفائی کے انتظامات ، زرعی پیداوار لے جانے والی بنڈیوں کے داخلہ کی اجازت کے لئے بلوں کی فراھمی ، ٹپہ کی توسیع ، پنچائتوں اور مقامی مجالس کے قیام ، پشتوں کی تعمیر ، تالابوں کی مرمت ، تنظیم دیہی کی انجمنوں کے قیام غلہ کی ارزاں دوکانوں کے افتتاح ، اور پست اقوام کے افراد کے لئے علحدہ نو آبادیوں کے قیام ، اور انسداد رشوت ستانی کی مجلسوں کی تشکیل جیسے امور سے متعلق تھیں۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین کے سوالات کے مناسب جوابات دئے۔ پست اقوام کے افراد کے لئے علحدہ نو آبادیوں کے قیام سے متعلق مطالبہ کی نسبت انہوں نے فرمایا کہ اس مقصد کے تحت زمینات مختص کی گئی ھیں۔

محکمہ کروڑگیری کے نائب ناظم نے کانفرنس کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ حکومت نے سرحدوں پر فوجی حفاظتی دستے متعین کرکے بر طانوی ھند کو اجناس خوردنی کی خفیہ برآمد روکنے کے لئے خصوصی اقدام کیا ھے۔ انہوں نے ذرا تفصیل کے ساتھ ان ترکیبوں کا ذکر کیا جو خفیہ بر آمد کرنے والے اختیار کرتے ھیں ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ان قابل اعتراض طریقوں کو روکنے کے لئے وہ حکومت کا ھاتھ بٹائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں ایک صنعتی نمایش ترتیب دی گئی اور کوتوالی اور فوج کے اسپورٹس منعقد کئے گئے ۔

کریم نگر

کریم نگر کی ضلع کانفرنس کے دو یومی اجلاس میں جو مسٹر حبیب محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا غذائی صورت حال خاص طور پر موضوع بحث رھی ۔ مختلف مفادات کی نمایندگی کرنے والے تقریباً ۲۰۰ مندوبین نے ضلع کے مختلف حصوں سے آکر کانفرنس میں شرکت کی ۔ اس موقعہ پر مہمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی موجود تھی ۔

مجلس موضوعات کی تشکیل

مسٹر محمد باقرحسین قریشی اول تعلقدار نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اوس نمایاں ترقی کا ذکر کیا جو حیدرآباد نے مبارک و مسعود دور عثمانی میں کی ھے۔ اس عہد کا ایک ممتاز کارنامہ دور رس نوعیت کی دستوری اصلاحات کا نفاذ ھے ۔ انہوں نے ضلع کانفرنسوں کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ اسکیم اصلاحات کا جزو لاینفک ھیں اور ان کا منشاء یہ ھے کہ عوام کے نمایندوں کا ضلع کے عہدہ داروں سے قریبی اور راست تعلق قائم کیا جائے تا کہ ھر فریق دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ سکے اور ایک دوسرے کا ھاتھ بٹائے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ مجلس موضوعات کا قیام عمل میں لایا گیا ھے جس میں غیر سرکاری اراکین کی اکثریت ھوگی ۔ اس مجلس کے جلسہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ھوا کریں گے تا کہ کانفرنس کی پیش کردہ سفارشات کو عملی صورت دینے سے متعلق تدابیر پر غور کیا جائے ۔

غذائی صورت حال

انہوں نے فرمایا کہ اگرچہ جنگ ختم ھوچکی ھے پھربھی بحیثیت مجموعی ملک کی غذائی صورت حال نازک ھے۔حیدرآباد میں اشیاء خورو نوش پر نگرانی قائم رکھنے کے لئے متعدد تدابیر قبل از قبل ھی اختیار کی گئیں ۔ اس دور اندیشانہ حکمت عملی کی بدولت حکومت صورت حال کو قابو میں رکھ سکی ھے۔

احکام نگرانی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے بتایا کہ لیوی کا طریقہ اختیار کرکے اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو بازار میں اجناس خوردنی کی خریدی کا مجاز کرکے غلہ کے حصول اور تقسیم پر نگرانی قایم کرنا ضروری سمجھا گیا ۔ اس سال ضلع میں خریف اور ربیع کی فصلیں خراب ھوگئیں ھیں جس کے نتیجہ کے طور پر جوار کی شدید قلت ھے ۔ بہر حال لیوی کے طریقہ اور کمرشیل کارپوریشن کی بدولت اس ضلع کو کافی مقدار میں اجناس خوردنی فراھم کی جارھی ھیں ۔ اس سے ظاھر ھے کہ کاشت کار ساھوکاروں کو غلہ بیچنے کی بجائے اپنی فاضل پیداوار سرکاری اداروں کو فروخت کریں تو وہ ملک کی خدمت کریں گے ۔

انہوں نے فرمایا کہ حیدرآباد میں غذائی نظم و نسق کی کامیابی کا سبب رعایا اور حکومت کے درمیان قریبی اشتراک عمل ہے ۔ ذی اثر غیر سرکاری اراکین پر مشتمل دیہی تعلقہ واری اور ضلع واری اداروں کا ایک جال پورے ممالک محروسہ میں بچھا دیا گیا ہے تاکہ غذائی نظم ونسق میں حکومت کو مدد ملے ۔ انہوں نے حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ زیادہ منافع کے لئے حرص کا شکار نہ بنیں بلکہ اپنی فاضل پیداوار حکومت کو فروخت کر کے انسانیت کی خدمت کریں ۔

خطبہ صدارت

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ خانوادہ آصفی کی یہہ روایتی حکمت عملی رہی ہے کہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبود پر خاص توجہ کی جائے ۔ حکومت اور رعایا کے درمیان جو مخلصانہ اشتراک عمل پایا جاتا ہے وہ حیدرآباد کے نظم ونسق کی ایک بے نظیر خصوصیت ہے ۔ پچھلے چند سالوں سے ضلع کانفرنسوں کا نفاذ اس غرض سے عمل میں آرہا ہے کہ عوام کی ضروریات معلوم کی جائیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے زیادہ تیز ذرائع اختیار کئے جائیں ۔

یہہ واقعہ ہے کہ مختلف مفادات کے نمایندے کانفرنس کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے رہے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ضلع کانفرنسوں کے کام کی اہمیت اور ان کے حاصل ہونے والے فوائد سے پوری طرح واقف ہیں

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ضلع کے باشندوں کی اکثریت زمین سے اپنی روزی حاصل کرتی ہے ۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی ہے ۔ چہ گاؤں پراجکٹ کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے اور بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا ۔ اسی طرح مانیر پراجکٹ کا کام بھی جاری ہے ۔ اس کے علاوہ ممالک محروسہ کے سب سے بڑے پراجکٹ ——— گوداوری پراجکٹ ——— کا کام بھی شروع کیا جانے والا ہے ۔ ان پراجکٹس کی تکمیل کے بعد زراعت اور صنعت و حرفت کو زبردست ترقی ہوگی اور دیہات کی عام خوش حالی پر اچھا اثر مرتب ہوگا ۔ حکومت کی طرف سے نافذ کی جانے والی مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لئے کاشتکاروں کو سرمایہ کی ضرورت ہوگی ۔ اس لئے انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ موجودہ گرم بازاری کی وجہ سے حاصل شدہ کثیر منافع میں سے قابل لحاظ رقمیں پس انداز کریں تاکہ آئندہ انہیں منافع بخش کاموں پر لگایا جاسکے ۔ حکومت نے اسکیم قلیل پس اندازی کم آمدنی والے اشخاص کے فائدہ کے لئے نافذ کی ہے ۔ انہیں چاہئے کہ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں ۔ انہوں نے بتایا کہ اجتماعی کاشتکاری کی ترویج کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

گودام

گوداموں کی تعمیر حکومت کی غذائی حکمت عملی کا ایک اہم جزو ہے ۔ گوداموں سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ خود کاشتکاران گوداموں کے حصہ دار ہونگے ۔ انہیں آیندہ ایسے بنکوں سے ملحق کرنے کی تجویز ہے جو زرعی پیداوار کی ضمانت پر نقد رقم قرض دیتے ہیں ۔ ضلع میں ۳۷ غلہ گودام قایم کئے جاچکے ہیں ۔

صنعتی ترقی

ضلع کی آبادی کی ایک قابل لحاظ تعداد تجارت اور صنعت و حرفت میں مصروف ہے ۔ اس لئے حکومت برقابی قوت کی مدد سے متعدد صنعتیں قایم کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے ۔ اعظم آباد کا مجوزہ صنعتی شہر اپنی نظیر آپ ہوگا ۔

نگرانی سے متعلق تدابیر

صوبہ دار صاحب نے ان مختلف تدابیر پر تفصیل کے ساتھ بحث کی جو غذائی صورت حال کی اصلاح اور عوام میں غذا اور کپڑے کی منصفانہ تقسیم کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں لیوی اور خوش خریدی کے تحت ۸۱۷۶۴۰ من دھان اور جوار اور ۲۰۸۰۴۳ من مکئی حاصل کی گئی ۔ مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے کمرشیل کارپوریشن کی توسط سے ۶ ہزار من سفید جوار درآمد کی گئی ۔

تعلیمی سرگرمیاں

ضلع کی تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ لڑکوں کے لئے دو مدارس فوقانیہ ۹ مدارس وسطانیہ اور ۲٦۳ مدارس تحتانیہ اور لڑکیوں کے لئے ۳۳ مدارس تحتانیہ قائم ھیں - بالغوں کے مدارس کی تعداد ۲ سے ۵ اور پست اقوام کے مدارس کی تعداد ۳ سے ۸ کردی گئی ھے کریم نگر میں مدرسہ وسطانیہ برائے اناث کو مدرسہ فوقانیہ کا درجہ دیا گیا ھے - سال زیر تبصرہ میں ان مدارس پر ۴۹۳۸۳۸ روپے خرچ کئے گئے -

طبی سہولتیں

طبی سہولتوں کے متعلق صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ مستقر ضلع پر ایک صدر دواخانہ اور ھر مستقر تعلقہ پر ایک دواخانہ موجود ھے - اس کے علاوہ سفری دواخانہ چشم نے دیہاتیوں کو طبی امداد بہم پہونچانے کے لئے ضلع کے مختلف حصوں کا دورہ کیا - سال زیر تبصرہ میں اس میں ۴۷۱۳ مریضوں کا علاج اور ۲۲۷۲ طلبا کا طبی معائنہ کیا گیا - صدر دواخانہ میں زچاؤں کی دیکھ بھال کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر اور تربیت یافتہ نرسوں کا تقرر کیا گیا ھے - ضلع کے مختلف دواخانوں میں جن مقیم اور غیر مقیم مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۳۱۸۰٦ اور ۳۳۳۸۵٦ تھی - ضلع کے بعض حصوں میں امراض متعدی پھوٹ پڑے تھے - لیکن ان پر بہت جلد قابو پالیا گیا - سال زیر تبصرہ میں طبی امداد پر ۲۰۹۱۷ روپے کی رقم صرف کی گئی -

نمایش مصنوعات

شام میں صوبہ دار صاحب نے کانفرنس کے سلسلہ میں ترتیب دی ہوئی ایک نمایش کا افتتاح کیا - مختلف محکموں اور مقامی مصنوعات کے اسٹال مرکز توجہ بنے رہے - سیکڑوں تماشائیوں نے نمایش دیکھی -

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات کی یکسوئی کے لئے وقف رہا - مندوبین کے تقریباً (۵۰) سوالات کے جوابات دئے گئے - ان میں سے اکثر کا تعلق زاید تعلیمی سہولتوں کی فراھمی ، زرعی آلات کی بہم رسانی ، نئے سڑکوں کی تعمیر ، تالابوں اور باؤلیوں کی مرمت، لیوی کے وصولی جیسے امور سے تھا - متعلقہ محکموں سے جو جوابات وصول ہوئے انہیں حاضرین کو پڑھکر سنایا گیا -

ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ، جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا، کانفرنس کی کارروائی اختتام کو پہونچی -

محبوب نگر

محبوب نگر کی ضلع کانفرنس مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک کی صدارت میں منعقد ہوئی - اس میں ضلع کے تمام حصوں سے آئے ہوئے مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی -

مسٹر قطب الدین اول تعلقدار نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے ساری دنیا میں غذائی صورت حال کی نزاکت کا ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اس مسئلہ کو کامیاب طریقہ پر حل کرنے کے لئے سرکاری عہدہ داروں کے ساتھ ھر ایک کا تعاون عمل ضروری ھے - اس سلسلہ میں تعلقدار صاحب نے حاضرین کی توجہ حضرت اقدس و اعلی کے فرمان مبارک کی طرف مبذول کرائی اور اپیل کی کہ وہ غذا میں کفایت برتنے کے معاملہ میں شاہ ذیجاہ کی فیض آفرین مثال کی تقلید کریں -

تبصرہ

پچھلے سال (سنہ ۱۳۵۴ف میں) مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے لیوی کی وصولی کے سلسلہ میں محکمہ رسد کی کارگزاری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ محکمہ رسد کی مساعی کا نتیجہ ھے کہ خود ضلع میں غلہ کا کافی ذخیرہ جمع کرلیا گیا ھے - اور عوام کے فائدہ کے لئے غلہ کی دوکانیں کھولی گئی ھیں - محبوب نگر نارا ین پیٹھ اور راچم پیٹھ میں شکر اور مٹی کے تیل کی راتب بندی بعض تبدیلیوں کے ساتھ جاری رہی - تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اجناس خوردنی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت

سرکارعالی نے ایک گودام ٹرسٹ قایم کیا ہے اور گوداموں کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکاہے۔ اس وقت ۱۲ گودام زیر تعمیر ہیں اور یہ امیدکی جاتی ہے کہ یہ اجناس خوردنی کی حفاظت میں نہایت ممد و معاون ثابت ہونگے ۔

حکومت مقامی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے حکومت مقامی کے اداروں کی سر گرمیوں پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نئے آئین کے تحت ۲۰۰۰ یا اس سے زاید آبادی والے مواضعات میں پنچائتیں قائم کی جارہی ہیں ۔

تعلیمی ترقی

محکمہ تعلیات کے کام کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے قومی زندگی میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ حکومت مدارس اور دوسرے تعلیمی اداروں پر سالانہ ۲۱۰۰۴۵ روپے خرچ کر رہی ہے ۔ اس کے علاوہ امدادی اور صرف خاص اور جاگیرات کے مدارس کو سالانہ ۲۹۰۰ روپے کی مالی امداد دی جارہی ہے۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس سال ۲۶ ثانوی مدارس قایم کئے گئے ۔ انہوں نے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا کہ حکومت پست اقوام کی تعلیمی ضروریات سے بے خبر نہیں ہے۔ ضلع میں پانچ مدارس پست اقوام کے طلباء کے لئے مختص ہیں ۔ تعلیم بالغان کی اشاعت کے لئے قدم اٹھایا جارہاہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۴ مدارس بالغوں کی تعلیم کے لئے قایم ہیں ۔

تعمیرات کا کام

تعلقدار صاحب نے محکمہ تعمیرات کی سر گرمیوں پر تبصرہ کیا اور فرمایا کہ ضلع میں سڑکوں کی مرمت پر ۱۷۱۸۴۰ روپے کی رقم صرف کی گئی ۔ جنگی حالات اور بڑھی ہوئی اجرتوں کی وجہ سے محکمہ تعمیرات نے مقامی مزدوروں سے کام لیا اور اس طرح مزدوروں کی ایک بڑی تعداد کے لئے روزگار فراہم ہوگیا ۔ اس وقت جن اسکیموں پر غور کیا جارہا ہے جب انہیں عملی صورت دی جائے گی تو ضلع کی بیروزگاری کا مسئلہ بڑی حدتک حل ہو جائے گا۔

امداد باہمی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے محکمہ امداد باہمی کا ذکر کیا انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ امداد باہمی کی انجمنیں کاشتکار کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہیں۔ ان کے قیام سے پہلے کسان کی زندگی حریص ساہوکاروں کے رحم و کرم پر منحصر تھی ۔ کاشتکار کو حکومت کا احسان مند ہونا چاہئے کہ اس نے تمام ممالک محروسہ میں امداد باہمی کی تحریک کو عام کیا ۔ ضلع میں امداد باہمی کے دو صدر بنک قایم ہیں ۔ ایک محبوب نگر میں اور دوسرا ناگر کرنول میں ۔ اس وقت ضلع میں دو امدادی انجمنیں کام کررہی ہیں جن کے اراکین کی تعداد ۱۸۳۷ ہے۔

صوبہ دار صاحب کا خطبہ

اول تعلقدار کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر امیر علی صوبہ دار میدک نے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال کا بطور خاص ذکر کیا ۔ انہوں نے حاضرین کو نصیحت فرمائی کہ وہ غذا کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لیں۔صوبہ دار صاحب نے کسی ملک کی زندگی میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور ان مساعی کی ستایش کی کہ جو عوام میں تعلیم کی اشاعت کے لئے کی جارہی ہیں۔ نادار طلباء کی امداد کے لئے جو فنڈ قائم کیا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے امید ظاہر کی کہ اس میں ہر شخص فیاضی سے چندہ دیگا ۔ انہوں نے چنچو قبایل کے قدیم تمدن کے احیاء سے متعلق اسکیم کا ذکر کیا اور اعلی حضرت بندگان عالی کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا پر اپنی تقریر ختم فرمائی ۔

تحریکات

دوسرا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات پر غور وخوض کے لئے وقف رہا متعدد سوالات کئے گئے جن کا متعلقہ محکموں کے نمایندوں نے جواب دیا ۔

کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ‌دار صاحب نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ مسٹر نارائن راؤ کی پیش کردہ قرار داد عقیدت میں خانوادہ آصفی کے ساتھ گہری اور مستقل وفاداری کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عوام کی ترقی کا راز شاہ ذیجاہ کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری میں مضمر ہے۔

کاروباری حالات کاماہواری جائزہ

جنوری سنہ ۱۹۴۶ء - اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں زر کے بازار میں سرد بازاری کے آثار نمایاں تھے لیکن سونے اور چاندی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا - سونے اور چاندی کے بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۱۲ روپیہ فی تولہ ۱۶۴ روپے فیصد تولہ تھے - اجناس کی قیمتیں بھی عام طور پر ترقی پذیر رہیں -

زرکاغذی اورسکے

جنوری کے مہینے میں زیرگشت سکوں کی جملہ مالیت (۴۶۹۷٫۵۹) لاکھ روپے تھی اس طرح (۱۶۳٫۲۷) لاکھ روپے کا اضافہ ہوا - خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۷٫۴۵) فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۱٫۹۶) فیصد زیادہ ہے - اس کی بدولت زر محفوظ کی حالت اور زیادہ مستحکم ہوگئی - پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلہ میں زیرگشت نوٹوں کی مالیت (۸۵۴٫۳۶) لاکھ روپے بڑھ گئی - پچھلے سال جنوری میں زیرگشت نوٹوں کے مقابلہ میں زرمحفوظ کا تناسب (۳٫۷۹) فیصد تھا -

زیرگشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۴٫۶۹ فیصد نوٹوں کو زیرگشت لایا گیا - اس کے بر خلاف سابقہ ماہ میں (۹۶٫۸۱) فیصد نوٹ گردش میں لائے گئے -

بینک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں کاروبار کرنے والے آٹھ بنکوں کے واجبات کی مقدار (۴۲۷۶٫۴۵) لاکھ روپے تھی نقد اثاثوں کی مقدار جس میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے پاس کی امانتیں بھی شامل ہیں (۶۱۷٫۶۸) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۱۱۴٫۸۲) لاکھ روپے اور (۴۳٫۹۴) لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۶۲۲٫۸۱) لاکھ روپے اور (۴۲۹٫۲۹) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ مقدار علی الترتیب (۴۸۶٫۸۱) لاکھ روپے اور (۲۹۰٫۲۳) لاکھ روپے تھی -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

بنکوں ، انجمنوں اور حکومت کے قرضوں اور امانتوں کی مقدار اور رکن بنکوں اور انجمنوں سے حاصل کئے ہوے قرضوں کی مقدار علی الترتیب (۲۹٫۷۴) لاکھ روپے اور (۲۰٫۰) لاکھ روپے تھی -

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ کمی ہوئی البتہ دالوں اور شکر کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۲ اور ۱ اعشاریہ اضافہ ہوا - غلہ اور دیگر اغذیہ کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۴۲ اعشاریہ کمی ہونے کی وجہ سے جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ کمی ہوئی - پیاز ، مرچ ، آلو اور ادرک کی قیمتیں غیر معمولی طور پر گر گئیں -

تخم کپاس مونگ پھلی اور السی کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے روغندار تخم کے اوسط اشاریہ میں ۱۸ اعشاریہ اضافہ ہوا - خام کپاس ، ساختہ کپاس اور چمڑے اور کھال کے بازار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۴ اور ۲۷۴ رہا اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۳۹ اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۴۰ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ع ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(—) یا (—) بمقابلہ	
		جنوری ۴۶ع	ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع	ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۷	۲۷۹	−۳	−۵
دالیں	۶	۲۳۷	۲۲۵	۱۸۸	+۱۲	+۴۹
شکر	۲	۱۴۳	۱۴۲	۱۲۳	+۱	+۲۰
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۲۳	۲۶۵	۲۳۶	−۴۲	−۱۳
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۳۵	۲۵۴	۲۳۷	−۱۹	−۲
روغن دار تخم	۵	۳۴۳	۳۲۵	۲۴۰	+۱۸	+۱۰۳
نباتاتی تیل	۳	۳۳۷	۳۱۹	۲۶۹	+۱۸	+۶۸
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۱۱	۳۱۱	۳۰۳	۰۰	+۸
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۸۹	۰۰	+۴۳
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۰	۲۵۲	۲۷۹	−۲	−۲۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۱	۲۶۴	۲۵۶	−۳	+۵
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۵۸	۲۹۸	۲۷۶	−۴۰	−۱۸
عام اشاریہ	۶۶	۲۶۴	۲۷۴	۲۵۶	−۱۰	+۸

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

نرخ چلر فروشی
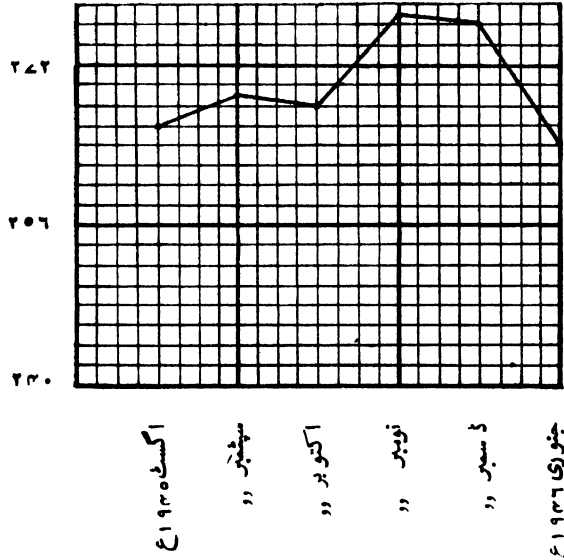
زیر تبصرہ مہینے میں گیہوں اور نمک کے سوا تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان کمی کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اعشاریہ درج ذیل ہے ۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے جنوری ۴۶ع	نرخ برائے ڈسمبر ۴۵ع	اشاریہ بابتہ جنوری ۴۶ع	اشاریہ بابتہ ڈسمبر ۴۶ع
موٹا چاول	۷ - ۳	۳ - ۲	۳ - ۴	۲۳۰	۲۲۱
دھان	۱۴ - ۱۲	۵ - ۳	۵ - ۶	۲۸۴	۲۷۴
گیہون	۷ - ۵	۲ - ۶	۲ - ۶	۳۰۸	۳۰۸
جوار	۱۰ - ۰	۵ - ۵	۵ - ۹	۱۸۸	۱۸۰

باجرہ	۱۰ - ۸	۶ - ۵	۱۰ - ۵	۱۹۵	۱۸۷
راگی	۱۱ - ۵	۱ - ۷	۲ - ۷	۱۶۰	۱۵۹
مکئی	۱۳ - ۱۰	۰ - ۶	۴ - ۶	۱۸۰	۱۷۳
چنا	۱۰ - ۷	۵ - ۳	۸ - ۳	۲۳۰	۲۱۸
تور	۱ - ۱۰	۱۳ - ۴	۶ - ۵	۲۰۹	۱۸۷
نمک	۱۳ - ۸	۷ - ۶	۷ - ۶	۱۳۷	۱۳۷
عام اشاریہ	..	..	..	۲۱۲	۲۰۴

مندرجہ ذیل گراف میں اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ء سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ء تک ۱۰ اہم اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔

سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۹۹ روپے اور ۱۱۲ روپے فی تولہ اور ۱۵۶ روپے اور ۱۶۴ روپے فی صد تولہ تھے۔

مندرجہ ذیل تختے میں اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع تا جنوری سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اگسٹ سنہ ۴۵ع	۷۸-۰	۹۴-۴	۱۳۵-۰	۱۵۵-۸
ستمبر سنہ ۴۵ع	۸۵-۰	۹۵-۰	۱۳۷-۰	۱۵۵-۰
اکٹوبر سنہ ۴۵ع	۸۹-۰	۹۴-۰	۱۴۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر سنہ ۴۵ع	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰
ڈسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰	۹۹-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۶۴-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۵-۰ روپے اور ۱۱۶-۸-۰ روپے اور کم ترین شرحیں ۱۱۶-۳-۰ روپے اور ۱۱۶-۵-۰ روپے تھیں -

مندرجہ ذیل تختہ میں کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۶-۰	۱۱۶-۷-۰
ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۹-۶
جنوری سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۳-۰	۱۱۶-۵-۰	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۸-۰

شیر مارکٹ

جنوری سنہ ۱۹۴۶ع اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں -

تفصیلات

سرکاری تمسکات

	ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع روپیہ آنہ	جنوری سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲½ فی صد	۱۰۰-۵	۱۰۰-۳
" " " ۳½ فی صد	۱۰۴-۰	۱۰۳-۱۲

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰ - ۸	۳۰ - ۴
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۹ - ۸	۱۴۱ - ۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰ - ۰	۷۵۰ - ۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۵۱۲ - ۰	۵۱۲ - ۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۹۸ - ۰	۸۳۳ - ۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، سکہ کلدار)	۷۴۰ - ۰	۸۴۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	۰۰	۰۰
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۷۰۰ - ۰	۱۷۲۵ - ۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۶۹ - ۸	۳۹۳ - ۹
شکر			
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۳ - ۱۰	۹۰ - ۰
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۴۳ - ۸	۴۳ - ۸
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵ روپیہ)	۲۱ - ۴	۲۲ - ۴
کیمیکلز			
بایو کیمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۵ - ۶	۶ - ۹$\frac{3}{4}$
کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۱ - ۱۰	۴۱ - ۰
کیمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۷ - ۰	۴۰ - ۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰۳ - ۰	۱۱۳ - ۱۲
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۵ - ۰	۱۱۸ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ،، ،،)	۴۸۰ - ۰	۱۹۰ - ۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ،، ،، ادا شدہ ۲۰ روپیہ)	۲۱ - ۰	۲۸ - ۸
نشنل فوڈ	(۱۰ ،، ،،)	۸ - ۰	۸ - ۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ،، کلدار)	۱۹ - ۸	۱۹ - ۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ،، عثمانیہ)	۳۸۶ - ۰	۳۷۲ - ۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ،، ،،)	۱۲۳ - ۰	۱۱۲ - ۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۱۳ - ۰	۱۱۳ - ۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ،، ،،)	۱۶ - ۴	۱۷ - ۱۴
وزیر سلطان	(۱۰ ،، ،،)	۱۰۲ - ۰	۹۵ - ۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ،، ،،)	۱۶ - ۶	۱۷ - ۱۰
،، قدیم		۱۸ - ۸	۱۸ - ۱۲

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی کرنیوں میں ۳۷۲۰۹ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ س کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۲۸۴۶۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۸۰۸۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ - جنوری سنہ ۱۹۴۶ع میں سمنٹ کی پیداوار ۹۱۲۶ ٹن رہی۔ اس کے بر خلاف ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۲۱۰ ٹن اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۱۳۸ ٹن سمنٹ تیار ہوئی تھی۔

شکر - زیر تبصرہ مہینے میں نظام کارخانہ شکر سازی بودھن نے ۵۵۴۹۹ ہنڈرڈویٹ شکر تیار کی۔ اس کے بر خلاف سمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں شکر کی پیداوار ۶۴۳۹۴ ہنڈرڈ ویٹ اور جنوری سنہ ۱۹۴۵غ میں ۵۴۹۱۲ ہنڈرڈ ویٹ تھی۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	جنوری سنہ ۴۶ع	ڈسمبر سنہ ۴۵ع	جنوری سنہ ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ جنوری سنہ ۴۵ع	
					جنوری سنہ ۴۵ع	ڈسمبر سنہ ۴۵ع
دیا سلائی	گروس ڈبے	۳۷،۲	۲۸،۴	۱۸،۲	+ ۱۹،۲	+ ۸،۸
سمنٹ	ٹن	۹،۱	۱۴،۲	۱۴،۱	− ۵،۰	− ۵،۱
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۵۵،۴	۶۴،۳	۵۴،۹	− ۰،۵	− ۸،۹

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں (۲۷) ہزار پلہ چاول دو ہزار پلہ گیہوں اور ۷ ہزار پلہ جوار درآمد کی گئی۔

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	جنوری سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۲۶۷۱	۱۳۵۷
آٹا	..	..	۳۳۶
دھان	..	..	..
چاول	..	۲۷۱۸۳	۲۲۶۹۲
جوار	..	۷۲۳۰	۲۰۱۰
باجرا	..	..	..
راگی	..	..	۲۷
ماش	..	۴۹۳۶	۲۷۱۶
چنا	..	۱۰۵۰	۸۹۵
گھی (من)	..	۸۵۶	۲۳۵
چائے	..	۱۰۳۰	۶۰۵
شکر	..	۲۳۱۷	۸۱۴۷

ممالک محروسہ میں اہم اشیا کی ماہواری درآمد

ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ میں درآمد شدہ اہم اشیا کی مالیت درج ذیل ہے :- (اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیا	جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع
اجناس خوردنی ..	۳	۳۲	− ۲۹
شکر ..	۲۴	۴۵	− ۵۱
نمک ..	۷۶۲	۹۶۹	− ۲۰۷
میوہ ..	۹۰۲	۱۰۳۲	− ۲۳۰
سپاری ..	۵۱۹	۵۲۵	− ۶
کپڑا ..	۵۲۹۲	۴۶۷۰	+ ۶۲۲
سوت ..	۱۲۸۴	۱۷۶۹	− ۴۸۵
سلک ..	۱۵۶	۱۳۰	+ ۲۶
پیتل ..	۶۵۷	۳۷۲	+ ۲۸۵
لوہا ..	۹۲۶	۶۷۵	+ ۲۵۱
چوبینہ ..	۵۵	۶۸	− ۱۳
چاندی ..	۷۵	۲۲	− ۵۳
سونا ..	۱۳۷	۲۲	+ ۱۱۵
حیوانات ..	۲۸۳	۱۳۴	+ ۱۴۹
دیگر ..	۱۶۱۰۲	۱۵۱۱۳	+ ۹۸۹
جملہ ..	۲۷۱۷۷	۲۶۱۱۸	+ ۱۰۱۸
جملہ برائے جنوری سنہ ۱۹۴۵ع ..	۱۹۹۲۵	۲۰۹۷۴	− ۱۰۴۹

ممالک محروسہ سے اہم اشیا کی ماہواری برآمد

ممالک محروسہ سے برآمد شدہ بعض منتخب اشیا کی مالیت درج ذیل ہے :-

(اعداد ہزار روپے میں)

اشیاء	جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع
اجناس خوردنی ..	۲۹۴۶	۱۷۱۷	− ۱۲۲۹
کپاس ..	۷۷۷۸	۷۰۳۱	+ ۷۴۷

السی	..	۱۲۶	۲۶۲	−۱۳۶
تل	..	۴۶	۹۱۱	−۸۶۵
مونگ پھلی	..	۷۶۳۸	۷۰۹۴	+۱۴۴
تخم ارنڈی	..	۱۹۴	۵۱۶	−۳۲۲
روغنیات	..	۳۱۱۹	۳۸۹۷	−۷۷۸
نیل	..	۷	۱	+۶
چوبینہ	..	۱۷۷	۱۴۰	+۳۷
کھال اور چمڑا	..	۱۲۰	۲۱۷	−۹۷
حیوانات	..	۲۲۲	۲۹۱	+۶۹
دیگر	..	۵۸۹۴	۴۹۸۴	+۹۱۰
جملہ	..	۲۹۲۶۷	۲۸۵۶۱	+۷۰۶
جملہ برائے جنوری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۲۹۴۷۸	۲۰۴۱۸	+۹۰۶۰

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۴۸ روپے اور ۴-۶۴ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ½۱۱۳ روپے اور ½۱۳۱ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے سے ۴-۶۴ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۱۲ روپے سے ۱۴۲ روپے تک رہیں۔

کپاس کی بر آمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ھیں۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		جنوری سنہ ۴۶ع	جنوری سنہ ۴۵ع	جنوری ۴۶ع	جنوری سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۳۴۰۷۴	۴۳۷۶۰	۷۲۰۷	۸۸۳۷
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۵۳	۹۳۱	۹۵۹۳	۸۶۳۲
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	۲۴	۸۲۴
جملہ	..	۳۴۱۲۷	۴۴۶۹۱	۱۶۸۷۴	۱۸۲۹۳
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۲۰۴۷۶	۲۶۸۱۴	۱۰۱۲۴	۱۰۹۷۶

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی کرنیوں میں (۹۲) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ میں علی الترتیب (۳۷) ہزار اور (۵۷) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیدا وار (۵۷٫۴۰) لاکھ گز رہی - اس طرح ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۳٫۳۲) لاکھ گز اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۵٫۶۷) لاکھ گز کی کمی ہوئی -

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں علی الترتیب (۰٫۱۷) لاکھ پونڈ اور (۱٫۵۶) لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی -

مندرجہ ذیل تختہ میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ء اور ڈسمبر و جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے لئے کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں -

اشیاء	جنوری ۴۶ء	ڈسمبر ۴۵ء	جنوری ۴۵ء	(+) یا (−) بمقابلہ	
				ڈسمبر ۴۵ء	جنوری ۴۵ء
کپڑا (گز)	۵۷۴۰٫۱	۵۴۰۸٫۰	۵۱۷۲٫۵	+ ۳۳۲٫۱	+ ۵۶۷٫۶
سوت پونڈ	۱۹۶۴٫۴	۱۹۸۱٫۷	۲۱۲۰٫۴	− ۱۷٫۳	− ۱۵۶٫۰

گرنیوں میں صرفہ

جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۲۳٫۹۳) لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی - اس کے مقابلہ میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں علی الترتیب (۲۴٫۰۹) لاکھ پونڈ اور (۲۵٫۳۴) لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا -

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :-

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بنوران			(−) یا (+) بمقابلہ	
		جنوری سنہ ۴۶ء	ڈسمبر سنہ ۴۵ء	جنوری سنہ ۴۵ء	ڈسمبر سنہ ۴۵ء	جنوری سنہ ۴۵ء
پریس کی ہوئی	..	۲۰۷۱٫۶	۲۱۶۸٫۵	۲۳۰۲٫۴	− ۹۶٫۹	− ۲۳۰٫۸
بلا پریس کئے	..	۳۲۱٫۶	۲۴۰٫۸	۲۳۱٫۸	+ ۸۰٫۸	+ ۸۹٫۸
جملہ	..	۲۳۹۳٫۲	۲۴۰۹٫۳	۲۵۳۴٫۲	− ۱۶٫۱	− ۱۴۱٫۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی -

حمل و نقل - ریلوے

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تخمیناً (۴۳٫۴۳) لاکھ روپے رہی - اس کے برخلاف یہ آمدنی ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء میں (۴۴٫۰۶) لاکھ روپے اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں (۴۰٫۹۶) لاکھ روپے تھی - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل ونقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار (۲۴٫۹۰) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ (۲۴٫۴۶) لاکھ روپے اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں (۲۳٫۷۸) لاکھ روپے آمدنی ہوئی - جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۱۶٫۲۶) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعہ سفر کیا - اس طرح سفر کرنے والوں کی تعداد گزشتہ ماہ اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں علی الترتیب (۰٫۱۸) لاکھ اور (۱٫۵۷) لاکھ زیادہ رہی -

شارعی حمل و نقل

جنوری سنہ ۱۹۴۶ع میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ جو آمدنی ہوئی وہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۴۳ْ۰) لاکھ روپے اور (۸۷ْ۰) لاکھ روپے زیادہ تھی ۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں آمدنی کی مقدار (۱۱ْ۸) لاکھ روپے اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع میں (۸۵ْ۷) لاکھ روپے تھی ۔ سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد (۲۰ْ۱۸) لاکھ رہی جو ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں علی الترتیب (۲۱ْ۱) لاکھ اور (۸۶ْ۱) لاکھ زیادہ ہے ۔

ماھانہ آمدنی و خرچ

ذیل کے تختہ میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں ۔ (اعداد ہزاروں میں)

مدات	آمدنی		خرچ	
	جنوری سنہ ۴۶ع	ڈسمبر سنہ ۴۵ع	جنوری سنہ ۴۶ع	ڈسمبر سنہ ۴۵ع
مالگزاری ..	۱۷۲۵۵	۱۰۱	۱۳۶۲	۲۶۸
جنگلات ..	۷۳۶	۸۶	۷۶	۸۶
کروڑگیری ..	۲۸۸۳	۲۸۶۶	۱۶۹	۱۸۵
آبکاری ..	۵۲۰۷	۴۶۹۱	۲۵۵	۱۶۱
اسٹامپ اور رجسٹریشن ..	۳۵۹	۱۴۶	۲۷	۱۷
قرضہ ..	۳۰۰۷	۲۱۱۶	۱۲۶	۱۶۷
سکہ ..	۴۴	..	۱۳۷	۱۵۱
ٹپہ ..	۲۰۸	۱۶۰	۱۵۵	۱۰۱
غیرفوجی نظم و نسق ..	۵	۵	۴۳۶	۴۲۳
پولیس ..	۳	..	۸۰۰	۴۱۹
تعلیمات ..	۱۸۵	۳۸	۹۲۴	۱۰۰۵
طبابت ..	۱۲	۱۰	۲۹۶	۵۹۹
زراعت ..	۷	..	۱۱۳	۹۲
بلدیہ و صحت عامہ ..	۷	۲	۱۵۰	۵۲
عمارات ..	۹	۷	۵۳۷	۴۱۹
آبپاشی ..	۳۹	۵	۶۶	۴۲
ریلوے ..	..	..	۱	۹
متفرق ..	۳۹	۲۸	۶	۴

اور اُس نے
لائف بوائے کی عادت
سیکھی ہے!
وہ اب ماں کا ہاتھ بٹانے لگی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی ضروری باتوں کو
سیکھ رہی ہے لیکن ماں نے لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کے متعلق سبق دیکر اُس کی
بڑی مدد کی ہے اور اس طریقہ سے میل کے اس خطرہ سے جو
ہر گھر میں خوشحالی اور تندرستی کو لاحق رہتا ہے اُسے محفوظ کر دیا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔

نہایت خوشبودار
فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامن سے مشتمل
ڈالڈا میں تلی ہوئی پوڑیاں آپ کے منہ میں
گھل جاتی ہیں ـــ اور قوت بھی بخشتی ہیں!
ڈالڈا نہ کہ صرف آپکی غذا کو لذت دار بناتا ہے، بلکہ یہ آپکی مقوی خوراک ہے! اس مشہور
مقوی خوراک کے ذریعہ آپکی روزانہ غذا میں اضافہ کیجئے، جو کہ فوراً ہضم پذیر، وٹامن آمیز
رسوئی کا سامان ہے + ہر ایک خاتون کے لئے ڈالڈا ایک نعمت ہے - یہ
اس کی سادی رسوئی کو بھی اپنے شیریں لذید خوشبو سے معطر
کرتا ہے اور اس کے خاندان کو زاید قوت بخشتا ہے +
★ ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجیے + اس میں ۱۵۰
P.O. Box No. 353, Bombay.
DALDA
VANASPATI
HVM. 46-23 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معزز ناظرین !

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی۔ حیدر آباد دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

معلومات حیدر آباد میں

شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں ۔

Reg. No. M. 4387
[HY]DERABAD INFORMATION
معلومات حیدرآباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکارعالی نمبر ۸۳

On H.E.H. the Nizam's Service.
کار سرکاری

HYDERABAD INFORMATION
معلومات حیدرآباد

بخدمت

To

Office of the Director,
دفتر محکمہ اطلاعات سرکارعالی حیدرآباد دکن
Information Bureau, H.E.H. the Nizam's Government,
Hyderabad-Deccan.

جلد ٦ .... شمارہ ١١
مہر سنہ ١٣٥٥ف - اگسٹ سنہ ١٩٤٦ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

٩ حیدرآباد کا نیا دستور حکومت

فہرست مضامین

مہر سنہ ۱۳۵۵ف — اگست سنہ ۱۹۴۶ع

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں -

سرورق

قصر چومحلہ کا صدر دروازہ

معلومات حیدرآباد

جلد ٦ | مہر سنہ ۱۳۵۵ف - اگست سنہ ۱۹۴۶ع | شمارہ ۱۱

احوال و اخبار

لفٹننٹ کرنل سر محمد احمد سعید خان سعید الملک نواب چھتاری جی۔ بی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ بی۔ ای۔ ال ال۔ ڈی، جو باب حکومت سرکار عالی کی صدارت سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

- **نواب سر سعید الملک بہادر کی سبکدوشی۔** سر محمد احمد سعید خاں سعید الملک نواب صاحب چھتاری تقریباً پانچ سال تک نہایت قابلیت اور امتیاز کے ساتھ ملک اور مالک کی خدمت انجام دینے کے بعد جولائی سنہ ۱۹۴۶ع کے دوسرے ہفتہ میں رخصت قبل از وظیفہ لیکر اپنے عہدۂ جلیلہ سے سبکدوش ہوئے اور نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نائب صدر اعظم کو صدارت عظمی کا جائزہ دیا۔
- نواب صاحب چھتاری کا دور صدارت عظمی وہ زمانہ ہے جبکہ دنیا تاریخ کی مہیب ترین جنگ کے پیدا کردہ مصائب میں مبتلا تھی۔ لیکن اس کے باوجود مملکت آصفیہ میدان ترقی میں مسلسل گامزن رہی اور اپنی روایات کو قایم رکھتے ہوئے محوری دول کو شکست دینے کے لئے اتحادی اقوام کو بیش بہا امداد دی۔
- حیدرآباد سے روانگی سے قبل نواب صاحب چھتاری کے اعزاز میں متعدد رخصتی تقاریب منعقد کی گئی تھیں جن میں نائب صدر اعظم اور اراکین باب حکومت کی جانب سے ایک عشائیہ بھی شامل ہے۔ اس عشائیہ میں نواب صاحب چھتاری کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نے ان کو سر علی امام اور سر اکبر حیدری کا قابل جانشین قرار دیا اور فرمایا کہ اس زمانہ میں جو ترقی ہوئی وہ بڑی حد تک اعلی حضرت بندگان عالی کی مدبرانہ رہنمائی

کی رہین منت ہے ۔

باب حکومت سرکار عالی سے تعلق کی یادگار کے طور پر نواب صاحب چھتاری کو اراکین باب حکومت کی ایک تصویر پیش کی گئی ۔ نیز معتمدین سرکار عالی کی جانب سے بھی ایک نقرئی کاسکٹ پیش کیا گیا ۔

پانچ سال تک صدارت عظمی کے اہم اور محنت طلب فرائض کی انجام دہی کے بعد نواب سعید الملک بہادر بجا طور پر اس آرام کے مستحق تھے جو اب ان کو حاصل ہوا ہے ۔ ہم ان کی درازی عمر اور مسرت و راحت کے متمنی ہیں ۔

ہمارے نئے صدر اعظم ۔ باب حکومت سرکار عالی کی صدارت عظمی پر سر مرزا محمد اسمعیل کے تقرر کا ہم تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عہدۂ جلیلہ کے لئے سر مرزا سے زیادہ موزوں کوئی اور شخص نہیں ہوسکتا ۔ اور انہوں نے ایک طویل عرصہ تک جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں وہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے صدراعظم کی وسیع ذمہ داریوں کا بار برداشت کرنے کی قابلیت کی ضامن ہیں ۔ سر مرزا اسمعیل جب میسور کے دیوان تھے اس زمانہ میں اس ریاست نے بڑی سرعت سے ترقی کی اور میسور کی یہ ہر جہتی ترقی نظم و نسق کے ایک زبر دست ماہر اور ایک دور اندیش مدبر کی حیثیت سے ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کا ثبوت ہے ۔ کچھ عرصہ قبل تک سر مرزا جے پور کے وزیر اعظم تھے اور اس ریاست میں بھی نظم و نسق کے تمام شعبوں میں متعدد اصلاحات کے ذریعہ انہوں نے حکومت میں ایک نئی روح پھونک دی ۔

حسن اتفاق سے سر مرزا اسمعیل ایک ایسے وقت میں حیدر آباد تشریف لائے ہیں جبکہ اس ریاست کو ایسے مختلف اہم مسائل درپیش ہیں جن کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے ان کی قابلیت اور تجربہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔ حکومت سرکار عالی نے مابعد جنگ ترقیات کی کئی زبر دست اسکیمیں مرتب کی ہیں جن کو ابھی روبہ عمل لانا باقی ہے نیز دستوری اصلاحات بھی عنقریب نافذ کی جائیں گی اور نئے صدراعظم پر توسیع شدہ مجلس مقننہ کے قیام کی ذمہ داری بھی عاید ہوگی ۔ مزید برآں اس مملکت کو اپنی گذشتہ تاریخ اور موجودہ کار ناموں کے مطابق ایک آزاد ہندوستان کے دستور کی تشکیل میں بھی نمایاں حصہ لینا ہے ۔ سر مرزا کا وسیع تجربہ ، سیاسی بصیرت دور اندیشی اور وسیع النظری ان اہم امور کی بحسن وخوبی تکمیل کی ضامن ہیں ۔ حضرت بندگان عالی نے سر مرزا کے تقرر سے متعلق فرمان مبارک میں یہ توقع ظاہر فرمائی ہے کہ " زمانہ گذشتہ میں صاحب موصوف کا جس طرح سے ریکارڈ آف سروس پسندیدہ رہا ہے یعنی ریاست ہائے میسور و جے پور میں ، اسی طرح سے ، بلکہ اسی سے زیادہ دوران ملازمت حیدر آباد میں رہے گا اور کچھ تعجب نہیں کہ انکے خدمات تاریخ دکن میں ہر نقطہ نظر سے یادگار حیثیت حاصل کر جائیں ۔ جب کہ وہ اپنی آخری عمر کے دور میں اس جذبہ خدمت کو اپنے دل میں لیے کر یہاں آرہے ہیں ۔ بہرحال زمانہ بروقت اس کی تصدیق کریگا کہ یہ ادعا یا تمنا ان کی کہاں تک درست تھی "، باشندگان ممالک محروسہ بھی صدق دل سے اسی کے متوقع ہیں ۔

ہم سر مرزا کے دور صدارت عظمی کی ہر طرح کامیابی کے متمنی ہیں ۔

مرمہ دستوری اصلاحات ۔ حکومت سرکار عالی نے دستوری اصلاحات کی جس مرمہ اسکیم کا اعلان کیا ہے اس میں بعض ایسی نادر خصوصیات ہیں جن کا باشندگان ملک کو ضرور اعتراف کرنا چاہئے ۔ دستور کو موجودہ بدلے ہوئے حالات کے مطابق بنانے اور وقتاً فوقتاً جو اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں ان کو ملحوظ رکھنے کے خیال سے سنہ ۱۹۳۹ ع کی اسکیم میں ، جو جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے ملتوی کردی گئی تھی ، نہایت اہم اور دور رس ترمیمات کی گئی ہیں ۔ مرمہ اسکیم میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ قطعی طور پر سابقہ تجاویز کی ترقی یافتہ شکل ہیں اور حکومت کا یہ اقدام بھی بہت مستحسن ہے کہ اس نے پہلی اسکیم کی بعض اہم خصوصیات مثلاً مفاداتی نمایندگی ، ہندو مسلم مساوات اور طریقہ

ارا کین باب حکومت سرکار عالی ۔
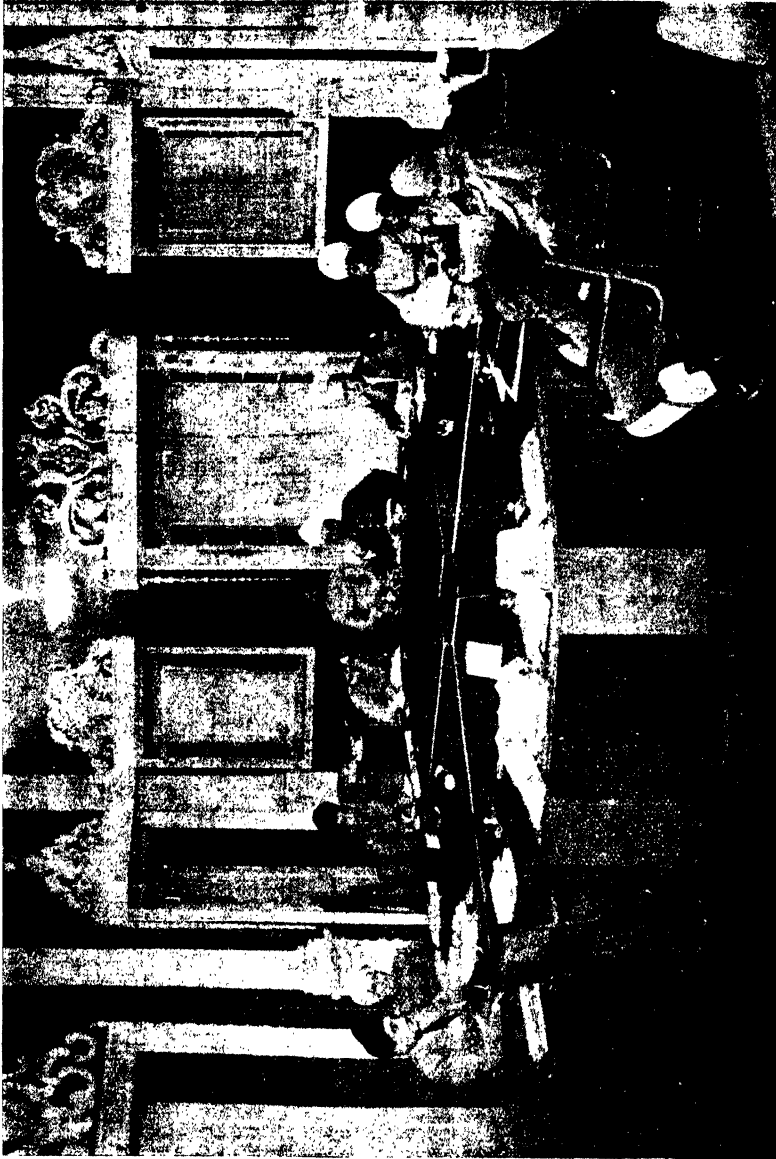
داہنی سے بائیں جانب ۔ نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات ، نواب زاہد جنگ بہادر صدر المہام مالیات ، نواب اعظم جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات ، نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام امور مذہبی ، مسٹر ڈبلیو ۔ وی ۔ گرگسن صدر المہام مال و رسد ، نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم ، خان بہادر اشفاق احمد خان معتمد باب حکومت ، نواب مہدی یار جنگ بہادر نائب صدر اعظم ، نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات ، دیوان بہادر ایس اروا مودو آئنگار صدر المہام عدالت ، نواب علی یاور جنگ بہادر صدر المہام امور دستوری ،

سر مرزا محمد اسمعیل کے ۔ سی ۔ آئی ای ۔ کے ٹی ۔ سی ۔ ای ۔ ای ۔ ، او ۔ بی ۔ ای
باب حکومت سرکار عالی کے نئے صدر

انتخاب میں معمولی ترمیم کے ساتھ مخلوط انتخاب کو بھی برقرار رکھا ہے - نئے دستور کی یہ ایسی خصوصیات ہیں جنہیں فرقہ واریت کو ختم کرنے اور مفاد عامہ سے متعلق امور کے بارے میں عوام میں قومی نقطہ نظر پیدا کرنے کا ایک موثر ترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور وسیع حلقوں میں ان کا خیر مقدم کیا گیا ہے -

مرممہ اسکیم میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں ان میں سب سے اہم ترمیمات مجلس مقننہ کی تشکیل کے بارے میں ہیں - چنانچہ دیہی مفادات کے لئے ایک نیا انتخابی حلقہ بنا کے اور پٹہ داروں اور کاشتکاروں کے لئے مقرر کردہ نشستوں کی تعداد دو چند کرکے اس مجلس کے اراکین کی تعداد میں کافی اضافہ کردیا گیا ہے اور منتخبہ عنصر کو مقررہ اور نامزد کردہ عناصر کی مشترکہ تعداد کے مقابلہ میں واضح اور موثر اکثریت حاصل ہوگئی ہے جس کی وجہ سے منتخبہ اراکین مقننہ کی کارروائیوں میں یقینی طور پر روز افزوں اہمیت کے حامل ہوں گے اور ان کے نقطہ نظر کو بہت اہمیت حاصل رہے گی -

دوسری اہم تبدیلیاں یہ ہوئی ہیں کہ مقننہ کے اختیارات میں اضافہ کردیا گیا ہے اور بعض ایسے امور بھی جو مقننہ کے اختیار سے باہر رکھے گئے تھے اس کے دائرہ عمل میں شامل کردئے گئے ہیں - اس کے علاوہ منتخبہ اراکین میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان کو باب حکومت میں شریک کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - چنانچہ ان ترمیمات کی وجہ سے نظم و نسق اس حد تک عوام کی مرضی کے مطابق بن جائے گا جہاں تک کہ موجودہ حالات میں قابل عمل ہے -

اس ضمن میں اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ آئین مجلس مقننہ میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کرکے مقننہ کی آئندہ وسعت و ترقی کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے - اس دفعہ میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی کے اس اختیار میں کوئی امر مانع نہ ہوگا کہ کسی معاملہ میں مقننہ سے مشورہ فرمائیں، خواہ یہ مسئلہ اس کے دائرہ عمل میں داخل ہو یا نہ ہو - اس دفعہ کی وجہ سے دستور میں ایک حد تک لچک پیدا ہوگئی - اور باشندگان ملک کے مفاد کے مدنظر موزوں ترین طریقہ پر مقننہ کی وسعت و ترقی کی راہ ہموار ہوگئی ہے -

* * * * * * *

مرممہ دستوری اصلاحات کے دائرہ عمل کو فی الوقت خواہ کتنا ہی محدود کیوں نہ تصور کیا جائے لیکن اس حقیقت کا اعتراف ضروری ہے کہ یہ ترقی کی جانب ایک زبردست اقدام ہے اور منصفانہ طور پر اس کو آزمانا چاہئے - ہماری یہ خواہش ہے اور ہم کو اس کی قوی امید بھی ہے کہ باشندگان ملک کے تمام طبقات مجوزہ اسکیم کو روبہ عمل لانے میں بطیب خاطر اشتراک عمل کریں گے - کیونکہ حضرت بندگان اقدس کے الفاظ میں "یہ اشتراک عمل خود ان کے سود و بہبود میں ہوگا" -

* * * * * * *

لازمی تعلیم - نوجوانوں کی تعلیم کا انتظام ہر جدید مملکت کا ایک بنیادی فرض ہے - تعلیم ایک انتہائی اہمیت رکھنے والا مسئلہ ہے بالخصوص ہمارے ملک میں جہاں ۹۰ فی صد سے زیادہ آبادی ناخواندہ ہے - حکومت سرکارعالی اپنی اس ذمہ داری سے پوری طرح باخبر ہے اور تعلیم کی اشاعت کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کے بارے میں اس نے ترقی پسندانہ حکمت عملی اختیار کی ہے جس کی وجہ سے گزشتہ پچیس سال کے دوران میں ممالک محروسہ میں تعلیم کو بہت ترقی ہوئی ہے - سنہ ۱۹۱۱ع میں تعلیم کے سالانہ مصارف ۱۰ لاکھ روپے سے زیادہ نہ تھے لیکن سال رواں میں اس کے لئے ۲۱۳ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب تعلیم پر سنہ ۱۹۱۱ع کے مقابلہ میں ۲۱ گنی رقم صرف کی جاتی ہے -

مملکت حیدرآباد میں ناخواندگی کا خاتمہ کرنے کے خیال سے حکومت نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہرحیدرآباد ہر صوبہ کے مستقر، دو اضلاع کے صدر مقامات اور بعض تعلقوں اور دیہی علاقوں میں جہاں حالات موافق ہوں ابتدائی تعلیم کو لازمی کردیا جائے - ابتدائی لازمی تعلیم کے قانون کو حضرت بندگان عالی کی منظوری کا شرف حاصل

ہوچکا ہے اور اس کے نفاذ سے حیدرآباد کی تعلیمی تاریخ میں ایک اہم باب کا آغاز ہوگا ۔ اگرچہ کہ فی الحال اس قانون کے مطابق صرف لڑکوں کے لئے ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے تاہم یہ توقع رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے لئے بھی یہ تعلیم لازمی کردی جائے گی ۔ اس قانون کی دفعہ ۴ کے مطابق ان تمام علاقوں میں ، جہاں یہ قانون نافذ کیا جائے گا ، ہر سرپرست پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اپنے زیر ولایت لڑکوں کو مدرسہ میں داخل کرے اور اس کی باقاعدہ حاضری پر نگرانی رکھے ۔ اس سے استثنی کے لئے معقول اسباب کا اظہار ضروری ہے اور اس شکل میں سرپرست کو ایک استثنائی صداقت نامہ حاصل کرنا ہوگا ۔

مدرسہ جانے کے قابل عمر کے تمام بچوں کو مدرسہ میں حاضری کا پابند بنانے کے لئے ہر رقبہ میں ایک مقامی کمیٹی مقرر کی جائے گی ۔ اگر کمیٹی کو یہ اطمینان ہو کہ اس کے مفوضہ رقبہ میں کوئی لڑکا ایسا ہے جو مدرسہ نہیں جاتا ہے یا جس کے سرپرست اس کی حاضری کا معقول انتظام نہیں کرتے تو کمیٹی سرپرست کے خلاف مجسٹریٹ کے سامنے شکایت پیش کرے گی ۔ مجسٹریٹ اس کی تحقیقات کریں گے اور اگر یہ شکایت درست ثابت ہوئی تو سرپرست کے نام یہ حکم جاری کیا جائے گا کہ وہ اپنے زیر ولایت لڑکے کی مدرسہ میں حاضری کا انتظام کرے ۔ اس قانون کے مطابق اوقات مدرسہ میں لڑکوں کو خانگی ملازم کے طور پر رکھنا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔

ہم حکومت کو لازمی تعلیم نافذ کرنے کے دانشمندانہ فیصلہ پر مبارک باد دیتے ہیں کیونکہ اس کی بدولت ایسے شہری پیدا ہوں گے جو مدنی فرائض اور ذمہ داریوں سے باخبر ہو جائیں گے ۔

3*-

حیدرآباد کا نیا دستور حکومت

مرمیمہ اسکیم اصلاحات کا اعلان

سابقہ تجاویز میں اہم تبدیلیاں

حیدرآباد کا نیا دستور حکومت جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۲ - جولائی سنه ۱۹۴۶ع میں شائع ہوچکا ہے اور دستوری اصلاحات کی مرممه اسکیم کو شرف منظوری عطافرماتے ہوے حضرت بندگان اقدس نے فرمان مبارک میں یہ توقع ظاہر فرمائی ہے کہ ’’مختلف مذاہب و ملل کے جو لوگ اس ریاست میں بستے ہیں بطیب خاطر اس دستور کو قبول کرکے گورنمنٹ کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے اور ایسا کرنا خود ان کے سود و بہبود میں ہوگا ۔،،

جدید مقننہ کے فرائض و اختیارات میں توسیع ، اراکین مقننہ کی تعداد میں اس طرح اضافہ کہ منتخبہ اراکین کو نامزد کردہ اراکین کے مقابلہ میں اکثریت حاصل ہوجائے ، حق رائے دہی میں وسعت اور دو منتخب شدہ اراکین — ایک مسلمان اور ایک ہندو — کی باب حکومت میں شمولیت ان اہم تبدیلیوں میں سے ہیں جو دستوری اصلاحات کی سابقہ اسکیم میں کی گئی ہیں نیز مخلوط انتخاب ، مفاداتی نمایندگی اور ہندو مسلم مساوات اس اسکیم کی قابل ذکر خصوصیات ہیں۔

جدید مجلس مقننہ ۱۳۲ اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں سے ۷۶ منتخب شدہ ۴۳ نامزد کردہ اور ۱۳ مقرر کردہ ہوں گے ۔ منتخب شدہ اور نامزد کردہ ۱۱۹ اراکین میں سے ۵۸ اراکین مسلمان ہونگے ۰ ۵۸ ہندو ، دو عیسائی اور ایک پارسی ۔

فرمان مبارک

۱ ۔ میری گورنمنٹ نے آج ھی میرے حکم سے ایک اعلامیہ شائع کیا ھے جسمیں میں نے اپنی رعایا کی ترقی اور خوشحالی کی تمناؤں کے ساتھ منظور کیا ھے ۔ اس اعلامیہ میں مرممہ دستور کی جو فی الفور نافذ کیا جائے گا بعض اہم خصوصیات کا اعلان کیا گیا ھے ۔ اس کے ساتھ ساتھ آئین مجلس مقننہ کی منظوری دیتے ہوئے میں نے یہ حکم دیا ھے کہ اس کی اشاعت بھی اسی جریدہ غیر معمولی کے ذریعہ عمل میں آئے جس میں یہ اعلامیہ اور میرا یہ فرمان شائع ہوگا ۔ میں نے اپنی گورنمنٹ کو چند ھدایات بھی دی ھیں جو بعد ازیں ایک رسمی دستاویز کی صورت میں مرتب کی جائیں گی اور جن کا مقصد یہ ھے کہ مقننہ اور عاملہ کے مابین ہم آہنگی پیدا ہو اور عاملہ کو مقننہ کے جذبات و خواھشات کا لحاظ رہے ۔

۲ ۔ اس موقع پر میں اپنی عزیز رعایا سے یہ کہنا چاھتا ہوں کہ کوئی دستور اوس وقت تک نہ توکامیابی کے ساتھ چلایا جا سکتا ھے اور نہ اپنے کمال کو پہونچ سکتا ھے جب تک کہ جملہ طبقات اور فرقوں کے درمیان باھمی تعاون و ھم آہنگی موجود نہ ہو اور اون میں احترام قانون کی اس دیرینہ روایت کو بر قرار رکھنے کا عزم نہ ہو جس کے بغیر حیدر آباد اپنے وقار اور مرفہ الحالی کی موجودہ منزل تک کبھی نہیں پہونچ سکتا ۔ مجھے امید ھے کہ مختلف مذاھب اور ملل کے جو لوگ اس ریاست میں بستے ھیں بطیب خاطر اس دستور کو قبول کرکے گورنمنٹ کے ساتھ اشتراک عمل کرینگے اور ایسا کرنا خود اون کے سود و بہبود میں ہوگا ۔

۳ ۔ اگر کسی فریق یا گروہ کو اپنے مطالبات کی نسبت مزید کچھ کہنا ہو تو آئینی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ھے مگر کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے جو کہ نقض امن کا باعث بنے ۔ کیونکہ بہر صورت امن و امان کا ملک میں برقرار رہنا از حد ضروری ھے اور قانون شکنی کے موجودہ رجحانات میرے لئے انتہائی تشویش کے موجب ھیں اور یہ امر بھی میرے لئے باعث تردد ھے کہ طبقاتی اور فرقہ واری تصادم کی پرچھائیاں بیرون ملک سے اب حیدر آباد پر پڑنے لگی ھیں ۔ لہذا اس کی روک تھام کرنا میری گورنمنٹ کے اولین فرائض میں سے ہوگا ۔

۴ ۔ والد مرحوم حضرت غفران مکان کا قول تھا کہ ھندو اور مسلمان اس سلطنت کی دو آنکھیں ھیں اور اون کے ارشاد کے مطابق میرا خود بھی ھمیشہ سے یہی خیال رہا ھے اور مجھے توقع ھے کہ یہی خیال معمولی رائے دھندہ سے لیکر میرے وزراء اور امراء غرض کہ اون تمام اشخاص کی یکساں طور پر رہنمائی کریگا جنھیں نئے دستور کو کامیاب اور میری رعایا کے لئے موجب راحت و آسائش بنانے کے لئے مل جل کر کام کرنا پڑیگا ۔ تاکہ اس ریاست ابد مدت کی سرسبزی و خوشحالی ہو ۔

شرحد ستخط مبارک ۔ اعلی حضرت بندگان عالی متعالی مدظلھم العالی

۲۱ ۔ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۵ ھجری

ایک اعلامیہ میں جو منجانب سرکار عالی بتاریخ ۱۶ - شہریورسنہ ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲- جولائی سنہ ۱۹۴۶ع جاری کیا گیا ہے دستوری اصلاحات میں اہم ترمیات کا ذکر کرتے ہوئے یہ صراحت کی گئی ہے کہ " سرکارعالی قبل ازیں اپنے اس تصفیہ کا اعلان کرچکے ہیں کہ اصلاحات کی ان تجاویز کے تحت جن کا اعلان سنہ ۱۹۳۹ع میں کیا گیا تھا موجودہ مجلس وضع قوانین کے عوض ایک مجلس مقننہ کا فوری قیام عمل میں آئے گا - البتہ مرور وقت اور نظم و نسق کی ضروریات کے باعث مذکورہ تجاویز میں چند ترمیات ضروری پائی گئیں - جنھیں عمل میں لاتے وقت ان اعتراضات کو بھی پیش نظر رکھا گیا جو تجاویز مذکورہ کی بعض خصوصیات سے متعلق وقتاً فوقتاً عوام الناس کے چند طبقات کی جانب سے اٹھائے گئے تھے - یہ ترمیات اس آئین میں شامل کرلی گئی ہیں جس کا اعلان آج ہی کیا گیا ہے اور ان میں سے بعض اہم ترمیات کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

اختیارات میں توسیع

مجلس مقننہ اب منتخبہ نمائندوں کی اکثریت پر مشتمل ہوگی اور یہ اکثریت نامزد شدہ نمائندوں اور مقرر کردہ نمائندوں دونوں کے بالمقابل ہوگی - نامزد شدہ نمائندوں میں بھی پست اقوام عیسائیوں اور پارسیوں کے نمائندوں کا انتخاب ان اقوام کی تنظیمات یا انجمنوں کے مشورے سے کیا جائیگا - حق سوال کے ساتھ جو تجاویز اصلاحات معلنہ سنہ ۱۹۳۹ع کے تحت پہلے ہی عطا کیا جا چکا ہے اب ضمنی سوالات کرنے کا حق بھی دے دیا گیا ہے - مشاہرے - الونس - وظائف اور رعایتی ماہواریں اب خارج شدہ ابواب کی فہرست میں نہیں ہیں اور ان کی نسبت مقننہ کو سوالات یا دوسری کارروائی کرنے کا اختیار حاصل رہے گا بجز اس کے کہ ان امور کی نسبت مسودات قوانین صرف سرکارعالی یا کسی رکن حکومت کی جانب سے پیش کئے جاسکیں گے - بعض دیگر امور مثلاً عدالت العالیہ کے حدود سماعت طریق کار اور اختیارات تابع احکام مندرجہ منشور خسروی معادن اور معدنی ترقی اب پورے طور پر مقننہ کے دائرۂ اختیار میں ہونگے - مقننہ کی مجالس منتخبہ سے متعلق قواعد وضع کرنے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے اور منشایہ ہے کہ موجودہ مشاورتی مجالس کے بجائے مجالس قائمہ کو وجود میں لانے کےلئے اس قاعدہ سے استفادہ کیا جائے تاکہ یہ مجالس مالیات - حسابات عامہ - تعلیمات - طبابت و صحت عامہ زراعت - تجارت صنعت و حرفت اور مزدوروں کے مسائل پر غور کرسکیں - مزدور مفاد اور زرعی مفاد کو مزید نمائندگی دی گئی ہے اور " بلدی رقبوں کے مالکان و کرایہ داران اراضی و امکنہ " کا ایک نیا حلقہ انتخاب قائم کیا گیا ہے - جس کے نتیجہ کے طور پر ایک وسیع تر مقننہ وجود میں آئیگی جو ۷۶ منتخب شدہ ارکان - ۴۳ نامزد شدہ ارکان اور ۱۳ مقرر کردہ ارکان پر مشتمل ہوگی اور جس کے ارکان کی مجموعی تعداد ۱۳۲ ہوگی -

مفاداتی نمائندگی

اعلان اصلاحات کے بعد دستور کی مفاداتی بنیاد پر بہت زیادہ تنقید کی گئی تھی اور اسے علاقہ واری نمائندگی میں تبدیل کرنے پر زور دیا گیا تھا علاوہ اس امر کے کہ ایسی تبدیلی سے مقننہ کے قیام میں لازماً تاخیر واقع ہوتی مفاداتی اساس کی موافقت میں جو دلائل وزن رکھتے تھے اعلان اصلاحات میں پورے طور پر ان کی وضاحت کی جاچکی ہے اور سرکارعالی کی دانست میں اس خاص طریقہ نمائندگی کی آزمائش کرلینا ہی بہتر ہوگا - ساتھ ہی سرکارعالی کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی گئی ہے کہ معلنہ تجاویز اصلاحات کے تحت مفادات کی محدود تعداد کے باعث جنھیں نمائندگی کی غرض سے منتخب کیا گیا ہے اور ہر مفاد کےلئے نشستوں کی جو محدود تعداد معین کی گئی ہے اس کی وجہ سے اس سلطنت ابدمدت کے بہت سے سیاسی شعور رکھنے والے طبقات مقننہ کے انتخابات میں حصہ لینے سے محروم ہوجائینگے - اس لئے چند نئے مفادات مثلاً بلدی رقبوں کے مالکان و کرایہ داران اراضی و امکنہ اور زرعی مفاد جو کاشتکاروں اور پٹہ داروں کے سابقہ مفادات کو آپس میں ضم کرکے قائم کیا گیا ہے ان مفادات میں شامل کئے گئے ہیں جنھیں مقننہ میں علاقہ واری اساس پر نمائندگی دی جائیگی - مقننہ میں ہر ضلع سے زرعی مفاد کے دو کے

نمائندے اور ہر دو ضلعوں سے بلدہ حیدرآباد اور سکندرآباد
سے مجموعی طور پر اس مفاد کے چار نمائندے ہونگے ۔ اس
تبدیلی سے ممالک محروسہ سرکارعالی کے شہری اور دیہی
رقبوں کے ایسے تمام ذکور و اناث کو جو سیاسی دلچسپی
رکھتے ہوں مقننہ میں نمائندگی تلاش اور حاصل کرنے
کا کافی موقع ملیگا ۔ اس سلطنت ابد مدت میں زراعت کو جو
اہم مقام حاصل ہے اس کا مزید اعتراف اس طرح کیا گیا
ہے کہ سابق میں کاشتکار اور پٹہ دار مفادات کو جو ۱۶
نشستیں دی گئی تھیں ان میں مزید نشستوں کا اضافہ
کرکے جدید زرعی مفاد کو ۳۲ نشستیں عطا کی گئی ہیں

مشترکہ انتخاب

سنہ ۱۹۳۹ع میں اعلان اصلاحات کے بعد مسلمانوں
کی سیاسی جدوجہد جداگانہ اور مشترکہ انتخاب کے مسئلہ
پر مرکوز رہی ۔ سنہ ۱۹۳۹ع کے اعلان میں انتخابات کی
اساس مشترکہ قرار دی گئی تھی لیکن تحفظ یہ رکھا گیا
تھا کہ ہر امیدوار کو خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان انتخاب
میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنے فرقہ کے کم از کم
(۴۰) فیصد آرا حاصل کرنے چاہئیں ۔ مسلمانوں کا مطالبہ
یہ تھا کہ انتخابات جداگانہ اساس پر ہونے چاہئیں یا اگر
اس سے دستور کی ہیئت ترکیبی میں کوئی بنیادی تغیر لازم
آئے تو (۴۰) فیصد کے بجائے (۵۱) فیصد فرقہ واری آرا کی
شرط ہونی چاہئیے ۔ جو حکومت اس وقت بر سرکار تھی اس
نے بالاتفاق اس امر کی سفارش کی اور اعلی حضرت بندگان
اقدس نے اسے شرف منظوری عطا فرمایا کہ دونوں فرقوں
کے لئے فرقہ واری آراء کی تعداد (۴۰) فیصد کے بجائے (۵۱)
فیصد قرار دی جائے ۔ چنانچہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق تھا
مسلم نمایندہ کو اس کی اطلاع بھی دیدی گئی ۔ بنا بر آں ہر
حلقہ انتخاب میں انتخابات حسب صراحت ذیل مشترکہ
اساس پر ہونگے ۔

(الف) اگر کوئی ہندو یا مسلم امیدوار اپنے فرقہ کی
کم از کم (۵۱) فیصد آراء حاصل کرے تو بلا لحاظ اس امر
کے کہ اس نے دیگر فرقہ جات کی کس قدر آراء حاصل کیں
ایسے امیدوار کو منتخب شدہ قرار دیا جائیگا ۔

(ب) اگر کسی ہندو یا مسلم نشست کے امیدواروں
میں سے کوئی بھی اپنے فرقہ کی (۵۱) فیصد آراء حاصل نہ
کرے تب ایسی صورت میں ان دو امیدواروں کے منجملہ
جنھوں نے اپنے فرقہ کی سب سے زیادہ آراء حاصل کی ہوں
وہ امیدوار منتخب شدہ قرار دیا جائیگا جس نے بحیثیت
مجموعی تمام فرقوں کے رائے دہندگان کی زیادہ آراء حاصل
کی ہوں ۔

دستاویز ہدایات

مقننہ کو زیادہ موثر بنانے کی غرض سے اعلی حضرت
بندگان اقدس نے صدر اعظم باب حکومت کے نام ایک دستاویز
میں عاملہ پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ دستور کو چلانے
میں وہ مقننہ کے رجحانات و خواہشات کے ساتھ مطابقت
پذیری اور جواب آمادگی کا جذبہ پیدا کرے ۔ دستاویز
مذکور کے تحت مقننہ کی تحریکات اور قرار دادیں محکمہ
متعلقہ سے غور و خوض کے بعد باب حکومت میں پیش
کی جائینگی اور ان کی نسبت جو بھی کارروائی کی جائے اس کی
اطلاع اعلی حضرت بندگان اقدس اور مقننہ دونوں کو دی
جائیگی ۔ باب حکومت کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ
معمولاً وہ کسی قانون کی نسبت توثیق یا امتناع کا حق
استعمال کرنے سے قبل اسے مقننہ میں غور مکرر کے لئے پیش
کردے ۔ اسی طرح دستاویز میں یہ ہدایت بھی دی گئی ہے
کہ ان امور کی نسبت جنہیں صراحتاً مقننہ کے دائرہ میں
شامل نہیں کیا گیا ہے سوالات کرنے ۔ اور قرار دادیں ۔
تحریکات یا مسودات قانون پیش کرنے کی اجازت دینے میں
بھی اسی جذبہ کو بروئے کار لایا جائے ۔ اسی دستاویز
ہدایات میں اعلی حضرت بندگان عالی نے اس اسکیم کے
بنیادی اصولوں اور خاص مرتبہ کے پیش نظر جو بحیثیت
فرمانروائے ممالک محروسہ سرکارعالی و والی صرفخاص مبارک
اعلی حضرت کو حاصل ہے بمراحم خسروانہ یہ ہدایت بھی
صادر فرمائی ہے کہ وہ اراکین مجلس مقننہ جنکا تقرر بندگان
اقدس فرمائیں گے یعنی ارکان باب حکومت اور نمایندگان
صرفخاص مبارک اس امر کے مجاز نہ ہوں گے کہ کسی

خانگی مسودہ قانون یا اس کے کسی فقرہ یا خانگی قرار داد کی نسبت جس کے بارے میں صدر اعظم باب حکومت نے یہ اعلان کردیا ہو کہ وہ ایک بڑے فرقہ واری سوال اٹھانے کا موجب ہے کسی جانب سے کوئی رائے دیں ۔

پبلک سرویس کمیشن

یاد ہوگا کہ خدمات عامہ کی نسبت اعلان اصلاحات سنہ ۱۹۳۹ع میں صرف سیول سرویس کی کمیٹی کی ازسر نو تشکیل اور محکمہ جاتی تقرراتی مجالس کے قیام پر اکتفا کیا گیا تھا ۔ لیکن اب سرکارعالی نے پبلک سرویس کمیشن کے اصول کو تسلیم کرلیا ہے ۔ اور عنقریب ایک دستور العمل اس کے قیام کی نسبت نافذ کیا جائے گا ۔ اخبارات اور رسائل سے متعلق ایک اور دستور العمل جو بڑی حد تک برطانوی ہند کے نافذہ قانون پر مبنی ہے تیار کیا جاچکا ہے اورزمانہ قریب میں شائع کردیا جائے گا ۔

تجاویز اصلاحات معلنہ سنہ ۱۹۳۹ع کو شرف منظوری بخشتے ہوئے اعلی حضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ حسب ذیل ارشاد سے سرفراز فرمایا تھا ” موجودہ مجلس وضع قوانین کی مجوزہ مجلس مقننہ کی شکل میں توسیع سے مجھے مدد ملے گی . . . کیونکہ اب تقرر کے وقت میرے سامنے مجلس مقننہ کے ایسے ارکان کے نام بھی ہونگے جنھوں نے اپنے اعلی ضمیر اپنی وفا داری اور پبلک امور کی نسبت اپنی اصابت رائے سے میرا اعتماد حاصل کیا ہو اور اس امر کا ثبوت دیا ہو کہ رکنیت باب حکومت کی گراں ذمہ داریوں کو انجام دینے کی ان میں قابلیت ہے “ ۔

اب مرسمہ تجاویز اصلاحات کو شرف منظوری عطا کرتے ہوئے حضرت اقدس واعلی نے یہ ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ مقننہ کے وجود میں آنے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہوگا باب حکومت کی رکنیت پر مقننہ کے منتخبہ نمائندوں میں سے حضرت جہاں پناہی ایک ہندو اور ایک مسلمان کا تقرر فرمائینگے ۔ امید ہے کہ ریاست کی بلند ترین عاملہ میں عوام کے دو نمائندوں کا اس طرح شمول حکومت اور عوام کے مابین قریب تر اشتراک کا موجب ہوگا ۔

اشتراک عمل کے لئے اپیل

اب جب کہ انتخابات کی تاریخوں کا بھی اعلان کیا جاچکا ہے حکومت سرکارعالی ملک کے جملہ طبقات ۔ فرقوں اور مفادات سے نیز ان تمام اشخاص سے خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں جو ملک کے خیر خواہ اور دردمند ہیں یہ اپیل کرتی ہے کہ وہ تجاویز اصلاحات کو جن کا اعلان اب کیا گیا ہے بروئے عمل لانے میں حکومت کے ساتھ اور خود آپس میں ایک دوسرے سے اشتراک عمل کریں ۔ دستور ملک کی کوئی تجویز بےعیب نہیں ہوسکتی ۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ کسی تجویز سے ہر طبقہ ۔ ہر فرقہ اور ہر مفاد کے جملہ مطالبات کی پوری پوری تکمیل ہوسکے ۔ ایسی کوششوں کی کامیابی کا انحصار زیادہ تر ان لوگوں کی نیت اور ارادوں پر ہے جو کسی تجویز کو عمل میں لاتے ہیں ۔ نمائندہ اداروں کی تاریخ ترمیم و اصلاح کی ایک مسلسل داستان ہے ۔ اور یہ تو بہر حال یقینی ہے کہ ہندوستان کی قریب الوقوع خود مختاری اور آزادی کے بعد کسی دستور پر جسے موجودہ حالات کے تحت نافذ کیا گیا ہو نظر ثانی کرنی ہی پڑے گی ۔ اسی سبب سے اور مجلس قانون ساز نیز مجالس مقامی کی ہیئت ترکیبی اوران کے اختیارات میں وسعت کی نسبت زمانہ قریب میں جدید مقننہ کا مشورہ حاصل کرنے کے ارادہ سے آئین مقننہ میں یہ محکوم کیا گیا ہے کہ اس کے احکام کے مندرجہ کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ حضرت اقدس واعلی کو کسی ایسے امر میں مقننہ کا مشورہ حاصل کرنے میں کوئی شئے مانع ہے جسے صراحتاً اس کے دائرہ اختیار میں شامل نہ کیا گیا ہو ۔

حکومت سرکارعالی اس بیان کو ختم کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں سمجھتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر اس امید کا اظہار کرے جو حضرت بندگان اقدس نے سابقہ تجاویز اصلاحات کو شرف منظوری بخشتے ہوئے ظاہر فرمائی یعنی یہ کہ حضرت ممدوح کی رعایا بڑھتے ہوئے حقوق کے استعمال میں ایک دوسرے کے جذبات و اغراض کے تئیں باہمی احترام کی روایات کو قائم رکھے گی اور اس سلطنت ابد مدت کے لئے شانہ بہ شانہ ہوکر روبہ کار ہوگی کیونکہ وہی سب کا گراں قدر اور ناقابل تقسیم سرمایہ ہے “ ۔

اب ہر طرف اُجالا ہو گیا
زیادہ میلے حصّے بھی
ہر ایک کپڑے کے کچھ ایسے حصّے ہیں جو جلد میلے ہوجاتے ہیں اور وہ وہی حصّے ہیں جب کہ اُنہیں تھوڑا صابن لگانا، پانی میں بھگونا اور پٹک کر دھونا وغیرہ سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اپنے کپڑے سنلائیٹ کے طریقہ سے دھونا چاہیئے جس سے اُن کے پھٹ کے جانے کے نقصان سے حفاظت ہوتی ہے۔
سنلائیٹ صابن کے کافی اور خود بخود صاف کرنے والے جھاگ کو بھیگے ہوئے کپڑوں میں سے آہستگی سے نچوڑ دیجیے اور بعد ازاں کھنگال لیئے، وہ (کپڑے) اُجلے اور عُمدگی سے صاف وستھرے ہوجاتے ہیں۔ آپ کے کپڑے نہایت مُلائم مثلاً پنکھ کے مانند ہوجاتے ہیں، جو کہ اس خالص صابن کے استعمال کرنیوالوں کی خوشی کا باعث ہے۔ سنلائیٹ آپکے پارچہ جات اور اُنکے رنگوں کیلئے فائدہ مند ہے، علاوہ ازیں وہ آپ کے ہاتھ بھی نرم و ملائم رکھتا ہے۔
وہ سنلائیٹ کے طریقہ سے دھویا گیا ہے!
SUNLIGHT SOAP
سنلائیٹ صابن
S. 79-23 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

اسکیم اصلاحات کی نمایاں خصوصیات

مندرجۂ ذیل نوٹ میں ۱۹۳۹ ع کی معلنه اسکیم اصلاحات کی بعض اہم خصوصیات اور اس کے بعد سے ابتک حضرت بندگان اقدس کی منظوری سے جو ترمیمات ہوئی ہیں انہیں ظاہر کیا گیا ہے ۔

حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ سپٹمبر ۱۹۳۷ ع میں ایک کمیٹی اصلاحات کے تقرر کی منظوری صادر فرمائی تھی یہ کمیٹی حسب ذیل تین غیر سرکاری اور دو سرکاری اراکین پر مشتمل تھی ۔

دیوان بہادر ایس۔ آروامودو آئنگار۔ ام ۔ بی ۔ ائی ۔ بی ۔ ائی ۔ بی ۔ یل (صدرنشین)
غلام محمود قریشی ایچ ۔ سی ۔ یس ۔
پروفیسر قادر حسین
کاشی ناتھ راؤ ویدیه ام ۔ اے ۔ ال ال بی ۔
میر اکبر علی خان بی ۔ اے ۔ ال ۔ ال ۔ بی ۔ بار۔ ایٹ ۔ لا ۔
حسب ذیل مسئله تحقیقات کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا ۔

”ملک کے مختلف اغراض اور حکومت کے مابین زیادہ موثر اشتراک عمل کے ایسے متبادل طریقوں کی تحقیق کرنا اور ان کے متعلق سفارشات پیش کرنا جو ریاست کے حالات اور ضروریات کے مدنظر موزوں اور قابل عمل ہوں اور جن سے حکومت رعایا کی ضروریات اور جذبات سے ہمیشه واقف رہ سکے ،،

اصل اسکیم

کمیٹی اصلاحات نے اپنی رپورٹ بتاریخ ۳۱ ۔ اگسٹ سنه ۱۹۳۸ ع سرکار میں پیش کی ۔ اور اس رپورٹ کو باب حکومت سرکارعالی کی رائے کے ساتھ صدر اعظم وقت کی عرضداشت معروضه ۱۵ ۔ جولائی ۱۹۳۹ ع کے ذریعہ حضرت بندگان عالی کے ملاحظه میں گزرانا گیا ۔ عرضداشت مذکور فرمان مبارک کے ساتھ ۱۷ ۔ جولائی سنه ۱۹۳۹ ع کے جریدۂ غیر معمولی میں شائع ہوئی ۔ منجمله دیگر امور کے حضرت اقدس و اعلی نے اس خواہش کا اظہار فرمایا که ممالک محروسه سرکار عالی کے مختلف مفادات اور حکومت کے مابین زیادہ موثر اشتراک کے ذرائع مہیا کئے جائیں اور اس ارادے کی تکمیل میں :—

(۱) مجلس وضع قوانین کی (جس کا نام مجلس مقننہ رکھا جائے) از سرنو تشکیل اسطرح ہو کہ

الف - اس کے ۴۴ - ارکان حسب ذیل طریقہ پر منتخب کئے جائیں

(۱) سمستان و جاگیر داران		۴
(۲) معاشداران		۲
(۳) زراعت پیشہ		۵
پٹہ داران	۸	۱۶
کاشتکاران	۸	
(۴) مزدوری پیشہ مفادات		۲
(۵) صنعت و حرفت		۲
(۶) تجارت		۲
(۷) بنک کاری		۲
(۸) پیشہ وکالت		۲
(۹) پیشہ طبابت		۲
(۱۰) طیلسانئین		۲
(۱۱) مجالس اضلاع		۲
(۱۲) اضلاع کی بلدیات اور قصباتی کمیٹیاں		۲
(۱۳) بلدیہ حیدرآباد		۲

اور (ب) اسکے ۳۳ - ارکان حسب ذیل طریقہ پر نامزد کئے جائیں -

(۱) پانچ ارکان ذیل کے علاقوں کی طرف سے -

(الف) ہر سہ پائیگاہ	۳
(ب) علاقہ پیشکاری	۱
(ج) علاقہ سالار جنگ	۱

اور (۲) ۲۸ - ارکان سرکار عالی کی طرف سے جن ہیں ۱۴ سرکاری اور ۱۴ غیر سرکاری ارکان ہوں حکومت سرکارعالی کا منشاء یہ تھا کہ نامزدشدہ غیر سرکاری ارکان کے منجملہ ہندو - نشستوں میں سے پانچ ہریجنوں کو اور ایک لنگایت کو دیجائیگی اسیطرح سرکارعالی دو عیسائیوں اور ایک پارسی کو بھی نامزد کرینگے یہ بھی تجویز تھی کہ مجلس رفقا کے ایک رکن کو جامعہ کی نمایندگی کیلئے - اور دو خواتین کو بھی نامزد کیا جائے -

حضرت بندگان عالی نے یہ حکم بھی مرحمت فرمایا تھا کہ ارکان متذکرہ صدر کے علاوہ ارکان باب حکومت اور صرفخاص کے تین نمایندے جنھیں خود حضرت بندگان عالی مقرر فرمائیں گے ۔ مقننہ کے ارکان ہوں گے ۔

حضرت بندگان عالی نے اس تجویز کو بھی شرف قبولیت بخشا کہ نامزدشدہ نشستوں میں سے دو عیسائیوں اور ایک پارسی کے لئے مختص کرنے کے بعد بقیہ جملہ نامزد شدہ اور منتخب شدہ نشستیں ہندوؤں اور مسلمانوں میں مساوی طورپر تقسیم کردی جائیں جن کا انتخاب مشترکہ طریقہ انتخاب کے اصول پر اس شرط کے تابع عمل میں آئے گا کہ امیدوار اپنے فرقہ کی کم از کم ۴۰ فیصد رائیں حاصل کرے۔

یہاں اس امر کا اظہار دلچسپی کا باعث ہوگا کہ حضرت غفران مکاں کے فرمان مزینہ ۱۳ - رجب المرجب ۱۳۱۰ ہجری مطابق ۲۹ - اسفندار ۱۳۰۲ف (یا ۲ - فبروری ۱۸۹۳ع) کے بموجب پہلی مرتبہ مجلس وضع قوانین کی تشکیل عمل میں آئی تھی جو بالکلیہ سرکاری ارکان پر مشتمل تھی ۔ اس کی ترکیبی ہیئت میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ مجلس وضع قوانین کی موجودہ ترکیبی ہیئت حسب ذیل ہے۔

صدر نشین (صدر اعظم بہ اعتبار عہدہ)
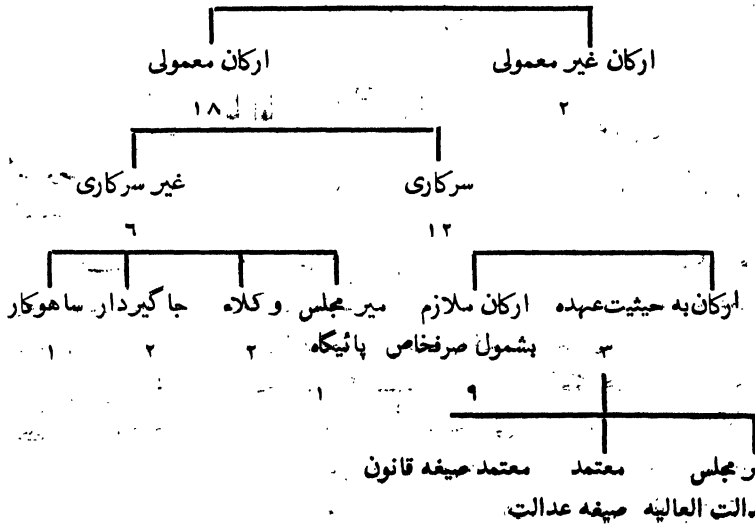
(۲) ۔ آئینی مشاورتی مجالس حسب ذیل امور کی نسبت قائم کی جائیں :—

(الف) زرعی ترقی

(ب) تعلیم

(ج) فینانس

(د) صنعتی ترقی

(ھ) صحت عامہ

(و) ہندوؤں کے مذہبی اوقاف

(ز) مسلمانوں کے مذہبی اوقاف

(ح) امور مذہبی

(۳) (الف) مجالس اضلاع

(ب) بلدی اور قصباتی مجالس ۔ اور

(ج) بلدیہ حیدرآباد کی ازسر نو تشکیل ہو ۔

(۴) چھاؤنی بورڈس ۔ علاقوں یاجاگیروں کی مجالس اورعلاقوں یاجاگیرو
بلدی اور قصباتی کمیٹیاں قائم کی جائیں ۔

(۵) پنچائتیں قائم کی جائیں ۔

تکمیل شدہ امور

مشاورتی مجالس قائم ہوچکی ہیں اورکچھ عرصہ سے کام کررہی ہیر
مذکورہ صدر مشاورتی مجالس کے علاوہ مزدوروں کے لئے بھی ایک مشاورتیء
قائم کی گئی ہے جو دوسری مجالس کی طرح کام کر رہی ہے ۔ اس مجلس کی ایک نما
خصوصیت یہ ہے کہ غیرسرکاری ارکان میں آجروں اور مزدوروں کو مسا
نمایندگی دی گئی ہے ۔

اسیطرح مجالس اضلاع ۔ اضلاع کی بلدی وقصباتی مجالس کی ازسرنو تشکیل ہوئی ہے ۔ قانون بلدیہ حیدرآباد پر عنقریب نظرثانی کی جائے گی تاکہ اس کو عصری ضرورتوں اور نئے دستور کے ڈھانچہ کے ہم آہنگ بنایا جائے ۔ متعلقہ آئین کے تحت مجالس چھاؤنیات اور پنچائتوں کی تشکیل عمل میں آچکی ہے ۔ زیادہ تر جنگ سے پیدا شدہ حالات کی بناء پر مجلس وضع قوانین کی ازسر نو تشکیل نہ ہوسکی بلحاظ اس کے کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے حکومت سرکار عالی آئین مجلس مقننہ سرکار عالی کو نافذ اور آئین مذکور کے تحت فوراً انتخابات منعقد کرنا چاہتی ہے ۔

ترمیمات

بدلتے ہوئے حالات اور اس امر کے مد نظر کہ اصلاحات کی اصلی اسکیم کی تسوید آج سے سات سال قبل ہوئی تھی اور اس دوران میں بعض سیاسی اداروں اور ان کے لیڈروں کی جانب سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا تھا انکو ملحوظ رکھتے ہوئے سرکار عالی نے بعض ترمیمات منظور کی ہیں جو اسکیم کے نفاذ میں کسی تاخیر کے بغیر رو بہ عمل لائی جا سکیں گی ۔

مجلس مقننہ کی ہیئت ترکیبی

ابتدائی اسکیم میں مجالس اضلاع ۔ اضلاع کی بلدی اور قصباتی مجالس اور مجلس بلدیہ حیدر آباد کو نمایندگی اسطرح دی گئی تھی کہ ان میں کے ہر ایک مفاد کے لئے دو نشستیں مختص کی گئی تھیں ۔ لیکن اب مزید غور کرنے کے بعد یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ اگر تینوں مفادات کو ایک ساتھ اسطرح ضم کردیا جائے کہ مجلس مقننہ میں حکومت مقامی کے اداروں کی مشترکہ آواز پیش ہوسکے اور اس مشترکہ حلقہ انتخاب کے لئے دو نشستیں مہیا کی جائیں تو کافی ہوگا ۔

اصلی تجاویز میں ایسے شہری مفادات کی نمایندگی کے لئے گنجائش نہیں رکھی گئی تھی جو ان مفادات کے تحت نہیں آتے (جن کی صراحت اسکیم میں کی جا چکی ہے) ۔ اس لئے سرکارعالی نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ ایک مفاد اور ''شہری رقبوں میں مالکان وکرایہ داران اراضی و امکنہ ،، کے نام سے قائم کیا جائے اور اس غرض کے لئے حسب ذیل طریقہ پر ۲۰ نشستوں کا اضافہ کیا جائے ۔

بلدہ حیدر آباد و سکندر آباد کے لئے	۴
ایسے رقبوں کے لئے جو مجالس بلدی و قصبات اور مجالس چھاؤنیات وغیرہ کے حدود ارضی میں واقع ہوں	۱۶

پٹہ داروں اور کاشتکاروں کے لئے ابتداء میں جو دو مفادات تجویز کئے گئے تھے انہیں اب ایک مفاد ''زراعت ،، میں ضم کردیا گیا ہے اور اس کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشترکہ مفاد کی نشستیں ۱۶ کی بجائے ۳۲ کردی گئی ہیں ۔ اور اسی طرح مزدور مفاد کی دو نشستوں میں مزید دونشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔

منتخب شدہ اور نامزد شدہ نشستوں میں توازن قائم رکھنے کی غرض سے اور بعض ایسے مفادات کے لئے نمایندگی کے مواقع فراہم کرنے جنہیں

ابتداء میں نامزد شدہ ارکان کی تعداد کے تعین کے وقت نظر انداز کردیا گیا تھا حکومت سرکارعالی نے یہ تصفیہ کیا ھے کہ نامزد شدہ ارکان کی تعداد بجائے ۳۳ کے ۳۴ کردی جائے جس کا مطلب یہ ھے کہ منتخب شدہ عنصر میں ۲۴ نشستوں کے اضافہ کے مقابلہ میں نامزد شدہ عنصر میں صرف ۱۰ ارا کین کا اضافہ کیاجائے ۔ اب تجویز یہ ھیکہ ان خصوصی مفادات کےعلاوہ جن کی نمایندگی سنہ ۱۹۳۹ع کے اعلان اصلاحات میں تجویز کی گئی تھی چار غیرسرکاری نمایندے تحریک امداد باھمی سے نامزد کئے جائیں ۔ اسی طرح دوسرے مفادات جن کی نمایندگی نہیں ہوئی ھے مثلاً ارباب صحافت وغیرہ کےلئے بھی نامزدگی کے ذریعہ گنجائش نکالی جائے ۔

ان مرسمہ تجاویز کے مد نظر ۔ جنھیں بمراحم خسروانہ شرف منظوری عطافرمایا گیا ھے مجلس مقننہ کی ھیئت ترکیبی حسب ذیل ھوگی ۔

(۱) منتخب شدہ

(۱) سمستان داران و جاگیر داران	۴
(۲) معاشداران	۲
(۳) زراعت	۳۲
(۴) مزدوران	۴
(۵) صنعت وحرفت	۲
(۶) تجارت	۲
(۷) بنک کاری	۲
(۸) وکالت	۲
(۹) طبابت	۲
(۱۰) طیلسانئین	۲
(۱۱) مجالس اضلاع ۔ بلدی و قصباتی مجالس ۔ مجالس چھاؤنیات اور بلدیہ حیدرآباد	۲
(۱۲) ایسی اراضی اورامکنہ کے مالک اور کرایہ دار جنکی اراضی یا امکنہ	
(الف) مجالس بلدی و قصبات و مجالس چھاؤنیات کے حدود ارضی میں واقع ھوں — ۱۶	۲۰
(ب) بلدہ حیدرآباد اور سکندر آباد کی حدود ارضی میں واقع ھوں — ۴	
جملہ	۷۶

(۲) نامزد شدہ	
علاقہ جات	۵
دیگر	۳۸
(۳) اراکین باب حکومت (بربنائے عہدہ)	۱۰
(۴) صرفخاص مبارک	۳

اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ ابتدائی اسکیم میں ۲۴ منتخب شدہ ارکان ۴۳ نامزد شدہ ارکان ۳ صرفخاص کے نمایندوں اور اراکین باب حکومت (بر بنائے عہدہ) کے لئیے گنجائش رکھی گئی تھی - جس کے نتیجہ کے طور پر منتخب شدہ عنصر کو نامزد شدہ کے عنصر پر اکثریت حاصل تھی - لیکن غیر منتخب شدہ عنصر بشمول نمایندگان صرفخاص و ارکان باب حکومت منتخب شدہ عنصر پر غالب تھا - بلحاظ آئین مجلس مقننہ - جس کی حضرت بندگان عالی نے موجودہ شکل میں منظوری مرحمت فرمائی ہے - ۷۶ منتخب شدہ نشستوں کے مقابلہ میں ۵۶ غیر منتخب شدہ نشستیں تجویز کی گئی ہیں - آخرالذکر نشستوں میں ۴۳ منتخب شدہ ارکان صرفخاص کے ۳ نمایندے اور ۱۰ باب حکومت کے ارکان شامل ہیں - اس طرح منتخب شدہ عنصر کو غیر منتخب شدہ عنصر پر ۲۰ ارکان کی نمایاں اکثریت حاصل رہے گی -

طریق انتخاب

تمام حلقہ ہائے انتخاب میں مشترکہ طریقہ انتخاب کی اساس پر حسب ذیل طریقہ پر انتخاب ہونگے -

(الف) اگر ہندو یا مسلمان امیدوار اپنے فرقہ کی ۱۰ فیصد رائیں حاصل کرے تو ایسا امیدوار بلا لحاظ اس امر کے کہ اس کو دیگر فرقہ جات کے رائے دھندوں سے کس تعداد میں رائے ملی ہیں - جائز طور پر منتخب قرار دیا جائےگا -

(ب) اگر کسی ہندو یا مسلم نشست کے لئیے امیدواروں میں سے کوئی بھی اپنے فرقہ کی ۱۰ فیصد آراء حاصل نہ کرے تو ان دو امیدواروں میں سے جس نے اپنے فرقہ کی سب سے زیادہ رائیں حاصل کی ہیں اسی امیدوار کو منتخب قرار دیا جائےگا جس نے جملہ فرقوں کے رائے دھندوں کی سب سے زیادہ رائیں حاصل کی ہوں -

۲ - مقننہ کے اختیارات اور فرائض

مقننہ کے اختیارات اور فرائض کے تعلق سے حسب ذیل اطلاع عوام کی دلچسپی کا باعث ہوگی -

ریاست کے موازنہ کو مقننہ میں پیش کرنے سے متعلق آئین میں گنجائش رکھی گئی ہے - موازنہ پر عام مباحثہ کے علاوہ مجلس کو موازنہ کے صدر اور ذیلی مدات (جنکی موازنہ میں صراحت ہوگی) سے متعلق مختص نوعیت کی تحریکیں پیش کرنیکا اختیار ہوگا لیکن شرط یہ ہوگی کہ ایسے امور سے متعلقہ مصارف جو مقننہ کے دائرہ اختیار سے خارج ہوں مباحثہ کا نہ تو موضوع بن سکینگے اور نہ ان کے متعلق تفصیل طلب کیجا سکیگی - موازنہ سے متعلق مقننہ کی تحریکوں پر سرکارعالی غور کرینگے اور پھر آخری موازنہ ایک نوٹ کے ساتھ شائع کیا جائیگا جسمیں اس امر کی صراحت ہوگی کہ کس حد تک سرکار عالی نے تحریکوں کا لحاظ کیا ہے -

بعض ابواب مثلاً " تنخواہیں اور الونس سرکاری ملازمت کے تعلق سے وظائف اور رعایتی ماہواریں " کو خارج شدہ ابواب کی فہرست سے دوسری فہرست میں منتقل کردیا گیا ہے جسکے باعث ماقبل منظوری کے بغیر سوالات کئے جاسکینگے تحریکیں یا قرار دادیں پیش کی جاسکینگی اور حکومت سرکارعالی کی اجازت حاصل کرنیکے بعد مجلس مقننہ کے ارکان کی جانب سے تحریکیں یاقرار دادیں پیش اور دوسری کارروائیاں کی جاسکینگی -

بعض ایسے ابواب جو اس سے قبل ان ابواب کی فہرست میں شامل تھے جن پر صرف سرکاری اراکین کی جانب سے مسودات پیش کرنیکا لزوم عائد کیا گیا تھا اب اس ضمیمہ میں شریک کردئے گئے ہیں جس میں مجلس کے اختیارات کی صراحت کی گئی ہے - یعنے

(الف) پٹرولیم یا دوسری معائعات اور اشیاء کاجنکو سرکارعالی خطرناک کے طور پر آتشگیر قرار دیں - قبضہ میں رکھنا - مہیا کرنا - استعمال کرنا جمع کرنا یا ان کا نقل و حمل -

(ب) منشور عدالت العالیہ کے احکام کے تابع جملہ عدالتوں کے خواہ وہ عدالتیں دیوانی یا فوجداری ہوں یا مال کی ہوں - حدود سماعت - ضابطہ کارروائی اور اختیارات -

(ج) معادن اور معدنی ترقی جسمیں معادن کے اندر انسانی حفاظت کی تدابیر بھی شامل ہیں۔

ابتدائی اسکیم کے تحت مجلس کا کوئی رکن صرف ان امور پر سوالات کرنیکا مجاز تھا جو مجلس کے ابواب میں شامل ہوں اور دوسرے سوالات کرنے کے لئے حکومت سرکارعالی کی ما قبل منظوری درکار تھی ۔ ان امور سے متعلقہ شرائط میں جن کے لئے حکومت سرکارعالی کی ماقبل منظوری درکار ہے اس طرح ترمیم کردی گئی ہے کہ حکومت کی اجازت حاصل کئے بغیر ان امور پر بھی سوالات کئے جاسکینگے جو مجلس کے دائرہ سے خارج ہوں لیکن ان قواعد کے تابع جواس خصوص میں نافذ کئے جائیں ۔ ابتدائی اسکیم میں ذیلی سوالات کرنیکے جس اختیار سے ارکان کو محروم رکھا گیا تھا وہ انہیں اب مرسمہ تجاویز کے تحت دیدیا گیا ہے ۔

حق رائے دھی کی قابلیتیں

جہاں تک حق رائے دھی کی قابلیتوں کا تعلق ہے یہ طے کیا گیا ہے کہ پٹہ داروں اور کاشتکاروں کی فرنچائز قابلیت کے مالی معیار کو سالانہ دو سو روپے زر مالگزاری یا زر لگان سے جیسی بھی صورت ہو گھٹا کر ایک سو روپے کردیا جائے ۔ بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد اور دیگر بلدیوں کے حدود ارضی میں واقع شدہ امکنہ و اراضی کے مالک اور کرایہ داروں کے حلقہ میں رائے دینے کے لئے ایسے اشخاص کو مجاز قرار دیا گیا ہے جو کسی ایسے مکان یا اراضی کے مالک ہیں جنکی بابت ماھانہ ۵ روپے کرایہ مشخص کیا گیا ہے یا ایسے مکان یا اراضی کے کرایہ دار ہیں جنکی بابت وہ ۵ روپے بطور کرایہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے شہری رقبوں کے لئے معیار اور بھی کم رھیگا یعنی ۴ روپے ماھانہ ۔ زراعت کے حلقہ انتخاب کے لئے فرانچائز قابلیت کے گھٹانے اور اراضی و امکنہ کے مالکوں اور کرایہ داروں کے ایک نئے حلقہ انتخاب کے قائم کرنیکی وجہ سے رائے دھندوں کی تعداد جو سابقہ اسکیم کے تحت ۸۹۰۰ تھی اب ۱۵۰۰۰ سے زیادہ ہوجائیگی ۔

دیگر امور

دائرہ قانون سازی میں مجلس کی آواز کو موثر اور عاملہ کو اسکی خواھشات کا احترام کرنے پر مائل کرنے کے لئے اعلیحضرت نے ایک "دستاویز ہدایات" جاری فرمائی ہے جسکے ذریعہ حکومت پر یہ فرض عائد فرمایا گیا ہے

کہ وہ دستور کے چلانے میں حتی الامکان مقننہ کی خواھشات کا احترام کرے ۔ اسکے علاوہ حکومت کو اسبات کی بھی ھدایت فرمائی گئی ھے کہ معمولاً وہ کسی قسم کے قانون بنانے میں اپنے حق تنسیخ یا تصدیق کو استعمال نہ کرے جبتک کہ اسے مجلس کے غور مکرر کےلئے واپس نہ کیا جائے ۔ دستاویز میں حکومت کو یہ بھی ھدایت دیگئی ھے کہ کسی ایسے مسئلہ کے تعلق سے جو صریحی طور پر مجلس کے دائرہ اختیار میں شامل نہیں ھے ۔ سوال کرنے ۔ قرار دادیں ۔ تحریکیں اور مسودات پیش کرنیکی کوئی اجازت چاھے تو یہ فیصلہ کرتے وقت کہ اجازت دیجائے یا نہ دیجائے ایسے ھی جذبہ سے کام لینا چاھئے ۔ اسی '' دستاویز ھدایات '' میں اعلی حضرت بندگان عالی نے اس اسکیم کے بنیادی اصولوں اور اس خاص مرتبہ کے پیش نظر جو بحیثیت فرمانروائے ممالک محروسہ سرکار عالی و والی صرفخاص مبارک اعلی حضرت کو حاصل ھے بمراحم خسروانہ مزید ھدایات فرمائے ھیں کہ وہ اراکین مجلس مقننہ جن کا تقرر بندگان اقدس فرمائیں گے مثلاً اراکین باب حکومت اور نمایندگان صرفخاص مبارک اس امر کے مجاز نہ ھونگے کہ کسی خانگی مسودہ یا اس کے کسی فقرہ یا تحریک کی نسبت جس کے بارے میں صدر اعظم باب حکومت نے یہ اعلان کردیا ھو کہ وہ ایک بڑے فرقہ واری سوال اٹھانے کا موجب ھے کسی جانب سے رائے دیں ۔

خدمات عامہ کے ضمن میں یہ یاد ھوگا کہ ۱۹۳۹ ع کا اعلان حیدرآباد سیول سروس کمیٹی کی تشکیل مکرر اور محکمہ جاتی مجالس تقررات کے قیام سے آگے نہ بڑھا تھا ۔ پبلک سروس کمیشن کے اصول کو اب سرکار عالی نے قبول کرلیا ھے اور اسکے قیام سے متعلق ایک دستور العمل عنقریب نافذ کیا جائیگا ۔ اخباروں اور رسالوں سے متعلقہ ایک دستور العمل بھی جو اس وقت تیار ھے اور جو بڑی حد تک برطانوی ھند کے نافذ الوقت قانون پر مبنی ھے ۔ بہت جلد شائع کردیا جائیگا ۔

عوام کے نمائندہ وزرا

۱۹۳۹ ع کی اسکیم اصلاحات کو شرف منظوری عطا فرماتے ھوے اعلی حضرت نے بڑی مسرت کے ساتھ یہ توقع ظاھر فرمائی تھی کہ '' موجودہ مجلس وضع قوانین کی مجوزہ مجلس مقننہ کی شکل میں توسیع سے مجھے مدد ملیگی کیونکہ اب تقرر کے وقت میرے سامنے مجلس مقننہ کے ایسے ارکان کے بھی نام ھونگے جنھوں نے اپنے اعلی ضمیر اپنی وفا داری اور پبلک امور کی نسبت اپنی اصابت رائے سے میرا اعتماد حاصل کیا ھو اور اس امر کا ثبوت دیا ھو کہ رکنیت

باب حکومت کی گراں ذمہ داریوں کو انجام دینے کی ان میں قابلیت ہے ،،۔
آئین مجلس مقننہ کے تحت جس اسکیم کی تشکیل ہوگی اسے شرف منظوری عطافرماتے ہوے اعلی حضرت نے اس ارادہ کا بھی اظہار فرمایا کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے پہلی مقننہ کے افتتاح کے بعد ہی مجلس مقننہ کے ارکان میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان رکن کو باب حکومت کا رکن مقرر کیا جائیگا ۔ اسطرح ریاست کی اعلی ترین عاملہ میں دو منتخب شدہ نمایندوں کی جو شمولیت ہوگی وہ حکومت اور عوام کے درمیان زیادہ موثر اشتراک عمل کی جانب رہنمائی کریگی ۔

آئین مجلس مقننہ میں ایک اور شرط کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جس کے ذریعہ اعلی حضرت کو اس بات کا پورا حق حاصل رہیگا کہ اعلی حضرت کسی ایسے مسئلہ [illegible] مقننہ سے مشورہ طلب فرماسکینگے جو اسکے دائرہ اختیار سے باہر ہو ۔ اس [illegible] کا منشا یہ ہے کہ آئین میں کافی تجربہ کے بعد اگر کسی ترمیم کی ضرورت محسوس ہو تو مقننہ سے مشورہ کا موقع رہے ۔

مجلس مقننہ کے لئے انتخابات کے ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اورتھوڑا بہت کام جو باقی ہے وہ معتمدی اصلاحات میں تیزی کے ساتھ تکمیل پا رہا ہے۔

اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
L.77-28 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

" اصلاحات کو قبول کرنا اور چلانا چاھئے "

اشتراک عمل کے لئے صدر المہام بہادر عدالت کی اپیل

دیوان بہادر ایس ۔ آر واسودو آئنگار صدر المہام عدالت سرکار عالی نے ۲۲ ۔ جولائی سنه ۱۹۴۶ع کو نشرگاہ حیدر آباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے باشندگان ممالک محروسه سے اصلاحات کو قبول کرنے اور انہیں چلانے کی اپیل فرمائی ۔ اور اس حقیقت کو محسوس کرنے پر زور دیا کہ کوئی دستور مکمل نہیں ہوتا اور ہر دستور پر اعتراض کیا جاسکتا ہے اس لئے در اصل زیادہ اہمیت اس جذبہ کو حاصل ہوتی ہے جسکے تحت دستور کو چلایا جاتا ہے ۔ صدر المہام بہادر عدالت کی پوری تقریر درج ذیل ہے ۔

" آج میں آپ کو اس بارے میں کسی خاص سیاسی جماعت کے پیروؤں کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس ریاست ابد مدت کے شہریوں کی حیثیت مخاطب کرنا چاہتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات تمام واقعات و حقائق پر جذبات سے الگ ہوکر غور کریں اور خود اپنے طور پر سونچ بچار کریں ۔

ایک اہم اصلاح

" پہلے ہمیں غور کرنا چاہئے کہ واقعات کیا ہیں ۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مرمسه اسکیم کے ذریعه موجودہ دستوری صورت حال نیز سنه ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں ایک نمایاں اصلاح کی گئی ہے ۔

" سنه ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں اراکین مقننه کی مجموعی تعداد ۸۵ تھی اب تصفیه ہوا ہے کہ اس تعداد کو (۱۳۲) کردیا جائے ۔ یہ تعداد نہ تو بہت کم ہے اور نہ بہت زیادہ ۔

منتخب شدہ اکثریت

" سنه ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں غیر منتخب شدہ ارکان کی اکثریت تھی ۔ (۸۵) ارکان کی مقننه میں (۴۳) نامزد شدہ اور مقررہ ارکان (۴۲) منتخب شدہ ارکان تھے ۔

اس طرح منتخب شدہ اور غیر منتخب شدہ ارکان کی تعداد کا تناسب ۴۹ اور ۵۰ تھا ۔ اب جو اسکیم منظور ہوئی ہے اس میں (۵۶) غیر منتخب شدہ ارکان کے مقابلہ میں (۷۶) منتخب شدہ ارکان ہوں گے ۔ اس طرح منتخب شدہ اور غیر منتخب شدہ ارکان کا تناسب ۵۸ اور ۴۲ ہوگا ۔ آپ تسلیم کریں گے کہ یہ ایک صلاح ہے ۔

" گزشتہ چند سال کے عرصہ میں اس مسئلہ پر بہت کچھ ردو قدح ہوئی ہے کہ ہمیں مفاداتی طریق نمایندگی کی جگہ جس پر سنه ۳۹ع کی اسکیم مبنی تھی علاقه واری نمایندگی کا اصول اختیار کرنا چاہئے ۔

علاقہ واری انتخابی حلقے

مختلف قائدین کے نقطہ نظر پر احتیاط سے غور کرنے کے بعد حکومت سرکار عالی نے یہ تصفیه کیا ہے کہ (۲۰) نشستیں مالکان اور کرایه داران اراضی کے نمائندوں اور اور (۳۲) نشستیں کاشتکاروں اور پٹہ داروں کے نمائندوں سے پر کی جائیں ۔ اگر آپ تھوڑی دیر غور فکر کریں تو آپ اس نتیجہ پر پہونچینگے کہ اراضی کے مالکان و کرایه داران و نیز پٹہ داران کاشتکاران کے حلقہ ہائے انتخاب کی نوعیت مفاداتی سے زیادہ علاقه واری ہے ۔ در حقیقت میں تو ان

حلقہ ہائے انتخاب کو مشترکہ طور پر علاقہ واری مفاداتی حلقہ ہائے انتخاب کہتا ہوں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ۷۶ منتخب نشستوں میں سے (۵۲) نشستیں ایسے حلقہ ہائے انتخاب سے تعلق رکھتی ہیں جن کی نوعیت زیادہ علاقہ واری ہے ۔ اگرچہ حکومت نے نمایندگی کا مفاداتی اساس قائم رکھی ہے لیکن اس ترمیم کے ذریعہ اپنے رعایاء کے بعض طبقات کی خواہشات کی بڑی حد تک تکمیل کردی ہے ۔

مشترکہ اور جداگانہ انتخاب کا مسئلہ

"اس کے بعد ہمیں مشترکہ اور جداگانہ انتخابات کے دشوار مسئلہ پر غور کرنا ہے برطانوی ہند کے ہر صوبہ نیز بعض ریاستوں میں مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابات کا طریقہ رکھا گیا ہے حیدر آباد میں شروع سے اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ برطانوی ہند کی روش سے ہٹ کر اس بارہ میں کوئی اور راہ اختیار کی جائے ۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں اولا یہ تصفیہ کیا گیا کہ مشترکہ طریق انتخاب اس شرط کے ساتھ رکھا جائے کہ ہر امیدوار کو کامیابی کے لئے اپنے فرقہ کی کم ازکم (۴۰) فیصد آرا حاصل کرنی چاہیں ۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ اس کے بعد کس طرح مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کے حصول کی غرض سے جدو جہد شروع کی اور حکومت کو انہیں یہ تیقن دینا پڑا کہ (۴۰) فیصدی کی شرط کو (۵۱) فیصد کردیا جائےگا ۔ بطور نتیجہ مشترکہ انتخابات کے ڈھانچہ میں حکومت کو یہ شرط رکھنی پڑی کہ انتخاب میں کامیاب قرار دئے جانے کے لئے ہر امیدوار کو اپنے فرقہ کی (۵۱) فیصد آراء حاصل کرنی ضروری ہیں لیکن اگر کوئی امیدوار اپنے فرقہ کی (۵۱) فیصد آراء حاصل نہ کرے تو ان دو امیدواروں کے مابین جنہیں اون کے فرقہ نے زیادہ آراء دیکر ترجیح دی ہو انتخاب مشترکہ طریق کے مطابق ہی عمل میں آئےگا ۔ حیدر آباد نے مشترکہ انتخابات کا طریقہ اختیار کرکے خواہ وہ مرممہ شکل میں کیوں نہ ہو برطانوی ہند سے قطعی طور پر ایک الگ راہ اختیار کی ہے ۔ میرے لئے کوئی باعث تعجب امر نہ ہوگا اگر تدریجی طور پر فرقہ واری نقطہ نظر کے فنا ہوتے ہی وہ تمام پابندیاں بھی ختم ہو جائیں جو مشترکہ انتخاب پر عائد کی گئی ہیں ۔

اختیارات میں اضافہ

"موجودہ اسکیم کے تحت حکومت سرکار عالی نے مقننہ کے اختیارات میں اضافہ کیا ہے ۔ حکومت نے کل جو اعلامیہ جاری کیا ہے اس پر سرسری نگاہ ڈالنے سے یہ امر واضح ہوجائےگا ۔

"سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم کے تحت دئے ہوئے حق سوال کے ساتھ نئی اسکیم میں ضمنی سوالات کرنے کا حق بھی دیا گیا ہے یہ ایک نہایت اہم حق ہے ۔

"میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں دستاویز ہدایات کو بڑی اہمیت دیتا ہوں ۔ ایسی ہدایات سے مفید روایات قائم ہوتی ہیں ۔ اعلی حضرت بندگانعالی کی جاری فرمائی ہوئی دستاویز میں عملہ پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ دستور کو چلانے میں وہ مقننہ کے رجحانات اور خواہشات کے ساتھ مطابقت پذیری اور جواب آمدگی کا جذبہ پیدا کرے ۔

"مجلس مقننہ کے منتخبہ اراکین کو باب حکومت میں شامل کرنے کے لئے ابتداء کی جائےگی ۔

کوئی دستور مکمل نہیں ہوتا

"میرا خیال ہے کہ یہ واقعات آپ کو اس نتیجہ پر پہونچانے کے لئے کافی ہونگے کہ آپ سب کو یہ اصلاحات قبول کرلینا اور انہیں چلانا چاہئیے یہاں میں اس امر کی صراحت ضروری سمجھتا ہوں کہ کوئی دستور مکمل نہیں ہوتا اگر آپ علم سیاسیات کی کسی کتاب کی ورق گردانی کریں تو آپ کو بعض ایسے ابواب نظر آئیں گے جن میں مختلف قسم کی دساتیر کے محاسن اور عیوب بیان کئے گئے ہیں ۔ آپ کو ایسا کوئی دستور نہیں ملےگا جس پر اعتراض نہ کیا جا سکتا ہو ۔ اس لئے وہ جذبہ زیادہ اہمیت رکھتے ہے جس کے تحت دستور کو چلایا جائے ۔ کسی انگریزی شاعر نے کہا ہے " طریقہ حکومت کے لئے جھگڑنا

بیوقوفوں کا کام ہے - وہی حکومت بہترین ہوتی ہے جس کا نظم و نسق بہترین ہو - ،، میں اس شاعر کی رائے سے پوری طرح متفق نہیں ہوں لیکن میں آپ سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ اس نے کہا ہے اس میں بہت بڑی صداقت ہے -

" مجھے مسٹر سی - راجگوپال چاری کے اس خیال سے اتفاق ہے کہ ،،اگر ہم سب دستور کے تحت اشتراک عمل کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ صداقت اور مہربانی سے پیش آئیں تو کم سے کم مدت میں ہم اس کی اصلاح کر سکیں گے - پہلا اقدام کس قسم کے دستور کے حصول کی طرف ہونا چاہئیے - اور جب یہ حاصل ہو جائے تو اسے تدریجی اصلاحات کے ذریعہ ملک کی ضروریات کے مطابق بنا لینا چاہئیے - یہ اصلاح عوام کی داخلی ترقی اور محاسن کا نتیجہ ہوگی - ،، دستوری اصلاحات میں جو عیوب اور کوتاہیاں نظر آئیں انہیں مجلس مقننہ کے قیام کے بعد دور کیا جا سکتا ہے -

مثال کے طور پر انگلستان کے دستور کو لیجئیے جس کا دنیا کے بہترین دساتیر میں شمار ہوتا ہے کیا اس کی بنیادی تحریری قوانین سے زیادہ اچھی روایات پر قائم نہیں ہیں کیا ہم ایسی ہی عقل سلیم کو کام میں لا کر ایسی روایات قائم نہیں کر سکتے جو ہماری ریاست اور ملک کے لئے موزوں ہوں ! اگر قومی زندگی میں کوئی مفید کام کیا جاتا ہے تو اس کے لئے اشتراک عمل کے ساتھ ساتھ ہمدردی کا جذبہ بھی ہونا چاہئیے - دونوں فرقوں کو میرا یہ مشورہ ہے کہ وہ عالی ظرف رہیں تا کہ دوسروں میں جو عالی ظرفی خوابیدہ ہے وہ بیدار ہو کر خود آپ کی عالی ظرفی سے ہمکنار ہو جائے ،،
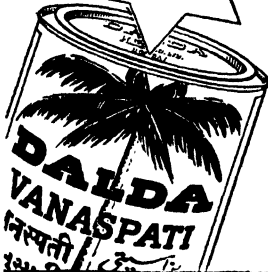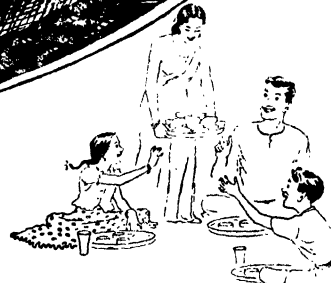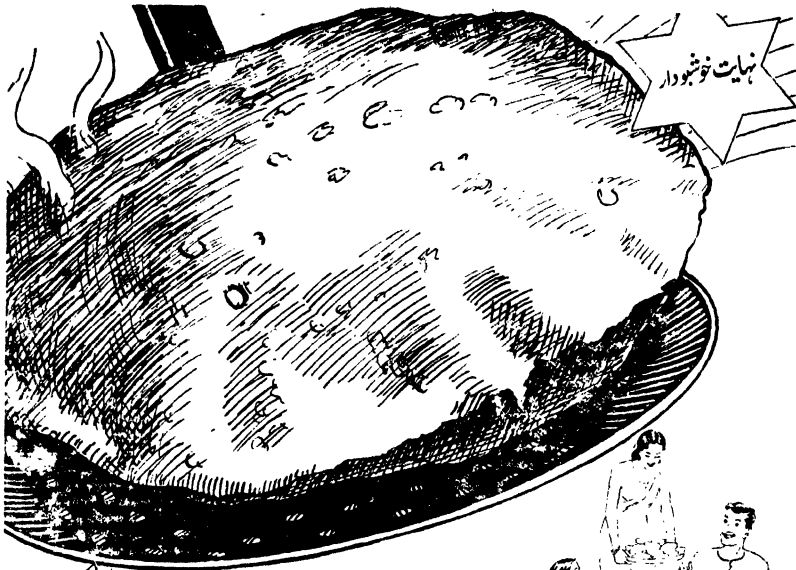
نہایت خوشبودار
فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامن سے مشتمل
ڈالڈا میں تلی ہوئی پوڑیاں آپ کے منہ میں گھُل جاتی ہیں — اور قوت بھی بخشتی ہیں!
ڈالڈا نہ کہ صرف آپکی غذا کو لذت دار بناتا ہے، بلکہ یہ آپکی مقوی خوراک ہے! اس مشہور مقوی خوراک کے ذریعہ آپکی روزانہ غذا میں اضافہ کیجئے، جو کہ فوراً ہضم پذیر، وٹامن آمیز رسوئی کا سامان ہے + ہر ایک خاتون کے لئے ڈالڈا ایک نعمت ہے - یہ اس کی سادی رسوئی کو بھی اپنے شیرین لذید خوشبو سے معطر کرتا ہے اور اس کے خاندان کو زاید قوت بخشتا ہے +
★ ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زاید لذت دار ہندوستانی کھانا پکانے کے طریقے درج ہیں جو ان کے جزو خوراک کیلئے چنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے مہر کے ٹکٹ
Dept. A378 P.O. Box No. 353, Bombay.
کے پتہ پہ ارسال فرمایئے +
DALDA
VANASPATI
HVM. 48-23 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

"مستحکم اور قابل عمل دستور"

مرممہ اسکیم اصلاحات پر صدر المہام بہادر مال کا اظہار خیال

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ وی۔ گرگسن صدرالمہام مال و کوتوالی نے نشرگاہ حیدرآباد سے مرممہ اسکیم اصلاحات کے اعلان کے بعد اس اسکیم سے متعلق ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ مرممہ دستوری اصلاحات سے حیدرآباد کو ایک ایسا مستحکم اور قابل عمل دستور حکومت مل گیا ہے جس کے تحت حیدرآباد کی دو بڑی قوموں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے ایک ایک نمایندہ کو ہر مفاد یا ہر علاقہ واری نشست کی جانب سے ایک دوسرے کا رفیق بن کر کام کرنے کا موقع ملے گا۔ اور ان دونوں بڑی قوموں کو مساوات کی اساس پر جمیع رعایائے ملک کی فلاح و بہبود کی خاطر کام کرنے کے لئے یکجا اور مجتمع کرنے کی اس کوشش سے عام زندگی کے وسیع تر دائرہ میں باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ نیز اس جذبہ مساوات کو جو انتخابات اور نمایندگی کے طریقہ میں کار فرما ہے اگر ملک کی بھلائی اور عوام کی خدمت کے کاموں میں بھی مد نظر رکھا جائے تو حیدرآباد کے مستقبل کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی فرقہ کو اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت ہوگی۔

دیانتدارانہ کوشش

مرممہ اسکیم اصلاحات کی منظوری کے متعلق اعلحضرت بندگان عالی کے فرمان مبارک کا انگریزی ترجمہ سنانے کے بعد مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ "کیا میں اس امر کی جسارت کرسکتا ہوں کہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جسے سنہ ۱۹۳۸ع سے حیدرآباد سے واقفیت اور محبت رہی ہے اور جو ان آٹھ سالوں میں سے چھ سال تک حضرت بندگان اقدس کے تحت اعلی خدمات پر کارگزار رہنے کا شرف حاصل کرچکا ہے میں ان الفاظ میں جو اعلی ترین دانشوری اور تدبر کا نمونہ ہیں اپنی طرف سے چندالفاظ کا اضافہ کرو فرمان مبارک میں فرقہ واری اور طبقاتی تصادم کی بابت جو کچھ کہا گیا ہے اوس پر میں بطور خاص زور دیناچاہتا ہوں۔ دستوری اصلاحات کی آمد نے ملک کے اور حصوں کی طرح یہاں بھی مختلف فرقوں کی امیدوں اور اندیشوں کو قوی تر کردیا ہے۔ مجھے اس امر میں کلام کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ نئے دستور کی بعض خصوصیات اکثریتی فرقوں بلکہ بعض اقلیتوں کو بھی نا پسند ہوں گی میرا دعوی صرف اس قدر ہے کہ دو بڑے فرقوں کو مساوات کی اساس پر جمیع رعایائے ملک کی فلاح و بہبود کی خاطر کام کرنے کے لئے یکجا اور مجتمع کرنے کی یہ ایک ایسی دیانتدارانہ کوشش ہے جسکا تجربہ ہندوستان میں اس وقت تک نہیں کیا گیا۔ بعض حضرات کو یہ مساوات اس صورت میں زیادہ خوش آئی جب اسکے ساتھ خالص مشترکہ انتخابات کا طریقہ بھی لازم کردیا جاتا لیکن حیدرآباد پر

فرقہ واری تصادم کی جو المناک پرچھائیاں پڑرھی ھیں (جنکی جانب فرمان مبارک میں اشارہ کیا گیا ھے) انہون نے ایسے احساسات پیدا کردے ھیں جنکے باعث فی الوقت یہ چیز عملی سیاست کے مقتضیات کے منافی ھے ۔ تاھم یہ امر قابل لحاظ ھے کہ ھمارے تمام انتخابات میں ان نشستوں کے لئے جو ھندوؤں اور مسلمانون کے لئے محفوظ کردی گئی ھیں جملہ فرقوں کی مشترکہ آراء کے ذریعہ انتخاب کا ایک عنصر موجود رھیگا ۔ اگر کوئی امیدوار اپنے فرقہ کی (۵۱) فیصد یا زیادہ آراء حاصل کرنے کے باعث انتخابات میں کامیاب بھی ھو جائے تب بھی اوسے اپنی انتخابی مہم میں میں اس امر کا لحاظ کرنا پڑےگا کہ اگر اسے اپنے فرقہ کی آراء (۵۱) فیصد سے کم ملیں تو اوسکی کامیابی اسکے اپنے فرقہ اور دیگر تمام فرقوں کی مشترکہ آراء پر منحصر ھوگی اور دیگر فرقوں کی جو آراء وہ حاصل کرےگا اونکا اعلان کیا جائیگا خواہ وہ صرف اپنے فرقہ کی آراء کے باعث کامیاب ھوا ھو یا دیگر فرقوں کی آراء کے باعث ۔

" اسکے مقابلہ میں جداگانہ انتخابات کے حامیوں کے لئے (۵۱) فیصدکی شرط موجب طمانیت ھونی چاھئے ۔اس کے معنے یہ ھیں کہ اگر کوئی فرقہ صاف طور پر یہ ظاھر کردے کہ اوسکے رائے دھندوں کی نصف سے زائد تعداد کسی ایک امید وارکو ترجیح دیتی ھے تو دوسرے فرقوں کی آارء سے یہ ترجیح متاثر نہیں ھوسکتی ھے ۔ او ر نہ اسے بیکار کیا جاسکتا ھے ۔

فرقہ واری تحقیقات خوشگوار ھوسکتے ھیں

" اس اسکیم کی ایک اور خصوصیت یہ ھے کہ ھر انتخابی نشست سے ایک ھندو اور ایک مسلمان امید وار کا انتخاب عمل میں آئیگا ۔ اس طرح دونون فرقوں کے ایک ایک نمائندہ کو ھر مفاد کی جانب سے یا ھر علاقہ واری نشست کی جانب سے جوکسی مفاد کے لئے مختص کی گئی ھو ایک دوسرے کا رفیق بن کر اپنے مفاد کے لئے کام کرنا اور بولنا پڑیگا ۔ ان ھندو اور مسلمان رفقائے کار کے مابین اغراض و مفادات کی جو یکجہتی پیدا ھوگی اس سے عام زندگی کے وسیع تردائرہ میں ھندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کا کام بھی لیا جاسکتا ھے ۔ کم از کم ھماری تمنا تو یہی ھونی چاھئے اور تمام حیدرآبادیوں کی کوشش بھی یہی ھونی چاھئے ۔

حق رائے دھی میں توسیع

" اسکے بعد ھم حق رائے دھی پر نظر ڈالینگے جسے قبل ازقبل اس تنقید کا نشانہ بننا پڑا ھے کہ وہ ایسے زمانہ کے لئے بہت محدود اور تنگ ھے جبکہ اشیاء کے دوسرے حصوں میں لوگ ھر بالغ مرد اور عورت کو حق رائے دھی استعمال کرتے ھوئے دیکھنا چاھتے ھیں ۔ حیدرآباد کے اکثر رائے دھندوں کے لئے یہ اون کا پہلا انتخاب ھوگا ۔ اس بناء پر اگر رائے دھندوں کی صرف ایک محدود تعداد کو حق رائے دھی عطا کیا جاتا تو اس میں کوئی ھرج نہ ھوتا ۔ لیکن بلدی اور دیہی رقبوں میں حق رائے دھی کو ان تمام اشخاص تک وسیع کر دیا گیا ھے جو ایسے مکان یا اراضی کے مالک ھوں جنکی بابت ماھانہ کرایہ مفصلات میں ۳ روپیہ اور بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں ۵ روپیہ مشخص کیا گیا ھو ۔ صرف ان بیس نشستوں کے اضافہ کے باعث رائے دھندوں کے تعداد میں ایک لاکھ کا اضافہ ھوا ھے زراعت پیشہ اشخاص کے لئے حق رائے دھی کے مالی معیار کو اگرچہ سالانہ (۲۰۰) روپیہ زر مالگزاری یا زرلگان سے گھٹا کر سالانہ (۱۰۰) روپیہ زر مالگزاری یا زرلگان کردیا گیا ھے تاھم یہ معیار اب بھی بلند ھے ۔ لیکن اس معیار کو برقرار رکھنے کی وجہ یہ ھے کہ اول تو اضلاع میں یہ پہلا انتخاب ھوگا دوم اگر اس معیار میں تبدیلی کی جاتی تو تازہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کرنی پڑتی اور مقننہ کے قیام میں مزید تاخیر ھو جاتی ۔

" اس اسکیم کے تحت سب سے پہلے جو فیاضانہ ترمیم کی جاسکیگی وہ یہ ھے کہ قابلیت رائے دھی کے مالی معیار کو سو روپیہ سے کم کردیا جائے ۔ ابتدائی انتخابات میں رائے دھندوں کی تعداد دولاکھ تا دولاکھ پچیس ھزار ھوگی جو کل آبادی کا ۲ ء ۱ تا ۴ ء ۱ فیصد ھے اور اس

تناسب کا مقابلہ سنہ ۱۹۲۶ع میں بہار کے ۱ ° ۱ اور صوبجات متوسط و برار کے ۳ ° ۱ فیصد سے کیا جاسکتا ہے۔ اسکے برعکس جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حق رائے دھی عطا کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیا گیا ہے اون سے میں یہ کہونگا کہ سیاسی تربیت محض رائے دھی پر منحصر نہیں ہوتی ۔ خیالات کی حدبندی نہیں کی جاسکتی ۔ ھمارے یہاں جو لوگ حق رائے دھی سے محروم ھیں وہ بھی وھی اختیارا پڑھتے جو ہندوستان کے دوسرے حصوں میں حق رائے دھی رکھنے والے پڑھتے ھیں ۔ اور ھمیں یہ یقین رکھنا چاھئے کہ حیدرآباد میں یہ اصول سیاسی ترقی کے ساتھ ھی تسلیم کرلیا جائیگا جسکی رفتار برطانوی ھند کے صوبہ جات سے کہیں زیادہ تیز ہوگی۔

وسیع مواقع

”بیس یا تیس سال کے بعد جب ہندوستان کی دستوری تاریخ از سر نو لکھی جائیگی تو آج کا دن اوس تاریخ کا ایک زرین ورق ہوگا ۔ اسلئے دستور کو روبہ عمل لاکر حیدرآباد ایک ھی جست میں ذمہ دارانہ حکومت کی جانب اس سے بہت زیادہ بڑھ جائیگا جتنا کہ اب تک ہندوستان کا کوئی اور حصہ بڑھا ہے ۔ مزید برآں یہ دستور ساکن و جامد دستور نہیں ہے بلکہ اس میں ازروئے قواعد حق رائے دھی کو وسعت دینے کے علاوہ توسیع و ترقی کے اور بھی امکانات ھیں ۔ مقننہ کے منتخب شدہ اراکین میں سے دو اراکین عنقریب باب حکومت کے رکن منتخب کئے جائیں گے ۔ حیدرآباد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عوام کی امیدیں اور خواھشیں ایک ایسی مجلس مقننہ میں متکلم ہوں گی جس کو ان چند خصوصی سوالات کے سوا جن کی نوعیت زیادہ تر شاھی اختیارات کی ہے اور جن کی صراحت آئین مجلس مقننہ کی دفعہ ۱۸ میں کردی گئی ہے دیگر تمام امور کے متعلق جن میں موازنہ بھی شامل ہے قرار دادیں پیش کرنے اور سوالات کرنے کا اختیار حاصل ہوگا ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان تمام شکایات کے بارے میں جنکو دور کرنے کی ابتک صرف بھی ایک صورت تھی کہ ایسے عہدہ داران کے پاس درخواستیں پیش کی جائیں جو کام کی شدت سے گران بار اور بعض اوقات جذبہ ھمدردی سے خالی ہوتے تھے آئندہ عوام کے نمایندہ ادارہ میں سوالات کئے جاسکیں گے اور ان سوالات کے جوابات دئے جائیں گے اور اگر کسی جواب سے مقننہ مطمئین نہ ہوگی تو وہ اپنی ناراضگی کا اظہار اور اس کی بابت کارروائی کرنے کی سفارش کرسکیگی۔ حیدرآباد میں اس سے قبل یہ باب کبھی ممکن نہ تھی اور صرف یہی ایک تبدیلی مجلس مقننہ کو بہت کارآمد بنادیگی خواہ نئے دستور کا کوئی نافذ اس طریقہ سے کتنا ھی غیر مطمئین کیوں نہ ہو جسکے مطابق مقننہ کی تشکیل عمل میں آئیگی ۔ اضلاع اور صدر مقامات کے نظم و نسق کی کیفیت میں بھی خوشگوار تبدیلی ہو جائے گی اور عوام کی تنقید کا جوابدہ ہونے کے باعث اس میں ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی ۔ اعلحضرت بندگان عالی نے باب حکومت کے نام جاری کردہ ھدیات میں اس پر مکرر زور دیا ہے کہ وہ دستور کو روبہ عمل لانے میں جذبہ مصالحت سے کام لے اور مقننہ کی خواھشات کا پورا پورا لحاظ کرے ۔

ترقی کے امکانات

اسکے علاوہ حکومت کے اوس اعلامیہ بھی جس میں اصلاحات میں کا اعلان کیا گیا ہے اور جو کل کے اخبارات میں شائع ہو جائیگا یہ ظاھر کر دیا گیا ہے کہ تمام نمائندہ اداروں کی تاریخ میں رد و بدل اور ترمیم و اصلاح کا عمل ھمیشہ جاری رھتا ہے اور ہندوستان کی تاریخ کی موجودہ منزل پر جو دستور بھی نافذ کیا جائیگا اس پر کچھ زمانہ کے بعد نظر ثانی کرنی ضروری ہوگی۔

چنانچہ اس امر کا یقین حاصل کرنے کے لئے اور مقننہ و نیز مقامی اجساد کی ھیئت ترکیبی اور اختیارات میں مزید توسیع کے متعلق مستقبل قریب میں جدید مقننہ سے مشورہ کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلحضرت بندگان عالی نے بہ مراحم خسروانہ آئین میں یہ محکوم فرما دیا ہے کہ اس کے احکام مندرجہ کسی امر سے حضرت بندگان اقدس کا یہ اختیار متاثر نہوگا کہ وہ کسی ایسے امر کی بابت مقننہ سے مشورہ حاصل کرسکیں جو اسکے دائرہ اختیار سے خارج ہو

اس شکل میں کسی ایسی جماعت کے لئے جو مقننہ کے اختیارات کی توسیع یا دستور پر نظرثانی کی خواہاں ہو مطلوبہ تبدیلیاں جلد از جلد کرانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ جدید مجلس مقننہ میں حصہ لے۔ اسکیم اصلاحات جسکا اعلان کیا ہے ایک قطعی اسکیم ہے اور مقننہ کے کام شروع کرنے سے قبل اس میں کسی ترمیم یا تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ توقع ہے کہ سب اس بات کو محسوس کریں گے کہ اصلاحات کی روح اسکے قانونی متن سے زیادہ اہم ہے اور جب کہ خود کسی دستور میں نشو و نما اور ترقی حاصل کرنے کے اس قدر وسیع امکانات مضمر ہوں تو کسی کے لئے ان غیر آئینی طریقوں پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی جن کی حضرت بندگان اقدس نے اپنے فرمان مبارک کے دوسرے فقرہ میں اشارتاً مذمت فرمائی ہے۔

شہری آزادیاں

اس ریاست میں مدنی آزادیوں کی مبینہ کمی کے متعلق اخبارات اور تقاریر میں کچھ عرصہ قبل بہت کچھ اظہار خیال کیا گیا ہے نیز اس تصویر کی رنگ آمیزی میں بہت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ اکثر میں نے ان لوگوں کی طرح محسوس کیا ہے جنھوں نے ریڈیو کے پروپگنڈے کے متعلق تلخ تجربہ سے یہ سبق سیکھا ہے کہ کسی واقعہ کو بار بار دھرانے سے لوگ اسکی صحت کا یقین کرنے لگتے ہیں۔ خود انتخابات کم از کم کچھ عرصہ کے لئے جلسہ ہائے عام پر پابندیوں کو جو تھوڑی بہت باقی رہ گئی ہیں بڑی حد تک دور کردیں گی بالخصوص دیہاتوں میں کیونکہ انتخابات کا کوئی طریقہ بھی ہو اسکی کامیابی کا دارو مدار اس امر پر ہے کہ امیدوار اور اسکے رائے دھندوں میں قریبی ربط قائم رہے۔ کچھ عرصہ پہلے حکومت نے اسٹیٹ کانگریس پر عاید کردہ امتناع کو برخواست کر کے ریاست میں سیاسی شعور کی ترقی کے پورے مواقع بہم پہونچانے سے متعلق اپنی خواہش کا عملی ثبوت فراہم کیا۔ اگر ریاست کے باشندوں کی رائے میں کوئی دوسرے احکام اب بھی ناواجبی طور پر انکی شہری آزادیوں کے لئے سد راہ ہیں تو ان کی اصلاح نئی مجلس مقننہ میں دستوری کارروائی کے ذریعہ بہتر طریقہ پر کی جاسکتی ہے۔

اقلیتوں کی نمایندگی

میرے سننے والوں میں سے بعض کا تعلق میری طرح ایسی اقلیتوں سے ہوگا جنھیں شرائط انتخاب کے تحت ہندو و مسلم مساوات کی اسکیم کی وجہ سے کسی انتخابی نشست کے لئے امیدوار کھڑا کرنے کا موقع حاصل نہیں ہے۔ اس اسکیم کی رو سے اہم اقلیتوں کی نمایندگی نامزدگی کے ذریعہ عمل میں آئے گی اور کل جو اعلامیہ جاری کیا جائے گا اس میں یہ صراحت کردی گئی ہے کہ پست طبقات یا اقوام مندرجہ فہرست نیز عیسائیوں اور پارسیوں کی نمایندگی کے لئے جن اراکین کو نامزد کیا جائے گا انہیں متعلقہ فرقوں کی جماعتوں کے مشورہ سے منتخب کیا جائے گا۔ جن اقلیتوں کے اراکین نامزد کئے جائیں گے ان میں ایک اہم اقلیت یعنی قبائلی باشندوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے چونکہ ان کی ترقی کی موجودہ حالت میں موزوں قبائلی اراکین کا دستیاب ہونا ممکن نہیں ہے اس لئے ایسے امور کو جو قبائلی علاقوں سے متعلق ہوں دفعہ ۱۸ کے تحت مجلس مقننہ کے دائرہ اختیار سے خارج کردیا گیا ہے اور تجویز یہ ہے کہ قبائلی علاقوں کی ہر امن ترقی اور عمدہ نظم و نسق اور اون کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے خاص انتظام کیا جائے۔ ساتھ ہی پست طبقات اور قبائلی رائے دھندوں کو عام ہندووں میں شامل کیا گیا ہے اور اس حیثیت سے وہ انتخابات میں حصہ لے سکیں گے۔

آخر میں میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ یہ اسکیم حیدرآباد کے لئے ایک ایسا معقول اور عملی دستور مہیا کرتی ہے جس میں ہر انتخابی نشست اور ہر انتخابی مفاد کے لئے مشترکہ ہندو مسلم نمایندگی کے ذریعہ نہ صرف امیدواروں کے انتخاب میں بلکہ انتخابات کے بعد بھی ان دو بڑے فرقوں کے درمیان باہمی اشتراک کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اگر اس جزبہ مساوات کو جو انتخابات اور نمایندگی کے طریقہ میں کار فرما ہے ریاست کی بھلائی اور عوام کی خدمت کے کام میں بھی مد نظر رکھا جائے تو مجھے حیدرآباد کے مستقبل کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی فرقہ کو اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔

غذائی مشکلات کو حل کرنے کی جدو جہد

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا جلسہ

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا ایک جلسہ ۴ - جولائی سنہ ۱۹۴۶ع کو هز اکسلنسی نواب سعید الملک بهادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے زیر صدارت معتمدی رسد میں منعقد هوا تها جس میں ممالک محروسہ کی موجودہ غذائی صورت حال پر کامل اطمینان کا اظهار کیا گیا - آنریبل مسٹر گرگسن صدرالمهام مال و رسد آنریبل نواب ظهیر یار جنگ بهادر صدرالمهام عمال و امور مذهبی اور آنریبل دیوان بهادر ایس - آرو مودو آئنگار صدرالمهام عدالت بهی اس جلسہ میں شریک تهے -

مشاورتی مجلس نے جس پیش نامہ پر بحث کی اس میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے دالوں کی خریداری ، پیلی جوار اور راگی پر حکم وصولی لیوی کا مکرر اطلاق اور ناندیڑ ، پربهنی اور بیدر میں غلہ کی کامل وصولی اور راتب بندی کا نفاذ جیسے اهم امور شامل تهے -

اس اجلاس نے ایک قرار داد بهی منظور کی جس میں ممالک محروسہ کے غذائی مسائل کو حل کرنے میں نواب سر سعید الملک بهادر کی امداد کا اعتراف کیا گیا هے -

جلسہ شروع هونے کے بعد هز اکسلنسی نے ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال پر معتمدصاحب رسد کے اس بیان پرسوالات اور تنقید کرنے کا موقع دیا جو ارکین مجلس کو پہلے هی تقسیم کردیا گیا تها - چونکہ کسی غیر سرکاری رکن نے کوئی اعترض نهیں کیا اس لئے پیش نامہ کے مطابق حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے دالوں کی خریداری کے مسئلہ پر مباحثہ شروع هو گیا -

دالوں کے ذخائر

مولوی رضی الدین صاحب معتمد رسد نے فرمایا کہ دالوں کے نرخ کو قابو میں رکھنے اور مقامی ضروریات نیز اغراض برآمد کی تکمیل کے لئے کافی ذخائر فراهم کرنے کی تجویز پیش کی گئی هے - اس ضمن میں معتمدصاحب رسد نے اس کی صراحت کردی کہ خریداری کی مقدار اور قیمتوں کے تعین کا کام سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کی ایک ذیلی کمیٹی کے سپرد کیاجائیگا اور دالوں کا یہ ذخیرہ لازمی وصولی کے ذریعہ نهیں بلکہ کهلے بازار میں خریداری کے ذریعہ فراهم کیا جائیگا - اب تک دالیں محکمہ رسد کے دائرہ عمل سے خارج تهیں لیکن موجودہ غذائی نزاکت حال کے مد نظر حکومت هند نے یہ فیصلہ کیا هے کہ دالوں کو بهی ان اشیاء میں شامل

کیا جائے جن کی وصولی کا کام حکومت کے تفویض ہے۔ چنانچہ حکومت ہند نے حیدرآباد میں بھی یہ طریقہ اختیار کئیے جانے کی سفارش کی ہے ۔ لیکن حکومت سرکار عالی کوئی فیصلہ کرنے سے قبل مشاورتی مجلس کی رائے معلوم کرنا چاہتی ہے ۔

مباحثہ

پنڈت گوپال راؤ بورگاؤں کر نے اس مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ دالوں کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ حکومت ان کی کثیر مقدار برآمد کرتی ہے چنانچہ دالوں کی برآمد کو مسدود کردینا چاھئیے ۔ اگر حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن مارکٹ میں خریداری شروع کر دیگا تو دالوں کی قیمت اور بڑھجائیگی پنڈت جی نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے قابل برآمد مقدار کا تعین کرتے وقت نگرانی سے قبل کانپور اور دوسرے مقامات سے درآمد کی جانے والی مقدار کو نظر انداز کردیا ۔ پنڈت جی نے اس امر پر زور دیا کہ مقامی صارفوں کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے دالوں کی قیمت کم کرنا ضروری ہے اگر کمرشیل کارپوریشن نے خریداری شروع کی یا برآمد کا سلسلہ جاری رہا تو صارفوں کے لئیے کوئی سہولت پیدا نہ ہوسکے گی ۔

مقصود احمد خان صاحب نے یہ استدلال پیش کیا کہ اگر برآمد بند کردی جائے تو کاشتکار کو نقصان پہونچیگا ۔ مسٹر نورایا (ورنگل) نے خان صاحب کے اس خیال کی تائید کی اور اپنی اس رائے کا بھی اظہار کیا کہ ممالک محروسہ میں دالوں کی مقدار پیداوار مقدار صرف سے زیادہ ہے اور اس صورت میں یہ فعل انسانی ہمدردی کے خلاف ہوگا کہ اپنی فاضل مقدار ان ہمسایہ صوبوں اور ریاستوں کو فراہم کرنا بند کردیں جن کو اس کی شدید ضرورت ہے ۔ احمد عبداللہ المسدوسی صاحب نے پنڈت گوپال راؤ صاحب کی رائے سے اتفاق کیا لیکن کلیم الدین انصاری صاحب نے برآمد کو مسدود کر دینے کی تحریک کی مخالفت کرتے ہوے فرمایا کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نہ تو یہی کام انجام دے اور نہ مارکٹ میں دالیں خرید کرے ۔

قیمتیں کم کرنے کی تدابیر

مقصود احمد خان صاحب نے یہ خیال ظاھر کیا کہ اگر کمرشیل کارپوریشن کے پاس دالوں کا کافی ذخیرہ جمع ہوجائے تو اس کے لئیے یہ ممکن ہوگا کہ جب دالوں کی قیمت بڑھنے لگے تو وہ اپنے ذخیرہ کو بازار میں لاکر قیمتیں گرادے ۔ پنڈت نارائن راؤ (محبوب نگر) نے کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے دالوں کی خریداری کی مخالفت کی ۔

مسٹر ایل ۔ این ۔ گپتا ۔ ایچ ۔ سی ۔ ایس نے فرمایا کہ جب دالوں کا شمار اھم اجناس خوردنی میں ہے تو پھر اسکی کوئی وجہ نہیں کہ ان کے بارے میں وھی طرز عمل نہ اختیار کیا جائے جو دوسرے اھم اجناس خوردنی کے متعلق کیا گیا ہے۔ حکومت کا یہ ھرگز منشا نہیں کہ وہ دالوں کا کاروبار شروع کردے بلکہ وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ دالوں کی قیمت کو مناسب حدود میں رکھنے کے لئیے خود اپنے ذخیرے قائم کرے ۔

حکومت ھند کا مراسلہ

بدوران مباحثہ رضی الدین صاحب نے یہ فرمایا کہ وہ حکومت ھند کا مراسلہ اس خیال سے پڑھ کرسنا دینا چاھتے ھیں کہ شاید اس سے پیش نظر مسئلہ کی پوری اھمیت کا اندازہ کرنے میں مشاورتی مجلس کو مدد ملے ۔ اس مراسلہ میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ دالوں کی قیمت پر نگرانی قایم کی جائے اور نفع اندوزی کا انسداد کرنے کے لئیے یہ ضروری ہے کہ حکومت دالوں کے ذخیرے فراھم کرے ۔ رضی الدین صاحب نے یہ واضح کردیا کہ حکومت سرکار عالی کا مقصد یہ نہیں کہ وہ اس سفارش کو حرف بحرف قبول کرے بلکہ وہ یہ چاھتی ہے کہ قیمتوں پرنگرانی رکھنے کے لئیے دالوں کے کافی ذخیرے قایم کرے اور حسب ضرورت ایسے مقامات کو بلا تاخیر دالیں برآمد کرے جہاں اس کی فوری ضرورت ہو ۔ کیونکہ اگر یہ کام خانگی اداروں کے سپرد کردیا جائے تو بلا تاخیر اس کی تکمیل نہیں ہوسکتی ۔

مسدوسی صاحب نے یہ اعتراف کیا کہ حکومت ہند کے اس مراسلہ سے انہیں پیش نظر مسئلہ کو صحیح روشنی میں دیکھنے میں مدد ملی ہے تاہم وہ اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ غذائی انتظامات کے ضمن میں جو تجربات کئے جائیں ان کے لئے حیدرآباد بطور تجربہ گاہ استعمال ہو۔ حیدرآباد کو اس سے کافی نقصان پہنچ چکا ہے اور اب وہ مزید تجربات کے لئے تیار نہیں ہے۔

غیر سرکاری آراء

مباحثہ کے اختتام پر ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی اور اب وہ اس مسئلہ پر غیر سرکاری اراکین کی رائے لینا چاہتے ہیں کہ آیا حیدرآباد کمرشل کارپوریشن دالیں خریدے یا نہیں۔ بدوران مباحثہ بعض اراکین نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اس مسئلہ کو غذائی مشاورتی مجلس میں پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ایسے تمام امور میں غیر سرکاری اراکین سے مشورہ لیا جائے جو کاشتکاروں ضارفوں اور تاجروں کے مفاد پر اثر انداز ہوئے ہیں۔ چونکہ آراء کی اکثریت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے دالوں کے خریدی کے خلاف تھی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مسئلہ مزید تفصیلات کے ساتھ مجلس عاملہ اور مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے غور کے لئے مکرر پیش کیا جائے۔

ھدیۂ ستائش

اس کے بعد آنریبل مسٹر گرگسن نے ایک قرارداد پیش کی جس میں صدر اعظم بہادر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کا اعتراف کیا گیا تھا کہ ہز اکسلنسی نے مشاورتی مجلس اغذیہ کے صدر کے حیثیت سے غذائی مسایل کو حل کرنے میں بہت مدد فرمائی۔ مسٹر گرگسن نے ہز اکسلنسی کی دانشمندی اور دور اندیشی کی تعریف فرمائی جس کی بدولت محکمہ رسد کو نہایت نازک مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں قابل قدر مدد ملی۔ مسٹر گرگسن نے یہ بھی فرمایا کہ نواب صاحب کو غریبوں سے بڑی ہمدردی ہے اور انہوں نے چھوٹے کاشتکاروں اور کم استطاعت صارفوں کا خاص طور پر خیال رکھا۔ اور ہز اکسلنسی کی اسی دانشمندانہ حکمت عملی اور مفاہمت پسندی کی وجہ سے حیدرآباد اپنے غذائی مسائل کو اس قدر خوبی کے ساتھ حل کرنے میں کامیاب ہوا۔

دیوان بہادر ایس۔ آر۔ مودو آئنگار، مولوی مظہر علی صاحب کامل، مسٹر ٹی۔ آر۔ پارکھ، پنڈت گوپال راؤ بورگاؤں کر، عبدالکریم صاحب تماپوری، مسز ملنا، انیس الدین صاحب، مسٹر وینکٹ راؤ، پنڈت نارائن راؤ اور مسٹر پل رنگ راؤ نے بھی تہ دل سے مسٹر گرگسن کی تحریک کی حمایت کی اور نواب صاحب کی درازی عمر اور خوش بختی کی تمنا کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں اظہار خیال کرتے ہوئے تمام مقرروں نے اسکا اعتراف کیا کہ جہاں تک غذائی صورت حال کا تعلق ہے باشندگان ممالک محروسہ ہندوستان کے دوسرے حصوں کے باشندوں سے زیادہ خوش قسمت ہیں اور ان کے ملک میں اچھے قسم کے غلہ کی کافی مقدار موجود ہے جسے وہ دوسرے مقامات سے مقابلتاً کم قیمت پر بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔

مسٹر گرگسن کی پیش کردہ قرارداد بہ اتفاق آرا منظور ہوئی

حیدرآباد کا شاندار مستقبل

ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے جوابی تقریر میں تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو حیدرآباد میں غذائی مسائل کو بخوبی حل کرنے میں جو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ غیر سرکاری اشخاص کے تعاون کا نتیجہ ہے۔ نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ حیدرآباد کا مستقبل نہایت شاندار ہوگا۔ کیونکہ مختلف قوموں کے باہم خوش گوار تعلقات اور تمام حیدرآبادیوں کی خاندان آصفجاہی سے دلی وابستگی اور وفاداری ممالک محروسہ کی بہتری کی ضامن ہیں اور صنعتی و معاشی ترقی کی جو اسکیمیں عنقریب نافذ کی جانے والی ہیں ان سے بلا تفریق مذہب و ملت تمام حیدرآبادیوں کی ترقی اور خوش حالی میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

اس کے بعد ہز اکسلنسی ایک اور اہم مصروفیت کے باعث جلسہ سے تشریف لے گئے اور آنریبل مسٹر گرگسن نے صدارت فرمائی ۔

حکم لیوی کی مزید وسعت

اس کے بعد رضی الدین صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ آئندہ سال کی فصل پیلی جوار اور راگی پر حکم لیوی کا مکرر اطلاق کیا جائے ۔ لیوی کی شرح بالعموم ۲۰ سیر فی ایکڑ رکھی جائے لیکن علاقہ جات مرہٹواڑی اور کرناٹک میں دس ایکڑ سے زیادہ ملکیت پر ۳۰ سیر فی ایکڑ وصول کی جائے ۔ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی نے راگی پر لیوی کے اطلاق کی مخالفت کی ۔

صدرالمہام بہادر مال و رسد نے فرمایا کہ جن اجناس پر لیوی وصول کی جاتی ہے ان میں راگی کو شامل کرنے کی سفارش کے محرک وہی ہیں اور یہ سفارش انہوں نے اس بناء پر کی ہے کہ ممالک محروسہ میں راگی کا صرف زیادہ نہیں لیکن میسور اور مدراس میں اس کا استعمال بہت ہوتا ہے اور چونکہ یہ علاقے ایک نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں اس لئے ان کی یہ رائے ہے کہ اگر حیدرآباد سرکاری طور پر راگی کی کچھ مقدار جمع کرلے تو وہ ان ہمسایہ علاقوں کی مدد کر سکے گا جن کو اس کی شدید ضرورت ہے ۔

ہمسایوں کی امداد

مسٹر گرگسن نے ریاست میسور بالخصوص علاقہ کولار میں قحط کے حالات بیان کئے اور اس گفتگو کا بھی ذکر فرمایا جو میسور کے دیوان اور آنریبل سرآرتھر لوتھین ریزیڈنٹ حیدرآباد و آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر صدر المہام امور دستوری کے مابین ہوئی تھی ۔ مسٹر گرگسن نے فرمایا کہ ہم جس قدر بھی امداد دیں گے وہ خوشی سے قبول کی جائے گی ۔ جیسا کہ ہماری غذائی صورت حال پر پیش کردہ بیان میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ ہمارے پاس پورے سات ماہ کے لئے کافی ذخائر موجود ہیں اور ہم فصل خریف میں پیداوار خراب ہو جانے کا خطرہ بھی مول لے سکتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں چاہے کہ اپنے سات ماہ کے لئے کافی ذخائر میں سے ایک ماہ کے ذخیرہ سے میسور کی امداد کریں ۔ ہم نے باجرہ اور اس قسم کے دوسرے اجناس خوردنی کی جو مقدار جمع کی ہے اس کا بہت کم حصہ مقامی ضروریات کے لئے درکار ہے ۔ چنانچہ ہم نہایت آسانی کے ساتھ میسور کے لئے ۴۰۰۰ ٹن باجرہ اور ۱۰۰۰۰ ٹن دیگر اجناس فوراً روانہ کرسکتے ہیں ۔ اس کے بعد یہ مناسب ہوگا کہ ہم مشاورتی مجلس اغذیہ کے چند اراکین پر مشتمل ایک وفد میسور روانہ کریں تاکہ وہ اس ریاست کے قحط زدہ حصوں میں حالات کا مشاہدہ کرے اور اگر اس وفد کے خیال میں مزید امداد ضروری ہو تو ہم جوار اور چاول کے ذخائر میں سے بھی کچھ امداد دیں ۔ بشرطیکہ اس وقت تک خود ہماری حالت بدستور اچھی ہو اور موسمی حالات موافق رہیں ۔

احمد عبد اللہ المسدوسی صاحب نے غیر سرکاری اراکین کا وفد بھیجنے کی تائید کی اور مسٹر گنڈی کشن راؤ (میدک) نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر راگی پر حکم لیوی کا اطلاق کیا گیا تو اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی ہو جائے گی عبد الکریم صاحب تماپوری نے صدر المہام بہادر مال کے اس خیال سے اتفاق کیا کہ پیلی جوار اور راگی پر حکم لیوی کا اطلاق کیا جائے اور باجرہ اور اس قسم کے دوسرے اناج کی فاضل مقدار میسور برآمد کی جائے ۔ پنڈت گوپال راؤ نے اس شرط کے ساتھ اس تحریک کی حمایت کی کہ پیلی جوار اور راگی خوش خریدی کے تحت وصول نہ کی جائیں ۔ سید عیسی صاحب (رائچور) اخلاق حسین صاحب زبیری (ناندیڑ) مسٹر نوریا (ورنگل) انیس الدین صاحب (بیڑ) اور مسٹر بی ۔ ایس وینکٹ راؤ نے قرار داد کی حمایت میں تقریریں کیں اور یہ قرار داد بہ اتفاق آرا منظور ہوگئی ۔

کلی وصولی اور راتب بندی

اس کے بعد مجلس نے اضلاع ناندیڑ ، پربھنی اور بیدر میں کلی وصولی اور راتب بندی کے نفاذ پر بحث کی ۔ پنڈت گوپال راؤ ، مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی اور پنڈت دوارکا داس (اورنگ آباد) نے اس شرط کے ساتھ قرار داد کی تائید کی کہ

کاشتکار کی ذاتی ضروریات کےلئے غلہ کی کافی مقدار چھوڑدی جائے۔

غلط فہمیوں کا ازالہ

جب پنڈت دوارکا داس نے یہ شکایت کی کہ خوش خرید کے نام سے لازمی وصولی پر عمل کیا جارہا ہے تومعتمد صاحب رسد نے یہ فرمایا کہ وہ ایک عام غلط فہمی کو رفع کرنے کےلئے یہ صراحت کردینا چاہتے ہیں کہ وصولی کے تین طریقے ہیں ۔ ایک تو لیوی اور دوسرے خوش خریدی اور تیسرے جبری وصولی ۔ جہاں تک کہ لیوی کا تعلق ہے اس میں کسی غلط فہمی کا امکان نہیں چنانچہ ہر شخص اس سے واقف ہے اور بخوشی مقررہ مقدار ادا کردیتا ہے ۔ سرکاری احکام یہ ہیں کہ لیوی جمع کرنے کے بعد بڑے ذخیرہ داروں سے خوش خریدی کی شکل میں غلہ حاصل کیا جائے بشرطیکہ یہ لوگ اپنا زاید ذخیرہ کھلے بازار میں لانے پر آمادہ ہوں اور اگر وہ فاضل غلہ بازار میں لانے سے انکار کریں تو پھر ان لوگوں سے غلہ حاصل کرنے کا حکم روبہ عمل لایا جائے ۔ لیکن بڑے ذخیرہ داروں سے اس طرح غلہ وصول کرتے وقت بھی ان کی ذاتی ضروریات اور تخم کے لئے کافی مقدار چھوڑ دی جائے ۔ عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ خوش خریدی لازمی خریدی ہے ۔ لیکن اعتراض کرنے والے اس بات کو نظر انداز کردیتے ہیں کہ خوش خریدی لازمی خریدی کی شکل اسی وقت اختیار کرتی ہے جب بڑے کاشتکار اپنی خوشی سے فاضل غلہ دینے سے انکار کرتے ہیں ۔ چونکہ غلطی در اصل ایسے ذخیرہ داروں کی ہوتی ہے جو مفاد عامہ کےلئے کارپوریشن کے ہاتھ غلہ فروخت کرنے سے انکار کرتے ہیں اس لئے سرکاری عہدہ داروں پر اعتراض کرنا بے معنی ہے ۔ صدر المہام بہادر رسد کے حسب ارشاد معتمد صاحب نے اس کی پوری صراحت فرمائی کہ حکومت نے عہدہ داران مال و رسد کے نام یہ واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ جبری وصولی کی شکل میں ذخیرہ دار کی ضروریات کےلئے کافی غلہ چھوڑ دیا جائے ۔ اور جبری وصولی پر اس وقت تک عمل نہ کیا جائے جب تک کہ ذخیرہ دس من سے زیادہ نہ ہو ۔

مولوی حمید الدین احمد صاحب ناظم راتب بندی نے اس کی وضاحت فرمائی کہ کلی وصولی اور راتب بندی کی اسکیم ہندوستان کے مختلف حصوں اور ہمارے تعلقات اچھم پیٹھ ۔آشٹی پٹوڈا ۔ پٹن اور گنگاپور وغیرہ میں کس طرح روبہ عمل لائی گئی ہے ۔

مسٹر وینکٹ راؤ نے یہ تجویز پیش کی کہ بالوتہ داروں کا معاوضہ کاشتکاروں کے بجائے عہدہ داران راتب بندی ادا کریں کیونکہ یہ کاشتکاروں پر اعتبار نہیں کرتے ۔ مظہر علی خان صاحب (پربھنی) نے اس تحریک کی تائید کرتے ہوے یہ تجویز پیش کی کہ مزدوروں کےلئے راتب میں اضافہ کردیا جائے اور یہ تجویز منظور ہوگئی ۔

احمد عبد اللہ المسدوسی صاحب کی تحریک پر مجلس نے مسٹر رام راؤ آنجہانی تحصیلدار ناندیڑ کی یاد منائی جو ایک ایسے فرض کو انجام دیتے ہوے قتل کئے گئے ہیں جس کو مفاد ملک کے مد نظر بہت اہمیت حاصل ہے ۔ مسٹر رام راؤ کے علاوہ ناندیڑ اور پربھنی کے ان دو چپراسیوں کی یاد بھی احترام کے ساتھ منائی گئی جو انہی حالت میں ہلاک ہوے تھے ۔ اس کے بعد مجلس نے ایک قرار داد منظور کی جس میں حکومت سے یہ سفارش کی گئی کہ ان تینوں اشخاص کے پس ماندگان کےلئے فیاضانہ وظیفے عطا کئے جائیں ۔

آئندہ سال کےلئے دس لاکھ پلے کا ذخیرہ قائم کرنے کے متعلق محکمہ رسد کی تجویز بھی بہ اتفاق آرا منظور ہوگئی اور آخر میں صدر المہام بہادر مال نے اراکین مجلس کی مفید تنقید اور اشتراک عمل کےلئے شکریہ ادا کیا ۔

مرمہ دستور تمام ملک کی بہتری کا ضامن ھے

نئے دستور کو کامیاب بنانے کیلئے صدر المہام بہادر اصلاحات کی اپیل

آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات نے ۲۱ - جولائی سنہ ۱۹۴۶ع کو حیدر آباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اپنے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ حیدر آباد کے جدید دستور میں تمام ملک کی بہبودی کے مدنظر جو خاص اجزاء شامل کئے گئے ھیں وہ نہ صرف کامیاب ثابت ھونگے بلکہ حیدر آباد کی بعض دیگر خصوصیات کی طرح دیگر اقطاع ھند کے لئے نمونہ کا بھی کام دیں گے - بشرطیکہ ملک کے دونوں بڑے فرقہ نئے دستور کو خوش دلی سے چلانے کا بیڑا اٹھائیں - نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مرمہ دستوری تجاویز کے مطابق مقننہ کا قیام ایک تاریخی واقعہ قرار پائے گا کیونکہ مقننہ میں ملک کے جملہ مفادات کی نہ صرف خاطر خواہ نمایندگی ھوگی بلکہ حیدر آباد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عوام کو اس کا موقع ملے گا کہ وہ اپنی پسند کے نمایندے مقننہ میں روانہ کریں - نواب معین نواز جنگ بہادر کی مکمل تقریر درج ذیل ہے۔

زیادہ موثر اشتراک عمل کا ذریعہ

جیسا کہ آپ میں سے اکثر اصحاب واقف ھوں گے ممالک محروسہ کے مختلف مفادات اور حکومت سرکار عالی کے درمیان زیادہ موثر اشتراک عمل کے ذرائع مہیا کرنے کی غرض سے بمنظوری حضرت اقدس و اعلی سنہ ۱۳۴۸ف میں جدید دستور کے بنیادی امور کا اعلان کیا گیا تھا - لیکن اسی زمانہ میں عالمی جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے اس پر کئی سال تک عمل نہیں کیا جا سکا - چونکہ موجودہ مجلس وضع قوانین ساٹھ سال پہلے کی یادگار ہے اور حالات زمانے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی اس لئے جنگ ختم ھوتے ھی حکومت نے جدید مقننہ کے قیام کی طرف توجہ کی اور کسی ایسی متبادل اسکیم کی غیر موجودگی میں جسے ملک کے دو بڑے فرقوں کی پسندیدگی حاصل ھو اور اس امر کے مد نظر کہ اگر ابتدائی اسکیم میں کوئی بنیادی تبدیلیاں کی گئیں تو جدید مقننہ کے قیام میں مزید تاخیر ھوگی جس کو کسی حال روا نہیں رکھا جا سکتا تھا - حکومت نے اس امر کا تصفیہ کیا کہ منظورہ اسکیم ایسی ترمیمات کے ساتھ جو اصل اسکیم کے اساس کو متاثر کئے بغیر بدلے ھوے حالات کے لحاظ سے ضروری پائی جائیں نافذ کر دیا جائے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے اس امر کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ جدید مقننہ وجود میں آنے کے بعد زمانہ قریب میں خود مقننہ سے دستور کی نظر ثانی اور اس میں مزید ترمیمات کی نسبت مشورہ کیا جائے گا

نیا تجربہ

مجھے یہ بات یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر ملک کا دستور وہاں کے خاص حالات۔ ضروریات اور روایات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اور کسی ایک ملک کا دستور کسی دوسرے ملک میں بجنسہ نقل یا چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے حیدر آباد نے جس طرح اور مسائل میں پہل کی اور تجربہ کیا اسی طرح دستوری میدان میں بھی برطانوی ہند کے عام دستوری خاکہ سے ہٹ کر اپنے نئے دستور میں اس امر کی گنجائش رکھی کہ مجلس مقننہ میں نمایندگی مفاداتی بنیاد پر ہو۔ ملک کے دو اہم فرقوں میں ہم آہنگی قائم رکھنے کی خیال سے چند خاص تحفظات کے ساتھ مشترکہ انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائے اور اس مملکت میں مسلمانوں کا جو خاص موقف ہے اس کے مدنظر ہندو مسلم منتخبہ اور نامزد شدہ ارکان میں مساوات قائم کی جائے۔ اگر ملک کے دونوں بڑے فرقہ عددی قلت وکثرت کے قطع نظر نئے دستور کو خوشدلی سے چلانے کا بیڑا اٹھائیں تو مجھے یقین ہے کہ یہاں کے دستور میں جو خاص اجزاء تمام ملک کی بہبودی کے مد نظر شامل کئے گئے ہیں وہ نہ صرف کامیاب ثابت ہوں گے بلکہ حیدر آباد کے بعض اور خصوصیات کی طرح دیگر اقطاع ہند کے لئے نمونہ کا بھی کام دیں گے اصلی تجاویز میں بعض ایسی ترمیمات کی گئی ہیں جو امید ہے کہ ملک کے ترقی پسند عناصر میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائیں گی مثلاً تمام نامزد شدہ اور مقرر کردہ ارکان کے مقابلہ میں منتخبہ ارکان کو قابل لحاظ اکثریت دی گئی ہے۔ بجز ان مسائل کے جو خارج شدہ فہرست میں شامل ہیں مقننہ کو سوال کا پورا پورا حق دیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ضمنی سوالات کے جس حق سے اصلی تجاویز میں ارکان مقننہ کو محروم رکھا گیا تھا مرسمہ تجاویز میں وہ بھی دیدیا گیا ہے۔ شہری رقبوں کے مالکان و کرایہ داران امکنہ کے لئے ایک نیا مفاد قائم کیا گیا ہے تاکہ سیاسی شعور رکھنے والے ایسے اشخاص جو کسی اور مفاد میں نہ آسکتے ہوں حومقننہ میں داخل ہوسکیں۔ زراعت کے مفاد کے لئے و (۱۶) نشستیں رکھی گئی تھیں انہیں بڑھا کر (۳۲) کردیا گیا ہے تاکہ ہر ضلع سے ایک ہندو اور ایک مسلمان نمایندہ منتخب ہوسکے۔ اسی طرح مزدور مفاد کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے مدنظر اس کے لئے جو دونشستیں مہیا کی گئی تھیں ان میں دو کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز حضرت بندگان اقدس نے از راہ مکارم شاہانہ اس امر کی نسبت بھی اپنا منشاء مبارک ظاہر فرمایا ہے کہ مقننہ وجود میں آجانے کے بعد منتخب شدہ ارکان کے منجملہ ایک مسلمان اور ایک ہندو رکن کو باب حکومت کی رکنیت پر مامور کیا جائے گا تاکہ یہ تقررات بھی عام رعایا اور حکومت میں زیادہ موثر اشتراک عمل کا ذریعہ بن سکیں۔

صحیح اقدام

یہ امر بعید از قیاس نہیں ہے کہ مرسمہ تجاویز بھی مختلف سیاسی جماعتوں کی توقعات کو پورا نہ کر سکیں لیکن اس امر کو پیش نظر رکھ کر کہ ان تجاویز کا نفاذ ایک صحیح اقدام ہے۔ اس امر کے مد نظر کہ دستور میں مزید ترمیمات کا مسئلہ زمانہ قریب میں خود مقننہ کے مشورہ کے لئے پیش کیا جائیگا۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوے کہ ملک کی ہر جہتی ترقی کی تجاویز پر غور کرنے اور ان کو آگے بڑھانے میں مقننہ بہت کچھ مدد دے سکیگی۔ میں

حیدر آباد کے ہر شہری سے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا پارسی - یہ درخواست کرونگا کہ وہ اس کو کامیاب بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائے اور اس کے ذریعہ نظم و نسق کی اصلاح نیز ملک کے دیگر اہم مسائل کے سلجھانے میں قرار واقعی حصہ لے -

تمام اقوام سے اپیل

مسلمانوں کے تاریخی موقف کو تسلیم کرتے ہوئے مسلم بھائیوں سے میری یہ عرض ہے کہ وہ بدلے ہوئے حالات کا جائزہ لیں اور اپنے موقف کو حالات زمانہ کے لحاظ سے مربوط کرنے کی کوشش کریں تاکہ جہاں ایک طرف وہ حیدرآباد کے سیاسی جسد میں اپنا اہم مقام قائم رکھ سکیں وہاں دوسری طرف ان کی روش انکی ترقی پسندی اور روشن خیالی کی مظہر ہو -

ہندو برادران وطن سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس سلطنت ابد مدت کے مفادات کو آگے بڑھانے میں کسی اور فرقہ سے پیچھے نہیں رہیں گے اور دوسرے فرقوں کے ساتھ مل جل کر نئے دستور کو کامیاب بنانے میں مدد دینگے -

عیسائیوں اور پارسیوں سے میں یہ کہونگا کہ گو اصلاحات کے موجودہ ڈھانچہ میں آپ کو منتخب ہو کر مقننہ میں آنے کا موقع نہیں ہے - لیکن آپ کو دیگر فرقوں کے مماثل رائے دہی کا حق دیا گیا ہے اور اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ آپ کی انجمنوں کے مشورہ سے آپ کے نمایندوں کو نامزد کیا جائے جس سے آپ کو مقننہ میں قرار واقعی نمایندگی حاصل ہو جائیگی - مجھے یقین ہے کہ جس طرح اب تک آپ ملک کے دیگر فرقوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات رکھتے اورحکومت کے ساتھ تعاون عمل کرتے آئے ہیں اس کا سلسلہ آیندہ بھی جاری رہے گا -

خوش حالی کا راز

آخر میں تمام حیدرآبادیوں سے خواہ ان کا تعلق کسی مذہب و ملت سے ہو میں اپیل کرتا ہوں کہ جس خیرسگالی - اتفاق اور یک جہتی کے ساتھ وہ صدیوں سے خانوادہ آصفی کے زیر سایہ پر امن زندگی بسر کرتے اور یکساں طور پر دولت آصفیہ کے عدل واحسان سے مستفید ہوتے آئے ہیں اپنی ان دیرینہ روایات کو وہ برقرار رکھیں گے - اور ہمیشہ کی طرح اس جذبہ کو پرورش دیں گے کہ حیدرآباد ہم سب کی متاع عزیز ہے - اور اس ملک کی ہرجہتی ترقی ہی میں سب فرقوں کی سرسبزی اور خوش حالی کا راز مضمر ہے -

شاہ عثمان زندہ باد ـــ دولت آصفیہ پائندہ باد

کاروباری حالات کا ماہ واری جائزہ

مارچ سنه ۱۹۴۶ع - اردی بہشت سنه ۱۳۵۵ف

عام حالات

چند ماہ سے سونے اور چاندی کی قیمتوں میں متواتر اضافه هورها هے چنانچه جنوری سنه ۱۹۴۶ع میں ٹھوك اورچلر فروشی عام اشاریه علی الترتیب ۲۶۴ اور ۲۱۲ تھاجو مارچ سنه ۱۹۴۶ع میں ۲۷۴ اور ۲۱۷ هو گیا -

زرکاغذی اور سکے

زیر تبصرہ مہینے میں زیر گشت سکوں کی جمله مالیت (۹۲۳,۸۱) لاکھ روپے تھی گزشته ماہ یه مالیت (۸۰۶,۲۵) لاکھ تھی اور اس طرح (۱۱۷,۵۶) لاکھ روپے کا اضافه هوا - خام گردش کے مقابله میں زر محفوظ کا تناسب (۸۷,۴۰) فیصد تھا جو گزشته ماہ کے مقابله میں (۱,۴۴) فیصد زیادہ هے -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷,۹ فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا - اس کے بر خلاف بقه ماہ میں (۹۷,۰۳) فیصد نوٹ گردش میں تھے - ۲,۵۴ فیصد نئے نوٹ زیر گشت لائے گئے -

بنک کاری کے اعداد

سرمایه مشترکه کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثه جات

زیر تبصرہ مہینے میں کاروبار کرنے والی مشترکه سرمایه کی تیرہ کمپنیوں کے واجبات کی مقدار (۳۲۹۹,۵۸) لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار (۸۱۸,۱۲) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسه میں جمله پیشگیوں اور ایسی خرید شده یا بٹه کاٹی هوئی هنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۵۲۸,۰۸) لاکھ روپے اور (۵۸,۷۹) لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ ماہ کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۵۶۸,۵۸) لاکھ روپے اور (۳۷۰,۰۴) لاکھ روپے تھی -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ستائیس بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۲۱۹۴۶۴۱) روپے ہے۔ ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں اور حکومت اور انفرادی طور پر اراکین و دیگر شخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار (۳۷۵۲۲۵۱) روپے تھی۔ اور اراکین اور بنکوں اور انجمنوں سے وصول طلب قرضوں کی مقدار (۳۰۵۶۸۲۲) روپے تھی۔ بنکوں میں (۶۰۹۷۰۱) روپے نقد موجود تھے۔

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں تبدیلی نہیں ہوئی البتہ دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۲۸ اعشاریہ اضافہ ہوا۔ شکر کے اشاریہ میں بھی ۴ اعشاریہ کا اضافہ ہوگیا۔ اس کے علاوہ ادرک کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اشیاء خوردنی کا عام اشاریہ میں ۳ اعشاریہ اضافہ ہوا۔

نباتاتی روغن اور کپاس کے اشاریہ میں علی الترتیب ۱۸ اور ۶ اعشاریہ کا اضافہ ہوا۔ لیکن روغندار تخم اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۱۲ اعشاریہ کی کمی ہوئی۔ دیگر اشیاء کی حد تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اگست سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے مارچ سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۷۶ رہا اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے مارچ سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۴۳ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں مارچ سنہ ۱۹۴۶ع فروری سنہ ۱۹۴۶ع اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		فروری ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	مارچ ۴۵ع	فروری ۴۶ع	مارچ ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۵۶	۲۸۴	۱۹۷	+۲۸	+۸۹
شکر	۲	۱۳۲	۱۳۶	۱۲۳	+۴	+۲۳
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۲۵	۲۳۸	۲۰۶	+۳	+۳۲
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۴۴	۲۵۱	۲۲۲	+۷	+۲۹
روغن دار تخم	۵	۳۶۴	۳۶۱	۲۳۴	−۳	+۲۷
نباتاتی تیل	۴	۳۳۷	۳۵۵	۲۵۸	+۱۸	−۳
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۱۱	۳۱۷	۲۹۰	+۶	+۲۷
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۸۹	۰۰	+۴۳
اشیاء تعمیر	۸	۳۳۹	۲۳۹	۲۵۸	۰۰	−۱۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۱	۲۴۹	۲۳۸	−۱۲	+۱
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۰۷	۳۰۷	۲۶۵	۰۰	+۴۲
عام اشاریہ	۶۶	۲۷۲	۲۷۶	۲۴۲	+۴	+۳۴

مندرجہ ذیل گراف میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ ع سے مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

نرخ چلر فروشی
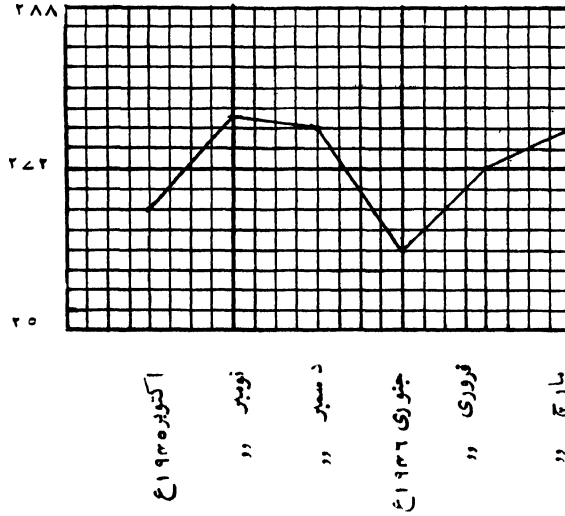
زیر تبصرہ مہینے میں جوار، باجرہ، چنا، تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور موٹے چاول اور مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی۔ دھان اور گیہوں کی قیمتیں برقرار ہیں۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		فروری ۴۶ ع	مارچ ۴۶ ع	فروری ۴۶ ع	مارچ ۴۶ ع
موٹا چاول	۷ - ۳	۲ - ۳	۳ - ۳	۲۳۰	۲۲۵
دھان	۱۴ - ۱۲	۷ - ۵	۷ - ۵	۲۷۱	۲۷۱
گیہوں	۷ - ۵	۶ - ۲	۶ - ۲	۳۰۸	۳۰۸
جوار	۱۰ - ۰	۸ - ۵	۴ - ۵	۱۸۲	۱۹۰

باجرہ	۱۰-۸	۵-۵	۴-۵	۱۹۸	۲۰۰
راگی	۱۱-۵	۴-۶	۱۵-۵	۱۸۱	۱۹۱
مکئی	۱۰-۱۳	۱۲-۵	۴-۶	۱۸۸	۱۷۳
چنا	۷-۱۰	۵-۳	۴-۳	۲۳۰	۲۳۵
تور	۱۰-۱	۹-۴	۲-۴	۲۲۱	۲۴۴
نمک	۸-۱۳	۹-۶	۸-۶	۱۳۴	۱۳۶
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۲۱۴	۲۱۷

مندرجہ ذیل گراف میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع سے مارچ سنہ ۱۹۴۶ع تک مندرجہ بالا اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔
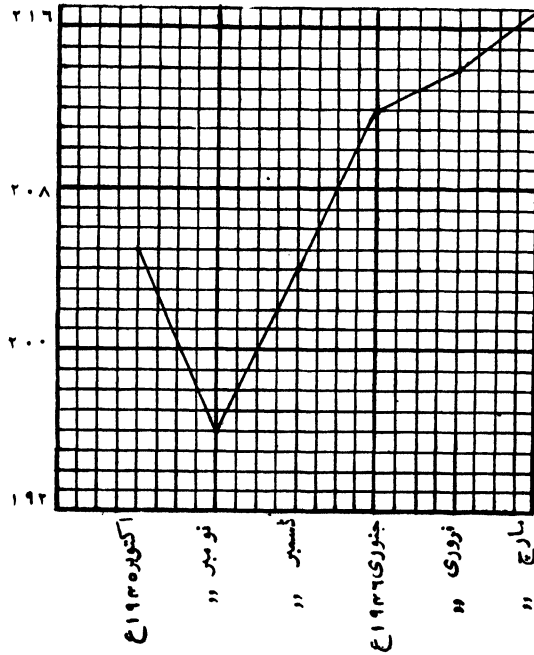
سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۰۷ روپے اور ۱۱۸ روپے تولہ اور ۱۶۷ روپے اور ۱۸۰ روپے فی صد تولہ کے درمیان رہے ۔ گزشتہ سال اسی ماہ میں یہ نرخ ۸۴ روپے ۸ آنے تا ۹۲ روپے ۸ آنے فی تولہ اور ۱۴۷ روپے تا ۱۵۲ روپے فی صد تولہ تھے ۔

مندرجہ ذیل تختے میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع تا مارچ سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اکتوبر سنہ ۴۵ع	۸۹-۰	۹۴-۰	۱۴۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر سنہ ۴۵ع	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰
دسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰	۹۹-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۶۴-۰
فروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰	۱۱۲-۰	۱۶۳-۰	۱۷۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰	۱۱۸-۰	۱۶۷-۰	۱۸۰-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۸-۰ روپے اور ۱۱۶-۱۲-۰ روپے اور کم ترین شرحیں ۱۱۶-۵-۰ روپے اور ۱۱۶-۸-۰ روپے تھیں -

مندرجہ ذیل تختہ میں کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۶-۰	۱۱۶-۷-۶
فروری سنہ ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۷-۰	۱۱۶-۹-۰
مارچ سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۵-۰	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۱۲-۰

شیرمارکٹ

مارچ سنہ ۱۹۴۶ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جونرخ تھے وہ درج ذیل ہیں -

تفصیلات	فروری سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
سرکاری تمسکات	روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲¼ فی صد	۱۰۰-۷¼	۱۰۱-۱
,, ,, ,, ۳¼ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک (۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۴	۵۰-۴

اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۵۲-۰	۱۵۳-۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۵۱۲-۰	۵۱۲-۰
پارچہ حات			
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۲۰-۰	۸۷۴-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، سکہ کلدار)	۸۴۵-۰	۸۷۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	..	..
محبوب شاهی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۷۲۵-۰	۱۸۹۵-۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۴۰۳-۰	۳۸۹-۸
شکر			
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۲	۵۸-۰
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۴۳-۸	۳۶-۰
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اداشدہ ۲۵ روپیہ)	۲۱-۰	۲۱-۳
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۵-۱۴	۵-۹
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۳-۸	۴۶-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۰-۰	۴۲-۰
متفرق			
آلوبن میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۸-۱۲	۱۲۰-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۵-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ،، ،،)	۴۹۹-۰	۸۸۵-۰
،، ،، ۵ فیصد قرض			۱۰۷-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ،، ،، ادا شدہ ۲۰ روپیہ)	۲۸-۰	۲۸-۰
نشنل فوڈ	(۱۰ ،، ،،)	۸-۰	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ،، کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ،، عثمانیہ)	۳۳۵-۸	۲۳۵-۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ،، ،،)	۱۰۴-۰	۱۰۴-۸
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۱۰-۸	۱۱۳-۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ،، ،،)	۱۳-۶	۱۴-۴
وزیر سلطان	(۱۰ ،، ،،)	۹۵-۰	۹۵-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ،، ،،)	۱۷-۴	۱۶-۱۲
،، قدیم		۱۸-۰	۱۸-۰

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی کرنیوں میں ۳۶۵۰۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۲۵۴۶۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۸۶۸۸ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ - مارچ سنہ ۴۶ع میں ۱۸۲۴۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی۔ گذشتہ سال اس ماہ میں ۱۵۱۰۸ ٹن تیار ہوئی تھی۔

شکر - زیر تبصرہ مہینے میں نظام کارخانہ شکرسازی بودھن نے ۴۷۱۵۱ ہنڈرویٹ شکر تیار کی گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال اسی ماہ میں علی الترتیب ۵۱۱۰۵ اور ۵۶۴۵۹ ہنڈرڈ ویٹ شکر تیار کی گئی تھی۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	فروری سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
					فروری سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۵ع
دیا سلائی	گروس ڈبے	۲۵٫۴	۳۶٫۵	۱۸٫۶	+۱۱٫۱	+۱۷٫۹
سمنٹ	ٹن	..	۱۸٫۲	۱۵٫۱	..	+۳٫۱
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۵۱٫۱	۴۷٫۱	۵۶٫۴	−۴٫۰	−۹٫۳

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں ۱۴۴۶۹ پلہ چاول اور ۲۷۵ پلہ گیہوں اور ۱۳۰۸۰ پلہ جوار کی درآمد ہوئی۔ مارچ سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ مقدار علی الترتیب ۳۶۵۸۴، ۷۳۰۹ اور ۱۸۲۱۸ پلہ تھی۔

برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۲۷۵	۷۳۰۹
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	۲۰۹
چاول	..	۱۴۴۶۹	۳۶۵۸۴
جوار	..	۱۳۰۸۰	۱۸۲۱۸
باجرا	..	..	۷۰۹۷
راگی	..	..	۱۲۰
ماش	..	۵۸۳۱	۸۷
چنا	..	۳۱۰	۶۱۹۳
گھی (من)	..	۷۶۹	۴۵۸
چائے	..	۳۴۷	۱۱۵۸
شکر	..	۳۲۴۶	۵۴۰۷

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۰۰-۵ روپے اور ۰۰-۷۱ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۲۹ روپے اور ۱۵۴ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۰۰-۵ روپے سے ۸-۰۷ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۲۲ روپے سے ۱۶۱ روپے تک رہیں۔

کپاس کی بر آمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ھیں۔

نوعیت	ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
	مارچ سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۵ع	مارچ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی) ..	۵۲۹۰۳	۶۳۹۲۰	۸۷۹۳	۴۰۹۵
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلاپریس کئے) ..	..	۸۰	۷۹۳۱	۱۰۰۶۰
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا ..	..	..	۳۳۵	۱۰۴۳
جملہ ..	۵۲۹۰۳	۶۴۰۰۰	۱۷۰۵۹	۱۵۱۹۸
گٹھون کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ	۳۱۷۴۲	۳۸۴۰۱	۱۰۲۳۵	۹۱۱۹

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی کرنیوں میں (۲۸٫۲) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ میں علی الترتیب (۲۸٫۵) ہزار اور (۲۷) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیدا وار (۳۸۰٫۵) لاکھ گز رھی۔ اس کے برعکس فروری سنہ ۱۹۴۶ع میں (۳۱۷٫۵) لاکھ گز اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ع میں (۴۹٫۴۹) لاکھ گز پیدا وار تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار ۱۶٫۶۵ لاکھ پونڈ تھی۔ اس کے برعکس فروری سنہ ۱۹۴۶ع اور مارچ سنہ ۴۵ع میں علی الترتیب (۱۷٫۲۴) لاکھ پونڈ اور (۲۱٫۵۰) لاکھ پونڈ مجموعی پیداوار تھی۔

مندرجہ ذیل تختہ میں مارچ اور فروری سنہ ۱۹۴۶ع اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ع کے لئے کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ھیں۔

اشیاء	مارچ ۴۶ع	فروری ۴۶ع	مارچ ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
				فروری ۴۶ع	مارچ ۴۵ع
کپڑا (گز)	۳۸۰۵٫۸	۴۱۷۵٫۵	۴۹۴۹٫۳	−۳۶۹٫۷	−۱۱۴۳٫۵
سوت پونڈ	۱۶۶۵٫۸	۱۷۲۴٫۶	۲۱۵۰٫۵	−۵۸٫۸	−۴۸۴٫۷

گرنیوں میں صرفہ

مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں (۱۹,۹۶) لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی - جو فروری سنہ ۱۹۴۶ء اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں علی الترتیب (۳,۳۲) لاکھ پونڈ اور (۴,۴۶) لاکھ کم ہے -

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :—

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بدوران			(−) یا (+) بمقابلہ	
		مارچ سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۶ء	مارچ سنہ ۴۵ء	فروری سنہ ۴۶ء	مارچ سنہ ۴۵ء
پریس کی ہوئی	..	۱۷۸۳,۰	۲۰۵۴,۱	۲۰۹۰,۸	−۲۷۱,۱	−۳۰۷,۸
بلا پریس کئے	..	۲۱۳,۳	۲۷۴,۲	۳۵۲,۱	−۶۰,۹	۱۳۸,۸
جملہ	..	۱۹۰۶,۳	۲۳۲۸,۳	۲۴۴۲,۹	−۳۳۲,۰	−۴۴۶,۶

حمل و نقل

ریلوے - زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تخمیناً (۴۶,۲۸) لاکھ روپے رہی - یہ آمدنی بمقابلہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء (۱,۲۳) لاکھ روپے اور بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء (۲,۵۶) لاکھ روپے زیادہ ہے - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل ونقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار (۲۰,۳۴) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ (۲۳,۰۹) لاکھ روپے اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں (۲۲,۱۱) لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی - مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں (۱۸,۴۸) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعہ سفر کیا - اس طرح سفر کرنے والوں کی تعداد گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۱۵,۷۸) لاکھ اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میں (۱۵,۷۶) لاکھ تھی -

شارعی حمل و نقل

مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ (۹,۰۳) لاکھ آمدنی ہوئی جو فروری سنہ ۱۹۴۶ء میں آمدنی کی مقدار سے (۱,۲۳) لاکھ روپے اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میں آمدنی سے (۱,۴۳) لاکھ روپے زیادہ ہے - سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد (۱۸,۰۹) لاکھ رہی جو فروری سنہ ۱۹۴۶ء کے مقابلہ میں (۲,۳۲) لاکھ اور مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۲,۱۳) لاکھ زیادہ ہے -

ماہانه آمدنی اور خرچ

ذیل کے تخته میں فروری اور مارچ سنه ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں۔ (اعداد ہزاروں میں)

مدات		آمدنی		خرچ	
		مارچ سنه ۴۶ع	فروری سنه ۴۶ع	مارچ سنه ۴۶ع	فروری سنه ۴۶ع
مالگزاری	..	۱۶۱	۳۲۳۰	۳۱۰	۵۶۴
جنگلات	..	۷۶۶	۵۷۹	۱۰۵	۱۰۲
کروڑگیری	..	۳۱۹۲	۳۲۶۱	۱۹۱	۱۷۹
آبکاری	..	۵۳۵۷	۵۹۶۴	۲۱۴	۷۶۵
اسٹامپ اور رجسٹریشن	..	۳۱۶	۳۸۳	۲۵	۳۰
قرضه	..	۴۵۰۳	۱۱۲۵	۲۲۳	۶۶۲
سکه	..	۲	۱	۶۶	۳۳
ٹپه	..	۲۱۲	۲۲۰	۱۰۰	۱۱۳
کشوری نظم و نسق	..	۵	۶	۴۸۵	۴۲۳
پولیس	..	۲	۳	۵۲۳	۶۰۹
تعلیمات	..	۱۲۰	۸۵	۱۱۵۲	۱۱۹۸
طبابت	..	۱۱	۱۶	۳۲۱	۶۴۶
زراعت	..	۱۸۴	۱۲	۱۳۰	۱۲۴
بلدیه و صحت عامه	..	۳	۲	۱۳۸	۱۱۱
عمارات	..	۱۵	۹	۸۲۸	۶۴۰
آبپاشی	..	۶۲	۴۴	۸۷	۱۳۲
ریلوے	..	...	۹۱۴۶	۵	۹۸
متفرق	..	۳۴	۱۴۷	۱۹	۵

Reg. No. M. 438?

HYDERABAD INFORMATION

معلومات حیدر آباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نمبر ۱۸۳

جلد ٦ .... شمارہ ١٢
'ابان سنہ ١٣٥٥ف - سپٹمبر سنہ ١٩٤٦ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

٩ حیدر آباد کا شاندار مستقبل

فہرست مضامین

آبان سنہ ۱۳۵۵ف — سپٹمبر سنہ ۱۹۳۶ع

صفحہ

سرورق

میدک کا گرجا

ڈالڈا آپ کی دلپسند سبزی کو لذّت دیتا ہے
— اور آپ کو قوّت بھی بخشتا ہے!
نہایت خوشبودار
فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامین سے مشتمل
ڈالڈا سے پکائی ہوئی غذا کو ضایع نہیں کیا جائے گا! فوراً ہضم پذیر اور وٹامین سے مشتمل ڈالڈا سادی رسوئی کو بھی اس کی شیرین لذت سے مالامال کرتا ہے۔ آپ کی روزانہ کی اکتانیوالی غذا سے نجات دلاتا ہے + ڈالڈا سے پکاؤ اور اس خالص رسوئی کے سامان کے مشہور مقوّی صفت کی امداد سے اپنی غذا کو درست کیجئے + یاد رکھیئے گا کہ ڈالڈا معمولی رسوئی کا سامان نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل و عیال کو تندرست رکھتا ہے اور انہیں زاید قوت بخشتا ہے +
* ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زاید لذت دار ہندوستانی کھانا پکانے کے طریقے درج ہیں جوان کے جزو خوراک کے لئے چنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے مہر کے ٹکٹ کے ہمراہ Dept. B378 P. O. Box No. 353, Bombay, کے پتہ پر ارسال فرمایئے +
DALDA
VANASPATI
HVM. 49-23 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.
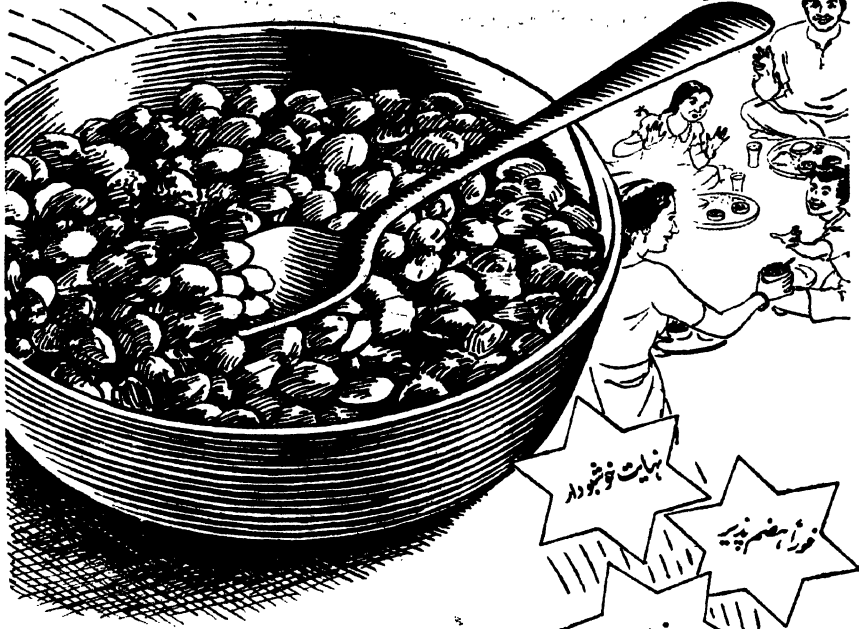
معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — آبان سنہ ۱۳۵۵ف - سپتمبر سنہ ۱۹۴۶ع — شمارہ ۱۲

احوال واخبار

عقل سے اپیل - اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حال ہی میں حکومت سرکارعالی کی طرف سے اعلان کردہ دستوری اصلاحات کی مرممہ اسکیم سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم کے مقابلہ میں ترقی کی جانب ایک نمایاں اقدام ہے - اسی طرح یہ واقعہ بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ اصل اسکیم میں جو ترمیمات کی گئی ہیں وہ حکومت کی اس سچی اور حقیقی خواہش کی آئینہ دار ہیں کہ ریاست کے نئے دستور کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول بنایا جائے - اس خواہش کا اظہار تمام طبقوں اور فرقوں کے افراد کے نام اعلی حضرت بندگان عالی اور اراکین باب حکومت کی اس اپیل سے ہوتا ہے کہ دستور کو چلانے میں تعاون کیا جائے -

ہم ان لوگوں سے بحث کرنا نہیں چاہتے جو صحیح یا غلط طریقہ پر یہ سمجھتے ہیں کہ مرممہ اسکیم آبادی کے بعض شور مانے والی جماعتوں کے عزائم کو پورا نہیں کرتی اور نہ ہی ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ تمام نقائص یا کمزوریوں سے مبرا ہے - انسانوں کا بنایا ہوا کوئی ادارہ بھی مکمل ہونے کا دعوی نہیں کرسکتا - لیکن ہمارا یہ ادعا ہے کہ یہ اسکیم ریاست کی آبادی کے دو اہم اجزاً یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کے مختلف بلکہ متضاد مطالبوں کے درمیان مفاہمت کے لئے ایک مخلصانہ کوشش ہے - اس اسکیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مختلف مفادات اور فرقوں کے درمیان انصاف کیا جائے اور ان کے متضاد مطالبوں کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ بنایا جائے - واضح ہو کہ مزید ترقی کا دروازہ بھی بند نہیں کیا گیا ہے - ہمارے شاہ نیجاہ کے جاری فرمائے ہوئے دستاویز ہدایات میں حکومت کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ مقننہ کی خواہشات کے ساتھ مطابقت پذیری اور جواب آمادگی کا جذبہ پیدا کرے - اس کے علاوہ خود آئین مجلس مقننہ میں ایک اہم دفعہ شریک ہے جس کے تحت اعلی حضرت بندگان عالی کے اس اختیار میں کوئی امر مانع نہ ہوگا کسی معاملہ میں مجلس سے مشورہ فرمائیں چاہے وہ معاملہ مجلس کے دائرہ اختیار میں شامل ہو یا نہ ہو - اس دفعہ کی تہ میں جو ارادہ کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ مجلس سے ان اصولوں کے بارے میں مشورہ کیا جائے جن پر موجودہ دستور کے کافی تجربہ کے بعد مزید دستوری ترقی ہونی چاہئے -

آزمائش کا وقت آگیا ہے - حیدرآباد میں تاریخ کا ایک نیا باب لکھا جارہا ہے - ہمیں جو راستہ چلنا چاہئے اس کی صاف طور پر نشاندھی کردی گئی ہے - اب یہ ہمارا کام ہے کہ آیا ہم تعمیری جدوجہد کی راہ اختیار کریں یا تنگ اور اندھی گلی کا رخ کریں - دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نئے دستور کو بے سوچے سمجھے مسترد کرنے سے احتراز کریں - عدم تعاون کی بنجر حکمت عملی پر کار بند ہونے کا تصفیہ کرنے سے پہلے ہمیں چاہئے کہ اس دستور کو آزمایش کا موقع دیں - مصالحت کے جذبہ اور "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کی حکمت عملی کو اختیار کرنا ریاست کے تمام سچے بہی خواہوں کا اولین فریضہ ہے - ہمیں قوی امید ہے کہ اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ

ہونے میں جو باشندگان حیدرآباد پر عاید ہوتی ہے ہم میں سے کوئی بھی ہمت نہ ہارے گا اور نہ ہی ہمارے قدم ڈگمگائیں گے ۔

اس لئے ہم تمام طبقوں سے پھر ایک مرتبہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ معقول پسندی کی عملی مثال قایم کریں اور ہر گھر کو زیادہ مسرت اور خوشحالی بخشنے کے لئے مشترکہ جدوجہد میں کندھے سے کندھا ملا کر کام کریں ۔ یہ مقصد نئے دستور کو چلا کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے جو اس غرض سے وضع کیا گیا ہے کہ ریاست کے مختلف مفادات اور اس کے نظم و نسق کے درمیان باہمی خیرسگالی اور جذبہ مصالحت کے ساتھ قریب تر اشتراک پیدا جائے ۔

* * * *

جنگی سپاہیوں کی واپسی - ہزہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی نے ۶ ہزار سے زیادہ سپاہیوں اور عہدہ داروں کا ، جو بیرون ریاست جنگی خدمت انجام دیکر واپس ہوے ہیں ، معائنہ فرمایا ۔ اس موقع پر شہزادہ مکرم جاہ بہادر اور شہزادہ مفخم جاہ بہادر کی موجودگی سے ایک خاص دلکشی پیدا ہوگئی تھی ۔ دونوں کمسن شہزادوں نے اس تقریب کی کارروائیوں میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ شہزادہ برار نے افسروں اور سپاہیوں کو جس آزادانہ اور بے تکلفانہ انداز میں شرف تکلم بخشا اس کی وجہ سے ان کی جھجک جاتی رہی اور یہ تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچی ۔

فوجی دستوں کی وسیع صفوں کے معائنہ کے بعد ہزہائی نس نے انہیں مخاطب فرمایا اور مختلف دستوں کو ان کی جنگی خدمات کے لئے مبارکباد دی ۔ اون سپاہیوں کے عظیم الشان کارناموں کا ذکر فرماتے ہوئے جنہیں ملایا بھیجا گیا تھا شہزادہ ممدوح الشان نے اس امر پر اظہار مسرت وطمانیت فرمایا کہ جب حیدرآبادی یونٹ کو انتہائی مخالف حالات میں ہتیار ڈالدینے پڑے تو ایک حیدرآبادی سپاہی بھی جاپانیوں کے ساتھ نہیں جا ملا ۔ ہزہائی نس نے حاضرین کو اون سپاہیوں کی یاد دلائی جو اپنے وطن واپس نہیں ہوئے اور فرمایا کہ حکومت ان کے اہل وعیال کی حفاظت اور فلاح وبہبود کو اپنا فرض تصور کرتی ہے ۔

ہزہائی نس سپہ سالار اعظم نے اپنے سپاہیوں کی ان سہتم بالشان خدمات اور ملک و مالک کے ساتھ ان کی غیر متزلزل وفاداری کو سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ اعلی حضرت بندگان عالی ان کی آیندہ فلاح وبہبود سے متعلق امور میں بہ نفس نفیس دلچسپی کا اظہار فرما رہے ہیں ۔

* * * * *

تحقیقاتی کام کی حوصلہ افزائی - جامعہ عثمانیہ کے ارباب مقتدر قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے سائنس اور ریاضی کے بعض شعبوں میں تحقیقات کے لئے سہولتیں مہیا کی ہیں ۔

عصر حاضر میں تحقیقات بالخصوص سائنٹفک تحقیقات کی اہمیت پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے ۔ جدید طریقہ جنگ کی پیچیدگیوں نے اس کی اہمیت کو اور بڑھا دیا ہے ۔ صنعتی اور سائنٹفک تحقیقات کی مجلس کی تشکیل کے بعد حکومت سرکارعالی نے جامعہ عثمانیہ میں ایک ادارہ تحقیقات کے قیام کی منظوری دی ہے تاکہ اساتذہ اور طلبا دونوں ہیں تحقیقاتی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ یہ اقدام نتیجہ ہے اس تحریک کا جو سائنس اور ریاضی کے مختلف شعبوں میں تحقیقات کی توسیع اور تنظیم جدید کے لئے جامعہ کی طرف سے کی گئی تھی ۔ حکومت کی منظور کردہ اسکیم کی رو سے فلکیات ، نظری عملی و ریاضیاتی طبعیا ، کیمیا ارضیات اور حیاتیات جیسے مضامین پر تحقیقاتی کام شروع کیا جائے گا ۔ رفتہ رفتہ اس اسکیم میں سائنس کے مزید مضامین شامل کئے جائیں گے ۔

اس مقصد کی پیش رفت میں ایم اے اور ایم ایس سی کے تحقیقاتی کام کرنے والے طلبا کی رہنمائی کے لئے ایسے اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی جو اپنے متعلقہ تحقیقاتی شعبوں میں مہارت رکھتے ہوں ۔ وہ اپنی صلاحیتیں زیادہ تر سائنٹفک تحقیقات اور طلبا کی رہبری کے لئے استعمال کرینگے ۔ اس کے علاوہ اساتذہ تحقیقات کرنے والے طالب علموں

کو آن مضامین میں درس دیں گے جن کے لئے وہ خاص طور پر اہل ہیں ۔

اس اسکیم کو جزوی طور پر روبہ عمل لایا جاچکاہے ۔ اس کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ ممتاز بیرونی سائنسدانوں اور دیگر مضامین کے ماہرین کو مختصر سی مدت کےلئے "مہمان پروفیسروں" کی حیثیت سے مدعو کیا جائےگا ۔ چنانچہ تجربہ کےطور پر مشہور و معروف سائنسدان سر سی ۔ وی ۔ رامن کو تین ماہ کےلئے بلایا گیا تھا ۔ یہ تجربہ نہایت کامیاب ثابت ہوا کیونکہ اس کی بدولت طلباء میں اور سائنٹفک مطالعہ سے دلچسپی رکھنے والے دیگر اشخاص میں سائنٹفک تحقیقات کا ذوق پیدا کرنے میں بڑی مدد ملی ۔ تحقیقاتی اسکیم شروع میں ریاضی اور سائنس کے لئے منظور کی گئی تھی ۔ لیکن اب اس میں طب اورانجینیری جیسے مضامین کو بھی شامل کیا جارہا ہے ۔

اس سمت میں جو دوسرا قدم اٹھایا جانے والا ہے وہ ایک تحقیقاتی بورڈ کا قیام ہے جو اس بات کا تعین کرےگا کہ تحقیقات کن مضامین میں کی جانی چاہئے ۔ نیز مختلف شعبوں کے تحقیقاتی نتائج میں زیادہ سے زیادہ ربط پیدا کرنا اور اساتذہ اور طلباء دونوں کےلئے تحقیقاتی کام کی سہولتیں بہم پہونچانا بھی اسی بورڈ کے ذمہ ہوگا ۔

اس اسکیم کے تحت متعدد وظائف تعلیمی اور فیلوشپ منظور کئے گئے ہیں تاکہ طلباء کو تحقیقاتی کام کی ترغیب دی جائے ۔ اس کے علاوہ طلباء کے تیار کئے ہوئےمقالوں کی اشاعت کے لئے مالی امداد کا انتظام کرنا بھی پیش نظر ہے ۔

صنعتی تحقیقات:۔ حیدرآباد کا صنعتی اور تجارتی وفد، جو کارخانہ داروں سے روابط پیدا کرنے اور ایسی مشینیں خریدنے کےلئے جو حیدرآباد کے صنعتی او ردیگر منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لئے درکار ہیں انگلستان گیا ہواہے، نہایت مصروف دن گزار رہا ہے ۔ لندن پہونچتے ہی آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر کی قیادت میں وفد کے اراکین نے لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند، سر اسٹا فورڈ کریپس صدر مجلس تجارت، اور سر سیموئیل رنگا نا تھن ہندوستان کے اعلی کمشنر سے سرکاری طور پر ملاقات کی ۔ مشینوں کی خریدی کے سلسلہ میں وفد نےکئی اہم صنعتی اداروں کا بھی معائنہ کیا ۔

اعلی کمشنر کی جانب سے حیدرآبادی وفد کے اعزاز میں انڈیا ہاوز میں ایک جلسہ استقبالیہ بھی ترتیب دیا گیا تھا ۔ اس تقریب میں پارلیان کے اراکین، اعلی عہدہ داروں، صنعت کاروں اور متعدد بیرونی ممالک کے سفارتی نمایندوں نے شرکت کی ۔ کہا جاتا ہےکہ یہ تقریب دفتر ہندکی جانب سے منعقدکی ہوئی سب سے بڑی تقاریب میں سے تھی ۔ اس کی وجہ سے اراکین وفدکو روابط پیدا کرنے کا بہترین موقع ملا جس سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا ۔ اس وفدکو قصر بکنگھم میں ایک شاہی گارڈن پارٹی میں شرکت کی عزت بھی حاصل ہوئی ۔

حیدرآباد کا شاندار مستقبل

کامیابی کا دار و مدار جماعتی اختلاف کے خاتمہ پر ہے

باشندگان حیدرآباد سے نئے صدر اعظم بہادر کی پر زور اپیل

هز اکسلنسی سر مرزا محمد اسمعیل نے گذشتہ ماہ باب حکومت کی صدارت عظمی کا جائزہ حاصل کرنے کے بعد باشندگان حیدرآباد کے نام ایک پیام نشر فرمایا جس میں آپ نے اس ریاست کے لئے ایک شاندار اور با عظمت مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی۔ هز اکسلنسی نے فرمایا کہ ”نظم و نسق کے صدر کی حیثیت سے میری پیہم کوشش یہ ہوگی کہ ملک کی ترقی کے اس مقصد کو جو ہمارے لئے ہمارے بادشاہ نے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا جائے“۔ آپ نے تمام حیدرآبادیوں سے پر زور اپیل کی کہ وہ جماعتی اختلافات کو ختم کر دیں اور ”باہمی اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ کام کریں“ تاکہ ”ہم حیدرآباد کے لئے اس مادی اور اخلاقی عظمت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جس کا حیدرآباد بلاشبہ مستحق ہے“۔

هز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کی نشری تقریر کا پورا متن درج ذیل ہے۔

”باب حکومت کے منصب صدارت کا جائزہ لینے کے بعد آپ کو مخاطب کرنا میرا ایک تشکر آمیز فرض ہے۔ بیس سال سے زیادہ زمانہ منقضی ہوتا ہے جب مجھے پہلی دفعہ اعلی حضرت بندگان عالی کی خدمت میں باریاب ہونے کی عزت حاصل ہوئی تھی۔ اس کے بعد تو بارہا مجھے باریابی کے مواقع حاصل ہوئے۔ یہ نتیجہ ہے میرے ان گہرے احساس احترام کا اور اگر نامناسب نہ ہو تو میں یہ کہنے کی جرات کروں کہ یہ تقاضا تھا ذات شاہانہ سے میری عقیدت و محبت کا کہ میں ایسے زمانہ میں حضرت بندگان عالی کی خدمت گزاری کے لئے حاضر ہوا ہوں جو ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک بہت مشکل زمانہ ہے۔ مگر مجھے آنے والے زمانہ کے متعلق کوئی تشویش نہیں ہے اس لئے کہ مجھے یہ فخر حاصل ہوگا کہ ایک ایسے بیدار مغز تاجدار میری رہنمائی اور ہمت افزائی فرمائینگے جو اپنی حکمت عملی اور فیصلوں پر مستحکم ارادے کے ساتھ عمل فرماتے ہیں۔ اعلی حضرت اقدس نے از راہ شفقت مجھے بغیر کسی استثنا کے اپنے پورے پورے اعتماد سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس حقیقت پر زور دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد اپنی داخلی حکومت کا خود کفیل ہے۔ لہذا اس مملکت کے کسی وفادار شہری کی وفاداریاں منقسم نہیں ہو سکتیں۔

اعلی حضرت کا بلند نصب العین

”اعلی حضرت بندگان عالی کے مطمح نظر کا عکس میرے ضمیر میں روشن ہے میں جانتا ہوں کہ حضرت اقدس و اعلی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اون کی حکومت سرگرمی کے ساتھ اہل ملک کی رفاقت اور تائید حاصل کرکے ان کے مفادات کے لئے کام کرے اور مملکت کو خوشحالی

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر حیدرآباد رزیڈنسی میں آنریبل رزیڈنٹ سے سرکاری طور پر ملاقات فرما رہے ہیں۔ (فوٹو راجہ دین دیال)

روشن خیالی اور آسودگی کے راستہ پر آگے بڑھائے۔ نظم و نسق کے صدر کی حیثیت سے میری پیہم کوشش یہ ہوگی کہ ملک کی ترقی کے اوس مقصد کو جو ہمارے لئے ہمارے بادشاہ نے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا جائے۔ ہماری کوششوں کو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی اگر ہم سب — یعنی حکومت اور اہل ملک کے مختلف فرقے اور مفادات — سچے دل سے متحد ہو کر باہمی اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ کام کریں۔

عقل کا راستہ

” افسوس ہے کہ حیدرآباد میں بھی، جسطرح کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں، مختلف جماعتوں کے درمیان اشتباہ اور تخالف بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم واقعی یہ چاہتے ہیں کہ مملکت سماجی اور سیاسی حیثیت سے ترقی کرے تو ہم پر لازم ہوگا کہ ہم اپنے مقصد میں متحد ہوں اور ہر قسم کے اختلافات سے قطع نظر کرلیں۔ جماعتی تصادم نہ صرف مملکت کے اجتماعی مفاد کے لئے حد درجہ مضر ہے بلکہ اس حقیقت کو بھی بہت کم محسوس کیا جاتا ہے کہ یہ جماعتی تصادم مملکت کے اندر ہر فریق اور فرد کے لئے نقصان رساں ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح جوئی اور رعایت کا مسلک بمقابلہ تخالف و تصادم کم دلچسپ اور جذبات کو بہت کم متحرک کرنے والا ہوا کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کسی جماعت کے لئے

جھگڑا کرنا عام مفاد کی خاطر صبر کے ساتھ غور و فکر اور بحث و تمحیص سے زیادہ آسان ہوتا ہے ۔ لیکن ہمارے زمانہ کے صداقت شعار محبان وطن اور خود دار شہریوں کے لئے صبر اور عقل ہی کا راستہ صحیح اور مفید راستہ ہوسکتا ہے ۔ ممکن ہے کہ حیدرآباد میں اور فی الحقیقت تمام ہندوستان کے کسی گوشہ میں کوئی ایک بھی جماعت ایسی نہ ہو جو دوسروں کو مضرت پہنچائے بغیر وہ سب کچھ حاصل کرسکے جو وہ چاہتی ہے یا جسکے متعلق وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ اس کا جائز حق ہے ۔ لیکن اگر آپ حیدرآباد میں دادوستد اور معقول سمجھوتہ کی حقیقی روح پیدا کرسکیں تو یہ مثال نہ صرف دوسروں کے لئے سبق آموز ہوگی بلکہ حیدرآباد کے لئے بھی وہ خوشحالی و امن کی پوری ضمانت ہوسکیگی ۔
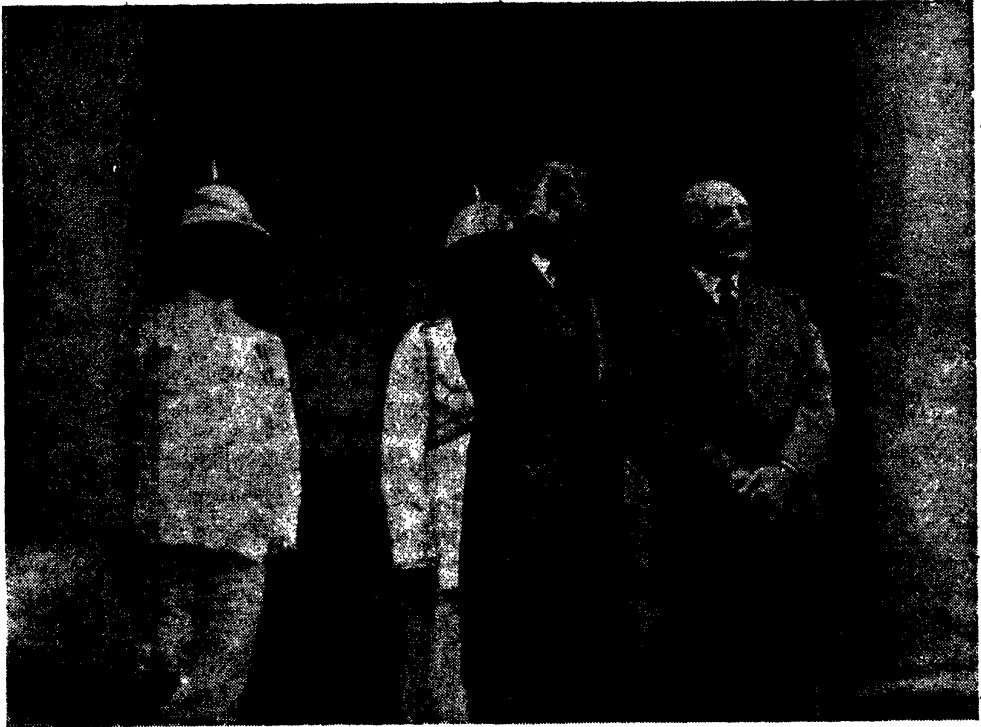
معاشی امکانات

”اگر فضا سازگار ہو جائے تو ہمارے مسائل میں سے کوئی مسئلہ بھی ہمیں عاجز نہیں کرسکتا اسلئے کہ اس مملکت کے مادی وسائل اور انسانی صلاحیتوں اور کردار و قوت عمل کا سرمایہ بھی ہمارا معاون ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کاموں کا تصور کرنا جو آج ہمارے سامنے ہیں اور ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں بصیرت افروز ہے ۔

ہز ایکسلنسی صدر اعظم بہادر حیدرآباد رزیڈنسی میں گارڈ آف آنر کی سلامی لے رہے ہیں ۔

(فوٹو راجہ دین دیال)

آنریبل رزیڈنٹ شاہ منزل میں ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر
سے باز دید کی ملاقات فرما رہے ہیں
(فوٹو راجہ دین دیال)

ذرا تصور کیجئے اون معاشی امکانات کا جو ہمارے سامنے ہیں اور جن سے ہم فائدہ اٹھاسکتے ہیں بشرطیکہ یہ ملک جو صنعتی حیثیت سے ابھی بہت کم منظم ہوا ہے پوری طرح ارادہ کرلے کہ وہ اپنے غیر محدود صنعتی وسائل کو استعمال کریگا - پیشوں کی ترقی بلا شبہ بیروزگاری کو رفع کرسکتی ہے بلکہ جتنے تعلیم یافتہ نوجوان ہم اب پیدا کرسکتے ہیں آن سے زیادہ کی ہمیں ضرورت ہوگی -

جس طرح شہر کے محنت کرنے والوں کے لئے اسی طرح کسانوں کے لئے بھی آسائش اور اطمینان کا بلند تر معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے - تعلیم عامہ کو تیزی کے ساتھ اور صحیح سمت میں آگے بڑھانا ہے - شہر اور گاؤں دونوں کو رہائش کے لئے زیادہ صحت بخش اور آرام دہ بنانا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ لوگوں کے اندر پبلک کاموں کے اداروں میں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے بغیر کسی صلہ

یا تحسین کی توقع کے خدمت کرنے کی صلاحیت اورخواہش پیدا ہو ۔ بے غرضانہ خدمت کی سچی روایات ہر ملک کو نیک نامی اور شہرت عطا کیا کرتی ہیں ۔ یہ تمام مسایل محتاط اور گہری توجہ کے متقاضی ہیں اور انہیں یہ توجہ حاصل ہوگی ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان شاندار امکانات کے زمانہ کی ذمہ داریوں میں حصہ لینا بجائے خود ایک قابل فخر کام ہے ۔

شخصی نوعیت کے الفاظ

"کیا اب میں کسی قدر زیادہ شخصی نوعیت کے چند الفاظ بھی آپ سے کہوں ؟ میں جانتا ہوں کہ میں اس معنے میں اپنے کو " ملکی " نہیں کہہ سکتا جو معنے اس اصطلاح کے حیدرآباد میں سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حیدرآباد کی محبت نہ صرف میرے دل میں ہے بلکہ میں حیدرآباد میں اجنبی نہیں ہوں اور نہ حیدرآباد میرے لئے نیا ہے ۔ کم و بیش (۲۰) سال تک میں حیدرآباد سے بہت قریب رہا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اسکے بہت سے مسائل سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ جب وہ وقت آئیگا میں اپنے عہدہ کے فرائض سے سبکدوش ہونے لگوں تو آپ یہ کہہ سکینگے کہ حیدرآباد اور اس کے تاجدار کی خدمت کرنے میں میں اتنا ہی مخلص اور آمادہ کار اور وطن پرست تھا جتنا کہ کوئی "ملکی " ہوسکتا ۔ ان اصحاب سے جوانشاء اللہ آئندہ میرے دوست بننے والے ہیں (گوکہ اس وقت وہ میری طرف زیادہ مایل نہ ہوں) میں یہ درخواست کرونگا کہ ذرا انتظار کیجئے ، میری کوششوں کا مطالعہ کیجئے اور ہر ممکنہ طریقہ سے میری مدد کیجئے اور اسکے بعد میرے متعلق کوئی رائے قائم کیجئے ۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ میں نہ تو کانگریسی ہوں نہ لیگی ۔ میں کسی فرقہ ، جماعت یا لیڈر کے ساتھ وابستہ نہیں ہوں ۔ اسکے معنی یہ بھی ہیں کہ میں کسی جماعت یا لیڈر کا مخالف نہیں ۔ میں کسی فرقہ یا قوم کا بھی مخالف نہیں ۔ میں ہر فرقہ اور جماعت کا حامی ہوں ۔ البتہ خوش قسمتی سے یہ استثناء ضرور ہے کہ میں خود اپنا جنبہ دار نہیں ہوں اس لئے کہ حیدرآباد آنے میں میرے پیش نظر کوئی قابل قیاس ذاتی غرض نہیں ۔ میں صرف اسلئے آیا ہوں کہ اس عظیم الشان مملکت کے بہترین مفادات کی ترقی کی کوشش کروں اور اسکی جو بہترین خدمت کرسکتا ہوں وہ انجام دوں ۔

شاندار مستقبل

" حیدرآباد بہت بڑا شہر ہے ۔ اعلی ترین تصور کے تحت اوس میں اور بھی زیادہ بڑا شہر بننے کی صلاحیت موجود ہے ۔ وہ مشرقی تہذیب و تمدن اور علمی اور ذہنی مصروفیات کا شاندار مرکز بن سکتا ہے اور وہ اس ملک میں جو دوامی نا اتفاقیوں کاشکار رہتا ہے فرقہ واری اتحاد کا بھی بخوبی ایک شاندار مرکز بن سکتا ہے ۔ یہ مملکت اپنے اندر بہت وسیع امکانات رکھتی ہے ۔ وہ اس قابل ہے کہ ہندوستان کے مستقبل میں ایک طاقتور عنصر بن جائے اور اوسکی تعمیر میں بہت بڑا حصہ لے سکے ۔ اس ملک کا مستقبل جو فی الحقیقت ایک سلطنت ہے مجھے تو بہت شاندار اور طاقتور نظر آتا ہے ۔ لیکن یہ عظمت محض مانگنے سے نہیں ملا کرتی ۔ صاف صاف کہتا ہوں کہ ایسے مستقبل کے لئے ایسی جدوجہد بھی ضروری ہے جیسی کہ کبھی پہلے اہل حیدرآباد نے نہ کی ہوگی ۔ لیکن کسی قابل قدر چیز کے حصول کی توقع نہیں کیجاسکتی تاوقتیکہ ہم سب اس بات کا عزم بالجزم نہ کرلیں کہ ہم اس ملک کوذاتی اورجماعتی تعصبات سے پاک کردینگے " ۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا " میری تمنا اوردعا یہ ہے کہ ہم سب ہر چیز سے زیادہ اتحاد کی خواہش کریں اور پیہم اتحاد کو تلاش کریں اور اس طرح ایک برادرانہ تعاون کے انداز میں جد وجہد کرتے ہوئے حیدرآباد کے لئے اوس مادی اور اخلاقی عظمت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جسکا حیدرآباد بلا شبہ مستحق ہے ۔"

مرحمه دستوری اصلاحات کی چند خصوصیات

مجلس مقننه ۱۳۲ اراکین پر مشتمل هوگی - ان میں سے ۷۶ منتخب شده ۴۳ نامزد شده اور ۱۳ مقرر کرده هوں گے - ان میں باب حکومت کے اراکین بھی شامل هیں جو ازاکین باعتبار عهده هوں گے - صدر اعظم با ب حکومت سرکار عالی باعتبار عهده مجلس کے صدرنشین هوں گے - البته نائب صدر نشین کا انتخاب اراکین میں سے کیا جائے گا -

نمائندگی

نمایندگی لازمی طور پر مفاداتی بنیاد پر هوگی اگرچه بعض انتخابی حلقوں میں جیسے که زراعت یا مالکان و کرایه داران اراضی و امکنه کے حلقے هیں علاقه واری مفاداتی بنیاد رکھی گئی ہے -

یه طریقه اس لئے اختیار کیا گیا ہے که نه صرف مقننه کے کاروبار میں بلکه ریاست کی عام دستوری ترقی میں بھی حقیقت پسندی کا زیاده سے زیاده عنصر شریک کیا جائے - اس طریقه کے تحت نمایندے رائے دهندوں سے قریبی ربط قائم رکھیں گے - اس کے علاوه ایک ایسی ریاست میں جو مختلف نسلی ، لسانی اور مذهبی گروهوں پر مشتمل ہے - صرف معاشی مفادات هی نسل زبان اور مذهب کی سرحدوں کو توڑ سکتے هیں اور توڑیں گے - یه طریقه فرقه پرستی کی لعنت کا انسداد کریگا - اگر اس غیر معاشرتی رجحان کو نه روکا جائے تو اس کے خطرناک نتائج پیدا هونے کا امکان ہے -

نشستوں کی تقسیم

هر مفاد کی اهمیت کو پیش نظر رکھتے هوئے نشستوں کی تخصیص مندرجه ذیل تعداد میں کی گئی ہے -

الف - منتخب شده		تعداد نشست
۱ - زراعت	..	۳۲ ,,
۲ - مزدوران	..	۳ ,,
۳ - صنعت و حرفت		۲
۴ - تجارت	..	۲
۵ - بنک کاری	..	۲
۶ - وکالت		۲
۷ - طبابت	..	۲
۸ - طیلسانین	..	۲
۹ - سمستان داران اور جاگیر داران		۴
۱۰ - معاش داران	..	۲
۱۱ - مقامی مجلس (مجالس اضلاع ، بلدی اور قصباتی مجالس ، چھاؤنیات اور بلدیه حیدرآباد)	..	۲
۱۲ - ایسی اراضی اور امکنه کے مالك اور کرایه دار جن کی اراضی یا امکنه		
الف - مجالس بلدی و قصبات و مجالس چھاؤنیات کی حدود اراضی میں واقع هوں		۱۶
ب - بلده حیدرآباد و سکندرآباد کی حدود اراضی میں واقع هوں		۴
ب - نامزد شده		۴۳
ج - مقرر کرده		
الف - نمایندگان صرفخاص مبارك		۳
ب - اراکین باب حکومت (باعتبار عهده)		۱۰
جمله		۱۳۲

نامزد کرده اراکین میں ۲۰ هندو ۲۰ مسلمان ایک پارسی اور دو عیسائی هوں گے - تجویز ہے که نامزدگی کے ذریعه خواتین ، اخبار نویس جامعه ، انجمن هائے امداد باهمی ، وغیره جیسے مفادات کو نمایندگی دی جائے - نامزدگی سے پہلے جهاں تک ممکن هو حکومت متعلقه مفاد کو ناموں کی ایک فهرست پیش کرنے کی دعوت دے گی اور انهی اشخاص کو نامزد کریگی جن کے نام اس فهرست میں شامل هوں گے -

مجلس مقننہ کے فرائض و اختیارات

مجلس مقننہ کو سوالات کرنے کے جمہوری حق کی صورت میں وسیع اختیارات حاصل ہوں گے ۔ اس کے علاوہ مجلس کے اراکین موازنہ پر بھی بڑی حد تک نگرانی قائم رکھ سکیں گے ۔ موازنہ کو نہ صرف عام مباحثہ کے لئے مجلس مقننہ میں پیش کیا جاسکے گا بلکہ اراکین کو موازنہ کے تخمینوں میں صدر اور ذیلی مدات سے متعلق مختص نوعیت کی تحریکات پیش کرنے کا اختیار بھی ہوگا ۔ مجلس اس بات کی مجاز ہوگی کہ تجارت صنعت و حرفت، مزدوران، رسل و رسائل، جیسے نہایت اہم موضوعات پر قانون بنائے ۔ اس کے علاوہ ازدواج اور طلاق، تبنیت اور وصیتیں، قمار بازی اور جوا جیسے متعدد امور مقننہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہیں ۔ ان سے متعلق قوانین وضع کرکے دور رس نوعیت کی سماجی اصلاحات کی جاسکتی ہیں ۔

مقننہ کے دائرہ اختیار میں آنے والے مختص نوعیت کے موضوعات کی طویل فہرست کے علاوہ مجلس کسی ایسے مسودہ قانون، قرار داد یا تحریک کو مسترد یا نامنظور کرسکے گی جو حکومت کے کسی رکن کی طرف سے پیش کی گئی ہو ۔

آئین میں اس دفعہ کو شریک کرکے کہ اگر اعلیٰحضرت بندگان عالی مناسب تصور فرمائیں تو کسی معاملہ میں جو مقننہ کے دائرہ اختیار سے خارج ہو مجلس سے مشورہ فرماسکتے ہیں مجلس کے مشاورتی اختیارات کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اس دفعہ اور حکومت کے اس ارادہ کا لحاظ کرتے ہوئے کہ وہ مقننہ کے اختیارات و فرائض کی مزید توسیع کے متعلق نئی مجلس سے مشورہ کرے گی مقننہ کو قانونی اور دستوری امور میں زبردست اختیارات دے گئے ہیں ۔

ان وسیع اختیارات اور اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے دستاویز ہدایات کی رو سے، جس میں عاملہ کو مقننہ کی خواہشات کا احترام کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے، مجلس کو ریاست کے نظم و نسق میں فیصلہ کن آواز حاصل ہوگی ۔

طریقہ انتخاب

تمام انتخابی حلقوں میں انتخابات مشترکہ انتخاب کی اساس پر عمل میں آئیں گے ۔ لیکن کوئی امیدوار خود اپنے فرقہ کی (۴۰) فی صد یا اس سے زائد آرا حاصل کرے تو وہ بلا لحاظ اس امر کے کہ اس نے دوسرے فرقہ کی کتنی رائیں حاصل کی ہیں منتخب شدہ قرار دیا جائے گا ۔ ہوسکتا ہے کہ کسی امیدوار کو اتنی رائیں حاصل نہ ہوں ۔ اسلئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ کسی ہندو یا مسلم نشست کے لئے مقابلہ کرنے والے امیدواروں میں سے ان دو امیدواروں کو چنا جائے گا جو خود اپنے فرقہ کی سب سے زیادہ رائیں حاصل کریں گے اور ان میں سے اس امیدوار کو منتخب شدہ قرار دیا جائے گا جس نے بہ حیثیت مجموعی تمام فرقوں کے رائے دہندوں کی زیادہ سے زیادہ آرا حاصل کی ہوں ۔

حق رائے دہی کی شرائط

ہر رائے دہندے اور انتخاب میں حصہ لینے والے ہر امیدوار کو ملکی ہونا چاہئے اور اس کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہونی چاہئے ۔ چونکہ نمایندگی کی اساس مفاداتی ہے اس لئے ہر مفاد کے لئے حق رائے دہی کی شرطیں مختلف ہیں ۔ ایسی اراضی و امکنہ کے مالکان اور کرایہ داران جن کا کرایہ اضلاع میں ماہانہ ۳ روپے اور بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں ۵ روپے ہو، کاشتکار جو سالانہ ۱۰۰ روپے مالگزاری یا لگان ادا کرتے ہوں، کارخانوں کے مزدور جو ماہانہ ۲۰ روپے کماتے ہوں (عورت ہونے کی صورت میں ۱۵ روپے)، ایسے صنعتی اداروں کے مالکان اور نظماء جن کی سالانہ آمدنی دو ہزار روپے سے زاید ہو، بنکوں کے مینیجر یا مالکان یا نظما، چھ سو روپے سالانہ کی معاش پانے والے اشخاص، سمستان داران اور جاگیرداران جن کی آمدنی سالانہ تین ہزار روپے یا اس سے زاید ہو، نیز ڈاکٹر، حکیم اور وید، دندان ساز اور علاج حیوانات کے ماہرین، طیلسانین جنہیں طیلسان حاصل کرکے پانچ سال ہوگئے ہوں اور وکالت پیشہ اشخاص رائے دہی کے مستحق ہوں گے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام اہم مفادات سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے علاوہ ۲۰ فی صد سے زیادہ کاشتکاروں اور ۶۰

فیصد شہری آبادی کو رائے دہی کا حق دیا گیا ہے ۔

مجلس مقننہ کی منتخبہ مجالس

آئین میں مقننہ کی منتخبہ مجالس سے متعلق قواعد بنانے کےلئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے اور تجویز ہے کہ اسے (۱) مالیات (۲) حسابات عامہ (۳) تعلیم (۴) طبابت و صحت عامہ (۵) زراعت (۶) تجارت و حرفت اور (۷) مزدوران سے متعلق مجالس قائمہ کے قیام کےلئے استعمال کیا جائے ۔

مجالس اضلاع

عام طور پر ہر مجلس ضلع ۲۰ اراکین پر مشتمل ہوگی ۔ لیکن کسی ضلع کے مقامی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اس تعداد میں کمی یا بیشی ہوسکتی ہے ۔ اول تعلقدار اس کا باعتبار عہدہ صدر نشین ہوگا ۔ منتخب شدہ اراکین اور اور نامزد شدہ اراکین کا تناسب تقریباً ۵ اور ۳ ہوگا ۔ نامزد شدہ اراکین میں سے نصف تعداد غیر سرکاری اشخاص کی ہوگی ۔ فرقہ واری نمایندگی طریقہ انتخاب اور شرائط رائے دہی وہی ہوں گی جو مجلس مقننہ کی ہیں ۔

ان مجالس کے فرائض حسب ذیل تین اہم اقسام کے تحت آتے ہیں ۔

۱ ۔ رسل ورسائل (علاوہ ان کے جو سر رشتہ تعمیرات سے متعلق ہوں) ۔

۲ ۔ تعمیرات عامہ جن میں مدارس کی عمارتیں اور بازی گاہیں شامل ہیں ۔

۳ ۔ صحت عامہ اور حفظان صحت ۔

مجلس ضلع کی آمدنی کے بعض ذرائع مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ لوکل سس
۲ ۔ محصول پیشہ ۔
۳ ۔ تہ بازاری اور محصول چنگی ۔
۴ ۔ محصول آبرسانی
۵ ۔ وہ آمدنی جو مویشیوں کو پانی پلانے کے حوضوں سے ہو ۔

۶ ۔ حکومت کے امدادی عطیے وغیرہ ۔

مجالس اضلاع حکومت کی توثیق کے تابع خود اپنے موازنہ جات منظور کرسکتی ہیں ۔

بلدی اور قصباتی کمیٹیاں

پانچ ہزار سے زیادہ اور پندرہ ہزار سے کم آبادی والے تمام شہروں میں قصباتی کمیٹیاں اور ۱۵ ہزار سے زیادہ آبادی والے شہروں میں یا ان شہروں میں جو اضلاع کے مستقر ہیں بلدی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی ۔

بلدی کمیٹی کم سے کم ۲۴ اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں میر مجلس باعتبار عہدہ شامل نہیں ہے ۔ منتخب شدہ اور نامزد شدہ اراکین کا تناسب ۵ اور ۳ ہوگا ۔ قصباتی کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد کم سے کم دس ہوگی جن میں سے ۶ منتخب شدہ ہوں گی ۔ ان مجالس کےلئے نمایندگی کی بنیاد مفاداتی ہوگی اور دونوں بڑے فرقوں کے درمیان مساوات قائم رکھی جائے گی ۔ طریقہ انتخاب اور شرائط رائے دہی وہی ہوں گی جو مجلس مقننہ کی ہیں ۔ ان اداروں کی آمدنی زیادہ تر مندرجہ ذیل وسائل سے حاصل ہوگی ۔

۱ ۔ محصول جائداد
۲ ۔ پیشوں اور تجارتوں پر عاید کردہ محصول ۔
۳ ۔ سواریوں اور جانوروں کا محصول ۔
۴ ۔ خدمات کا معاوضہ اور اجرائی لائسنس کی فیس ۔
۵ ۔ بار برداری پٹی اور ۔
۶ ۔ حکومت کے امدادی عطیے ۔

پنچائتیں

ڈھائی ہزار تا پانچ ہزار کی آبادی والے ہر موضع میں ایک پنچائت کا قیام عمل میں آئے گا ۔ اس کے علاوہ ان تمام مواضعات میں پنچائتیں قائم کی جائیں گی جن کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زاید ہو اور جہاں کارگزار انجمن تنظیم دیہی موجود ہو ۔ یہ انجمن خود پنچائت کے فرائض انجام دے گی ۔ اراکین کا انتخاب اس طریقہ پر عمل میں آئے گا کہ موضع کے مکانداروں کے کھلے جلسے میں پنچائت کےلئے جتنے آدمی درکار ہوں تحصیلداران سے دوگنی تعداد

میں نام چن لے گا اور ان کی ایک فہرست مرتب کرے گا جس میں سے اول تعلقدار سر پنچ اور پنچوں کو منتخب کرے گا۔

پنچائتیوں کو عدالتی اختیارات تفویض نہیں کئے جائینگے کیونکہ انہیں اپنی تمام توجہ موضع کی انتظامی ضروریات کی تکمیل کے لئے وقف کرنی ہوگی ۔ پنچائیتوں کے فرائض کا تعلق زیادہ تر خانگی اغراض کے لئے آبرسانی کے انتظام ، حفظان صحت ، دیہی سڑکوں کی تعمیرونگہداشت میلوں اور بازاروں کی نگرانی وغیرہ سے ہوگا۔

اس موقع پر دستوری اصلاحات کی مرممہ اسکیم سے متعلق اعلا میہ سے مندرجہ ذیل اقتباس کو نقل کرنا بے محل نہ ہوگا۔

”دستور ملک کی کوئی تجویز بے عیب نہیں ہوسکتی اور نہ یہ ممکن ہے کہ کسی تجویز سے ہر طریقہ ، ہر فرقہ اور ہر مفاد کے جملہ مطالبات کی پوری تکمیل ہوسکے۔ ایسی کوششوں کی کامیابی کا انحصار زیادہ تر ان لوگوں کی نیت اور ارادوں پر ہے جو کسی تجویز کو عمل میں لاتے ہیں۔ نمائندہ اداروں کی تاریخ ترمیم و اصلاح کی ایک مسلسل داستان ہے اور یہ تو بہر حال یقینی ہے کہ ہندوستان کی قریب الوقوع خود مختاری اور آزادی کے بعد کسی دستور پر جسے موجودہ حالات کے تحت نافذ کیا گیا ہو نظر ثانی کرنی ہی پڑے گی ۔“

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ

اورنگ آباد میں مصروفیات

باب حکومت سرکار عالی کی صدارت عظمی کا جائزہ لینے کے کچھ عرصہ بعد ہی ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل نے اورنگ آباد کے تاریخی شہر اور ضلع کا وسیع دورہ فرمایا ۔ یہہ حیدر آباد کے دیہاتی رقبہ میں ہز اکسلنسی کا پہلا سفر تھا ۔ ہز اکسلنسی کی کثیر مصروفیات میں ایلورہ اور ایجنٹہ کے مشہور غاروں قلعہ دولت آباد، بی بی کا مقبرہ (جو تاج محل کی نقل ہے) پن چکی اور ضلع کے دوسرے دلچسپ مقامات کا معائنہ شامل تھا ۔

ہز اکسلنسی نے منصوبہ بندی کی مختلف اسکیموں کا بھی معائنہ فرمایا اور ان کی اصلاح کے لئے مفید مشورے دیئے ۔ ہز اکسلنسی کے دورہ کے نتیجہ کے طور پر شہر اور مواضعات میں ڈرینیج اور ترقیات کی دیگر اسکیموں کو فوری عملی صورت دی جائے گی اور تاریخی یادگاروں اور عبادت گاہوں میں اصلاح و بازیابی کا کام شروع کیا جائے گا ۔ ایک نئے ٹاؤن ہال اور اور ایک نئی مارکٹ کی تعمیر موجودہ سڑکوں کی توسیع اور آبرسانی کے مناسب انتظام کی بدولت اورنگ آباد ممالک محروسہ کا ایک مثالی شہر بن جائے گا۔

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل اورنگ آباد میں ایک نمایندہ گروہ سے مقامی مسائل پر بات چیت کر رہے ہیں ۔

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر درگاہ حضرت سید برہان الدین رح واقع خلد آباد کے احاطہ میں بچوں کو مٹھائی تقسیم فرما رہے ہیں

روانگی

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل ۲۲ ۔ اگست سنہ ۴۶ع کو حیدرآباد سے روانہ ہوئے اور دوسرے دن صبح میں اورنگ آباد پہونچے ۔ وہاں سے آپ خلد آباد تشریف لے گئے اور مختلف درگاہوں اور غار ہائے ایلورہ کا معائنہ فرمایا ۔

پر جوش خیر مقدم

غار ہائے ایلورہ کے قریب مہارانی اہالیا بائی کے تعمیر کردہ تاریخی مندر میں پجاریوں نے ہز اکسلنسی کا پرجوش استقبال کیا ۔ آپ نے مندر کی مرمت و درستگی کے لئے چار ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔ اس اعلان کو سنکر پجاریوں نے مسرت کا اظہار کیا ۔ صدر اعظم بہادر نے مندر کی سڑک کو چوڑا کرنے کے لئے ہدایات جاری فرمائیں ۔

اس سے پہلے ہز اکسلنسی نے خلد آباد میں متعدد درگاہوں کا معائنہ فرمایا ۔ شہنشاہ اورنگ زیب اور آصف جاہ اول کے مزاروں پر ہز اکسلنسی نے فاتحہ پڑھی اور حکم صادر فرمایا کہ دونوں مزاروں کی زیادہ احتیاط کے ساتھ نگہداشت کی جائے ۔ رات خلد آباد میں بسر کرنے کے بعد ہز اکسلنسی دوسرے دن صبح میں اورنگ آباد واپس ہوئے ۔

شہری ضروریات

۲۴ - اگست کو اورنگ آباد کے ٹاون ہال میں ہزاکسلنسی کا خیر مقدم کرنے کے لئے ایک جلسہ استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ وہاں ہزاکسلنسی نے عوام کے نمایندوں اور سر برآوردہ سرکاری عہدہ داروں کو ملاقات کا موقع دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی شکایت ہو تو بیان کی جائے تاکہ اس کا ازالہ ہوسکے - ہزاکسلنسی نے غلہ کی راتب بندی اور پارچہ کی تقسیم کے بارے میں بعض بدعنوانیوں سے متعلق شکایتوں کو صبر و تحمل کے ساتھ سماعت فرمایا اور وعدہ کیا کہ موجودہ نظام میں جو نقائص ہیں ان کو دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں گی - شکایت کی گئی کہ بلدیہ کے اراکین حکومت کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں اور یہ کہ
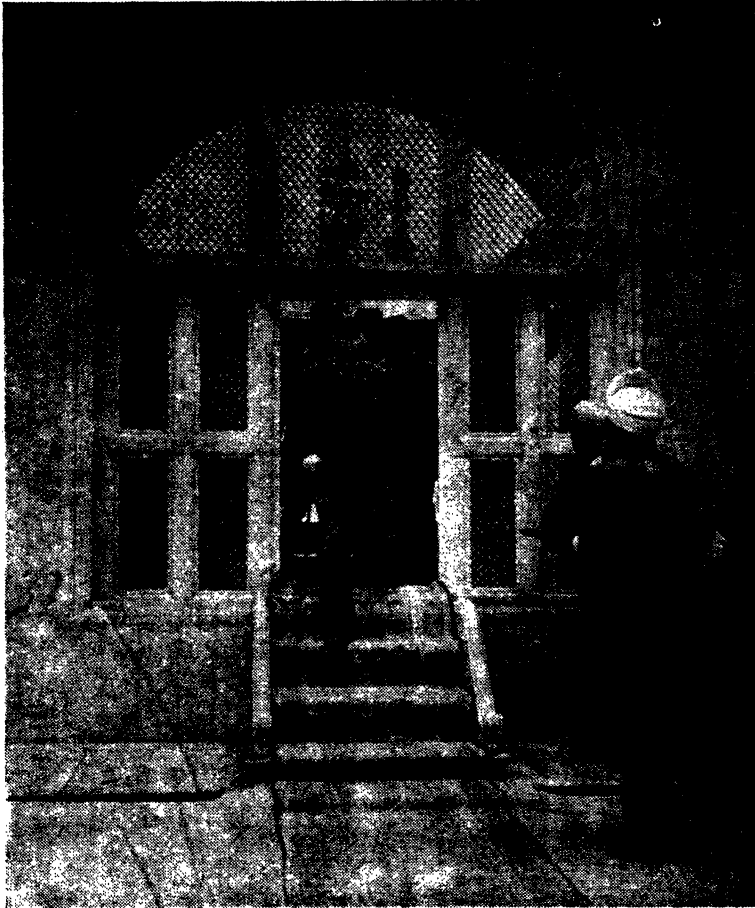
ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر شہنشاہ اورنگ زیب کے مزار کی زیارت کرکے واپس ہو رہے ہیں
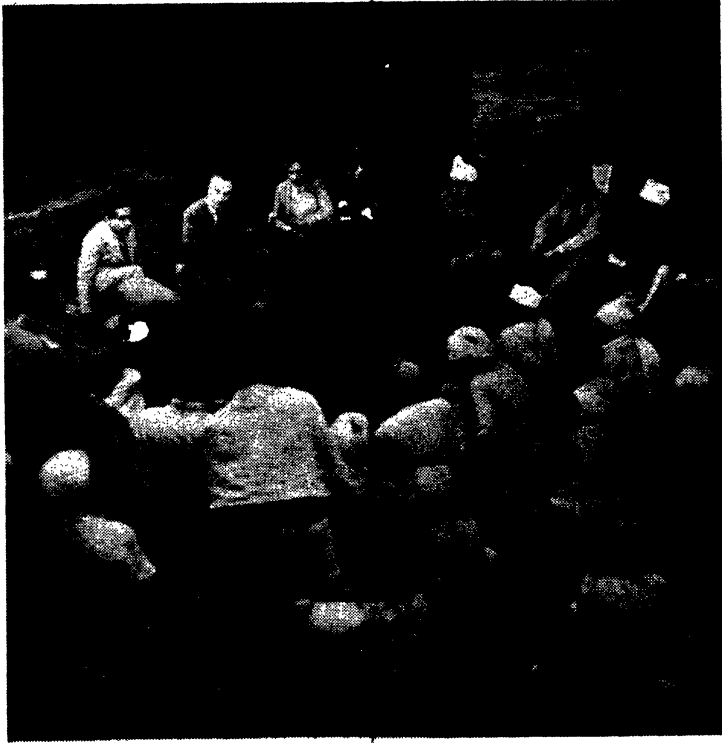
صدر اعظم بہادر غارھائے ایلورہ کے قریب اھالیہ بائی کے تعمیر کردہ مندر میں اشلوک سماعت فرمارہے ھیں ۔ ھزاکسلنسی نے اس مندر کی مرمت کے لئے چار ھزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔

اس کے نظم ونسق میں عوام کی کوئی آواز نہیں ہے ۔ اس کے متعلق سرمرزا نے فرمایا کہ آئندہ سے بلدیہ میں منتخب شدہ نمایندوں کی اکثریت ہوگی ۔ آپ نے باشندگان اورنگ آباد سے زور دیکر کہا کہ انہیں اپنے شہر کی طرف زیادہ دھیان دینا چاھئے جو دو وجوہ کی بناء پر — ایک شہر بمبئی سے قربت کے باعث اور دوسرے اپنی خوشگوار آب و ہوا کی وجہ سے — ترقی کے زبردست امکانات رکھتا ہے ۔ ھزاکسلنسی نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ شہر اورنگ آباد میں ایک نیا ٹاون ہال اور ایک نئی مارکٹ بنائی جائے گی ۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ مارکٹ کی اصلاح کرکے اسے صرف چارفروشی کے لئے استعمال کیاجائےگا ۔ اور نگ آباد میں پانی کی قلت سے متعلق عام شکایت کے بارے میں آپ نے اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرنے کا وعدہ کیا اور حکم دیا کہ مٹی کے نلوں کے ذریعہ آبرسانی کے قدیم مغل نظام کی تحقیقات کی جائے۔ آپ نے مسٹر فیاض الدین افسر شہری منصوبہ بندی سے خواھش کی وہ حاضرین کے سامنے اپنے ان خاکوں کی وضاحت کریں جو انہوں نے اورنگ آباد میں ایک نئی نوآبادی کے قیام کے لئے مرتب کئے ھیں ۔ مسٹر فیاض الدین

نے کہا کہ عوام کے نمائندوں کی طرف سے پیش کردہ تمام معقول تجاویز کو اس اسکیم میں شامل کرلیا جائے گا ۔

هڑتالیوں کو مشورہ

جلسہ استقبالیہ کے اختتام کے بعد صدر اعظم بہادر نے کپڑے کی ایک مقامی گرنی کے ۵۰۰ مزدوروں سے ملاقات کی جو اپنی ان شکایتوں کو پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے جن کی بناء پر انہوں نے هڑتال کی تھی ۔ هزاکسلنسی نے هڑتالیوں کو کام پر رجوع ہو جانے کا مشورہ دیا اور انہیں یقین دلایا کہ ان کی شکایتوں کی بہت جلد جانچ کی جائے گی ۔ آپ نے صوبہ دار صاحب کو هدایت فرمائی کہ گرنی کے ارباب مقتدر اور مزدوروں کے نمایندوں سے مشورہ کریں تا کہ کوئی اطمینان بخش حل نکل آئے ۔ هزاکسلنسی کے دئے ہوئے تیقنات سے مطمئن ہو کر هڑتالیوں نے دوسرے دن کام پر واپس ہونے کا وعدہ کیا اور منتشر ہو گئے ۔

سپاسنامے

بعد میں صدر اعظم بہادر نے دفتر عدالت ، عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج ، مدرسہ فنون و دستکاری ، هسپتال اور سرسوتی بھون هال اسکول کی نئی عمارت کا معائنہ فرمایا ۔ انجمن وکلاء کی جانب سے هزاکسلنسی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ اس سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے اُن مختلف تدابیر کو روبہ عمل لانے میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کے اشتراک عمل کے لئے اپیل کی جو آپ عوام کی

هز اکسلنسی مشہور و معروف غار ہائے اجنٹہ کے باب الداخلہ پر

صدر اعظم بہادر اس وادی کی اصلاح و ترقی کےلئے تجاویز پیش فرما رہے ہیں
جس میں غار ہائے ایجنٹہ واقع ہیں

فلاح و بہبود کےلئے اختیار کرنا چاہتے ہیں ۔ ہزاکسلنسی نے سرسوتی بھون ہائی اسکول کی طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کو قبول فرماتے ہوئے اس کا مناسب جواب عنایت فرمایا ۔ سر مرزا نے وعدہ کیا کہ آپ زیر تعمیر عمارت کی تکمیل کےلئے اس مدرسہ کو مالی امداد دینے اور مدرسہ کے متوالی اخراجات کی پابجائی کےلئے ماہواری گرانٹ منظور کرنے کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے ۔

ایجنٹہ کا معائنہ

سہ پہر میں ہزاکسلنسی ایجنٹہ روانہ ہوئے ۔ راستہ میں آپ نے مشہور مقام "ویوپائنٹ" پر قیام فرمایا اور اس کی دلکشی میں اضافہ کرنے کےلئے بعض تجاویز پیش کیں ۔ آپ نے رات ایجنٹہ کے قریب سرکاری مہمان خانہ میں بسر کی اور صبح میں تصاویر کے معائنہ کےلئے غاروں میں تشریف لے گئے آپ نے غاروں میں بالواسطہ روشنی کا انتظام کرنے اور مسافروں کی سہولت کےلئے سیڑھیوں کے قریب ایک رستوران اور ایک قیام گاہ تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی ۔

دیہی فلاح و بہبود

ایجنٹہ سے واپس ہوتے ہوئے سر مرزا نے ایجنٹہ ، سیلوڑ اور پھولمری کے مواضعات کا معائنہ فرمایا اور دیہی فلاح و

بہبود سے متعلق مسائل میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔ آپ نے متعدد دیہاتیوں سے گفتگو فرمائی اور ان مواضعات میں گشت فرماتے ہوئے ان کی ترقی کے لئے تجاویز پیش کیں ۔ سیلوڑ میں ہز اکسلنسی نے ایک مسجد کی مرمت کے لئے ۰۰۰ ، روپے کے عطیہ کا اعلان فرمایا ۔

دوسرے دن ہز اکسلنسی نے کاغذی پورہ اور پٹن کے شہروں کا معائنہ کیا جو علی الترتیب اپنے دستی کاغذ اور سوزن کاری کے لئے مشہور ہیں ۔ کاغذی پورہ میں ہز اکسلنسی نے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ کاغذ سازی کی صنعت کو تباہی سے بچانے کے لئے ممکنہ جدوجہد کریں ۔ پٹن میں آبرسانی کے انتظام کے متعلق شکایات کی گئیں ۔ ہز اکسلنسی نے صدر مہتمم صاحب تعمیرات کو ہدایت فرمائی کہ وہ آبادی کے لئے آبرسانی کا ۔۔ ول انتظام کریں ۔ صدر اعظم بہادر نے " ایجنٹہ فیبر کس ورکس " کا بھی معائنہ فرمایا اور یہاں جو عمدہ کام ہو رہا ہے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا ۔

واپسی

ضلع کا چار روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد ہز اکسلنسی ۲۶ ۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ ع کی سہ پہر میں اورنگ آباد سے حیدرآباد روانہ ہوئے اور ۲۷ ۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ ع کی صبح میں حیدرآباد پہونچے ۔

حیدرآباد میں آبادی کی نقل و حرکت اور تقسیم

۱۹۴۱ عیسوی کے اعداد

سنہ ۱۸۸۱ع سے قبل باقاعدہ طور پر مردم شماری نہیں ہوتی تھی لیکن پٹیل پٹواری وقفہ وقفہ سے ہر قصبہ اور موضع کی آبادی کا شمار کر کے اس کے اعداد پیش کرتے تھے۔ بہر حال اسکے بعد سے زبردست تبدیلیاں ہوئیں۔ امن و سکون کے قیام اور آبپاشی اور ذرائع آمد و رفت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہ حیثیت مجموعی ملک کی آبادی میں بتدریج اضافہ ہونے لگا۔ اگرچہ سنہ ۱۹۰۱ع اور سنہ ۱۹۲۱ع پر ختم ہونے والے دس سالوں میں قحطوں اور پلیگ اور انفلوئنزا جیسی وباؤں کی وجہ سے آبادی میں کمی ہوئی تاہم ممالک محروسہ کی آبادی مجموعی طور پر تمام ہندوستان کی آبادی مقابلہ میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سنہ	کمی یا بیشی کا فیصد — ریاست حیدرآباد	کمی یا بیشی کا فیصد — ہندوستان
۱۸۸۱ - ۱۸۹۱	+۱۷,۲	+۱۳,۲
۱۸۹۱ - ۱۹۰۱	−۳,۴	+۱,۶
۱۹۰۱ - ۱۹۱۱	+۲۰,۰	+۶,۷
۱۹۱۱ - ۱۹۲۱	−۶,۸	+۰,۱
۱۹۲۱ - ۱۹۳۱	+۱۵,۸	+۱۰,۶
۱۹۳۱ - ۱۹۴۱	+۱۳,۲	+۱۵,۰
۱۸۸۱ - ۱۹۳۱	+۴۰,۲	+۳۲,۳
۱۹۰۱ - ۱۹۴۱	+۴۶,۷	+۳۷,۰

پچھلے (۶۰) سال کے دوران میں ریاست کی آبادی، حقیقی اور فیصد انحراف اور فی مربع میل آبادی میں جو تبدیلیاں

ہوئی ہیں وہ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں بتائی گئی ہیں ۔

سال	آبادی	انحراف حقیقی	انحراف فی صد	آبادی فی مربع میل
۱۸۸۱	۹۸,۴۵,۵۹۴	۰۰	۰۰	۱۱۹
۱۸۹۱	۱,۱۵,۳۷,۰۴۰	+۱۶,۹۱,۴۴۶	+۱۷٫۲	۱۴۰
۱۹۰۱	۱,۱۱,۴۱,۱۴۲	−۳,۹۵,۸۹۸	−۳٫۵	۱۳۵
۱۹۱۱	۱,۳۳,۷۴,۶۷۶	+۲۲,۳۳,۵۳۴	+۲۰٫۰	۱۶۲
۱۹۲۱	۱,۲۴,۷۱,۷۷۰	−۹,۰۲,۹۰۶	−۶٫۷	۱۵۱
۱۹۳۱	۱,۴۴,۳۶,۱۴۸	+۱۹,۶۴,۳۷۸	+۱۵٫۸	۱۷۵
۱۹۴۱	۱,۶۳,۳۸,۵۳۴	+۱۹,۰۲,۳۸۶	+۱۳٫۲	۱۹۸

آبادی پر اثر انداز ہونے والے عوامل

مندرجہ بالا گوشوارہ سے واضح ہوگا کہ سنه ۴۱ - ۱۹۳۱ع کی دس سالہ مدت میں (۱۳٫۲) فی صد کا جو اضافہ ہوا ہے وہ اس اضافہ سے کم ہے جو سنه ۳۱ - ۱۹۲۱ع کے دوران میں (۱۵٫۸ فیصد) ہوا تھا ۔ اس مدت میں متعدد عوامل آبادی کے اضافہ پر اثر انداز ہوئے ۔ ان دس سالوں کی ابتدا ایک ایسے وقت ہوئی جبکہ عالمگیر کساد بازاری کے معاشی اثرات زندگی کے تمام شعبوں میں محسوس کئے جارہے تھے ۔ زرعی اشیاء کی کمتر قیمتوں اور نا قص پیداوار نے کاشتکار کی قوت حیات کو آخری حد تک گھٹادیا تھا ۔ اقتصادی کساد بازاری کے زمانہ میں شادیوں اور نتیجتاً افزائش نسل کی شرح نسبتاً کم ہوگئی تھی اور کمسنی کی شادیوں میں بھی نمایاں تخفیف ہوئی تھی ۔ دوسری طرف بہتر ذرائع آمد و رفت کی فراہمی اور صحت عامہ کی اصلاح نے آبادی کے اضافہ پر اچھا اثر ڈالا ۔

قدرتی علاقوں میں آبادی کی تقسیم

آیئے اب ریاست کے دو قدرتی علاقوں یعنی تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں آبادی کی تقسیم کا جائزہ لیں ۔ تلنگانہ کی آبادی سنه ۱۹۲۱ع کے سوا جب کہ اس میں ۴٫۵ فی صد کی کمی ہوئی تھی ہمیشہ ترقی پذیر رہی ہے ۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کی آبادی میں پچھلے (۵۰) سال کے دوران میں ایک سے زیادہ مرتبہ تخفیف ہوئی ۔ مندرجہ ذیل تختہ میں ہر قدرتی علاقہ کا رقبہ ، آبادی اور سابقہ دس سال کے مقابلہ میں فی صد اضافہ کی صراحت کی گئی ہے ۔

علاقہ	مربع میل رقبہ	سنه ۱۹۴۱ع کی آبادی	سنه ۱۹۳۱ع کی آبادی	فی صد اضافہ
تلنگانہ	۴۱,۵۰۲	۸۷ ۱۱ ۷۶۶	۷۵ ۵۴ ۵۹۸	۱۵٫۲
مرہٹواڑی	۴۱,۱۹۶	۷۶ ۲۶ ۷۶۸	۶۸ ۸۱ ۵۵۰	۱۰٫۸

مندرجہ بالا تختہ سے واضح ہوگا کہ دونوں رقبوں کی آبادی کے اضافہ میں قابل لحاظ فرق ہے ۔ اس اختلاف کے مختلف اسباب بتائے جاتے ہیں جن میں زمین کی زرخیزی اور آبپاشی کی سہولتیں شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ مرہٹواڑی کے موسمی حالات اور جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے بھی یہاں تلنگانہ کے مقابلہ میں رہنے سہنے کے اخراجات کسی قدر زیادہ ہوتے ہیں ۔ خشک فصلوں کی کاشت آبپاشی کی سہولتوں کے فقدان اور زمین کی نوعیت نے مرہٹواڑی میں کھیتی باڑی کے کام کو تلنگانہ کی بہ نسبت زیادہ کٹھن اور مشکل بنادیا ہے ۔ اس کی وجہ سے اجرتیں اور نتیجتاً اخراجات زندگی زیادہ ہوتے ہیں ۔ آبادی کے اضافہ پر صنعتوں کے قیام کا بھی اثر پڑا ہے ۔ ممالک محروسہ میں قانون کارخانہ جات کے تحت قائم شدہ کارخانوں کی تعداد سنه ۱۹۳۱ع میں ۴۰۱ سے بڑھکر سنه ۱۹۴۱ع میں ۶۲۹ ہوگئی ۔ لیکن اس اضافہ

میں هر علاقه کا حصه یکساں نہیں رها - تلنگانه میں سنه ۱۹۳۵ع میں ۱۰۴ کارخانه جات تھے اور سنه ۱۹۴۱ع میں ان کی تعداد ۲۰۶ تک پہونچ گئی - اس طرح ۸۰ فیصد اضافه هوا - اس کے برخلاف اسی مدت میں مرهٹواڑی میں صرف ۴۹ فیصد کا اضافه عمل میں آیا - ناظم صاحب مردم شماری نے سنه ۱۹۴۱ع کی مردم شماری سے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھا ہے -

”میرا خیال هے اس بارے میں ایک نہایت اهم سبب کی طرف اب تک دھیان نہیں دیا گیا هے - تلنگانه کی یه خوش قسمتی هے که بلده حیدرآباد جو آبادی کے لحاظ سے هندوستان کا چوتھا سب سے بڑا شہر هے اس علاقه میں واقع هے - اس لئے یه قدرتی بات هے که اس علاقه میں مرهٹواڑی کے مقابله میں نسبتاً زیاده اضافه هو - صحیح فرق معلوم کرنے کے لئے بلده حیدرآباد کے اعداد کو اس علاقه کے اعداد سے خارج کردیا جانا چاهئے - ایسا کرنے پر تلنگانه میں آبادی کا فیصد اضافه ۱۰٫۳ کی بجائے ۱۱٫۵ هو جاتا هے - اس کے مقابله میں مرهٹواڑی کا فیصد اضافه ۱۰٫۸ هے -

اضلاع کی آبادی

مندرجه ذیل گوشوارہ میں هر ضلع کی آبادی اور سنه ۱۹۳۱ع کے تقابلی اعداد اور فیصد انحراف کی صراحت کی گئی هے

ضلع	۱۹۴۱ع	۱۹۳۱ع	فی صد انحراف
اطراف بلده	۶٫۱۲٫۴۹۳	۳٫۹۹٫۶۶۱	۲۲٫۶
نظام آباد	۶٫۴۷٫۰۴۳	۵٫۲۸٫۵۹۷	۲۲٫۴
میدك	۷٫۵۸٫۲۲۰	۷٫۵۲٫۲۲۵	۰٫۷
باغات	۹۰٫۴۱۵	۸۱٫۰۶۸	۱۱٫۵
محبوب نگر	۱۰٫۸۸٫۲۰۹	۹٫۷۱٫۶۱۶	۱۲٫۰
نلگنڈه	۱۲٫۷۵٫۳۵۲	۱۱٫۳۳٫۴۰۹	۱۲٫۵
ورنگل	۱۳٫۲۱٫۸۳۸	۱۱٫۱۷٫۶۹۳	۱۸٫۳
کریم نگر	۱۳٫۵۵٫۴۱۵	۱۲٫۴۱٫۴۰۵	۹٫۲
عادل آباد	۸٫۲۳٫۶۲۲	۷٫۶۲٫۰۳۰	۸٫۱
اورنگ آباد	۱۰٫۷۱٫۹۵۰	۹٫۴۴٫۷۹۳	۱۳٫۵
پربھنی	۹٫۱۱٫۸۸۶	۸٫۵۳٫۷۶۰	۶٫۸
ناندیڑ	۸٫۰۳٫۱۱۵	۷٫۲۲٫۰۸۱	۱۱٫۲
بیڑ	۷٫۱۳٫۶۳۰	۶٫۳۳٫۶۹۰	۱۲٫۶
گلبرگه	۱۳٫۱۲٫۰۵۵	۱۲٫۲۵٫۰۰۸	۷٫۲
رائچور	۱۰٫۴۱٫۹۵۹	۹٫۳۷٫۵۳۵	۱۱٫۱
عثمان آباد	۷٫۴۸٫۶۹۱	۶٫۹۱٫۰۶۸	۸٫۳
بیدر	۱۰٫۲۳٫۴۸۲	۸٫۷۳٫۶۱۵	۱۷٫۲

مندرجه بالا تختہ سے واضح هوتا هے که ضلع میدک کی آبادی میں سب سے کم اضافه هوا هے - اس کی بڑی وجه یه هے که اس ضلع سے متعلقه باغات کو خارج کر کے ایک علحدہ ضلع بنایا گیا هے - سنه ۱۹۴۱ع پر ختم هونے والے دس سال کی مدت میں آبادی کے فیصد اضافه کے لحاظ سے اطراف بلده اور نظام آباد اول اور دوم قرار پاتے هیں جن کے اعداد علی الترتیب ۲۲٫۶ اور ۲۲٫۴ فیصد هیں - اس کے بعد ورنگل اور بیدر کا درجه آتا هے جہاں علی الترتیب ۱۸٫۳ اور ۱۷٫۲ فیصد اضافه هوا هے - اضلاع کریم نگر ، عادل آباد ، پربھنی ، گلبرگه اور عثمان آباد میں دوسرے اضلاع کی به نسبت کم اضافه هوا هے -

آبادی کی گنجانیت

آبادی کی گنجانیت کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے ”آبادی کا عددی تعلق اس رقبہ سے جہاں وہ بستی ہے“۔ آبادی کو رقبہ سے تقسیم کیا جائے تو آبادی کی گنجانیت معلوم ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں ریاست حیدرآباد کی آبادی کی گنجانیت سنہ ۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی اوسط گنجانیت کے تقریباً مساوی تھی۔ یعنی ۱۹۸ فی مربع میل۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں ریاست حیدرآباد کے اعداد (۱۷۵) فی مربع میل تھے۔

بلدہ حیدرآباد کی آبادی کی گنجانیت سنہ ۱۹۳۱ء میں ۸۸۰۹ فی مربع میل تھی۔ لیکن یہ سنہ ۱۹۴۱ء میں ۹۳۵۳ فی مربع میل تک بڑھ گئی۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ہر ضلع کی اوسط گنجانیت کے اعداد سنہ ۱۹۳۱ء کے تقابلی اعداد اور گنجانیت کے لحاظ سے اضلاع کے درجہ بندی کی صراحت کی گئی ہے۔

اضلاع	گنجانیت فی مربع میل			
	۱۹۴۱ء	درجہ	۱۹۳۱ء	درجہ
اطراف بلدہ ..	۲۳۳	۳	۱۸۹	۶
نظام آباد ..	۲۱۶	۵	۱۹۱	۵
میدک ..	۲۴۸	۱	۲۳۱	۱
باغات .	۲۱۴	۶	..	..
محبوب نگر ..	۲۰۴	۱۰	۱۸۲	..
نلگنڈہ ..	۲۱۰	۹	۱۸۷	۷
ورنگل ..	۱۶۷	۱۶	۱۴۱	۱۵
کریم نگر ..	۲۳۷	۳	۲۱۷	۲
عادل آباد ..	۱۱۳	۱۷	۱۰۲	۱۶
اورنگ آباد ..	۱۷۳	۱۳	۱۵۲	۱۲
پربھنی .	۱۷۸	۱۲	۱۶۷	۱۱
ناندیڑ ..	۲۹۳	۲	۱۹۲	۴
بیڑ ..	۱۷۳	۱۴	۱۵۲	۱۳
گلبرگہ ..	۱۸۸	۱۱	۱۷۶	۱۰
رائچور ..	۱۶۸	۱۵	۱۴۱	۱۴
عثمان آباد ..	۲۱۱	۸	۱۹۴	۳
بیدر ..	۲۱۲	۷	۱۸۱	۹
ریاست حیدرآباد	۱۹۸	..	۱۷۵	..

سنہ ۱۹۳۱ء کی طرح سنہ ۱۹۴۱ء میں آبادی کی گنجانیت کے لحاظ سے ضلع میدک اول قرار پاتا ہے۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں کریم نگر دوسرے نمبر پر تھا۔ لیکن اب اس کی یہ حیثیت باقی نہیں رہی ہے اور وہ تیسرے نمبر پر آگیا ہے۔ ناندیڑ کی گنجانیت سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱۹۲ تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۴۱ء میں یہ ۲۹۳ تک بڑھ گئی ہے اور اب یہ ضلع دوسرے درجہ پر ہے۔

یہاں اس امر کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ زرعی آبادی کی گنجانیت کا دارومدار زیر کاشت رقبہ کے تناسب، آبپاشی کے انتظام، بارش کی مقدار اور فصلوں کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ اہم فصلوں میں چاول خاص طور پر قابل ذکر ہے کیونکہ اس کی پیداوار نہ

صرف دوسری فصلوں کے مقابلہ میں دوگنی ہوتی ہے بلکہ اس کی کاشت کرنے ، زمین کو نرانے اور فصل کاٹنے کے لئے دوگنی تعداد میں آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ آبادی کی گنجائیت پر اثر انداز ہونے والے دوسرے اسباب تجارت اور صنعت ہیں ۔

آبادی کا دباؤ

اندازہ کیا گیا ہے کہ یورپ میں ایسی آبادی کی زیادہ سے زیادہ تعداد جو زراعت پر گزر بسر کرسکتی ہے ۲۵۰ فی مربع میل ہے ۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے ظاہر ہوگا کہ ریاست حیدرآباد میں اضلاع اورنگ آباد ، پربھنی اور بیڑ کے سوا تمام اضلاع اس حد سے بڑھ چکے ہیں ۔ اگر مزدور طبقہ سے تعلق نہ رکھنے والے بالغ شخص کی اوسط خوراک ڈیڑھ پونڈ فی یوم مان لی جائے تو فی کس فی یوم ایک پونڈ کے اوسط کے حساب سے ایک کروڑ (۱.۶) لاکھ کی آبادی کی ضروریات کے لئے تقریباً ۲۶ لاکھ ٹن غذا درکار ہوگی ۔ ممالک محروسہ میں غلہ دالوں اور دوسرے دانہ دار اجناس کی سالانہ پیداوار کا اوسط ۲۸ لاکھ ٹن ہے اس طرح غذائی ضروریات کی تکمیل کے بعد دو لاکھ ٹن کی بچت ہوتی ہے جو ریاست میں تخم ریزی کی سالانہ ضروریات کے لئے بمشکل کافی ہوتی ہے ۔ آبپاشی کی سہولتین آبادی کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے مفید ہوتی ہیں ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ ۴۱-۱۹۴۰ع میں ہر ضلع میں کس قدر رقبہ پر کاشت ہوئی اور اس سے فی مربع میل زیر کاشت رقبہ کی گنجائیت کا حساب لگایا گیا ہے تاکہ آبادی کے دباؤ کو ظاہر کیا جائے ۔

اضلاع		زیر کاشت رقبہ مربع میل میں ۴۱-۱۹۴۰ع	فی مربع میں زیرکاشت رقبہ پر اشخاص کی تعداد
اطراف بلدہ	..	۱,۲۸۳	۴۸۹
نظام آباد	..	۱,۰۹۰	۵۹۴
میدک	..	۱,۰۵۷	۷۱۷
باغات	..	۱۹۳	۴۶۸
محبوب نگر	..	۲,۲۸۱	۴۷۷
نلگنڈہ	..	۳,۱۷۶	۴۰۱
ورنگل	..	۲,۵۴۵	۵۱۹
کریم نگر		۲,۳۹۲	۵۶۶
عادل آباد		۲,۴۵۹	۳۳۵
اورنگ آباد	..	۴۳۹۳	۲۴۴
پربھنی		۳,۷۱۹	۲۴۵
ناندیڑ	..	۲,۴۵۹	۳۲۶
بیڑ	..	۲,۹۸۶	۲۳۹
گلبرگہ	..	۴,۲۱۱	۳۱۲
رائچور	..	۳,۸۹۷	۲۷۶
عثمان آباد		۲,۷۱۹	۲۷۵
بیدر	..	۳,۰۳۸	۳۳۶
جملہ	..	۴۴,۰۳۲	۳۷۱

نئے صدر اعظم بہادر

مختصر حالات زندگی

سر مرزا محمد اسمعیل نے ۵ - اگست سنہ ۱۹۴۶ع کو باب حکومت سرکارعالی کی صدارت عظمی کا جائزہ حاصل فرمایا - آپ هندوستانی ریاستوں کی نمایاں ترین شخصیتوں میں سے هیں اور ماهرین نظم ونسق اور مدبرین میں ایک نہایت بلند مقام رکھتے هیں - آپ نے طویل اور ممتاز خدمات انجام دی هیں اور وسیع انتظامی تجربه کے علاوہ هندوستانی ریاستوں کے مسائل سے پوری طرح واقف هیں اور ان میں سے دو ریاستوں کی عنان حکومت کو نہایت کامیابی کے ساتھ سنبھال چکے هیں - آپ کو بجاطور پر " جدید میسور کا معمار " کہا گیا ہے - یه ریاست اپنی موجودہ خوش حالی کے لئے بڑی حد تک آن انتھک کوششوں کی رهین منت ہے جو آپ نے وهاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کے لئے کی تھیں - جے پور کے وزیر اعظم کی حیثیت سے بھی آپ نے اسی مقصد کو پیش نظر رکھا اور اس ریاست کو دوسری ترقی پسند هندوستانی ریاستوں کا هم رتبه بنانے میں کامیابی حاصل کی -

حسب و نسب

سر مرزا اسمعیل ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع کو ایک اعلی اور مہذب ایرانی خاندان میں پیدا ہوئے جس نے میسور کو اپنا وطن بنالیا تھا - آپ کے جد امجد مسٹر علی عسکر هز هائی نس مہاراجہ کرشنا راجندرا وڈیر سوم کے وفادار اور عقیدت مند دوست تھے اور آپ کے والد ماجد مسٹر آغا خان آنجہانی هزهائی نس سری چاما راجندرا وڈیر بہادر کے اے - ڈی - سی کی حیثیت سے کارگزار رہ چکے تھے -

زمانه تعلیم

سر مرزا اسمعیل نے اپنی ابتدائی تعلیم " ویسلین مشن هائی اسکول " بنگلور میں پائی اور بعد میں رائل اسکول میں شریک ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انہیں آنجہانی مہاراجہ سری کرشنا راجندراوڈیر کے ساتھ اهل اور قابل اتالیق کے تحت تعلیم پانے کا موقع ملا - سنٹرل کالج بنگلور میں تحصیل علم کے بعد آپ نے سنہ ۱۹۰۵ع میں جامعہ مدراس سے طیلسان حاصل کیا اور اسی سال مددگار مہتمم پولیس کی حیثیت سے ریاست میسور کی سلک ملازمت میں شریک ہوئے - مگر آپ کو محکمہ کوتوالی میں زیادہ عرصه تک رهنا نہیں پڑا - سنہ ۱۹۰۸ع میں آپ کا تقرر آنجہانی مہاراجہ بہادر کے مددگار معتمد کی حیثیت سے عمل میں آیا - اس تقرر سے مہاراجہ بہادر اور سر مرزا اسمعیل کے درمیان ایک طویل اور گھرے اشتراک کا سلسله شروع ہوتا ہے جو بڑی حدتک ریاست میسور کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن ثابت ہوا - سنہ ۱۹۱۴ع میں آپ " حضور سکریٹری " بنائے گئے اور اس خدمت پر سنہ ۱۹۲۲ع تک فائز رہے جب کہ آپ کو مہاراجہ بہادر کے پراویٹ سکریٹری کے عہدہ پر ترقی ملی - اس وقت تک یه عہدہ برطانوی افسروں کے لئے مختص تھا اور سر مرزا کا تقرر اس اعتماد اور بھروسہ کا بین ثبوت ہے جو مہاراجہ بہادر کو اپنے سابقہ هم مکتب کی

وفا داری اور دیانت داری پر تھا - سر مرزا نے اپنے نئی خدمت کے مشکل فرائض نہایت قابلیت اور مستعدی سے انجام دئے اور اپنے آپ کو غیر معمولی طور پر اہل عہدہ دار ثابت کر دکھایا - آپ کی وفا دارانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر سنه ۱۹۲۰ع میں مہا راجہ بہادر نے آپ کو امین الملک کا خطاب عطا فرمایا -

میسور میں کارگزاری

مسٹر البین بینرجی کی سبکدوشی کے بعد جب دیوانی کا عہدہ خالی ہوا تو ان کے جانشین کے انتخاب کے بارے میں کسی کو کوئی شبہ نہ تھا - اس نئی اور اہم خدمت کا جائزہ لینے کے بعد سر مرزا اسمعیل نے اپنا وقت اور اپنی صلاحتیں باشندگان میسور کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کردیں- میسور کی نمایندہ اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے پہلے خطبہ میں آپ نے فرمایا " میں دیوانی کے عہدہ کو محض ایک عہدہ نہیں سمجھتا بلکہ ملک کی خدمت کا ایک اہم فرض سمجھتا ہوں"۔ یہ مستحسن جذبہ آپ کی تمام سرگرمیوں میں کار فرما رہا اور آپ کو میسور کے باشندوں میں ہر دلعزیز بنادیا -گھریلو صنعتوں کا احیاء، زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں کی ترویج ، نہر ارون اور بھدرا انی کٹ جیسے پراجکٹوں کی تعمیر ، کارخانہ صابن سازی بھدرا انی آئرن ورکس اور کارخانہ شکر سازی جیسے صنعتی اداروں کا قیام، دیہی رقبوں میں برقی قوت کا انتظام ، تعلیم کی توسیع ، ہسپتالوں اور دوا خانوں کا قیام اور میسور اور بنگلور کے شہروں کی آرائش آپ کے بعض اہم کارنامے ہیں - ریاست میسور کی طرف سے حکومت ہند کو جو امدادی رقم دی جاتی ہے اس میں ساڑھے دس لاکھ روپے کی تخفیف آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے- سنه ۱۹۴۱ع میں جب سر مرزا دیوانی کے عہدہ سے سبکدوش ہوے ہزھائی نس مہاراجہ بہادر نے آپ کی شاندار خدمات کی ستائش فرمائی - ہزھائی نس نے فرمایا " ۳٦ سال کی مدت میں سر مرزا اسمعیل نے جوش عمل اور فرض شناسی کی ایک مثال قائم کردی ہے- ان کی وسیع معلومات ، دور اندیشانہ تدبر ، ریاست کی بھلائی سے متعلق تمام معاملات میں گہری دلچسپی ، اس کے وسائل کو ترقی دینے میں نمایاں کامیابی ، اور تمام طبقوں اور فرقوں سے ہمدردی کے وافر جذبہ نے ان کو اعلی اور ادنی دونوں میں یکساں طور پر مقبول بنادیا ہے اور ان کا نام اور کارنامے ریاست کی حدود کے باہر بھی محتاج تعارف نہیں رہے ہیں " -

گول میز کانفرنس میں مفید کام

سر مرزا اسمعیل نے جنوبی ہند کی ریاستوں نیز جے پور اور جودھپور کے نمایندہ کی حیثیت سے گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی اور ان کے مباحث میں نمایاں حصہ لیا - آپ کے خیالات غور و توجہ کے ساتھ سنے گئے کیونکہ آپ نے کل ہند نوعیت کے مختلف پیچیدہ مسائل پر بحث کرتے وقت جذبہ مصالحت ، وسیع النظری اور عقل سلیم کا ثبوت دیا- آپ نے ان کانفرنسوں میں جو حصہ لیا تھا اس کا سر تیج بہادر سپرو نے ستائشی انداز میں تذکرہ کیا ہے - فرماتے ہیں " وہ ہمیشہ مختلف فرقوں کے درمیان ہم آہنگی اور امن کی حمایت کرتے رہے - میں ہر ترقی پسند تحریک اور ہر ایسی تجویز کے لئے ان کی تائید پر بھروسہ کرسکتا تھا جو ہندوستان کو اپنی منزل مقصود سے قریب تر کرنے والی ہوتی تھی " -

جے پور میں اصلاح نظم و نسق

سر مرزا اسمعیل نے سنه ۱۹۴۲ع میں جے پور کے وزیر اعظم کا عہدہ قبول فرمایا اور اپنی خدمت کا جائزہ لینے کے بعد ھی دیہات سدھار کی مہم شروع کردی جس میں دیہی رقبوں میں مزید مدارس اور شفاخانوں کے قیام ،سڑکوں کی مرمت و اصلاح ، آبپاشی کی زاید سہولتوں کے انتظام ، دیہاتیوں کی آمدنی میں اضافہ اور اعلی معیار زندگی کے متعلق اسکیمیں شامل تھیں- جے پور میں آپ کی ابتدائی اصلاحات میں سے ایک اصلاح معتمدی کی تنظیم جدید تھی تاکہ کام کی عاجلانہ تکمیل میں سہولت ہو اور وزراء اپنی پوری توجہ نئی اسکیموں کی ترتیب اور پالیسی کی رہنمائی کی طرف منعطف کرسکیں - آپ نے ہزھائی نس مہا راجہ بہادر کو مشورہ دیا کہ تمام سیاسی قیدیوں کو عام معافی دینے کا اعلان

کردیا جائے ۔ اس مدبرانہ اقدام کو پسندیدہ نظر سے دیکھا گیا اور عام فلاح و بہبود سے متعلق تدابیر کو روبہ عمل لانے میں عوام کا تعاون حاصل ہوگیا ۔ آپ نے تمام نظم و نسق کی نئے سرے سے تنظیم کی اور امداد باھمی ، زراعت اور جنگلات جیسے ضروری محکمے قائم کئے ۔ ریاست کے سرکاری ملازمین کے لئے لازمی بیمہ کی ایک اسکیم نافذ کی گئی ۔ حکومت کو ریاست کی معاشی اور صنعتی ترقی سے متعلق امور میں مشورہ دینے کے لئے ایک مجلس تجارت تشکیل دی گئی ۔ ’’بنک آف جے پور‘‘ کا قیام ریاست کی تجارتی ترقی کے لئے ایک زبر دست محرک ثابت ہوا ۔ چار سال کی مختصر سی مدت میں آپ نے شہر جے پور کو اسقدر خوبصورت بنا دیا کہ وہ اپنی تاریخی روایات اور قدیم عظمت کے شایان شان ہوگیا ۔ آپ کے لگائے ہوئے ’’ نباتاتی باغ ‘‘ نے جے پور کو راجپوتانہ کی دوسری ریاستوں کے لئے باعث رشک بنا دیا ۔ راجپوتانہ کے لئے ایک ایسی جامعہ کا خیال جس کا صدر مقام جے پور ہو بالکلیہ آپ ہی کا ہے ۔ آپ کی نافذ کردہ دستوری اصلاحات تاریخ راجپوتانہ میں نشان راہ کی حیثیت رکھتی ہیں ۔

غریبوں کے دوست

اگرچہ نسبی اعتبار سے سر مرزا اسمعیل کا تعلق متمول اور اعلی خاندان سے ہے تا ہم آپ کو محتاجوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور آپ غریبوں کے سچے دوست اور بہی خواہ ہیں ۔ خدمت خلق کا ایک ارفع اور اعلی نصب العین لئے ہوئے ، سر مرزا ہمیشہ ایسی تدابیر کو روبہ عمل لانے کے لئے بے چین رہتے ہیں جو عوام کی فلاح وصلاح کے لئے مفید ہوتی ہیں ۔ آپ کے کردار کی ایک نمایاں خصوصیت آپ کی وسیع المشربی ہے ۔ آپ زندگی بھر ہندوستان کے طبقوں اور فرقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دینے کے لئے کوشاں رہے ہیں ۔ کوئی بھی آپ کی خلیق اور ملنسار طبیعت اور شستہ اور پاکیزہ اطوار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ میسور بنگلور اور جے پور کی آرائش سے آپ کے نفیس جمالیاتی ذوق کا اظہار ہوتا ہے ۔

باب حکومت سرکار عالی کی صدارت عظمی کی اہم اور بھاری ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے سر مرزا اسمعیل سے بہتر انتخاب نہیں ہوسکتا تھا ۔

''نیا دستور ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے پہونچائیگا''

مرممہ اسکیم کے متعلق صدرالمہام امور دستوری کی رائے

مرممہ اسکیم اصلاحات کے اعلان کے بعد نشرگاہ حیدرآباد سے تقریر نشر کرتے ہوئے نواب علی یاور جنگ بہادر صدر المہام امور دستوری نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ مجوزہ اسکیم ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے بڑھائےگی - آپ نے فرمایا کہ تمام طبقوں جاعتوں اور مفادات کو مقننہ کے ذریعہ اس کا موقع حاصل ہوگیا ہے کہ وہ ان مسائل کو سلجھائیں جو اس وقت داخلی اور خارجی دونوں میدانوں میں پیش آرہے ہیں اور جو اس مملکت کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے -

مطالبات

اپنی تقریر کے دوران میں نواب علی یاور جنگ بہادر نے فرمایا :- مرور زمانہ اور خودضروریات ملک نے حکومت سرکار عالی کی توجہ بعض ضروری ترمیمات کی طرف منعطف کرائی اور اون پر غور کرتے وقت ان مطالبات پر بھی ہمدردانہ نظر ڈالی گئی جو مختلف مفادات اور سیاسی جاعتوں کی جانب سے وقتاً فوقتاً پیش کئے گئے- جہاں جہاں حکومت کو اتفاق تھا یا جو مطالبات ممکن العمل یا ملک اور رعایا کے حق میں مفید پائے گئے اُن کو ترمیمات میں جگہ دی گئی - بعض مطالبات ایسے تھے جن کے متعلق ملک کی مختلف سیاسی جاعتوں میں خود اختلاف تھا اور ایسا اختلاف قرین قیاس ہے کیونکہ مختلف جاعتوں اور مفادات مختلف زاویہ ہائے نگاہ رکھتے ہیں -بعض دوسرے مطالبات ایسے تھے جن کو اگر قبول کیا جاتا تو سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم ہی باقی نہیں رہتی اور اصلاحات کے نفاذ میں مزید تعویق ہوتی جو نہ تو ریاست اور نہ رعایا کے حق میں اس وقت مفید ہوتا - تمثیلاً رائے دھندوں کی فہرستیں مکمل ہوچکی تھیں - اگر اس نوبت پر (Franchise) میں کوئی تبدیلی کی جاتی تو فہرستوں کو از سر نو مرتب کرنا پڑتا - اسی طرح اگر مفاداتی بنیاد کو بدلدیا جاتا تو حلقہ ہائے انتخاب کو از سر نو قائم کرنا پڑتا اور ظاہر ہے کہ سابقہ فہرستیں ہی بیکار ہوجاتیں - آخر الذکر مطالبہ کے متعلق یہ کہنا ضروری ہے کہ ملک کے دونوں اہم فرقوں اور اکثر سیاسی جاعتوں کی خواہش کو پیش نظر رکھکر سنہ ۱۹۳۹ع کے اساس کو قائم رکھتے ہوئے مالکان وکرایہ داران امکنہ و اراضی کا ایک نیا حلقہ انتخاب قائم کیا گیا جسکے ذریعہ سے اب ان جاعتوں اور اشخاص کوبھی نمایندگی کا موقع ملیگا جن کی نمایندگی مفاداتی حلقوں کے ذریعہ سے مشکل یا نا ممکن سمجھی جارہی تھی - منجملہ اور ترمیمات کے ایک اہم ترمیم یہ بھی کی گئی ہے کہ مقننہ میں اب منتخب شدہ ارکان کی اکثریت ہوگی - ظاہر ہے کہ سابق میں جو اسمبلی یا مقننہ تجویز کی گئی تھی اس میں اور اب قائم ہونے والی اسمبلی میں اس وجہ سے بڑا فرق ہوگا -

دستوری ترقی کا راستہ

''خود ارکان حکومت اس امر سے واقف ہیں کہ نئے دستور میں کئی نقائص ہیں لیکن اگر محض نقائص تلاش کئے جائیں تو اس وقت کسی ملک کا دستور بھی ان سے

خالی نہیں پایا جائیگا - ظاہر ہے کہ جس ملک میں کئی فرقے اور ملل آباد ہوں وہاں دستور سازی کا کام آسان نہیں - سوال یہ ہے کہ انتہا پسندی اور رجعت پسندی کے درمیان وہ کون سی راہ ہے جو ہم کو آئینی جمود سے ہٹاکر آئینی ترقی کی طرف لے جائے اور جو موجودہ منزل سے چند قدم آگے ہو - میں یہ ضرور عرض کرونگا کہ نیا دستور اپنی ان خامیوں کے ساتھ جو ہر دستور میں پائی جاتی ہے ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے پہنچاتا ہے اور صرف مقننہ کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ وزرائے ملک پر بھی حاوی ہے - اب صرف یہی نہیں کہ آپ کے وزراء مقننہ میں آپ کے سوالات کا جواب دیں گے ، مسودوں پر بحث کرینگے تحریکوں پر اظہار رائے کریں گے اور اپنی پالیسی پر بحث کی دعوت دیں گے بلکہ حضرت اقدس و اعلی کی مدبرانہ ہدایات کے بموجب وہ مقننہ کی خواہشات اور رائے کا حتی الامکان لحاظ بھی کریں گے اور اختلاف کی صورت میں ہر مسودہ قانون کو مقننہ کے غورمکرر کے لئے پیش کرینگے- علاوہ ازیں خود باب حکومت کی تشکیل میں مقننہ کے دو منتخب شدہ ارکان کو شریک کیا جائےگا - اس طرح ملک کی عاملہ کو رائے عامہ سے قریب تر کیاجارہا ہے اور دونوں کے مابین اشتراک عمل کو زیادہ موثر بنایا جارہا ہے - باب حکومت میں منتخب شدہ ارکان کی اس طرح شرکت مرسمہ دستور کی خصوصیات میں سے ہے -

بدلتا ہوا زمانہ

"مجھے اس امر کا احساس ہے اور ساری حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ زمانہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور ہندوستان کے آیندہ دستور اور آزادی کی پیشرفت میں ہم کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے - اس اعلی تعلیم ہی کے نتیجہ کے طور پر جس کی ترویج اور توسیع دور عثمانی کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے ملک کا نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ بالخصوص بے چین ہے کہ ملک کی آئینی ترقی اور دستوری مستقبل کے وضع کرنے میں حصہ لے اور ہاتھ بٹائے - اس وقت اس طبقہ بلکہ جملہ طبقوں جماعتوں اور مفادات کو مقننہ کے ذریعہ سے اس کا موقع حاصل ہوگیا ہے کہ وہ اپنی رائے یا انتخاب یا تقرر کے ذریعہ سے ان مسائل کو سلجھائیں جو اس وقت داخلی اور خارجی دونوں میدانوں میں پیش آرہے ہیں اور جو اس کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے - رہے وہ نقائص جو نئے دستور میں پائے جائیں یا وہ مطالبات جن کی تکمیل نہیں کی جاسکی تو ان کے متعلق یہ اعلان کردیا گیا ہے کہ مقننہ کی تشکیل اور اختیارات کی نسبت سرکار عالی کا منشا یہ ہے کہ مقننہ سے مشورہ کیا جائے - اس طرح مزید غور و فکر مزید ترمیم اور مزید توسیع کا موقع رہےگا اور ان جماعتوں اور مفادات کے لئے جو کسی وجہ سے دستور کو خاطر خواہ نہیں سمجھتے بہترین صورت یہ ہوگی کہ وہ اس وقت جبکہ یہ سارا مسئلہ مجلس مقننہ کے مشورہ کے لئے پیش ہو اپنی رائے کا اظہار کریں اور اپنے مطالبات پیش کریں" -

معزز ناظرین!

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی - حیدر آباد دکن - کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے -

نواب سعید الملک بہادر کی سبکدوشی

شاندار کارنامہ

نواب سعید الملک بہادر (نواب صاحب چھتاری) جو حال ہی میں باب حکومت سرکارعالی کی صدارت عظمی سے سبکدوش ہوئے ہیں ستمبر سنہ ۱۹۴۱ع میں سر اکبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ مرحوم کی جگہ اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے تھے - حیدرآباد آنے سے پہلے انہوں نے برطانوی ہند کی پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل کر لیا تھا اور سیاست دان ماہر تعلیم اور مدبر کی حیثیت سے کافی مشہور تھے -

صدارت عظمی پر تقرر

شروع میں نواب صاحب کا تقرر تین سال کی مدت کے لئے ہوا تھا - اس مدت کے اختتام کے بعد مزید دو سال کی توسیع دی گئی - ان پانچ سالوں میں آپ نے نظم و نسق کے تمام شعبوں میں متعدد اصلاحات کیں اور عوام کی حالت کو سدھارنے کی غرض سے کئی اسکیموں کو روبہ عمل لایا -

مساعی جنگ

اپنی خدمت کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے جو تدابیر اختیار کیں ان میں سے ایک تدبیر یہ تھی کہ ریاست کی مساعی جنگ کی رفتار تیز ترکردی گئی - تمام صنعتی اور دیگر وسائل جنگی اغراض کے لئے وقف کردئے گئے - صرف رقمی امداد کا اندازہ تقریباً (۸۰) کروڑ روپے ہے - اس کے علاوہ افواج سرکارعالی کے آٹھ دستے ملک معظم کے تفویض کردئے گئے - یہ امر موجب طمانیت ہے کہ ان دستوں نے مختلف جنگی محاذوں پر، جہاں انہیں بھیجا گیا تھا، قابل قدر خدمات انجام دیں اور کئی افسروں اور سپاہیوں نے فوجی اعزاز حاصل کئے -

مالیاتی استحکام

جنگی مطالبات کی وجہ سے ریاست کی مالیات پر جو زبردست بار پڑا ہے اس کے باوجود حیدرآباد کا مالیاتی موقف نہ صرف مستحکم رہا بلکہ اس میں کافی ترقی ہوئی - سنہ ۱۹۴۱ع سے ریاست کی آمدنی میں تدریجی اضافہ ہوتا گیا - مختلف اغراض کے لئے کثیر محفوظات مہیا کئے گئے ہیں جن کی بدولت حکومت بعد جنگ زمانہ کی بعض ضروریات کی تکمیل - اور کسی امکانی معاشی پستی کا مقابلہ اعتماد اور اطمینان کے ساتھ کر سکے گی -

تعلیمی ترقی

محفوظات کے قیام کے ساتھ ساتھ قومی تعمیری محکموں کی جائز ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا گیا - اس کے برخلاف پچھلے پانچ سالوں میں ان میں سے اکثر کے اخراجات دوگنے سے زیادہ ہوگئے - تعلیم کو بجا طور پر ترجیحی مقام حاصل رہا - ممالک محروسہ کے طول و عرض میں متعدد مدارس کھولے گئے اور جامعی تعلیم کی سہولتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا -

کاشتکار کی تنظیم جدید

محکمہ زراعت نے اپنی سرگرمیوں کو کافی وسعت دی ہے اور ریاست میں زراعت پیشہ طبقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کئی تدابیر اختیار کی گئی ہیں - قانون داخلہ حقوق، قانون مصالحت قرضہ، قانون ساہوکاران، قانون انسداد انتقال اراضی، قانون زمین گروی بنک اور قانون آسامیان شکمی جیسے قوانین اس مقصد کی تکمیل میں بڑی حد تک معاون ثابت ہوئے ہیں - کاشتکار کو آبپاشی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے متعدد اسکیمیں شروع کی گئیں - ان میں سب سے زیادہ اہم تنگبھدرا پراجکٹ ہے جس پر (۲۰) کروڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس سے مدراس اور حیدرآباد کا پچاس پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا -

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

ایک اور اسکیم جو دور رس اہمیت کی حامل ہے اسکیم ترقیات وادی گوداوری ہے - اس کے مصارف کا تخمینہ ۴۲

کروڑ روپے ہے ۔ اس اسکیم کے تحت وادی گوداوری کے کے اس علاقہ میں متعدد صنعتوں کا قیام پیش نظر ہے جو معدنی دولت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ خام مال اور ارزان برقی قوت کے وسائل سے قریب ہے ۔

صنعتی ترقی

پچھلے پانچ سال میں صنعتی سرگرمی میں نمایاں اضافہ ہوا ۔ جنگ کے نتیجہ کے طور پر یورپ اور دیگر ممالک سے درآمدات موقوف ہوجانے سے ریاست میں متعدد فنی صنعتیں قائم ہوگئی ہیں ۔ صنعتی تحقیقات کو ترقی دینے اور اس کے نتائج کو صنعتوں کی ترقی کے لئے کام میں لانے کی غرض سے سنہ ۱۹۴۱ع میں ایک سائنسی اور صنعتی تحقیقات بورڈ قائم کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۰ لاکھ روپے کے مصارف سے ایک مرکزی صنعتی تجربہ خانہ کا قیام عمل میں آیا ۔ صنعتی میدان میں غالباً سب سے اہم واقعہ حیدرآباد (دکن) کمپنی سے " سنگارینی کالریز " کے $88\frac{1}{2}$ فی صد حصص کا حصول تھا ۔ ریاست میں تیزی کے ساتھ صنعتوں کے قیام کی وجہہ سے مزدوروں کے مسائل نے جو اہمیت حاصل کرلی ہے اس کے پیش نظر حکومت نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد تدابیر اختیار کی ہیں ۔ ان میں دستورالعمل کارخانہ جات بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف قانون معاوضہ مزدوران ، قانون ادائی مصارف زچگی ، دستورالعمل ادائی اجرت ، حکم نزاعات تجارتی اور قانون اتحاد پیشہ وران شامل ہیں ۔

زرعی معیشت کی بنیاد

پچھلے چند سال میں تحریک امداد باہمی نے بھی غیر معمولی ترقی کی ۔ ہمہ جہتی انجمنوں اور غلہ گوداموں کے قیام کی وجہ سے امداد باہمی کی تحریک ریاست کی زرعی معیشت کی بنیاد بن گئی ہے ۔

حکومت سرکارعالی کے تحت سکندرآباد کے غیر فوجی رقبہ کا استرداد ایک ایسا واقعہ ہے جو زبردست تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور یہ کارنامہ نواب صاحب چھتاری ہی کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے ۔

دیگر مسائل

نواب سعید الملک بہادر کے کارناموں کا تذکرہ مکمل نہ ہوگا اگر آپ کی ان کوششوں کا ذکر نہ کیا جائے جو جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے کی گئیں ۔ اجناس خوردنی کی قلت ، عام اشیاء کی کمی ، نفع بازوں اور ذخیرہ اندوزوں کی ریشہ دوانیاں ، افراط زر اور دیگر مسائل کو سخت تدابیر اختیار کرکے اور کئی مفاجانی احکام نافذ کرکے کامیابی کے ساتھ حل کیا گیا ۔

اصلاحات

نواب صاحب چھتاری نے آخری لیکن نہایت اہم خدمت اس مرممہ اسکیم اصلاحات کے افتتاح کے سلسلہ میں انجام دی جس کا حکومت کی طرف سے حال ہی میں اعلان ہوا ہے ۔ اگر چہ آپ اس کے نفاذ سے پہلے ہی سبکدوش ہوگئے تاہم اسے منظوری کے لئے اعلی حضرت بندگانعالی کے حضور میں پیش کرنے کی سعادت آپ ہی کو حاصل ہوئی تھی ۔ آپ کے عہد حکومت میں ضلع کانفرنسوں کا افتتاح ہوا ، آئینی مشاورتی کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا اور ریاست میں مقامی اداروں کی تشکیل کے لئے مکمل مجموعہ قوانین مرتب کیا گیا ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

خورداد سنہ ۱۳۵۵ف - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں ۶-۹-۱۱۶ روپے اور ۰-۰-۱۱۶ روپے کے درمیان رہیں۔ زر کے بازار میں گرم بازاری رہی۔ چنانچہ سونے اور چاندی کے بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۲۱ روپیے فی تولہ اور ۱۸۴ روپے ۴ آنے فی صد تولہ تھے۔ ٹھوک اور چلر فروشی کے بازاروں میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا۔ اسی طرح کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں بھی ترقی پذیر رہیں۔

زر کاغذی اور سکے

زیر تبصرہ مہینے میں زیر گشت سکوں کی جملہ مالیت (۴۰۴۵،۹۸) لاکھ روپے تھی گزشتہ ماہ یہ مالیت (۳۹۲۳،۸۱) لاکھ روپے تھی اس طرح (۱۲۲،۱۷) لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۴۱،۱۳) فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۰،۲۶) فیصد زیادہ ہے۔

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے (۹۶،۷۸) فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا۔ اس کے بر خلاف سابقہ ماہ میں (۹۷،۰۵) فیصد نوٹ گردش میں تھے۔

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں کارو بار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۱۴ بنکوں کے واجبات کی مقدار ۲۸۸۸،۱۲ لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار (۱۲۲،۶۳) لاکھ روپے تھی۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۶۲،۴۱) لاکھ روپے اور (۹،۷۱) لاکھ روپے تھی۔

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ ماہ کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۵۰۰،۷۲) لاکھ روپے اور (۴۵۲،۳۳) لاکھ روپے تھی۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۹ بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۶،۱۶،۰۵۳) روپے ہے۔ ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، حکومت اور انفرادی طور پر اراکین و دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار (۱۹۸۸۴۵۶) روپے تھی۔ اور اراکین اور بنکوں اور انجمنوں سے

وصول طلب قرضوں کی مقدار (۱۴۶۰۰۳۷) روپے تھی - بنکوں میں (۳۰۸۷۶۶) روپے نقد موجود تھے -

نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی البتہ گھوڑے کے چنے اور کالی مونگ کی قیمتیں گر جانے سے دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ کمی ہوئی - گڑ کی قیمتیں ۱۴ روپے دس آنے سے ۱۰ روپے تک بڑھ گئیں جس کی وجہ سے شکر اور متعلقہ اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۱۷ اعشاریہ اضافہ ہوا -

دوسری غذائی اشیاء اور تمام اغذیہ کے اشاریہ میں علی الترتیب ۱۱ اور ۵ اعشاریہ اضافہ ہوا -

روغن دار تخم نباتاتی تیل اور ساختہ کپاس کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۴۰، ۱۵ اور ۶ اعشاریہ اضافہ ہوا اس کے بر خلاف چمڑا اور کھال اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشیاوں میں علی الترتیب ۳۳ اور ۲۴ اعشاریہ کمی ہوئی - گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ اضافہ ہوا -

اگست سنہ ۱۹۳۹ع کی اساس پر اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۸۱ تھا - اس کے مقابلہ میں مارچ سنہ ۱۹۴۶ع اور فروری سنہ ۱۹۴۶ع میں یہ اشاریہ علی الترتیب ۲۷۶ اور ۲۷۲ تھا - جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کی اساس پر اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۵۱ تھا لیکن مارچ سنہ ۱۹۴۶ع اور فروری سنہ ۱۹۴۶ع میں یہ علی الترتیب ۲۴۳ اور ۲۳۹ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع مارچ سنہ ۱۹۴۶ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			بمقابلہ	
		اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۷۶	۲۸۴	۱۹۸	−۸	+۷۸
شکر	۲	۱۶۰	۱۴۶	۱۲۳	+۱۴	+۳۷
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۴۰	۲۳۸	۲۰۲	+۱۱	+۴۷
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۵۶	۲۵۱	۲۲۲	+۵	+۳۴
روغن دار تخم	۵	۴۰۱	۳۶۱	۳۴۵	+۴۰	+۵۶
نباتاتی تیل	۴	۳۷۰	۳۵۵	۲۷۶	+۱۵	+۹۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۲۳	۳۱۷	۲۹۰	+۶	+۳۳
چمڑا اور کھال	۲	۳۹۹	۴۳۲	۳۳۵	−۳۳	+۶۴
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۷۸	۰۰	+۳۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۲۵	۲۴۹	۲۵۳	−۲۴	−۲۸
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۱۵	۳۰۷	۲۷۱	+۸	+۴۴
عام اشاریہ	۶۶	۲۸۱	۲۷۶	۲۴۶	+۵	+۳۵

مندرجہ ذیل تختے میں نومبر سنہ ۱۹۴۵ع تا اپریل سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
نومبر سنہ ۴۵ع	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰
ڈسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰	۹۹-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۶۳-۰
فروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰	۱۱۲-۰	۱۶۳-۰	۱۷۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰	۱۱۸-۰	۱۶۷-۰	۱۸۰-۰
اپریل سنہ ۴۵ع	۱۱۸-۰	۱۲۱-۰	۱۸۰-۰	۱۸۳-۴

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۰-۱۰-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۱-۱۱۶ روپے اور کم ترین شرحیں ۶-۹-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۰-۱۱۶ روپے تھیں۔

حصص کے نرخ

تفصیلات		مارچ سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ	اپریل سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱	۱۰۱-۰
" " "	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۱	۱۰۳-۱۰
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۴	۵۰-۴
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۵۳-۸	۱۵۹-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
" "	۶ فی صد (۲۵۰ " ")	۵۱۲-۰	۵۰۵-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۷۴-۰	۹۱۵-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ " سکہ کلدار)	۸۷۰-۰	۹۶۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ " ")	..	..
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ " ")	۱۸۹۵-۰	۲۶۵۰-۰

عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ کلدار)	۳۸۹-۸	۳۰۸-۸
شکر			
نظام شوگر فیا کٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۸-۰	۵۹-۰
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۶-۰	۳۶-۰
سالار جنگ شوگر فیا کٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اداشدہ ۲۵ روپیہ)	۲۱-۳	۱۹-۱۲
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۹-۰	۸-۲½
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶-۰	۳۷-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۲-۸	۳۲-۸
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۲۰-۰	۱۱۳-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۵-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۵۸۵-۰	۶۱۷-۰
,, ,, ۵ فیصد قرض		۱۰۷-۰	۱۰۷-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ,, ,, ادا شدہ ۳۰ روپیہ)	۲۸-۰	۲۸-۸
نشنل فوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۸-۰	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیہ)	۲۳۸-۸	۲۳۴-۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۰۴-۰	۱۰۴-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۳-۸	۱۱۳-۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۴-۴	۱۳-۱۲½
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵-۰	۹۵-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ,, ,,)	۱۶-۱۲	۱۳-۸

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی گرنیوں میں ۲۰۵۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۶۵۰۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۲۱۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ - اپریل سنہ ۴۶ع میں ۱۴۰۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی ۔گذشتہ سال اس ماہ میں اتنی ہی مقدار تیار ہوئی تھی۔

شکر - زیر تبصرہ مہینے میں نظام کارخانہ شکرسازی بودھن نے ۲۷۰۰۰ ہنڈرویٹ شکر تیار کی ۔گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال اسی ماہ میں علی الترتیب ۴۷۰۰ اور ۳۹۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ شکر تیار کی گئی تھی۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	اپریل سنہ ۴۶ء	مارچ سنہ ۴۶ء	اپریل سنہ ۴۵ء	(+) یا (−) بمقابلہ مارچ سنہ ۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ اپریل سنہ ۴۵ء
دیا سلائی	گروس ڈبے	۲۵٫۶	۳۶٫۵	۲۱٫۵	−۱۰٫۰	+۴٫۱
سمنٹ	ٹن	۱۴٫۱	۱۸٫۲	۱۴٫۷	−۴٫۱	−۰٫۶
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۲۷٫۶	۴۷٫۱	۳۹٫۶	+۱۹٫۵	−۲٫۰

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں چاول گیہوں اور جوار کی درآمد پچھلے ماہ کے مقابلہ میں زیادہ ہوئی

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) اپریل سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۱۳۲۰۹	۳۹۲۹
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۱۶۷۹	۲۴۹۰۷
جوار	..	۳۳۲۶۲	۳۵۵۱۱
باجرا	..	..	۲۳۴۱
راگی	..	..	۳۵
ماش	..	۱۳۱۸	۱۵۹
چنا	..	۱۸۹۰	۷۴۸۴
گھی (من)	..	۵۵۷	۱۱۲½
چائے	..	۱۳۹۹	۳۰۲
شکر	..	۴۲۶۴	۵۸۵۰

ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی ماہواری درآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں مارچ اور اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی درآمد کی مالیت

بتائی گئی ہے (اعداد ہزار روپے میں)۔

اشیاء		اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (-) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	..	۴۰	۳۱	+۹
شکر	..	۶۰	۵۶	+۴
نمک	..	۱۱۳۵	۱۲۶۷	-۱۳۲
میوہ	..	۱۱۲۶	۱۴۱۵	-۲۸۹
سپاری	..	۵۰۷	۶۲۳	-۱۱۶
کپڑا	..	۶۳۲۸	۷۵۰۵	-۱۱۷۷
سوت	..	۱۳۹۲	۱۷۳۵	-۳۴۳
ریشم	..	۵۱	۲۹۶	-۲۴۵
پیتل کی پیتل	..	۵۴۰	۸۲۳	-۲۸۳
لوھا	..	۵۷۶	۴۴۱	+۱۳۵
لکڑی	..	۱۷۰	۱۴۳	+۲۷
چاندی (تولے)	..	۲۴	۹۶	-۷۲
سونا (تولے)	..	۶۴۶	۳۲۱	+۳۲۵
حیوانات	..	۲۴۸	۲۵۲	-۴
دیگر	..	۱۲۷۹۱	۱۴۴۹۳	-۱۷۰۲
جملہ	..	۲۵۶۳۴	۲۹۴۹۷	-۳۸۶۳
جملہ برائے اپریل سنہ ۱۹۴۵ع	..	۲۵۳۳۱	۲۳۰۵۵	+۲۲۷۶

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

مارچ اور اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ سے برآمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے :-

اشیاء		اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (-) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	..	۲۸۵۳	۳۶۲۱	-۷۶۸
کپاس	..	۷۶۳۳	۸۹۳۱	-۱۲۹۸
السی	..	۵۲۶	۴۶۸	۵۸
تل	..	۳۲۲	۲۱۳	+۱۰۹
مونگ پھلی	..	۵۵۴۷	۵۲۸۹	+۲۵۸

تخم ارنڈی	..	۱۱۸۷	۱۳۱۱	- ۱۲۴
روغنیات	..	۵۹۹۰	۶۷۲۸	- ۷۳۸
نیل	..	۱	۰	- ۴
چوبینہ	..	۲۸۰	۲۱۴	+ ۶۶
کھال اور چمڑا	..	۱۴۳	۱۱۷	+ ۲۶
حیوانات	..	۲۸۶	۳۷۰	- ۸۴
دیگر	..	۳۶۵۸	۴۳۴۷	- ۶۸۹
جملہ	..	۲۸۴۲۶	۳۱۶۱۴	- ۳۱۸۸
جملہ برائے جنوری و فروری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۳۱۲۰۳	۲۹۳۵۱	+ ۱۸۵۲

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے اور ۶۸-۸ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۳۰-۴ روپے اور ۱۴۲ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۸ روپے سے ۴۷ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۰۰ روپے سے ۱۰۵-۴ روپے تک رہیں۔

کپاس کی برآمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		اپریل سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۵ع	اپریل ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۴۳۷۲۰	۴۶۵۲۲	۴۸۱۵	۳۷۶۶
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۷۱	۴۴	۲۴۶۴	۱۰۸۴۵
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	۶۷۷	۳۲۲
جملہ	..	۴۳۷۹۱	۴۶۵۶۶	۷۹۰۰	۱۴۹۳۳
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۲۷۹۳۵	۲۷۹۳۵	۴۷۷۳	۸۹۶۳

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں چار ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ میں ۲۸ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔ اس طرح (۲۴) ہزار گٹھوں کی کمی ہوئی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیداوار (۳۷٫۸) لاکھ گز رہی۔ اس کے برعکس مارچ سنہ ۴۶ میں پیداوار کی مقدار (۳۸٫۰۰) لاکھ گز تھی۔

زیر تبصره مہینے میں سوت کی پیدا وار ۱۷٫۸۸ لاکھ پونڈ تھی ۔ اس کے برعکس مارچ سنه ۱۹۴۶ع (۱۶٫۶۵) لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا تھا ۔

مندرجه ذیل تختہ میں اپریل اور مارچ سنه ۱۹۴۶ع اور اپریل سنه ۱۹۴۵ع کے لئے کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں ۔

اشیاء	اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابله	
				مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع
کپڑا (گز)	۳۷۷۸٫۱	۳۸۰۵٫۸	۵۳۳۹٫۷	−۲۷٫۷	−۱۵۶۱٫۶
سوت پونڈ	۱۷۸۸٫۴	۱۶۶۵٫۸	۲۱۲۰٫۷	−۱۲۲٫۶	−۳۳۲٫۳

کرنیوں میں صرفه

زیرتبصره مہینے میں صرف شده کپاس مارچ سنه ۴۶ع کے مقابله میں ۲۱٫۸ لاکھ پونڈ زیاده اور اپریل سنه ۴۵ کے مقابله میں ۲٫۲۶ لاکھ پونڈ کم ہے ۔

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفه کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :—

تفصیلات		کپاس کا صرفه بدوران			(−) یا (+) بمقابله	
		مارچ سنه ۴۶ع	اپریل سنه ۴۶ع	اپریل سنه ۴۵ع	مارچ سنه ۴۶ع	اپریل سنه ۴۵ع
پریس کی ہوئی	..	۱۷۸۳٫۰	۲۰۲۳٫۰	۲۳۰۷٫۲	+۲۴۱٫۱	−۲۸۳٫۲
بلا پریس کئے	..	۲۱۳٫۳	۱۹۰٫۸	۲۰۳٫۳	−۲۲٫۵	−۱۲٫۵
جمله	..	۱۹۹۶٫۳	۲۲۱۴٫۸	۲۵۱۰٫۵	+۲۱۸٫۵	−۲۹۵٫۷

حمل و نقل

ریلوے ۔ زیر تبصره مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جمله آمدنی تخمیناً (۴۰٫۲۵) لاکھ روپے رہی ۔ اس کے مقابله میں گزشتہ ماه اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں آمدنی کی مقدار علی الترتیب ۳۶٫۲۸ اور ۳۲٫۸۹ لاکھ روپے تھی ۔ ریلوے کے ذریعه اشیا ٔ کی حمل ونقل سے جو آمدنی ہوئی وه پچھلے سال کے اسی مہینے کی آمدنی کے مقابله میں (۱٫۶۵) لاکھ روپے زیاده تھی ۔ اپریل سنه ۱۹۴۶ع میں (۱۸٫۶۹) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعه سفر کیا ۔ اس کے مقابله میں اپریل سنه ۱۹۴۵ع اور مارچ ۴۶ع میں ریل کے ذریعه سفر کرنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۱۶٫۲۶ لاکھ تھی ۔

شارعی حمل و نقل :— زیر تبصره مہینے میں شارعی حمل و نقل کے شعبه کو (۹٫۲۹) لاکھ روپیه آمدنی ہوئی ۔ اس کے بر خلاف مارچ سنه ۴۶ع اور اپریل سنه ۴۵ع میں آمدنی کی مقدار علی الترتیب (۹٫۰۳) لاکھ روپے اور (۸٫۱۹) لاکھ روپے تھی ۔ اپریل سنه ۴۸ع میں ۱۹٫۹۳ لاکھ مسافروں نے بسوں میں سفر کیا ۔ اس کے مقابله میں مارچ سنه ۴۶ع اور اپریل سنه ۴۶ع میں سڑک کے ذریعه سفر کرنے والوں کی تعداد (۱۸٫۹۶) لاکھ اور (۱۶٫۶۴) لاکھ تھی ۔

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ذیل کے تختہ میں اپریل اور مارچ سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں۔ (اعداد ہزاروں میں)

مدات		آمدنی		خرچ	
		مارچ سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع
مالگزاری	..	۱۶۱	۸۹۹۵	۳۱۰	۷۹۷
جنگلات	..	۷۶۶	۸۸۷	۱۰۵	۸۳
کروڑگیری	..	۳۱۹۲	۲۷۹۳	۱۹۱	۴۳
آبکاری	..	۵۳۵۷	۵۰۰۹	۲۱۴	۲۶۲
اسٹامپ اور رجسٹریشن	..	۳۱۶	۳۷۶	۲۵	۳۰
قرضہ	..	۴۵۰۳	۱۰۷۱	۲۲۳	۱۷۹۳
سکہ	..	۲	۹	۶۶	۲۹
ٹپہ	..	۲۱۲	۲۰۹	۱۰۰	۱۳۱
کشوری نظم و نسق	..	۵	۷	۳۸۵	۵۰۴
پولیس	..	۲	۲	۵۲۳	۶۴۹
تعلیمات	..	۱۲۰	۶۱	۱۱۵۲	۲۰۹۱
طبابت	..	۱۱	۱۱	۳۲۱	۳۱۶
زراعت	..	۱۸۴	۱۰	۱۳۰	۱۱۶
بلدیہ و صحت عامہ	..	۳	۲	۱۳۸	۱۰۶
عمارات	..	۱۵	۱۳	۸۲۸	۸۶۶
آبپاشی	..	۶۲	۹۰	۸۷	۹۲
ریلوے	..	..	..	۵	۱۳۰
متفرق	..	۳۴	۴۶۸	۱۹	۳

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیاں قائم ہوئیں۔

REXONA PROPRIETARY LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ .... شمارہ ۳
بہمن سنہ ۱۳۵۵ف — دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع
شائع کردہ۔ محکمۂ اطلاعات۔ حیدرآباد۔ دکن

ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان

اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت بھی سیکھی ہے!

tenor

Guaranteed
100% Pure
Virginia
Tobacco

فہرست مضامین

بہمن سنه ۱۳۵۵ف — دسمبر سنه ۱۹۴۵ع

صفحه

اس رساله میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطهٔ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

سانیگرام تالاب واقع ضلع کریم نگر کے زائد بند کا عقبی منظر

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — بہمن سنہ ۱۳۵۵ف - دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع — شمارہ ۳

احوال واخبار

امداد باھمی اور دیہی معاشیات - ''سب ہر ایک کے لئے اور ہرایک سب کے لئے''

امداد باھمی کا بنیادی اصول ھے - اس نصب العین کا حاصل کرنا یقیناً مشکل ھے - مشترکہ مقصد یعنی مجموعی طور پر عوام کی معاشی بہبودی اور سماجی ترقی کے حصول کے لئے اس عمدہ مقولہ کی ہمہ گیر نوعیت اس امر کی متقاضی ھے کہ مشترکہ جدو جہد کی تنظیم کی جائے ، قوم یا جماعت کے تمام مادی و سائل کو مجتمع کیا جائے اور ایک ھاتھ دو اور دوسرے ھاتھ لو کے صحیح جذبہ کی نشوونما کی جائے -

اب تک اس ریاست میں امداد باھمی کی تحریک بڑی حد تک بنک کاری کی تحریک رھی ھے - یہ ۳۰ سال پہلے اس غرض سے شروع کی گئی تھی کہ عوام اور خاص طور پر مزار عین کو سستا سرمایہ فراہم کرکے ان کی معاشی حالت کو سدھارا جائے - لیکن متعدد اسباب کی بناء پر اس تحریک کی ترقی اتنی تیز نہیں رھی جتنی کہ رھنی چاھئے تھی - دوسری عالمی جنگ اس تحریک کے لئے زحمت کے بھیس میں رحمت ثابت ہوئی - اس نے پیداوار اور تقسیم کے خالص سرمایہ دارانہ نظام کے مضر اثرات ثابت کر دکھائے - اس لئے اس تحریک کے مضمرات کا ایک نئی روشنی میں مطالعہ کرنے اور اسے ممکنہ حد تک وسیع بنیادوں پر قایم کرنے کی ضرورت بڑھ گئی ھے -

یہ امر موجب حوصلہ افزائی ھے کہ حکومت سرکار عالی نے امداد باھمی کو ریاست کی تمام دیہی معاشیات کی اساس بنانے کا فیصلہ کرکے ایک زبردست اقدام کیا ھے - اس نے ایک اسکیم منظور کی ھے جس کا مقصد یہ ھے کہ ممالک محروسہ کے تقریباً ۲۰ ہزار مواضعات میں امداد باھمی کی انجمنوں اور تعلقہ جات اور اضلاع میں تعلقہ واری اور ضلع واری انجمن ھائے ترقیات کا ایک وسیع جال بچھا کر تمام دیہی سرگرمیوں کو امداد باھمی کے اصولوں پر منظم کیا جائے - اس اسکیم کے بعض اھم پہلوؤں کو روبہ عمل لایا جاچکا ھے - مثلاً تین ہزار سے زاید غلہ گودام اور متعدد دوسرے ادارے جن کا قیام اس اسکیم کے تحت پیش نظر ھے قائم کئے جاچکے ھیں -

اس اسکیم میں امداد باھمی کے اصولوں پر کاروبار کرنے اور تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات میں صارف اور پیدا کنندہ کے مفادات میں ھم آھنگی پیدا کرکے درمیانی آدمی کے توسط کو ترک کرنے پر زور دیا گیا ھے - ریاست کے غذائی نظم و نسق میں امداد باھمی کے اصولوں کو داخل کیا جاچکا ھے - اس کا مقصد پیشہ ور تاجر کو بے دخل کرنا نہیں ھے - اس کے برخلاف اس اسکیم کے تحت ساھوکاروں اور تجارت پیشہ طبقہ کو امداد باھمی کی تحریک میں شامل کرنا مقصود ھے - یہ واقعہ بجائے خود اس شبہ کو ، جسکا بعض حلقوں میں ذاتی اغراض کی بناء پر زور و شور سے اظہار کیا جاتا رھا ھے دور کرنے کے لئے کافی ھے کہ یہ اسکیم تجارت پیشہ طبقے کو اس کے موجودہ مقام سے ھٹانے کے لئے نافذ کی گئی ھے - یہ شبہ قطعی بے بنیاد ھے کیونکہ اس اسکیم میں ایماندار تاجر کو اپنا کاروبار جاری رکھنے کے لئے معتدبہ گنجائش مہیا کی گئی ھے - خواہ یہ اسکیم عدم مداخلت کے روایتی تصورات کے مطابق ہو یا نہ ہو لیکن یہ دیانتدارانہ خانگی تجارت کو یقیناً ختم نہیں کرتی -

اس اسکیم کو مرتب کرنے میں مواضعات میں معاشرتی فلاح کے کام کو مناسب اہمیت دی گئی ہے۔ تعلیم صحت اور صفائی انجمن ہائے ترقیات کی اہم سرگرمیوں کا جزو ہیں۔ مختصر یہ کہ اس اسکیم کے تحت ریاست کے عام معیار زندگی کو اونچا کرنے کی غرض سے عوام کی معاشی اور سماجی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کی نگرانی مقصود ہے۔ اس کی کامیابی کے معنی تحریک تنظیم دیہی کے مقصد ۔ بہتر کھیت بہتر گھر اور بہتر صحت بالفاظ دیگر ہمہ جہتی ترقی ۔ کے حصول کے ہوں گے ۔

* * * *

زرعی ترقی - ہمارا ملک زرعی ملک ہے ۔ اس کے باشندوں کی بڑی اکثریت زمین سے اپنی روزی حاصل کرتی ہے ۔ اس معنی میں زراعت کو ملک کی سب سے بڑی صنعت کہا جاسکتا ہے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ صنعتی ترقی کے اس دور میں زراعت اور دوسری صنعتوں کے درمیان ایک خوشگوار توازن قایم کیا جائے ۔ جس چیز پر زور دینا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو ان میں کسی ایک کو ناواجبی اہمیت دی جانی چاہئے اور نہ ہی ایک کو دوسرے کے نقصان سے فروغ پانے کا موقع دیا جانا چاہئے ۔ منظم معاشیات کی کسی اسکیم میں ان دونوں کے درمیان ہم آہنگی اور تطابق کا پایا جانا ضروری ہے ۔

اس نکتہ کو ہمارے دور اندیش شاہ ذیجاہ نے اپنے ان ارشادات عالیہ کے دوران میں واضح فرمایا جو نمایش مصنوعات کے افتتاح کے موقع پر فرمائے گئے تھے ۔ ارشاد ہمایونی ہوا کہ " اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں "

ساتھ ہی بندگان عالی نے ریاست کی زرعی آبادی کے مفادات کو آگے بڑھانے کی ضرورت کا فصیح و بلیغ الفاظ میں اظہار فرمایا ۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ " اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے " اور "ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیدا وار ہے "

اس کے بعد حضور پرنور نے زرعی پیدا وار میں اضافہ کے مسئلہ کا ذکر فرمایا ۔ اس کے لئے شاہ ذیجاہ نے یہ تجویز فرمائی کہ " زراعت کے جدید طریقے رعایا کو سکھائے جائیں اور زراعت کے جدید آلات اور اوزار جو ملک کے اندر تیار ہوسکتے ہیں وہ بنائے جائیں اور ان کا استعمال رعایا کو سکھایا جائے " ۔ اس کے بعد حضرت اقدس واعلی نے "بلدہ میں زرعی کالج اور اضلاع میں زرعی اسکولوں کی شدید ضرورت " کی طرف اشارہ فرمایا اور امید ظاہر فرمائی کہ "اگریکلچرل کالج کی اسکیم جلد تکمیل کو پہونچے گی"۔

شاہ ذیجاہ کو آبادی کے دوسرے تمام طبقوں کے ساتھ ساتھ مزارعین کی فلاح و بہبود سے جو گہری دلچسپی ہے اس کے پیش نظر حکومت سرکار عالی نے زراعت اور پرورش و نگہداشت مویشیان کی ترقی کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے جو ریاست کی ما بعد جنگ ترقی کے حوصلہ مند لائحہ عمل کا جزو ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر تقریباً ۸ء۲۸ کروڑ روپے صرف ہوں گے ۔ زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی تدبیر کے طور پر قحط کے منطقہ کی زمینات کی پشتہ بندی ، خشک اراضی کی توسیع ، زرعی تحقیقاتی مرکزوں کا قیام ، وافر مقدار میں سستی کھاد کی فراہمی ، قابل کاشت افتادہ اراضی کے وسیع رقبوں کی بازیابی اور مویشیوں کی نسل کی اصلاح اس اسکیم کے اہم اجزا ہیں ۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت ۲۰۰ ایکر کے رقبوں پر امداد باہمی کے سو سے زاید مزرعہ جات کا مجوزہ قیام ہے ۔ اس اسکیم کی ایک اور خصوصیت دیہی قرضہ کے بار کو ہلکا کرنا اور کاشتکار کو دیہی ساہوکار کے پنجہ سے نجات دلانا ہے ۔ ساتھ ہی زرعی پیدا وار کی منظم مارکٹنگ کے لئے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں تاکہ کاشتکار کو اپنی محنت کا معقول صلہ مل سکے ۔

* * * *

اتحاد و یگانگت کی ضرورت - نمائش مصنوعات کے سلسلہ میں منعقدہ معاشی کانفرنس میں هزاکسلنسی نواب سرسعید الملک بہادر نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ نہ صرف ریاست کی صنعتی ترقی میں دلچسپی رکھنے والوں کو بلکہ تمام صحیح الفکر مردوں اور عورتوں کو غور و تدبر کی دعوت دیتا ہے ۔ آپ نے بجا طور پر اپنے اس احساس کا

اظہار فرمایا ہے کہ ریاست کی آیندہ ترقی کا دار و مدار ایک طرف آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور دوسری طرف راعی اور رعایا کے درمیان کامل اشتراک عمل پر ہوگا ۔ ہزاکسلنسی نے فرمایا ” آپ کی ہر ترقی کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ رعایائے سرکارعالی میں آپس میں بہترین تعلقات ہوں اور حکومت کو رعایا کا تعاون اور رعایا کو حکومت کا اتحاد عمل حاصل ہو ۔ بندگان عالی و متعالی کی یہ سب سے بڑی خواہش ہے کہ حیدرآباد پرامن طریقہ سے ترقی کرے کہ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ دوش بدوش ترقی کرتے رہیں ۔ “ یہاں ہم ان حکیمانہ الفاظ کی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں جو ہمارے شاہ ذیجاہ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمائے تھے اور جن میں یہ امید ظاہر فرمائی گئی تھی کہ خیر سگالی اور باہمی رواداری کی روایات کو جو دکن میں آصفی حکومت کا طرہ امتیاز رہی ہیں علی حالہ قایم رکھا جائے گا ۔ ہمارا یہ کامل ایقان ہے کہ یہ حکیمانہ الفاظ شاہ ذیجاہ کی تمام رعایا کے دلوں پر نقش ہو جائیں گے اور انہیں اس طرح متحد بنانے کا ذریعہ ثابت ہو نگے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے محبوب فرمانروا کی خوش آیند توقعات کی تکمیل کے لئے وقف کردیں ۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ وسیع لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کے لئے رقمی سبیل بندی کے مسئلہ کا بھی تذکرہ فرمایا ۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ حکومت نے اس مسئلہ کی جانچ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے ۔ اس لائحہ عمل کو شروع کرنے کے لئے حکومت کی اہلیت کی نسبت ہزاکسلنسی نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ حیدرآباد کی مالی حالت مستحکم ہے ۔ اس حقیقت کا اظہار ریاست کے سال رواں کے موازنہ سے ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے ایک طرف وافر محفوظات جمع کررکھے ہیں اور دوسری طرف حکومت ہند کے تمسکات میں معتدبہ رقم لگائی ہے ۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ حکومت اس قابل ہے کہ وہ کسی تاخیر کے بغیر ترقیات سے متعلق اپنی بعض اسکیموں کو روبہ عمل لائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ متعدد سمتوں میں کام شروع ہوچکا ہے ۔

* * * *

تہذیبی ذخائر کی حفاظت ۔ علم کی طرح تہذیب بھی مادی حدود کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی ۔ یہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں کسی نہ کسی طرح پہونچ جاتی ہے ۔ از منہ قدیمہ سے دکن مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا مرکز اتصال رہا ہے ۔ اس کی زر خیز سر زمین نے ان سب کا یکساں گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اور ایک طرح انہیں اپنا لیا ۔

لندن میں نمائش تصاویر ایجنٹہ کے موقع پر وزیر ہند لارڈ پتھک لارنس نے اس طریقہ کی بجا طور پر ستائش کی ”جس طریقہ سے اعلی حضرت بندگان عالی ہندؤں اور مسلمانوں میں کوئی امتیاز کئے بغیر ریاست کے محکمہ آثار قدیمہ کے توسط سے اس ذمہ داری کی تکمیل فرما رہے ہیں ۔“ وزیر ہند نے ایجنٹہ کے غاروں کو ” دنیا کے بے بہا خزانوں میں سے“ بتایا اور ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر کا ایک پیام پڑھ کر سنایا جس میں صدر اعظم بہادر نے لکھا ہے کہ حکومت سرکارعالی ایجنٹہ کی تصویروں کو ایک ”عظیم الشان قومی میراث“ تصور کرتی ہے ۔

یہاں اس بات کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ اعلی حضرت بندگان عالی کی رہنمائی میں ، جن کی علم دوستی اور ہنر پروری مشہور و معروف ہے ، حکومت حیدرآباد نے ایجنٹہ کے غاروں کو ان کی پرانی عظمت و شان پر واپس لانے کے لئے کئی لاکھ روپے صرف کئے ہیں ۔ اس نے ان غاروں کو تباہی سے بچانے کے لئے بیرونی ماہرین کی خدمات حاصل کیں ۔ اس کے علاوہ ان غاروں کو آرٹ کے پرستاروں کے لئے قابل رسائی بنانے کی غرض سے ممکنہ کوشش کی گئی ہے نیز ” آرٹ کے اس مکہ “ کی زیارت کرنے والوں کے لئے نہ صرف حمل و نقل کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں بلکہ رہنے سہنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔

دست ہمایونی سے نمائش مصنوعات ملکی کا افتتاح

ملکی صناعوں کی حوصلہ افزائی

"اب جبکہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا عین فرض ہے کہ ملکی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں۔" یہ الفاظ اعلی حضرت خسرو دکن و برار نے آٹھویں نمائش مصنوعات کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائے ۔

اس نمائش میں ممالک محروسہ کے تمام حصوں سے ہزاروں لوگ شریک ہوتے ہیں یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس نے ریاست کے باشندوں کی سماجی اور معاشی زندگی میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کرلیا ہے ۔ اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ان متنوع دلچسپیوں کا نتیجہ ہے جن میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔ آٹھ سال کی نسبتاً قلیل مدت میں اس نمائش نے جو غیر معمولی ترقی کی ہے وہ بڑی حد تک شاہ ذیجاہ کی ذاتی دلچسپی اور توجہ کی رہین منت ہے۔ حضور پر نور اس نمائش کو اپنی رعایا میں صنعتی رجحان پیدا کرنے اور اس طرح ان کی عام خوش حالی اور فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے کا ایک موثر ذریعہ تصور فرماتے ھیں ۔ بندگان اقدس کی اس خواھش کا اظہار ان حکیمانہ ارشادات سے ہوتا ہے جو پچھلے سال نمائش کے افتتاح کے موقع پر فرمائے گئے تھے ۔ اس موقع پر ارشاد ھمایونی ہوا تھا :—

"میں اپنی رعایا کی خوش حالی کو دوسری چیزوں پر مقدم سمجھتا ھوں جس کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ ملکی مصنوعات کو (خواہ قدیم ہوں یا جدید) ترقی دی جائے تاکہ ملک میں دولت پیدا ہو اور بیروزگاری اور تنگ معیشت کا سدباب ہو۔"

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر نمائش کمیٹی کے پیش کردہ سپاسنامے کے جواب میں حضرت بندگان اقدس نے ارشاد فرمایا :—

"مصنوعات ملکی کی اس آٹھوین نمائش کا افتتاح کر کے مجھکو بالخصوص اس لئے زیادہ مسرت ہوئی کہ یہ نمائش سرعت سے ترقی کررھی ہے اور اس سال متعدد نئے اسٹال اور نئے مظاھرے قائم کئے گئے ھیں اور نئے میدانوں میں قدم رکھا گیا ہے ۔

معاشی ترقی کی ضرورت

حالیہ تباہ کن جنگ جو بمصداق اس آیۂ کریمہ کے ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور جو ھندوستان کی مشرق

سرحدکی پارک کے صوبہ آسام تک آ پہونچی تھی ۔ اس میں بافضال الہی برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو فتح نصیب ہوئی ۔ گوکہ یہ سچ ہے کہ اس جنگ کے دوران میں خداوندتعالی جل شانہ نے مملکت حیدرآباد کو غنیم کی دستبرد سے محفوظاور مصئون رکھا تا ہم ایک زمانہ ایسا بھی گذرا جس میں ہوائی حملہ کا خطرہ ضرور پیدا ہوگیا تھا ۔ اس جنگ کے زمانہ میں حیدرآباد کے اکثر صنعتی اور مالی ذرائع سامان جنگ کے تیار کرنے اور غنیم کی مدافعت کےلئے برطانیہ کو مدد دینے میں مصروف رہے۔ اورگوکہ باوجود اس کے کہ اس نازک زمانہ میں بھی مملکت حیدرآباد کی صنعتی اور دوسری ترقیات بحمد اللہ جاری رہیں تا ہم جنگ کی حالات کےوجہ سے ترقی کی رفتار میں لازماً رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں ۔ لیکن اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا عین فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں ۔ اس طرح کی کوشش اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی اقتصادی اور معاشی کشمکش اور تجارتی رقابت تمام دنیا میں شدت کے ساتھ پیدا ہوگئی ہے ۔ ان حالات میں جو قوم یا ملک صنعت و حرفت میں بازی لے جائیگا وہی ترقی کرسکے گا اور جو پیچھے رہ جائیگا اس کو افلاس اور بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑیگا ۔ تنظیم مابعدجنگ کے سب کاموں میں اس حقیقت کو ملحوظ رکھنا چاہئے ۔

زرعی ترقی

''اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے اورگوکہ حال میں مختلف قسم کی دوسری صنعتیں بھی ہوگئی ہیں اور پیدا ہو تی جاتی ہیں تاہم ملک کی

اعلی حضرت بندگان عالی آٹھویں نمایش مصنوعات ملکی کے افتتاح کے موقع پر سلامی

خسرو دکن و برار مجلس نمایش کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرما رہے ھیں ۔

آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیداوار ھے اور اس پیشہ زراعت میں رعایاء کی سب سے بڑی جماعت مصروف ھے ۔ بہ الفاظ دیگر ھندوستان فی الجملہ ایک زرعی ملک ھے ۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ھے کہ زراعت کے جدید طریقے رعایاء کو سکھائے جائیں اور زراعت کے جدید آلات اور اوزار جو ملک کے اندر تیار ھوسکتے ھوں وہ بنائے جائیں اور ان کا استعمال رعایا کو سکھایا جائے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے سررشتۂ زراعت اور اس نمائش کی کمیٹی میں زیادہ بڑے پیمانہ پر اشتراک عمل کی ضرورت ھے ۔ دوسری طرف بلدہ میں زرعی کالج اور اضلاع میں زرعی اسکولوں کی شدید ضرورت ھے ۔ لہذا مجھے امید ھے کہ اگریکلچرل کالج کی اسکیم جلد تکمیل کو پہونچے گی ۔

اپنی نظیر آپ ھیں

" مجھے یہ سنکر مسرت ھوئی کہ ھمارے ٹریننگ کالج نے جو فن تعلیم کی کتابیں ترجمہ و تالیف کی ھیں وہ ھندوستان میں اپنی نظیر نہیں رکھتی ھیں ۔

کاریگروں کی امداد

" ملکی مصنوعات کی نکاسی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی تجارتی کمپنی قایم کرنے نیز صناعوں کو بلا سودی قرض اور بچوں کو صنعتی تعلیمی وظایف مجلس کے فنڈ سے دینے کی تجاویز بہت مناسب ھیں ۔ ان کو عمل میں لایا جائے ۔ جتنی آمدنی مجلس نمائش کو دوسرے ذرایع سے حاصل ھے اسی مقدار میں انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے اس کو امداد دینے

کا مسئلہ ایسا ہے جس پر سررشتہ متعلقہ غور کرسکتا ہے ۔ میں اس وقت کوئی وعادہ نہیں کرسکتا ۔ بہترین اختراعات اور بہترین سجاوٹ کے لئے جو انعامات مقرر کئے گئے ہیں بہت مناسب ہیں ۔ خواتین کی دست کاری کے لئے بھی مسابقت کے اصول پر انعام مقرر ہو تو مناسب ہے ۔

نمونہ گھر

” مختلف صنعتوں کے نمونے رکھنے کے لئے ایک مستقل ”نمونہ گھر،، قایم کرنے کا خیال اچھا ہے ۔ لیکن یہ امر صراحت طلب ہے کہ باغ عامہ کی موجودہ عمارتوں میں اس کے لئے جگہ نکل سکے گی یا جادید عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت ہو گی ۔ بہر حال اس بارے میں تفصیلی تجاویز میرے پاس بتوسط کونسل پیش کی جائیں تو اس پر حکم مناسب صادر کیا جائیگا ۔

مناسب وقت

” اس خیال سے کہ آیندہ یہ نمائش بارش کے ایام میں نہ ہو ۔ سال آئندہ اس پر غور ہوگا کہ اسکے لئے کونسا مہینہ مناسب ہوگا جس کا اعلان بر وقت کیا جائیگا ۔

اظہار خوشنودی

” آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زین یار جنگ نے نمائش کی تنظیم میں جس سلیقہ اور محنت سے کام کیا

اعلی حضرت نمایش مصنوعات کے باب الداخلہ پر فیتہ قطع فرما رہے ہیں ۔
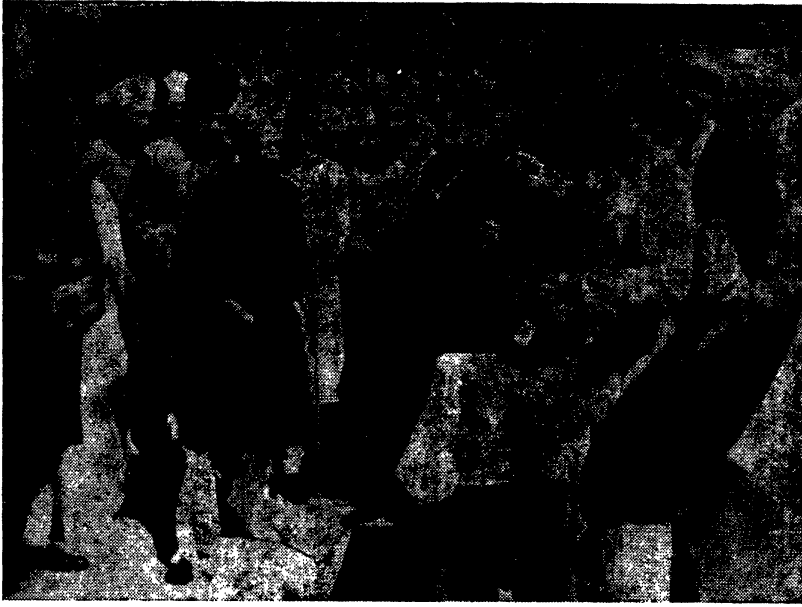
بندگان عالی نمایش مصنوعات حیدرآباد کے شعبہ برار کے ایک اسٹال کا معائنہ فرمارہے ہیں۔

ہے اور اس میں مختلف قسم کی جدت پیدا کی ہے اور ہر پہلو سے اسکو ترقی دی ہے انکی اس خدمت کو میں قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ نیز مجلس نمائش کی کارگزاری کی قدر کرتا ہوں جس نے اس کام میں ان کو مدد دی ۔ مجھے یہ دیکھنے کا انتظار رہے گا کہ آیندہ سال اس نمائش میں (جو ملک کی اچھی خدمت کررہی ہے) کیا مزید ترقی ہوگی۔،،

سپاسنامہ

اعلی حضرت بندگان عالی سے نمائش کا افتتاح فرمانے کی درخواست کرتے ہوئے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر مجلس نمائش نے فرمایا کہ یہ مسلمہ امر ہے کہ مملکت آصفیہ کی موجودہ ترقیاں اور خوشحالیاں تمام تر حضرت پیرومرشد کے حکیمانہ تدبر کی مرہون منت ہیں ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس نمائش کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد ہی یورپ میں قیامت خیز جنگ چھڑ گئی جس سے مغرب و مشرق دونوں متاثر ہوئے مگر مملکت آصفیہ کے طول و عرض میں امن و عافیت کا دوّر دورہ رہا اور اہل ملک کی رفتار ترقی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوی

حل طلب مسائل

جنگ کے اختتام سے مملکت آصفیہ میں بھی ایسے مسائل پیدا ہوگئے ہیں جن کے حل کرنے کے لئے حضرت پیرومرشد کی شاہانہ سر پرستی میں اہل ملک کی خاص توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے ۔ وہ مسائل یہ ہیں ۔ (۱) زرعی قدرتی وسائل سے ممکنہ استفادہ (۲) تجارت و صنعت کا فروغ (۳) ایسے ذرائع تعلیم جن سے اہل ملک میں عملی صلاحیت کی نشو نما ہو۔ ان تمام مسائل پر معاشی کانفرنس کے آٹھویں

سالانہ اجلاس میں جو نمائش مصنوعات کے سلسلہ میں منعقد ہورہا ہے غور کیا جائے گا۔

بنیادی مقصد

اس نمایش کے انعقاد کے مقاصد و اغراض کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ مقصد یہ ہے کہ ملک کے قدرتی ذخائر سے اہل ملک کو روشناس کیا جائے ، پیداوار میں اسباب ترقی سے واقفیت ہو اور مصنوعات کے مظاہرات سے صنعتی کاروبار میں عملی ترقی کا راستہ پیدا ہو ۔ غرض کہ مملکت آصفیہ کی ہر جہتی ترقی نمایاں کی جائے جس سے اہل ملک کی خوشحالی کی ضمانت حاصل ہوسکے ۔

نئی خصوصیات

اس سال کی نمائش کی بعض زاید خصوصیات کا تذکرہ کرنے کے بعد آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ اس سال مجلس نمائش نے صناعوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے اور انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے کئی ہزار روپے مختص کئے ہیں ۔

نمونہ گھر

نواب صاحب نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ ارشاد خسروی کی تعمیل میں ملکی مصنوعات کی نکاسی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی ایک تجارتی کمپنی کے قیام سے متعلق مجلس نمائش کی تجاویز اب متعلقہ حکام سرکار عالی کے سامنے ہیں ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جلد از جلد ایسی کمپنی کے قیام کی منظوری حاصل ہو جائے گی ۔ انہوں نے فرمایا کہ گزشتہ سال ایک صنعتی " نمونہ گھر " کی ابتداءً بھی کردی گئی ہے جس میں مختلف مصنوعات کے نمونے ، صناعوں کے پتے اور مصنوعات کی قیمت کی صراحت کے ساتھ جمع کئے جارہے ہیں ۔ نواب صاحب نے حضور پرنور سے درخواست کی کہ " نمونہ گھر " کے لیے باغ عامہ میں کسی مستقل عمارت کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی جائے ۔

فنڈ کا قیام

چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نواب صاحب نے بتایا کہ صناعوں کو بلا سودی قرضے دینے کی غرض سے مجلس نمائش نے دس ہزار روپے کے سرمایہ سے ایک مستقل فنڈ قائم کیا ہے اور تجویز ہے کہ ہر سال اس فنڈ میں مزید اضافہ کیا جائے ۔

سرکاری امداد میں اضافہ کی ضرورت

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ پچھلے چار سال سے مجلس نمائش کو انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے سالانہ ۸۰۰۰ روپے کی حد تک مالی امداد ملتی رہی ہے ۔ لیکن اب جب کہ اس کی سرگرمیوں میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے حکومت سے یہ استدعا کی جاتی ہے کہ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے زرقی اعانت میں مجلس نمائش کی اس آمدنی کے مساوی اضافہ کیا جائے جو اسے دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔

بے روزگاری کا انسداد

سابق فوجیوں کی روزی کا انتظام

دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح اس ملک میں بھی عام بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی رفتار تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے ۔ یہ دوسری عالمی جنگ کا ایک نہایت ناگوار ورثہ ہے ۔ اگر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بر وقت کارروائی نہ کی جائے یا کم سے کم بیروزگاری کے مضرت رساں اثرات کو مناسب حدود میں نہ رکھا جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ خطرناک صورت اختیار کرلے ۔ اس مسئلہ کی نزاکت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کے مسئلہ پر غور کرتی رہی ہے جس کے ذریعہ ریاست میں امکانی بیروزگاری کا سدباب کرنے سے متعلق تدابیر کو جلد روبہ عمل لایا جاسکے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس نے بر وقت قدم اٹھایا ہے اور ایک ''امپلائمنٹ بیورو '' اور '' امپلائمنٹ اکسچینج '' کا صدر دفتر قائم کیا جاچکا ہے ۔

اب ایک اسکیم بنائی گئی ہے جس کے تحت ایک دفتر نظامت ''ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ '' کا قیام اور تین ''سیول لیبر کور '' (Civil Labour Corps) یا یونٹوں کی تشکیل پیش نظر ہے ۔ اس اسکیم کا مقصد غیر فوجی زندگی میں فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کے لئے روز گار فراہم کرنا اور ریاست میں بیروزگاری کے عام مسئلہ کو حل کرنا ہے ۔

قبل از قبل تدابیر

جنگ ختم ہونے سے بہت پہلے ہی حکومت سرکارعالی نے اس بات کا اندازہ لگالیا تھا کہ جنگ کے اختتام کے نتیجہ طور پر نہ طرف بیروزگاری کا عام سوال اٹھے گا بلکہ دفاعی محکموں ، کارخانوں ، فیکٹریوں اور گرنیوں وغیرہ سے سبکدوش کئے ہوئے اشخاص کے لئے غیر فوجی زندگی میں پھر سے روزگار فراہم کرنے سے متعلق مسائل پیدا ہونگے ۔ چنانچہ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر حکومت نے محکمہ تنظیم ما بعد جنگ اور '' امپلائمنٹ بیورو '' قائم کیا اور معتمدی لیبر کے تحت '' امپلائمنٹ اکسچینج '' کی بناء ڈالی ۔ لیکن ہندوستان کی دوسری حکومتوں کی طرح حکومت سرکارعالی بھی جاپان کے خلاف جنگ کے اچانک اور غیر متوقع اختتام کے لئے تیار نہ تھی ۔ تاہم لڑائی ختم ہوتے ہی ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ذرا بھی وقت ضائع نہیں کیا گیا جو دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں ۔

ہیئت ترکیبی

اخراجات میں کفایت کرنے اور کام میں ربط و ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے محکمہ لیبر کے تحت کے ''امپلائمنٹ اکسیچنج ،، کو '' امپلا ئمنٹ بیورو ،، میں ضم کردیا گیا ہے اور اس دفتر کو معتمدی لیبر کے تحت رکھا گیا ہے ۔ تجویز ہے کہ بالاخر '' امپلا ئمنٹ بیورو ،، کو دفترنظامت '' ریسٹلمنٹ اور امپلا ئمنٹ ،، میں ضم کر دیا جائے ۔ اس نظامت کے حسب ذیل چار شعبے ہونگے ۔

(۱) شعبہ ''امپلائمنٹ اکسچینج ،، اور اعداد شمار ۔
(دی حیدرآباد ریجنیل امپلا ئمنٹ اکسچینج)
(۲) شعبہ '' امپلا ئمنٹ ،،
(۳) شعبہ تربیت فنی و انتخاب پیشہ اور
(۴) شعبہ فلاح و بہبود و نشر و اشاعت ۔

امپلائمنٹ اکسچینج اور اعداد و شمار کے شعبہ کے تحت چار '' سب ریجنیل امپلا ئمنٹ اکسچینج ،، ہونگے ۔ ایک حیدرآبادمیں اور تین صوبائی مستقروں پر ۔ یہ شعبہ ایک طرف حیدرآباد اور برطانوی ہند میں روزگار کی فراہمی سے متعلق کام میں اور دوسری طرف '' سب ریجنیل اکسچینجز ،، کے کام میں ربط پیدا کریگا ۔ ابتدائی منزلوں میں فوج سے علحدہ کئے ہوئے تمام فوجی اور غیر فوجی اشخاص کی رجسٹری ، ان کے روزگار کے انتظام اور انکی رہنمائی کاکام اس شعبہ کے ذمہ ہوگا ۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ ذمہ داری '' سب ریجنیل اکسچینجز ،، کے تفویض کردی جائےگی ۔

روزگار کے نئے ذرائع

امپلائمنٹ کا شعبہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کےلئے روزگار مہیا کرنے کی غرض سے تمام ممکن الحصول وسائل کام میں لائےگا اور نئے ذرائع تلاش کریگا ۔ نیز وہ ما بعد جنگ ترقی کی تمام سرکاری اور خانگی اسکیموں کے پہلو بہ پہلو کام کرےگا ۔ تربیت فنی و انتخاب پیشہ کا شعبہ اس بات کا تعین کریگا کہ مختلف افراد کن پیشوں کےلئے موزون ہیں اور یہ کہ انہیں کس نوعیت کی اور کس مدت تک تربیت دی جانی چاہئے ۔ نشرو اشاعت اورفلاح و بہبود کاشعبہ سرکاری محکموں اور خانگی اداروں میں فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کو ملازمت دلانے کےلئے پروپیگنڈہ کا کام اورانکے مفادات کی حفاظت کرےگا ۔ ساتھ ہی وہ ''دفتر نظامت ،، کو محکمہ لیبر اور محکمہ فوج کے فلاح و بہبود کے شعبوں سے با خبر رکھےگا ۔

کاروباری ذہنیت کی نشو ونما

اس مقصد کے حصول کے لئے دفتر نظامت ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ ملازمت چاہنے والے تمام ملکیوں کے لئے روزگار کی نئی راہیں تلاش کریگا اور خاص طور پر نوجوان نسل کو سرکاری اور خانگی ملازمت کے ماسوا روزگار کے دوسرے ذریعوں کی طرف راغب کریگا ۔ نیز اس کی یہ بھی کوشش ہوگی کہ عوام میں کاروباری ذہنیت کو ترقی دی جائے ۔ ضروری صلاحتیں رکھنے والے اشخاص کو زراعت، باغبانی ، میوہ کی کاشت ، افزائش نسل مویشیاں ، بکریوں کی نسل کی افزائش ، مرغبانی ، اور دودھ گھی کاکام جیسے نفع بخش پیشے اختیار کرنے کی ترغیب دی جائےگی ۔ آخر میں سرکاری محکموں اور کاروباری اداروں کے اشتراک عمل سے یہ دفتر بیروزگاروں کو ایسا روزگار دلائےگا جو ان کےلئے مناسب اور نفع بخش ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں ریاست کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے قابل بنائے ۔

ابتدائی تدابیر

بہر حال فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کومختلف غیر فوجی پیشوں میں جذب کرنے اور ممالک محروسہ میں بے روزگاری کے عام مسئلہ کو حل کرنے سے متعلق اسکیمون کو صرف اسی وقت مرتب اور مکمل کیا جاسکتا ہے جبکہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کی تعداد قابلیتیں اور رجحانات اور سرکاری محکمون اور مقامی صنعتوں کی متوقع توسیع کے بارے میں قطعی معلومات حاصل ہوں ۔ تا ہم ابتدائی کام شروع کیا جا چکا ہے اور فوج سے علحدہ شدہ

ایسے اشخاص کی تعداد معلوم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن کا زراعت پیشہ خاندانوں سے تعلق ہے ۔ محکمہ مال سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ایک افسر کو اس بات کی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرنے کے لئے متعین کرے کہ فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو خود انکے مواضعات یا ہمسایہ علاقوں میں کاشت کے لئے زمینات عطا کرنا کس قدر ممکن العمل ہے ۔ اسکے علاوہ زمینات عطا کرنے کے مسئلہ کی چھان بین کے لئے ایک علحدہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے ۔ کار خانہ داروں سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو موزوں روزگار مہیا کریں جو جنگ کے اختتام کی وجہ سے بیروز گار ہوگئے ہیں ۔ محکمہ تجارت و صنعت و حرفت سے درخواست کی گی ہے کہ وہ مختلف صنعتوں میں فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو جذب کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے ۔ فوج سے سبکدوش کئے ہوئے کاریگروں کے لئے صنعتی تربیت کا انتظام کیا جارہا ہے تاکہ انہیں آجروں کے لئے زیادہ قابل قبول بنایا جائے ۔ جنگ کے دوران میں تمام گریڈوں کے جن ۵۰ فیصد سرکاری عہدوں پر راست تقررات کئے گئے تھے وہ اب حضرت بندگان اقدس کے فرمان مبارک کی تعمیل میں فوج سے علحدہ شدہ اشخاص سے پر کئے جائیں گے ۔

مزدوروں کے دستے

جیسا کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ دفتر نظامت " ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ " کے ساتھ تین " سیول لیبر کور " یا یونٹ قائم کئے جانے والے ہیں ۔ ان میں سے ہر یونٹ (۱۰۰۰) اشخاص پر ، جن میں عہدہ دار بھی شامل ہیں ، مشتمل ہوگا اور اس میں صرف فوج سے علحدہ شدہ اشخاص ہی بھرتی کئے جائینگے ۔ اس طرح تین ہزار سے زائد ماہر اور غیر ماہر اشخاص کے لئے روزگار فراہم کیا جائیگا ۔ تجویز ہے کہ تمام عملی اغراض (شرائط و اوقات کار) کے لئے یہ " یونٹ " ممالک محروسہ میں مزدوروں سے متعلق نافذہ قوانین کے تابع رہیں گے ۔ لیکن نظم و ضبط کی خاطر انکے اراکین کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جائیگا جیسا کہ فوجی دستہ میں کیا جاتا ہے ۔ ان کے لئے معقول اجرت کا تیقن کرنے کی غرض سے انہیں ایک مقررہ شرح سے معاوضہ دیا جائیگا ۔ ان یونٹوں کی تشکیل کے فوائد ظاہر ہیں ۔ ایک یہ کہ انکی بدولت تین ہزار سے زائد اشخاص کو فوری روزگار مل سکے گا ۔ دوسرے یہ کہ ان یونٹوں کے اراکین میں عام مزدوروں کی طرح ہڑتال وغیرہ جیسی نزاعات پیدا کرنے کا رجحان نہ ہوگا ۔ کیونکہ انہیں معقول اجرت دی جائے گی اور یہ جزوی طور پر فوجی نظم و ضبط کے پابند ہونگے ۔ تیسرے یہ کہ انکی امداد سے قحط یا خشک سالی کے امدادی کام تیزی کے ساتھ انجام پاسکیں گے ۔

اس طرح ظاہر ہے کہ حکومت بیروز گاری کے مسئلہ کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کے لئے ممکنہ کوشش کررہی ہے ۔ لیکن ان اسکیموں کی کامیابی کا دار و مدار تمام متعلقہ افراد اور اداروں کے اشتراک عمل پر ہوگا ۔ حکومت کو امید ہے کہ ان کو کامیاب بنانے میں اس کے ساتھ کامل اشتراک عمل کیا جائیگا ۔

تحریک امداد باھمی کی تنظیم جدید

دیہی زندگی کی اساس

پچھلے ۳۰ سال سے ریاست میں امداد باھمی کی تحریک زیادہ تر بنک کاری کی تحریک رھی ھے ۔ اب اس تحریک کو نئے اصولوں پر منظم کیا جارھا ھے ۔ اسے ریاست کی تمام دیہی معاشیات کی بنیاد بنایا گیا ھے ۔ مقصد یہ ھے کہ اس تحریک کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے تاکہ اسے دیہی آبادی کی معاشی اور سماجی ضروریات سے ھم آھنگ بنایا جائے ۔

حکومت سرکار عالی نے محکمہ امداد باھمی کی تنظیم جدید کے لئے ایک اسکیم منظور کی ھے جس پر سالانہ تقریباً ۱۳ لاکھ روپے کے مصارف عاید ھونگے ۔ اس اسکیم کے بعض اھم اجزا کو روبہ عمل لایا جا چکا ھے ۔ اس کا مقصد ایسے خود مکتفی مواضعات قائم کرنا ھے جن کے درمیان اتحاد کا صحت بخش جذبہ پایا جائے ۔

اس مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے ھر تعلقہ میں ھمہ جہتی انجمنیں قائم کی جارھی ھیں تاکہ زرعی اشیاء کی پیداوار اور نکاسی میں مدد دی جائے اور اشیاء خوردنی کپڑا وغیرہ جیسی ضروریات زندگی سستے داموں فروخت کی جا سکیں ۔

امداد باھمی اور غذا کی فراھمی

ھندوستان کا غذائی بحران جسکی وجہ سے نگرانی کے کئی احکام کا نفاذ اور اجناس خوردنی اور دوسری ضروری اشیاء کی پیدا وار ذخیرہ بندی اور تقسیم کے لئے ایک نئے ادارہ کا قیام ضروری ھوگیا تھا ، تمام زرعی سرگرمیوں میں امداد باھمی کے عنصر کو شامل کرنے کی اس نئی حکمت عملی کی تشکیل میں بڑی حد تک معاون ھوا ھے ۔ تجربہ سے ثابت ھوا ھے کہ سرمایہ داروں کی نفع بازی اور پیدا کنندہ اور صارف دونوں کے استحصال کا انسداد کرنے کے لئے زرعی پیدا وار کی حمل و نقل پر حکومت کی نگرانی ضروری تھی ۔ لیکن یہ انسداد پیدا کنندہ اور تاجر کے عملی تعاون کے بغیر ممکن العمل نہ تھا ۔ اس لئے غذائی نظم و نسق میں امداد باھمی کی تحریک کو شریک کرکے ان دونوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا ضروری سمجھا گیا ۔

احکام نگرانی

حکم مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار کے ذریعہ حکومت نے ھر کاشتکار کے لئے یہ لازمی قرار دیا ھے کہ وہ زیرکاشت رقبہ کے ھر ایکر پر اپنی غذائی پیدا وار کا ایک حصہ فروخت کرے ۔ اس طرح وصول کردہ غلہ کو یا تو کم پیدا وار کے علاقوں میں منتقل کیا جاتا ھے یا امداد باھمی کے اداروں کے ذریعہ مقامی طور پر استعمال کیا جاتا ھے ۔ حکومت نے کاشتکاروں کو اس اُمر کا اختیار دیا ھے کہ وہ اپنی ”لیوی“ کا آٹھواں حصہ سرمایہ حصص کے طور پر مقامی غلہ گوداموں

میں جمع کرائیں ۔ یه غله اراکین کو کاشت کے اغراض کے لئے یا گھریلو استعال کے لئے بطور قرض کے ۲۰ فیصد سود پر دیا جاتا ہے ۔ اس طرح غله گوداموں کے قیام سے مواضعات میں غذائی قلت اور تخمی ضروریات کا مسئلہ حل ہو جائیگا ۔ اس تدبیر کا مقصد یه ہے که کاشتکار کو قرض کے بار سے نجات دلائی جائے اور اسکی خوشحالی اور معیار زندگی میں اضافه کیا جائے ۔ اب تک تقریباً تین ہزار غله گوداموں کی رجسٹری ہوچکی ہے ۔ توقع کیجاتی ہے که اگلے تین سالوں میں ممالک محروسه سرکارعالی کے ۲۰ ہزار مواضعات میں سے ہرموضع میں ایک غله گودام قائم ہوجائیگا ۔

تجارت پیشه طبقه کی شرکت

تعلقه واری انجمن ہائے ترقیات یا ہمه جہتی انجمنیں ممالک محروسه کے تقریبا تمام (۱۰۴) تعلقوں میں اس غرض سے قائم کی گئی ہیں که زرعی اشیاء کی پیدا وار اور نکاسی میں مدد دیجائے اور ضروریات زندگی کو سستے داموں پر فروخت کیا جائے ۔ یه انجمنیں پیدا کنندوں ، صارفین اور تاجروں کے مفادات کی کامل طور پر نمایندہ ہیں ۔ ان انجمنوں کے کاروبار کو تجارت پیشه طبقه کے ایسے اراکین کے تفویض کرنے کی کوشش کیجارہی ہے جو تجارت میں مہارت رکھتے ہیں ۔ ہندوستان میں زراعت سے متعلق شاہی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا " پیدا وار کی بہتر نکاسی کا مقصد لازمی طور پر موجودہ نظام میں کسی وحدت کو ختم کرنا نہیں بلکه اس نظام کو اس طرح چلانا ہے که اس سے زیادہ فائدہ حاصل ہو " ۔ اس لئے تجویز یه نہیں ہے که تاجروں کو انکے اس آبائی پیشه سے بے دخل کردیا جائے جس میں وہ صدیوں سے مصروف رہے ہیں ۔ واقعه یه که ان انجمنوں کے سرمایه حصص کا ایک بڑا حصه جسکی مقدار تقریباً دو کروڑ روپیه ہے تجارت پیشه طبقه کی ملکیت ہے ۔

امداد باہمی کے اصول پر کاروبار کے فوائد

یه انجمنیں اصل میں کاروباری ادارے ہیں اور محکمه رسد کی زیر ہدایت بڑے پیمانه پر زرعی پیدا وار کی برآمدی تجارت کا کام انجام دے رہی ہیں ۔ کمیشن ایجنٹوں کی حیثیت سے ان انجمنوں کو اس کا حق حاصل ہے که وہ فی پله بارہ آنه فیس وصول کریں جو انکی محفوظات میں جمع ہوتی ہے ۔ اب تک ان انجمنوں نے صرف مونگ پھلی کی برآمد پر تقریباً ۲۰ لاکھ روپیه کا کمیشن اور دالوں کی برآمد پر اتنا ہی کمیشن حاصل کیا ہے ۔ امداد باہمی کے اصولوں پر کاروبار کرنے سے جو کثیر منافع حاصل ہوتا ہے اسکی ایک عمدہ مثال "کوآپریٹیو سنٹرل ٹریڈنگ سوسائیٹی لمیٹیڈ" فراہم کرتی ہے جو دو سال پہلے رعایتاً حاصل کئے ہوئے چار لاکھ روپیه کے سرمایه سے قائم کی گئی تھی ۔ نه صرف یه که پورا قرض ادا کردیا گیا بلکه انجمن کو پانچ لاکھ روپیه سے زاید خالص منافع حاصل ہوا ہے ۔

گودام ٹرسٹ

غله کو حفاظت سے گوداموں میں رکھنے کا انتظام کرنا تعلقه واری انجمنوں کی اہم سرگرمیوں کا ایک جز ہے وہ اس وقت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے تقریباً ایکسو مقامی یونٹوں کا نظم و نسق چلاتی ہیں ۔ حکومت نے ریاست کے طول و عرض میں گوداموں کی تعمیر کے لئے ۵۰ لاکھ روپیه کے سرمایه سے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے ۔ یه گودام کرایه کے اصول پر خریدی کے تحت تعلقه واری انجمنوں کے حوالے کئے جائینگے اور آئندہ انہیں " اجازت یافته گوداموں " کی حیثیت سے استعال کیا جائیگا ۔ اسطرح پیداوار کی نکاسی اور مختصر المدت زرعی سبیل بندی کے مسئله کا فوری حل نکل آئیگا ۔ اس اقدام سے پیدا کنندوں اور صارفین کی قیمتوں کے درمیانی تفاوت کو کم کرنے میں بڑی مدد ملے گی ۔

اصلاحی سرگرمیاں

اصلاح معاشرت کے میدان میں یه انجمنیں تعلیم ، صحت اور صفائی کے اہم اور فوری مسائل پر اپنی توجه مرتکز کرینگی ۔ نیز یه دیہی کاریگروں کو خام اشیاء مہیا کرکے اور انکی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کرکے دیہی

صنعتوں کی اصلاح و ترقی میں بھی مدد دینگی ۔ تعلقہ واری انجمنوں کے لئے یہ ضروری ھے کہ وہ اپنی دیہی ترقی کے لائحہ عمل کے مختلف اجزاء کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک ۵ تا ۱۰ سالہ خاکہ مرتب کریں ۔

لامرکزیت

حد سے زیادہ مرکزیت کے خطرات سے بچنے کےلئے ان انجمنوں کی شاخیں تلنگانہ کے علاقہ میں ۱۰ تا ۲۰ مواضعات کےلئے اور مرہٹواڑی میں ۲۰ تا ۳۰ مواضعات کےلئے قائم کیجارھی ھیں ۔ ھر شاخ کی مجلس عام ان تمام حصہ داروں پر چاھےوہ افراد ھوں یا انجمنیں مشتمل ھوگی جوکسی شاخ کے دائرہ اختیار میں رھتےبستے ھوں یا واقع ھوں ۔ یہ حصہ دار ۱۲ اراکین کی ایک مجلس انتظامی منتخب کرینگے ان میں سے تین اراکین اس علاقہ میں قائم شدہ انجمنوں اور تین انفرادی حصہ داروں کے نمایندہ ھونگے ۔ چھ اراکین تعلقہ کے تحصیلدار یا تعلقدار کی طرف سے نامزد کئے جائینگے جو اس انجمن کے صدر نشین ھونگے۔نامزدگی کےوقت مجلس میں ایسے مفادات کی نمایندگی کو پیش نظر رکھا جائیگا جو اس ادارہ کے کاروبار کو کسی رکاوٹ کے بغیر چلانے کےلئے ضروری ھیں

تعلقہ واری انجمن کی مجلس عام ، شاخوں کی مجالس انتظامی کے اراکین پر مشتمل ھوگی ۔ اس مجلس انتظامی میں مندرجہ ذیل ۲۴ اراکین ھونگے ۔

۱ ۔ تعلقہ واری انجمن کی ھرشاخ کا ایک نمایندہ ۔

۲ ۔ مندرجہ ذیل قومی تعمیری محکموں کے ساتھ سینیر عہدہ دار جو اراکین بلحاظ عہدہ ھونگے ۔

۱ ۔ محکمہ امداد باھمی ۔
۲ ۔ محکمہ علاج حیوانات ۔
۳ ۔ محکمہ زراعت ۔
۴ ۔ محکمہ صحت عامہ ۔
۵ ۔ تعلیمات ۔
۶ ۔ گھریلو صنعتیں اور
۷ ۔ مارکٹینگ ۔

۳ ۔ مابقی اراکین تعلقہ واری انجمنوں کے صدرنشین کے نامزد کردہ اور تعلقدار صاحب کے منظور کردہ ھونگے

مشاورتی انجمن

مستقر ضلع پر ایک انجمن ترقیات ضلع قائم کیجائیگی جسکے صدر نشین اول تعلقدار صاحب یا ڈسٹرکٹ کلکٹر ھونگے اور ناظم بہ لحاظ عہدہ مددگار رجسٹرار امدادباھمی ھونگے ۔ ضلع کی تمام تعلقہ واری انجمنیں اس سے ملحق ھونگی ۔ انجمن ضلع کی حیثیت صرف ایک مشاورتی ادارہ کی ھوگی اور یہ رجسٹرار امداد باھمی کی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہ کریگی ۔ اس انجمن کی بدولت تعلقہواری انجمنوں کو ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھانے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملے گا ۔

بالائی ادارہ

ضلع کی انجمنیں صدر جمعیت اتحاد امداد باھمی سے ملحق ھونگی جو اس تحریک کا بالائی مشاورتی ادارہ ھوگا ۔ یہ ان کےلئے معلومات کے باھمی تبادلہ کا ذریعہ ھوگی اور اپنے اراکین کو نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی امداد باھمی کے مختلف اداروں کے طریقہ کار اور نظام العمل کے متعلق معلومات بہم پہنچائیگی ۔ تعلیم اور پروپیگنڈہ اس کی سرگرمیوں کا اھم جز ھیں ۔ امداد باھمی کی نشر و اشاعت ماھواری رسالہ "گاؤنسدھاری" کے ذریعہ کیجاتی ھےجو تمام ملکی زبانوں میں شائع ھوتا ھے تجویز ھےکہ صدر جمیعت اتحاد امداد باھمی سے ایک شعبہ منصوبہ بندی کو ملحق کیا جائے جو تعلقہ واری انجمنوں کو اسکیمیں مرتب کرنے میں مدد دیگا ۔

امتیازی خصوصیت

اس نئی اسکیم کی ایک اھم خصوصیت ساھوکاروں اور تجارت پیشہ طبقہ کو امداد باھمی کی تحریک میں شامل کرنا ھے ۔ اپنی اسکیم میں مسٹر جمیل حسین رجسٹرار امدادباھمی نےلکھا ھے " اس تحریک کے بانیوں نے اکثر موقعوں پر ملک کی زرعی معیشت اور عوام کے سماجی نظام کو نظر انداز کر یاد

ہے ۔ امداد باھمی کی نشر و اشاعت عملی معاشیات کے ایک نظام کے طور پر کرنے کی بجائے فلسفہ اخلاق کے ایک نظریہ کے طور پر کی جاتی رھی ہے ۔ اسکے علاوہ اس تحریک کو ہمیشہ غیرملکی ملبوس میں پیش کیاجاتا رہا ہے (Raifisen) بنک یا ڈنمارک کی انجمنوں کے کار ناموں کا حوالہ دے کر اس تحریک کی افادیت کا عوام کو یقین دلانا تقریباً ناممکن ہے ۔ عوام کی بڑی اکثریت ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ ہے۔ وہ ان چیزوں کے ما سوا جو وہ اپنے اطراف دیکھتے ھیں کسی دوسری چیز کا تصور نہیں کرسکتے لیکن وہ اچھی طرح جانتے ھیں کہ انہیں اپنے کاروبار کی نگرانی کسطرح کرنی چاھئے چاھے انکے طریقے کتنے ھی بھونڈے کیوں نہ ہوں ۔ ازمنہ قدیمہ سے ہندوستانی سماج پیشہ ورانہ بنیاد پر ذات پات اور فرقوں میں منقسم ہے ۔ اس میں ساھوکار کو امتیازی مقام حاصل رہا ہے اور اب بھی حاصل ہے ۔ذات پات کے طریقہ کے محاسن و معائب کے بارے میں چاھے کچھ بھی کہا جائے اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ھمارے سماجی نظام کا لازمی جزو ہے ۔ آج بھی بیرونی اثر کے با وجود جسنے گاؤں کی اجتماعی زندگی کو بری طرح درھم برھم کردیا ہے گاؤں میں سماج کے مختلف طبقات گروہ واری اساس پر خدمات انجام دیتے ھیں ۔ حکومت کی مالگزاری کی پالیسی کے تحت مواضعات کے مروجہ ”بلوطہ داری ،، نظام کو تسلیم کیا جاتا ہے اور اسکے عام قوانین اور روایات پر عمل کیا جاتا ہے اس لئے اگر اس سماجی نظام کو تسلیم نہ کیا جائے اور ایک ” اچھوت ،، کی حیثیت سے ساھوکار کو امداد باھمی کی تحریک کے دائرہ عمل سے خارج کیا جائے تو یہ ایک بھول ھوگی ،، ۔

تعلیمی افادیت

یہ اسکیم دیہاتیوں کو امداد باھمی کے طریقوں کی تربیت دینے اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ ان میں مشترکہ مفاد کے لئے باھمی اتحاد کا جذبہ پیدا کرنے پر زور دیتی ہے تاکہ دیہی آبادی کے منتشر اور بکھرے ہوئے اجزاء کو اجتماعی زندگی کی ایک ٹھوس مضبوط اور پختہ وحدت میں منتقل کیاجائے۔

تربیت

چار لکچراروں اور ایک چیف ایجوکیشن آفیسر پر مشتمل امداد باھمی کا ایک تربیتی ادارہ قائم کیا گیا ہے ۔ امداد باھمی معاشیات دیہی معیشت (جس میں حیدرآباد میں دیہی آبادی کی تنظیم پر خاص توجہ کیجاتی ہے) تجارتی کھاتہ نویسی اور تنظیم دیہی کے نظری اور عملی پہلوؤں پر لکچر دئے جاتے ھیں ۔ پٹن چیرو کے مرکز تنظیم دیہی میں عملی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے ۔ وھاں نہ صرف محکمہ امداد باھمی کے عہدہ دار اور عمال ھی تربیت حاصل کرینگے بلکہ تعلقہ واری اور مواضعاتی انجمنوں کے عہدہ داروں ، اعزازی کارکنوں اور اراکین کو بھی تربیت دی جائیگی۔

خصوصی اسکیمیں

نشرو اشاعت کے لئے ایک علحدہ اسکیم کی منظوری حکومت کے زیر غور ہے ۔ تعلقہ اٹنور اور آصف آباد میں قدیم قبائل کی اصلاح کے لئے خاص اسکیموں کو بروئے کار لایا جاچکا ہے اور نظام ساگر پراجکٹ کے تحت اس سلسلہ میں مزید کام کیا جا رہا ہے ۔ سابق فوجیوں کی زرعی اور صنعتی نو آبادیاں قائم کرنے اور تنگبھدرا پراجکٹ اورڈنڈی پراجکٹ کے تحت امداد باھمی کے کام کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ایک اسکیم بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان

کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ ایک جدید خودمکتفی مکان ایک دن میں تعمیر کیا جاسکتا ہے؟ اور وہ بھی صرف ۳۰۰ روپیہ کے صرفہ سے !!

آپ شروع میں یقیناً اس بیان کی صحت پر شبہہ کریں گے یا غالباً یہ کہیں گے کہ اس ” معجز نما ،، کار نامہ کی انجام دہی کے لئے الہ الدین کے چراغ کی ضرورت ہوگی۔ لیکن فی الحقیقت ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ نمائش مصنوعات ملکی میں ہزاروں تماشائیوں کے سامنے ایک دن میں تعمیر ہونے والے مکان کا عملی مظاہرہ کیا جاچکا ہے۔ اس سال کی نمائش مصنوعات میں سمنٹ اور کانکریٹ کی یہ عمارت دلچسپ ترین چیزوں میں تھی اور عوام کی ایک بڑی تعداد کے لئے مرکز توجہ بنی رہی۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس کو تعمیر ہوتے اور غریبوں کے لئے ایک مثالی رہائش گاہ بنتے دیکھا۔

مثالی مکانات

مجلس آرائش بلدہ حیدرآباد کو ایک خوش نما شہر بنانے کی غرض سے قائم کی گئی تھی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس کا نظام العمل یہ تھا کہ گندہ محلوں کی صفائی کی جائے اور بد وضع گنجان مکانوں کو منہدم کردیا جائے۔ وہ شہر میں ہزاروں چھوٹے مکانات تعمیر کرچکی ہے جو کم آمدنی والے اشخاص کے لئے مختص ہیں۔ انہیں ” بی کلاس ،، کے مکانات کہا جاتا ہے۔ ان کی تعمیر پر فی مکان ۲۰۰۰ روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ ماہانہ کرایہ

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰)

ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان

GROUND PLAN.
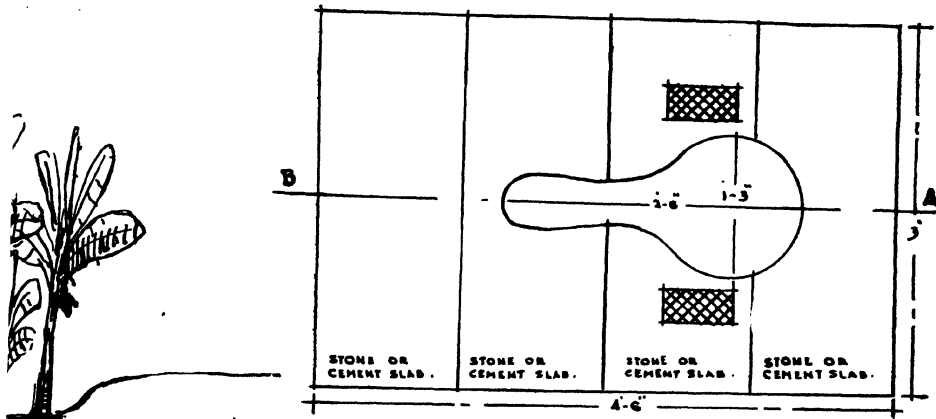
DETAILS OF COST.

EARTEN JARS TWO	@ RS 1.4.0	-	RS 2.8.0
CEMENT ONE BAG	@ RS 2.8.0	-	RS 2.8.0
SAND & BATANA 5 cft	@ RS 10.0.0	-	RS 0.8.0
COUNTRY TILE PIPE ONE	@ RS 0.8.0	-	RS 0.8.0
BAMBOOS	L.S		RS 2.8.0

LABOUR { ONE MASON, ONE MAN COOLY, ONE WOMAN COOLY. — RS 2.1.0

TOTAL RS.10-1-0

VENTILATING SHAFT.
PLAN OF AQUA PRIVY
FOR 5. PEOPLE
OF A VILLAGE HUT.
BAMBOO.
6'
CROSS SECTION A.B.
4-6"
2" PLAIN CEMENT CONCRETE
2-6"
5½"
STONE COVER.
LID
EARTH FILLING.
TILE PIPE
9"
GROUND LINE
GROUND LINE
E
EFFLUENT PIPE TO GO TO TREES.
BAMBOO
2-3"
EARTH FILLING.
EARTHEN JAR NOT LESS THAN 3. HIGH
4-2"

بسلسلہ صفحہ ۱۷

۱۰ روپے ۸ آنے ہے ۔ اس مکان کا خاکہ بنانے کا سہرا مجلس آرائش بلدہ کے سر ہے ۔

غریبوں کے لئے بہترین رہایش گاہ

اس سے کہیں زیادہ اہم مجلس کا وہ خاکہ ہے جو دیہاتیوں کے لئے نئے قسم کے مکانات تیار کرنے سے متعلق ہے ۔ ان میں سادگی اور آرام کے ساتھ ساتھ صفائی اور حفظان صحت کا پورا خیال رکھا گیا ہے ۔ ایسے مکان ایک دن میں تعمیر کئے جاسکتے ہیں ۔ اس کے لئے اینٹ ، چونے اور پتھر ، مزدور اور بڑھائی چکی اور بیل ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ۔ صرف ریت کنکر یا سنگریزے اور دروازے اور کھڑکیاں درکار ہیں ۔ آپ (۲۰) مکعب فٹ سنگریزوں ۱۰۸ مکعب فٹ ریت ۳۰ تھیلے سمنٹ دروازوں اور کھڑکیوں کی ۵۰ مربع فٹ لکڑی سے یہ مکان کھڑا کرسکتے ہیں ۔ آپ کو لازمی طور پر کاریگروں کی بھی ضرورت نہیں ۔ آپ اور آپ کے گھر کے لوگ یہ کام انجام دے سکتے ہیں ۔

تفصیلات

یہ ایک سادہ سمنٹ اور کانکریٹ کا مکان ہے جو ایک کمرہ ایک باورچی خانہ اور ایک دالان پر مشتمل ہوتا ہے ۔ چھت اور دیواریں بھی سمنٹ اور کانکریٹ کی ہوتی ہیں ۔ مکان کا پایہ تقریباً ایک فٹ گہرا ہوتا ہے ۔ ۱۲ گھنٹہ کی محنت میں مکان تیار ہو جاتا ہے ۔ اس کو سوکھنے کے لئے ۱۸ دن درکار ہوتے ہیں ۔ اس طرح (۲۰) وین دن یہ رہایش کے قابل ہو جاتا ہے ۔ تقریباً تین سو روپیے کے صرفہ سے آپ اپنے لئے ایک صاف ، چوہوں سے محفوظ اور صحت بخش مکان بناسکتے ہیں جو دن بدن زیادہ مضبوط ہوتا جائے گا ۔

اور اگر آپ سے یہ کہا جائے کہ ایسے مکانوں میں جدید قسم کے بیت الخلاء بھی ہوں گے تو حیرت نہ کیجئے ۔ دیہات میں بلکہ شہروں میں بھی مرد اور عورتیں میدانوں اور گلی کوچوں کو بیت الخلاء کے اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ اس سے مضر صحت حالات پیدا ہوتے ہیں ۔ وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں ۔ مجلس آرایش بلدہ نے ایک چھوٹے خاندان کے لئے ” فلش آوٹ ،، (Flush-out) پاخانے وضع کئے ہیں جو دس روپے کے صرفہ سے بن سکتے ہیں ۔ ایسا پاخانہ دیہات میں دستیاب ہونے والی چیزوں سے بنایا جاسکتا ہے ۔ پائپ کی بجائے بمبو استعمال کئے جا سکتے ہیں اور مٹی کے دو گولیوں سے پانی کی ٹانکی کا کام لیا جا سکتا ہے ۔ صرف سمنٹ کا ایک ڈھلوان چبوترہ بنانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

حکومت ، ریاست کے مواضعات میں ایسے مثالی مکانات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ دیہاتیوں کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ اپنے مٹی کے تنگ و تاریک جھونپڑوں کی بجائے سمنٹ کے ان صاف مکانوں میں سکونت اختیار کریں ۔ یہ ایک مشکل کام ہے کیونکہ دیہاتی مکان بدلنا پسند نہیں کرتے ۔ لیکن جب وہ پتھر کے ان مکانوں کی قدر و اہمیت اور کفایت شعاری کو محسوس کریں گے تو وہ یقیناً ایسے مکانات تعمیر کرنے اور ان میں رہنے سہنے کو ترجیح دینگے ۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے مواضعات کی کایا پلٹ جائیگی ۔

نئے نظام عالم میں عورتوں کا مقام

معاشرتی خدمت کا معیار

عوام کی اصلاح ———— خاص نصب العین

ریاست حیدر آباد کی خواتین کانفرنس کے سترھویں اجلاس کی صدر کی حیثیت سے صاحبزادی نفیس النسا بیگم صاحبہ (شریک حیات صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر) نے اپنے پر مغز خطبہ میں اس نشیب و فراز کا جائزہ لیا جس سے ہندوستانی عورتیں مردوں کی عاید کردہ غلامی سے نجات حاصل کرنے کی جدو جہد میں دوچار ہوئیں ۔ آپ نے اس سماجی نا انصافی کے خلاف سخت شکایت کی جن کا ہندوستانی عورتوں کو سابق میں شکار ہونا پڑا اور جو انہیں نئے نظام عالم کے قیام میں جائز حصہ لینے سے باز رکھتی ھے ۔ صاحبزادی صاحبہ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ وہ اپنی موجودہ محکومی کی زنجیروں کو توڑنے کی مسلسل کوشش کرتے رھیں اور اس کا مطالبہ کریں کہ انہیں عوام اور خاص طور پر عورتوں کے ذھنوں کو زندگی کے نئے رجحانات سے ہم آھنگ بنانے کا موقع فراہم کیا جائے ۔ موصوفہ نے اپنے اس احساس کا اظہار کیا کہ عورتیں عمل کے جن دو اھم میدانوں میں مفید خدمت انجام دے سکتی ھیں ان کا تعلق صحت عامہ کی ترقی اور صنعت و حرفت کی توسیع سے ھے ۔ اس طرح اس خطبہ کا خاص موضوع عالمی نظام میں عورتوں کا مقام اور اس کا مرکزی نکتہ عوام کی اصلاح کا کام تھا ۔

کانفرنس نے جو قرار دادیں منظور کی ان میں سے ایک قرار داد میں خانوادہ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اعادہ کیا گیا اور یہ امید ظاھر کی گئی کہ ریاست کے نظم و نسق میں میں عوام کے زیادہ موثر اشتراک سے متعلق اسکیم میں عورتوں کی شہری حیثیت اور ان کے حقوق اور اختیارات کو پورے طور پر تسلیم کیا جائے گا ۔ قرار داد میں یہ بھی بتایا ھے کہ دستوری اصلاحات (جنھین تدریجی طور پر نافذ کیا جارھا ھے) کے نفاذ کی بدولت حیدر آباد ہندوستان کی قسمت کی تشکیل اور اس کے داخلی معاملات اور بین الاقوامی تعلقات میں شاندار حصہ لے گا ۔

صاحبزادی نفیس‌النساء بیگم صاحبہ

صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبه نے فرمایا :-
" آل انڈیا وی منزاسوسی ایشن کی شاخ حیدرآباد کے اس سالانه جلسه کو مخاطب کرتے ہوئے مجھے بڑی مسرت ہورہی ہے۔ اس اداره کے مقصد یعنی سماجی ترقی کے نصب العین کی اهمیت کو روز مره زندگی میں اس طرح نظرانداز کردیا جاتا ہے که اس پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے - جب تک هم اپنے مقصد کے حصول کےلئے جوش اور صداقت کے ساتھ جدوجهد جاری نه رکھیں گے مسرت اور خوشحالی کے اس درجه پر نہیں پہنچ سکتے جو ہمارا مقدس ورثه ہے - یه حقیقت میرے لئے دهری مسرت کا باعث ہے که ہمارے قدیم سماج کے تانے بانے میں ہمارا وجودان چندزرین تاروں کا سا ہے جن کی چمک دمک فرقه پرستی کی دسترس سے باهررهی ہے - آج ایسا معلوم هوتا ہے که ہماری قوم کی باگ نفرت کے دیوتا نے اپنے هاتھ میں لے لی ہے لیکن ہمارا سراس کے آگے کبھی نہیں جھکے گا - هندوستان کی زندگی میں یه عنصر بڑی اهمیت رکھتا ہے اس لئے یه اسوسی ایشن مشترک مفاد کےلئے مختلف فرقوں کے تعاون عمل کا ایک ایسا نمونه پیش کرتی ہے جس کی تقلید کرکے مرد بھی جو اپنے آپ کو فهم و فراست کے ٹھیکه دارسمجھتے هیں فائده اٹھاسکتے هیں - هم نے اس حقیقت کو ثابت کر دکھایا ہے که مذهب شخصی قانون کا نام ہے نه که انسان کے خلاف جذبه نفرت کا اور یه که ضمیر کی آزادی هر فرد کو حاصل ہے - ایک کے ضمیر کا احتساب دوسرے کا فرض نہیں ہے -

مجبوری اور محتاجی

"هندوستان کی تاریخ میں بہتیرے انقلابات آئے - لیکن اس کے با وجود ہماری طویل تاریخ میں عورت کا مقام اس درجه کم نظر آتا ہے که گویا همیں گھر کے استعمال کی چیزوں سے زیاده اهمیت حاصل نہیں تھی - اور جهان ساری دنیا میں ہماری بہنوں کو خیال اور عمل کی آزادیاں اس حد تک حاصل هوچکی هیں جو ہمارے شان و گمان میں بھی نہیں آسکتیں ، هم نے اپنے بوجه کو صبر اوراستقلال سے برداشت کیا - حیدرآباد میں تو عورتیں اس درجه محتاج اور مجبور رهی هیں که اس کی مثال مشکل سے مل سکتی ہے اس کے دو اهم اسباب هیں - ایک طرف تو مردوں نے ہمارے جذبات سے بیجا فائده اٹھایا اور کبھی ایسی آزادی دینے پر راضی نہیں هوئے جس سے ان کے عیش و آرام میں فرق آئے - دوسری طرف عورتیں یه سمجھکرخاموش هوگئیں که ان کی تقدیر میں یہی لکھا ہے که وه هر طرح محکوم اور پابند رهیں جس کا نتیجه انتہائی مجبوری اور محتاجی کی صورت میں ظاهر هوا - یه صورت حال بالکل ناروا اور ناقابل برداشت ہے اور بیسویں صدی میں بھی یه بے ربطی بر قرار رہے تو دنیا کی دوسری قوموں کے ساتھ ترقی کی شاه راه پر آگے بڑھنے میں یقیناً همیں رکاوٹیں پیش آئیں گی - ماں کی گود بچه کی اولیں درسگاه ہے - بچه کی تعلیم اور تربیت میں ماں کو سب سے زیاده اهمیت حاصل ہے - بچے کو بنانا اور بگاڑنا ماں هی کے هاتھ میں ہے - اس لئے ضروری ہے که عورتوں کو خانه داری کے علاوه علوم و فنون کی تعلیم بھی دیجائے تاکه گھر کی فضاء مدرسه کے ماحول کے مماثل هو - بعض مشرقی اقوام نے پچھلے چند سال میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس میں عورتوں کی تعلیم اور آزادی کو بڑا دخل حاصل ہے - لیکن ترقی کے لوازم سے ہماری غفلت بھی کچھ کم تعجب خیز نہیں ہے - اور اس غفلت کی ذمه داری زیاده تر تہذیب و تمدن کی ان فرسوده اقدار پر ہے جن کی باقیات سے هم اب تک چمٹے هوئے هیں - قصور ہمارے نقطه نظر کا ہے - هم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف دیکھتے هیں - اور اس طرح حقائق سے آنکھیں بند کرکے زمانه کے ارتقاء کا راسته روکنا چاهتے هیں - یه واقعه ہے که هم ایک عجیب کشمکش میں مبتلا هیں کیونکه ایک طرف صدیوں کی جہالت اور اوهام نے ہمارے ذهن کے سوتوں کو بند کر رکھا ہے تو دوسری حکمیاتی ترقی نے کائنات کے بارے میں انسانی تصور کو یکا یک منقلب کر دیا ہے اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا که آیا هم ان عقائد کو سچ مانیں جو ہماری گھٹی میں پڑے هیں اور جن کی صداقت پر شبه کرنا بھی گناه ہے یا ان حقائق کو تسلیم کریں جنهیں منطق اور معقولیت کی تائید حاصل ہے - حقیقت چاهے کچھ هی هو اس امر کا احساس ضروری ہے که فطرت کے قوانین اٹل

ہیں اور یہ کہ کھڑے سونچنے والے کبھی دوڑ نہیں جیت سکتے ۔ آیندہ ترقی کے امکانات اسی صورت میں نظر آسکتے ہیں جبکہ زندگی کے حقائق کو حقائق جان کر انہیں سمجھنے کی کوشش کی جائے نہ کہ کسی بن باسی بابو کی طرح بے بنیاد تصورات کی دنیا میں زندگی گزاری جائے ۔ کائنات کی تخلیق کوئی بھول نہیں ہے کہ اس کا کوئی مقصد نہ ہو ۔ کائنات کی تخلیق ایک مقصد کو پیش نظر رکھکر کی گئی ہے اور چونکہ کوئی اور تصور خالق و مخلوق کے شایان شان نظر نہیں آتا اس لئے ہمیں مجبوراً مان لینا پڑتا ہے کہ ہماری حیات کا ایک خاص مقصد ہے اورمیرا ایقان ہے کہ زندگی کا مقصد ترقی کی اس معراج پر پہنچنا ہے جہاں تمام افراد کو کامل مسرت حاصل رہے اور ایک کی خوش حالی کےلئے دوسرے کی زبون حالی ضروری نہ قرار پائے میرا خیال ہے کہ یہ نصب العین صرف ایک طریقہ سے حاصل ہوسکتا ہے اور وہ کہ ہم اپنے پڑوسی کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی مدد کریں ۔ حقیقی خوشی ذاتی مسرت سے نہیں بلکہ دوسروں کو خوش کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور میں بجا طور پر یہ سمجھتی ہوں کہ یہ مقدس خیال بھی اس اسوسی ایشن کا نصب العین ہے ۔

دیہات — سرگرمی کا مرکز

" اب سوال یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کو کس طرح حاصل کرسکتے ہیں ؟ اس کا جواب میرے خیال میں بہت آسان ہے ۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم میں قوت ارادی نہیں ہے ۔ ہم کام سے جی چراتے ہیں ۔ جد وجہد سے بھاگتے ہیں ۔ تقدیر پرستی کے جمود جہالت اور اوہام پرستی نے ہمارے حواس کو اس درجہ مفلوج کر رکھا ہے کہ سونچنے کی صلاحیت مفقود ہوچکی ہے ۔حالانکہ یہی استعداد انسان اور حیوان میں مابہ الامتیاز ہے ۔ عقل اور قوت ارادی میں چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ انہیں دوش بدوش آگے بڑھانے اور مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے وابستہ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ آج کل مکاتیب خیال کی غیر معمولی کثرت ہے ۔ لیکن ہمیں ایک ایسے مکتب خیال کی ضرورت ہے جو ہماری حقیقی ضرورتوں کو پورا کرسکے ۔

اگر ہم اپنے قومی مزاج اور انفرادی رجحانات کا جائزہ لیں تو ہمیں اپنے مسائل کا حل مل جائیگا اور ہم تہذیب و تمدن کی ترقی میں پورا پورا حصہ لے سکینگے ۔ تہذیب و تمدن ایک مقدس ورثہ ہے جس میں اضافہ کرنا ہمارا اولین فرض ہے ۔ ہم نے جو مقصد اپنے سامنے رکھا ہے اس کےلئے سخت جد و جہد کرنی پڑے گی اور شرکی ان قوتوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا جن کی وجہ سے آج دنیا محتاج اورسوگوار ہے ۔ ہمیں اپنے مسائل کی گہرائیوں میں اترنا ہوگا ۔ غریب سے غریب اور نیچ سے نیچ افراد تک پہنچنا ہوگا ۔ سات لاکھ دیہات کی سدھار اور تباہ کن دیہی رسم و رواج کی اصلاح ہمارا فرض ہے ۔ ہمیں ان غریبوں کے تباہ کن افلاس اور تقدیر پرستی کو دور کرکے ایک ایسا کاروان تیار کرنا ہوگا جو زندگی کی نئی شاہ راہ پر آگے بڑھ سکے ۔

ہم دیہی زندگی کے حقائق کو نہیں بھلاسکتے کیونکہ یہی وہ مرکز ہے جس کے اطراف ہمارا سماجی اور معاشی نظام گھومتا ہے ۔ دیہی علاقوں میں محرومی افسردگی اور زندگی سے بیزاری اپنی انتہائی حدتک پہنچ چکی ہے — ضرورت ہے کہ اس ناخوشگوار صورت حال کا جلد سد باب کیا جائے ۔ گاؤں کی زندگی کو دماغی اور جسمانی دونوں اعتبار سے تندرست اور توانا بنانے اور دیہی آبادی کو ہر قسم کے خطرات محرومیوں اور ظلم و زیادتی سے بچانے اور ہر قسم کے دکھ درد ، لوٹ کھسوٹ اور غلامی کی سختیوں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ غرض ان تمام مشکلات اور مصیبتوں کو دور کرنا ہے جو انہیں ورثہ میں ملی ہیں ۔ یہ مقصد بڑے پیانہ پر مفت تعلیم کی اشاعت ، طبی امداد، حفظان صحت کے اصولوں کے پر چار ، بہتر مکانات اور بہتر سڑکوں کے علاوہ تفریحات کے مناسب انتظامات ، کتب خانوں کے قیام اور جدید سماج کے دوسرے سارے لوازم کی مدد سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ کوئی حکومت یہ سارے کام نہیں کرسکتی ۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ عوام کی کثیر تعداد کو زندگی کے نئے طریقوں سے واقف کرانے کےلئے انتھک کوشش کریں ۔ لیکن ہماری توجہ زیادہ ترعورتوں پر مرکوز رہے گی ۔ اس لئے کہ ان کی حالت بہتر ہو جائے

تو سارے سماج کا معیار زندگی بلند ہوسکتا ہے ۔ یہ نصب العین اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ ہم زندگی سے متعلقہ اپنے نظریات کو بدلیں ۔ عیش و آرام کو مقصد حیات نہ سمجھیں ۔ فرسودہ عقائد اور بناوٹی جذبات کو چھوڑ کر عام انسانوں کے دکھ درد میں شریک ہو جائیں ۔ موجودہ زندگی کے جہنم زار میں کسی خوشگوار تبدیلی ، انقلاب یا حصول آزادی کا امکان نہیں ہے جب تک کہ ہم جیسے لوگ جو حالات کو بہتر بناسکتے ہیں اکثریت کی زبوں حالی پر دھیان نہ دیں ۔ اگر ہم اس وقت کوئی اقدام نہ کریں تو بعد کی نسلیں بجا طور پر ہم پر نہ صرف مجرمانہ غفلت بلکہ قتل انسانی مستوجب سزا کا الزام عاید کرسکتی ہیں ۔

تعلیمی پہلو

'' جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے اس حقیقت پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ تعلیم ذہنی اور جسمانی تربیت کے عملی طریقوں پر نہیں بلکہ سیرت سازی پر مشتمل ہونی چاہئے ۔ تعلیم کی بدولت انسان کا نقطہ نگاہ اس درجہ وسیع ہو جانا چاہئے کہ اس کی نظر جغرافی حدود کو توڑ کر آگے نکل جائے اور قوم اور نسل کا امتیاز قائم نہ رہے ۔ تعلیم ایسی ہو جو ہمیں اخلاق اور کردار کے زیور سے آراستہ کرے ، جس کی بدولت ہم نیکی پر کسی غرض کو ترجیح نہ دیں ۔ راستوں کی بحث میں منزل کے خیال کو دل سے نہ نکال دیں ۔ اسکے علاوہ تعلیم کی بنیاد حقیقت پرستی پر ہونی چاہئے جس کی مدد سے ہم ان قوتوں کو سمجھہ سکیں جو ہماری روز مرہ زندگی میں کار فرما نظر آتی ہیں ۔ یہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے کہ موجودہ تعلیم ہمیں خود اپنی ذات سے بیگانہ رکھتی ہے ۔ نہ ہم اپنے تاریخی پس منظر سے واقف ہیں نہ روایات اور ثقافت سے ۔ اور پھر ان کے بارے میں معلومات بھی ہم تک صحیح طور پر نہیں پہنچائی جاتیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ سے کوسوں دور رہتے ہیں ۔ نہ صرف اپنی ذات سے دور بلکہ اپنے دیس سے پرے ۔ طریقہ تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اس وقت لکھے ہوئے الفاظ ہی کے ذریعہ معلومات ہم تک پہنچتی ہیں اور یہ ذریعہ کافی نہیں ہے ۔ ضرورت ہے کہ تعلیم کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے نشریات ، فلم ، مصور کتابوں اور دوسرے لوازم سے مدد لیجائے ۔ ہمارے فلم ، تعلیم کو پھیلانے میں بڑی مدد دے سکتے تھے ۔لیکن بجائے علم کی روشنی پھیلانے کے وہ دیکھنے والوں کی ذہنیت اور دل و دماغ کو مسخ کر دیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ان کی ترقی اس وقت تک بیہودہ قلا بازیوں اور پڑھی لکھی لڑکیوں کی بے جامذمت سے آگے نہیں بڑھی ہے ۔

عورتوں کے سیاسی اور سماجی حقوق تسلیم کئے جائیں

'' جہاں تک خود ہماری ذات کا تعلق ہے آج کا سب سے اہم مسئلہ ہماری آزادی ہے ۔ بہیتری بہنوں نے اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں ۔ اس لئے میں اس داستان کو طول دینا نہیں چاہتی ۔ البتہ اتنا ضرور کہونگی کہ کل مستقبل کی تعمیر میں عورت کا حصہ ماضی کے مقابلہ میں زیادہ اہم رہے گا ۔ تہذیب کی پیش رفت میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں اور اگر چہ ممکن ہے کہ بعض پیشوں کے لئے وہ مرد کی طرح زیادہ موزوں نہ ہو لیکن جنگ کے دوران میں عورتوں نے جرات اور بہادری کے جو کرشمے دکھائے ہیں ان سے ثابت ہوچکا ہے کہ وہ اپنی صنف مخالف سے کم نہیں ہیں ۔ اب مردوں کا فرض ہے کہ جو سماجی حقوق انہوں نے اس وقت تک غصب کر رکھے ہیں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور ہم انتہائی جد و جہد کرکے انہیں ہمارا حق دینے پر مجبور کرینگے ۔

مابعد جنگ تنظیم میں عورتوں کا حصہ

'' مابعد جنگ تجویزوں میں دو امور ہماری فوری توجہ چاہتے ہیں ۔ جہاں تک صحت اور تندرستی کا تعلق ہے یہ سب جانتے ہیں کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے ۔ عوام کی اکثریت کو حفظان صحت کے اصولوں اور تندرستی کی قدر سے واقف کردیا جائے تو ایک طرف درد دکھ کا انسداد ہوجائے گا اور دوسری طرف وہ بے شمار روپیہ اور وقت بچ جائیگا جو دواؤں اور دواخانوں پر صرف کیا جاتا

ہے ۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینا ضروری ہے کہ جسمانی اور ذہنی صحت تندرستی کی اقل ترین ضرورت ہے ۔ دوسرا مسئلہ صنعتوں کی توسیع میں ہمارے حصے سے متعلق ہے۔ ہمیں قوانین اور ضابطوں کی مدد سے عورتوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنی ہوگی ورنہ اس کا امکان ہے کہ ہمیں ہر طرح مجبور کرکے ہماری محنت سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے ۔ قانون ایسا ہونا چاہئے جس کے لحاظ سے نہ صرف ہماری اجرتیں اور چھٹیاں مقرر ہوں بلکہ ہماری خاص کمزوریوں کو پیش نظر رکھ کر ساجی بیمہ کا ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں حکومت اور آجر دونوں فیاضی سے ہاتھ بٹائیں ۔ علاوہ برین بعض ایسے پیشوں سے جو خطرات سے پر ہوں عورتوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی امتناعی قوانین بنانے ہوں گے ۔

سعی کامل

” ویمنز اسوسی ایشن کی حیدرآبادی شاخ نے مشکل سے مشکل حالات کے باوجود اپنا کام بہتر سے بہتر پیمانہ پر جاری رکھا اور اب جبکہ جنگ کے بعد نظام امن کے قیام کا زمانہ آیا ہے ہمیں امید ہے کہ اس کا کام اس کے مقاصد کے شایان شان پیمانہ پر پھر سے شروع ہوجائیگا ۔ اعلحضرت بندگان اقدس شہریار دکن و برار جیسے روشن خیال اور رعایا پرور فرمانروا کی سرپرستی میں ہم اپنے پاک اور مقدس مقصد کے حصول میں کامیاب ہونگے ۔ انسانیت کے ایک زبردست لمیہ پر پردہ ابھی گرا ہے ۔ ساری دنیا میں تہذیب کی شمعین رفتہ رفتہ گل ہوتی جارہی ہیں ۔ جس سے فضاء کجلا رہی ہے اور مستقبل کے خطرات بڑھتے نظر آتے ہیں ۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ اپنی حیات کو خوشگوار بنائیں یا مردوں کی طرح بے حس زندگی بسر کریں ۔ اگر ہمیں خدا کی عظمت پر بھروسہ رہے اور ہم خیر کی قوتوں پر ایمان رکھیں تو ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آسکتی۔ مسرت کی تلاش میں ہم نے جو مہم شروع کی ہے ممکن ہے کہ وہ ہمیں حیات انسانی کی منزل مقصود تک پہنچادے بشرطیکہ ہم میں ایثار کا جذبہ ہو اور ہم خلوص و محبت سے اپنا کام انجام دیں ۔ “

قرار دادیں

کانفرنس نے ایک قرار داد منظور کی جس میں حکومت سرکار عالی سے پر زور استدعا کی گئی ہے کہ وہ کٹر اور قدامت پسند قوتوں کی پروانہ کرے بلکہ ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکیوں اور ۲۱ سال سے عمر کے لڑکوں کی شادی کو ممنوع قرار دینے کے لئے فوری کارروائی کرے ۔ ایک اور قرار داد کے ذریعہ کانفرنس نے شہزادی نیلوفر کے اس تین سالہ خاکہ کی تائید کی جس کے تحت مراکز بہبودی اطفال و زچگان کا قیام پیش نظر ہے ۔ یہ مراکز اس رقم سے قائم کئے جائیں گے جو محصول زاید منافع کی آمدنی سے حکومت نے مہیا کی ہے ۔ کانفرنس نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ اس سال کے محصول کی آمدنی سے مزید رقم اس غرض کے لئے مختص کرے نیز ریاست کے معمولی محاصل سے زچاؤں کی بھلائی کے کام کے لئے سالانہ متوالی اخراجات کی پابجائی کا انتظام بھی کرے ۔

معلومات حیدر آباد میں

شائع شدہ ۔ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں ۔

دکن کا تہذیبی ارتقاء

از منہ قدیمہ سے دکن مختلف نسلوں ، مذھبوں ، زبانوں اور تہذیبوں کا مرکز اتصال رہا ہے ۔ عہد ما قبل تاریخ میں نا گا قوم شمال سے ترک وطن کرکے آئی اور یہان کے قدیم باشندون میں بس گئی جو معلوم ھوتا ھے کہ اس بعید زمانہ میں بھی متمدن تھے ۔ اس کے بعد آریائی قوم اپنا علحدہ تمدن اور زبان لیکر آئی ۔ اس طرح تین قومون کی تین تہذیبیں آپس میں گھل مل کر ایک ھوگئیں اور صدیون تک ترقی کرتی رھیں ۔

تاریخی دور میں بدھ مت اور جین مذھب دکن میں در آے ۔ لیکن آریائی مذھب نے اپنی توانائی اور ھمہ گیر نوعیت کی بدولت انہیں اپنے میں ضم کرلیا اور ساتھ ھی ان کے بعض بنیادی عقائد جیسا کہ اھمسا ھے قبول کرلیے ۔ اس طرح ایک وسیع الاساس آریائی مذھب نے نشو و نما پائی ۔ بالاخر ان دونون مذاھب کو آریائی عقیدہ کے لئے راستہ چھوڑ کر ھٹ جانا پڑا ۔

یہی حال زبان کا بھی ھے ۔ بدھ مت کے عروج اور اس کے بعد کے زمانہ میں آریائی پراکرت صدیون تک سرکاری زبان بنی رھی اور اس نے مقامی زبانوں پر اپنا اثر ڈالا ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر موجودہ تلنگی اور کنڑی زبانوں کی نشو و نما ھوئی ۔ البتہ مرھٹی کی حیثیت اپابھرمشا پراکرت ھی کی رھی ۔

تیسری صدی قبل مسیح تک دکن پورے طور پر موریائی سلطنت کے زیر نگین آگیا تھا اور شہنشاہ اشوک کے عہد میں ایک نائب سوار انگری سے جو متعدد مورخین کی رائے میں ممالک محروسہ سرکارعالی کا مقام ھٹی ھے دکن کا نظم و نسق انجام دیتا تھا ۔ مسلسل کئی شاھی خاندانوں نے یہان اپنی سلطنتیں قائم کیں ۔ پٹن میں ساتھ وانا ، بادامی میں قدیم چالوکیا ، مانیا کھیٹا (من کھیڑ) میں شمالی راشٹرا کوٹا اور کیانی میں بعد کے چالوکیا خاندان بر سر اقتدار آئے ۔ اس کے بعد دیوا گری (دولت آباد) میں یادواؤں اور بالاخر ورنگل میں کا کا تیاؤن کو عروج حاصل ھوا ۔

بعد میں مسلمان آئے اور سلطنت بیجا نگر قایم ھوئی ۔ تقریباً دو صدیوں کے بعد دکن پر مسلمانون کو مستقل تسلط حاصل ھوگیا ۔ وہ خانہ بدوشون کی طرح نہیں آئے بلکہ اس سر زمین کے باشندوں کی حیثیت سے یہان سکونت اختیار کرلی ۔ ان کے نئے اور مختلف مذھب ، ثقافت ، آرٹ اور ادب نے تہذیب و تمدن کے ان خزانون کو اور مالا مال کردیا جو پہلے سے موجود تھے ۔ کچھ عرصہ بعد ایک مشترکہ تہذیب کی نشو و نما ھوئی جس میں مختلف و حدتون کی خصوصیات نے ایک دوسرے سے اکتساب فیض کیا اور آپس میں آسانی کے ساتھ گھل مل گئیں ۔ بقول ایک ممتاز حیدرآبادی عالم کے '' تنوع میں یکرنگی ،، پیدا ھوگئی ۔

بہمنی سلاطین مستحق ستائش ھیں کہ انہوں نے دور بینی سے کام لیا ۔ تجربہ کار مدبر ملک سیف الدین غوری نے یہان کے مادی اور جغرافیائی حالات کی مناسبت سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لئے مناسب گنجائشیں مہیا کرکے ھندوؤں اور مسلمانون کے درمیان بندھنون کو مضبوط کرنے اور مشترکہ دکھنی تہذیب کی بناء ڈالنے کی کوشش کی ۔ اگرچہ حکمران مسلمان تھے لیکن وہ ھندو وزیروں اور گورنروں کو مامور کرتے اور مقامی زبانون کی سرپرستی کرتے تھے ۔ وہ شعراء کے مربی بن گئے اور ان میں سے بعض خود شاعر اور مصنف تھے ۔ اس سلسلہ میں گولکنڈہ کے قطب شاھیوں کا نام خاص طور پر قابل ذکر ھے ۔ ابراھیم شاہ نے ادانکی گنگا دھرا کوی جیسے شاعروں کی سر پرستی کی جس نے اپنی نظم '' تپتی سموارنم ،، کو اس کے نام سے معنون کیا تھا ۔ اکنا و مادنا کے نام تو تاریخ کا جزو بن گئے ھیں ۔ اس طرح ھر مسلم شاھی خاندان نے دکن کے مشترکہ آرٹ اور تہذیب میں کچھ نہ کچھ اضافہ کیا ۔

یہ تھی وہ میراث جو خانوادۂ آصفی کو ترکہ میں ملی - ممالک محروسہ مختلف حکومتوں اور زمانوں کے ماثر تاریخی اور آرٹ کی نشانیوں سے مالا مال ہے - اگرچہ مشترکہ آرٹ اور تہذیب کی داغ بیل پڑچکی تھی لیکن زمانہ اس قدر پر آشوب تھا کہ ان کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے لئے حالات مبارک اور سازگار نہ تھے - خانوادہ آصفی کا ابتدائی عہد حکومت بھی اس صورت حال سے مستثنی نہ تھا - غدر ہوا اور دکن میں یہ اپنی فطری موت مرا - سنہ ۱۸۵۸ ع تک سارے ہندوستان اور بالخصوص دکن کے حالات میں بڑی حدتک سکون پیدا ہوگیا تھا - ریاست میں استحکام و تنظیم کا کام شروع ہوا اور نواب سر سالار جنگ بہادر ، جن سے خوشگوار یادین وابستہ ہیں ، غالباً پہلے وزیر تھے جنہوں نے ملک کی پر امن ترقی کی بنیادیں رکھیں اور ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی تہذیبی یادگاروں کی حفاظت کے لئے قدم اٹھایا -

اعلی حضرت خسرو دکن و برار کا عہد حکومت دکن کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم دور ہے - شاہ ذیجاہ کو اسلاف سے ترکہ میں جو روایات ملی تھیں اور اپنے والد ماجد حضرت غفران مکان کے شفقت آمیز رہنمائی میں سلطان العلوم نے جو تربیت پائی تھی وہ شاہ ذیجاہ پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کے لئے انتہائی موزوں تھی - سنہ ۱۹۱۴ ع اور سنہ ۱۹۱۹ ع کا درمیانی زمانہ نظم و نسق اور تنظیم کا زمانہ تھا جب کہ ملک کی آیندہ ترقی کی بنیادیں رکھی گئیں - پہلی تباہ کن عالمی جنگ کے باوجود یہ محسوس کیا گیا کہ ریاست کی اصلاح سے متعلق تدابیر کو ملتوی نہیں رکھا جاسکتا - جنگ عظیم کے مالی مطالبات کی تکمیل کے علاوہ ملک کی ترقی کے لئے معتدبہ رقم مہیا کی گئی - یہی وہ زمانہ تھا جس میں تقریباً تمام قومی تعمیری محکمے قائم کئے گئے -

تاریخی یادگاروں اور آرٹ کے شہکاروں نے توجہ شاہانہ کو اپنی جانب مبذول کرایا اور سنہ ۱۹۱۴ ع میں محکمہ آثار قدیمہ قایم کیا گیا - مسٹر غلام یزدانی کی خدمات حاصل کی گئیں اوران کی رہنمائی میں جوترقی ہوئی اسے فی الحقیقت عظیم الشان کہا جاسکتا ہے - ان کی فطری قابلیت اور کام سے دلچسپی نے ان پر فوراً یہ واضح کردیا کہ موجودہ تہذیبی آثار اور آرٹ کے شہکاروں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دکن میں بعض مقاموں کی کھدائی سے شاندار نتایج برآمد ہوں گے - اس طرح حفاظت اور کھدائی کا کام ساتھ ساتھ ہوتا رہا - حکومت سرکارعالی نے انہیں ممکنہ امداد دی اور اس معاملہ میں اعلی حضرت بہ نفس نفیس غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے -

ایلورہ اور ایجنٹہ کے غار ساری دنیا میں مشہور و معروف ہیں - ان کی مرمت و درستگی اور حفاظت ونگہداشت کا کام فوری شروع کردیا گیا - جنگل صاف کئے گئے سڑکیں تعمیر کی گئیں اور ان غاروں کو ایسے مسافروں کے لئے قابل رسائی بنایا گیا جو دنیا کے تمام حصوں سے آتے ہیں - اب ان مقامات کا دورہ کرنے والے کو کسی دشواری کے بغیر تمام سہولتیں حاصل ہوسکتی ہیں اور وہ یہاں اپنے قیام کو خوشگوار بناسکتا ہے - ایجنٹہ کی تصوروں کے تحفظ کے لئے معتدبہ رقمیں خرچ کی گئیں - اور مسٹر یزدانی کی مساعی ان دو شایع شدہ جلدوں میں ظاہر ہوئیں جن میں حسن کارانہ اور مصورانہ نقطہ نظر سے ان تصاویر کا مستند مطالعہ کیا گیا ہے -

ممالک محروسہ کے آثار قدیمہ ماقبل تاریخ اور تاریخ کے ابتدائی زمانہ کے باقیات بدھ ہندو اور جین مندروں، مسلم مذہبی عمارتوں ، عیسائی گنبدوں اور سکھ گردواروں پر مشتمل ہیں - اس طرح حکومت سرکارعالی ہمارے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے ان تاریخی یادگاروں کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا -

جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کھدائی کے شاندار نتایج برآمد ہوئے - سرتھیوڈور ٹاسکر سابق صدر المہام مال سرکارعالی نے ایک موقع پر فرمایا تھا "دکن کی دریائی وادیوں کی کھدائی ایسی معلومات فراہم کرے گی جن سے دکن کی تاریخ بالکل بدل جائے گی -" ضلع رائچور میں مسکی کی کھدائی کے دوران میں شہنشاہ اشوک کا ایک فرمان ملا جس سے اس عہد کی تاریخ کے متعدد نکات پر مفید روشنی پڑی - پٹن کی کھدائی کے نتیجہ کے طور پر ایک زیر زمین

شهر برآمد هوا جس کے '' مهن جوڈارو ،، کی طرح ایک دلچسپ انکشاف ثابت هونے کا امکان هے ۔ کنڈا پور اور پانیگری کی کهدائیوں سے متعدد چیزین اور شهر دریافت هوئے ۔ ان دو مقامون کے متعلق اب یه سمجها جاتا هے که یه اس اکتیس فصیلوں والے شهر کے دو حصے هیں جن کا میگا ستهینیز نے ذکر کیا هے ۔ هوسکتا هے که یه ساتهاواهانا کے زمانه میں دهنیا کٹا کا سے پٹن جانے والے راسته پر پڑاو ڈالنے کے دو مقامات اور بازار هوں ۔

هندو مندروں ، مسلم گنبدوں اور مسجدوں ، سکھ گردواروں ، ایجنٹه اور ایلوره کے بده اور جین غاروں ، بڑے بڑے تالابوں اور مختلف مآثر سلف دکن کے ایسے بیش قیمت اور بے نظیر ذخائر هیں جن پر وه فخر کرسکتا هے ۔

اعلی حضرت بندگان عالی نے حال هی میں حیدرآباد میں منعقد شده تاریخ دکن کانفرنس کے نام اپنے حکیمانه پیام میں ارشاد فرمایا تها ۔ '' تاریخ دکن گویا خودتاریخ هند کا خلاصه هے ،، ۔ مختلف نسلوں اور تهذیبوں کی تاریخ اور اس کا مطالعه ذهن انسانی کی کاوشوں کا ایک اهم جزو هے ۔ حکومت سرکارعالی نے یورپ میں اور بحر الکاهل کے پارٹیوں کی گهن گرج آواز کے باوجود با موقع اوردانشمندانه فیاضی کے ذریعه تهذیبی سرگرمیوں کی حوصله افزائی کی ۔ دکن کی ایک مستند تاریخ کی ترتیب و تالیف کا کام حکومت سرکارعالی کے زیر اهتمام انجام پارها هے ۔ حال هی میں گیارهویں کل هند اورینٹل کانفرنس اورکل هند تاریخی کانگریس کے اجلاس جامعه عثمانیه کے زیر اهتمام حیدرآباد منعقد هوئے تهے ۔ ان کانفرنسوں کے نهایت مفید نتائج برآمد هوئے ۔ ایسی تهذیبی سرگرمیاں بے شمار هیں جن کا تذکره کرنا ممکن نهیں ۔

حکومت سرکارعالی کسی ایسے کام کو شروع کرنے میں پس و پیش نهیں کرتی جو تهذیبی ترقی کا باعث هو ۔ جامعه عثمانیه نے تقریباً ۳۰۰۰ مخطوطات کا ایک قابل قدر مجموعه حاصل کیا هے جس کی اب جانچ کی جارهی هے ۔

حالیه تعمیر شده عمارتوں کی ایک امتیازی خصوصیت یه هے که ان میں هندو اور مسلم طرز تعمیر کا ایسی خوبی کے ساتھ امتزاج کیا گیا هے که یه دونوں اهم مذاهب کی تهذیبی وحدت کا مظهر بن گئی هیں ۔ ان تمام سرگرمیوں کی ته میں جو چیز کار فرما هے وه مذهبی روا داری هے جو حکومت سرکارعالی کے نظم و نسق کا اساسی اصول هے ۔

پروڈنشیل کوآپریٹیو بنک کا جشن سیمین

معاشیات نفع کو معاشیات امداد باہمی کے حق میں دستبردار ہوجانا چاہئے

'' دی پروڈنشیل کوآپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بنک '' (The Prudential Co-operative Central and Urban Bank) نے ۲۰ سال تک مفید کام انجام دینے کے بعد اپنا جشن سیمن منایا ۔ ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے اس تقریب کی صدارت فرمائی ۔ آنریبل دیوان بہادر ایس ۔ آرو امدو آئنگار صدرالمہام طبابت نے جشن سیمین کا خطبہ پڑھا ۔ آپ نے فرمایا کہ اس ادارے نے بنک کاری کے صحیح اصولوں پر کاروبار انجام دیا ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر اس نے اپنی زندگی کی مختصر سی مدت میں نمایاں کامیابی حاصل کی ۔

خطبۂ صدارت

اپنے خطبۂ صدارت میں ہزاکسلنسی نے بنک کی مجلس انتظامی کو مبارکباد دی کہ زمانہ جنگ کے حالات کی وجہ سے پیدا شدہ موانع کے باوجود اس نے بنک کے کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلایا ۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ '' یہ بات تسلیم کی جاچکی ہے کہ اگر ہم اپنے نظام معیشت میں امداد باہمی کے اصول اختیار کریں اور ذاتی نفع پر زور نہ دیں تو ہمارے بہت سارے سماجی اور معاشی مسائل حل ہو جائیں گے ۔ ''

مستحسن اقدام

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا ''اعلی درجہ کی بنک کاری کی سہولتیں مہیا کر کے عوام کی حالت کو سدھارنے اور کم شرح سود پر قرض دیکر غریبوں اور مفلسوں کو ساہوکاروں کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے آج سے ۲۰ سال پہلے دیوان بہادر سی ۔ وی پدما راؤ مدلیار کے ہاتھوں اس ادارہ کا قیام ایک مستحسن اقدام تھا ۔ اس ادارہ کو جو عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے اس سے یہ اقدام پوری طرح حق بجانب ثابت ہوتا ہے ۔ مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ چھوٹے سرمایہ کاروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں ۔ یہ امر بھی موجب طمانیت ہے کہ اس بنک کی طرف سے جو ۱۰۵۰۰ قرضہ جات دئے گئے ان میں سے ۸۵ فی صد سے زاید قرضوں کی مقدار ایک ہزار روپے سے کم ہے ۔ اس سے اس واقعہ کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ سماج کے متوسط اور ادنی طبقوں کے مفادات کو عزیز رکھتے ہیں ۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہی صحیح اصول عمل ہے ۔ ہمیں امداد باہمی کے کسی بنک کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ لگاتے وقت ایک اونچے معیار کو پیش نظر رکھنا چاہئے ۔ روپے ۔ آنہ ۔ پائی کو بہت زیادہ اہمیت دینا مناسب نہیں ہے اگرچہ اس معاملہ بھی آپ کا بنک کامیاب رہا ہے ۔

مستحکم موقف

'' اس بنک نے ۶ ہزار روپے کے ابتدائی سرمایہ سے کاروبار شروع کیا مگر اب اس کے محفوظات کی مجموعی مقدار ۸۴ ہزار روپے تک پہنچ گئی ہے اور اس کا ادا شدہ سرمایہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے ۔ اس طرح اس کا موقف نہایت مستحکم ہے ۔

'' مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ بنک اپنا کاروبار نہایت کارکردگی اور کامیابی کے ساتھ انجام دیرہا ہے ۔ اس کی مالیاتی سرگرمیاں ان آئنی حدود تک محدود ہیں جن کی رزرو بنک آف انڈیا (Reserve Bank of India)

نے سفارش کی ہے ۔ اس سے اس کے منتظمین کے بے لوث کام پر روشنی پڑتی ہے ۔

قریبی اشتراک

" مجھے یہ سنکر بھی مسرت ہوئی کہ آپ ہمارے محکمہ امداد باہمی کے ساتھ تعاون کرکے اس کے دوستانہ مشورہ کے مطابق کام کر رہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ یہ خوشگوار تعلقات اسی طرح بر قرار رہیں گے اور اس کا نتیجہ آپ کے اور محکمہ امداد باہمی کے درمیان قریب تر اشتراک عمل کی صورت میں ظاہر ہوگا ۔

" حکومت سرکارعالی امداد باہمی کی تحریک کو جو اہمیت دیتی ہے اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ موازنہ میں محکمہ امداد باہمی کے لئے رقمی گنجائش چھ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۱۳ لاکھ روپے کر دی گئی ہے اور امداد باہمی کے اصولوں پر زرعی دولت کی پیدا وار ، فروخت اور تقسیم کا مسئلہ زیر غور ہے "۔

آخر میں ہزاکسلنسی نے فرمایا " ملک کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے ۔ آپ کو نئی اور بھاری ذمہ داریاں سنبھالنی ہونگی ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے کام کو مصلحت اندیشی اور امداد باہمی کے اسی جذبہ کے مطابق جاری رکھیں گے جو سابق میں آپ کی نمایاں خصوصیت رہا ہے ۔ میں آپکی بنک کی کامیابی کا متمنی ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ حیدرآباد میں نظام بنک کاری کے ایک جزولاینفک کے طور پر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھیگا اور ترقی دیگا "۔

برکات

اس ادارے کی ابتدا اور ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے آنریبل دیوان بہادر ایس ۔ آروامدو آئنگار نے فرمایا کہ ممالک محروسہ سرکارعالی میں تحریک امداد باہمی کی تاریخ میں اس انجمن قرضہ نے خاص طور پر شہری بنک کاری کے معاملہ میں زبردست ترقی کی ہے اور اپنے ارا کین کو تحریک امداد باہمی کی دو اہم خصوصیات یعنی خود اعانتی اور کفایت شعاری کی برکتوں سے بہرہ ور کیا ہے ۔ انہوں نے امداد باہمی کے حامیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے کام کو ان اعتراضات کی پروا کئے بغیر جاری رکھیں جو ممکن ہے کہ ان پر کئے جائیں ۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ بنک کے آسامیوں کو بنک کاری کے جدید طریقوں کی طرف مائل کریں ۔

اتحاد پیدا کرنیوالی قوت

تحریک امداد باہمی کی ممکنہ حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آنریبل صدر المہام طبابت نے اپنے خطبہ کوتالہا کس کے ان لفظوں پر ختم کیا ۔ " ایسے کسی بد نصب ملک میں جیسا کہ ہمارا ملک ہے جہاں مذہب اور زبان کے اختلافات ، تہذیب کے تنوع ، ذات پات کی تفریق اور رنگ کے امتیاز نے ایک نسل کو دوسری نسل سے ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے اور ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کر رکھا ہے کیا کوئی اور شے ایک ایسی تحریک سے بڑہ کر ہماری تائیداور حوصلہ افزائی کی مستحق ہوسکتی ہے جس کا مقصد ہمدردی ، اعتماد اور ایمانداری کے بندھنوں سے ہمیں متحد اور متفق کرنا ہو "۔

آنریبل دیوان بہادر نے فرمایا کہ اتحاد ، اعتماد ، نیک دلی ، مفاہمت اورہمدردی کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی آج جتنی سخت ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی ۔ " اس لئے اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ تحریک امداد باہمی پر ایماندارانہ اور مخلصانہ عمل بھی ہماری خرابیوں کو چا ہے وہ سماجی ہوں یا سیاسی ، معاشی ہوں یا مذہبی دور کرسکتا ہے ہمیں نسلی ، فرقہ واری ، لسانی اورسیاسی اختلافات کے تند اور پر شور سمندروں کے پار لے جاسکتا ہے اور بالاخر اتحاد اور رفاقت کے ساحل مقصود تک پہونچا سکتا ہے ۔ یہ کام عظیم الشان اورکٹھن ہے ۔۔ بوڑھوں اور نحیف و ناتوان لوگوں کی بجائے قوی، پر جوش اور سر گرم نوجوانوں کو منزل کی طرف بڑھنا چاہئے ۔۔ پرانی نسل کا تجربہ اس طوفانی سفر میں ان کے لئے مشعل ہدایت کاکام دیگا ۔ آئے ہم سب ملکر اتحاد اور ترقی کے راستہ پر قدم بڑھائیں ۔ "

غریب کاشتکاروں کے فائدہ کیلئے حکومت سرکار عالی کا جدید قانون

دوسروں کی زمینات پر محنت کرنے والوں کی بے اطمینانی رفع کردی گئی ہے

زرعی اراضی کے آسامیان شکمی یعنی قولداروں کے حقوق کی حفاظت کا مسئلہ ایک عرصہ سے حکومت سرکارعالی کے زیر غور رہا ہے ۔ حکومت نے آج سے تقریبا (۸) سال قبل سررشتہ مال کے ایک افسر اعلی مسٹر بھروچہ کو حکم دیا تھا کہ وہ زرعی مقروضیت کے مسئلہ کی تفصیلی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرے۔ اس ربورٹ میں بھی مسٹر بھروچہ نے قولداروں کی امداد کی ضرورت پرزور دیا تھا ۔ اس سفارش کی بناء پر حکومت نے قولداروں کی مشکلات کا صحیح اندازہ لگانے کےلئے سررشتہ جات مال و عدالت کے چند تجربہ کار اعلی عہدہ داروں کی ایک کمیٹی مقرر کی ۔ اس کمیٹی نے ہرضلع مین تین معیاری مواضعات کومنتخب کرکے قولداروں کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار جمع کئے اور خود بھی اکثر مواضعات کا دورہ کرکے حالات کا مشاہدہ کیا ۔ کمیٹی مذکور کی سفارشات کے مد نظر حکومت نے قانون موسومہ ” قانون حفاظت حقوق آسامیان شکمی ،، کا مسودہ مجلس وضع قوانین میں پیش کیا جو بعد منظوری مجاز جریدہ اعلامیہ مورخہ ۱۰ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ف میں ،، قانون آسامیان شکمی ،، کے نام سے شائع ہوا ۔

ممالک محروسہ سرکارعالی میں مزارعین کا ایک بڑا حصہ قولداروں پر مشتمل ہے ۔ تاوقیتکہ اس طبقہ کو اپنی قولی زمینات کے قبضہ کی طمانیت حاصل نہ ہواسکی توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی کاشت کو ترقی دیگا ۔ قانون آسامیان شکمی قابضین اراضی کو اسکی اجازت نہیں دیتا کہ وہ قول داروں کو جب ان کاجی چاہے بیدخل کردیں ۔ اس قانون کی روسے وہ قولدار جو (۶) سال یا اس سے زائد عرصہ سے اراضی کی کاشت کر رہے ہوں محفوظ آسامیان شکمی متصور ہونگے اور جب تک کہ وہ مقررہ زرلگان پابندی سے ادا کرتے رہیں اور اراضی کو کوئی مستقل نقصان نہ پہنچائیں اراضی سے بیدخل نہیں کئے جاسکینگے ۔ مالک اراضی اگر بذات خود کاشت کرنا چاہے یا کسی غیر زراعتی غرض کے لئے اسکو زمین کی ضرورت ہو تو وہ قولدار کو ایک سال قبل نوٹس دیکر اور قولدار نے اراضی میں جو ترقی دی ہو اس کامعاوضہ ادا کرکے قولدار کو اراضی سے بیدخل کرسکیگا۔ مالک اراضی اور قولدار کے مابین زرلگان سے متعلق کوئی نزاع ہوتو تحصیلدار کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صوابدید سے واجبی زرلگان کا تعین کردے ۔ اگر قولدار نے اپنے قولی زمینات میں درخت نصب کئے ہوں تو یہ درخت قولدار کی ملک متصور ہونگے اور بیدخلی کی صورت میں قولدار کو ایسے درختوں کا معاوضہ واجب الادا ہوگا ۔ بدھنگامی کے زمانہ میں زرلگان کی وصولی کے التواء اور معافی کے بارہ میں بھی احکام درج کئے گئے ہیں تاکہ قولدار ایسے زمانہ میں سالم زرلگان کی ادائی کے لئے پریشان نہ کئے جائیں اور بصورت عدم ادائی اراضی سے بیدخل نہ کئے جائیں ۔

جو قولدار محفوظ آسامیان شکمی کی تعریف میں نہیں آتے ان کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ قول کی مدت دس سال سے کم نہ ہو سکیگی تاکہ انہیں وقت واحد کم ازکم دس سال تک اطمینان حاصل رہے۔

قانون مالگزاری کے تحت شکمیداروں کے ایسے حقوق و قانون آسامیان شکمی کے عطا کردہ حقوق سے بر ترهوں سب حال بحال رهینگے اور اس جدید قانون سے ان پر کوئی ر نہ پڑیگا۔

قانون هذا کی روسے هر اس آسامی شکمی کے حقوق کی فاظت کی گئی ہے جو یکم آذر سنہ ۱۳۳۸ف سے عین ماقبل م ازکم (۶) سال تک کسی اراضی پر قابض رها هو اور ذکورہ مدت میں بطور خود کاشت کیا هو۔

قانون آسامیان شکمی چار ابواب پر مشتمل ہے جنکے ہرست مضامین درج ذیل کئے جاتے هیں ۔

باب اول

(۱) مختصر نام ۔ وسعت مقامی و تاریخ نفاذ ۔
(۲) تعریفات ۔

باب دوم

(۳) محفوظ آسامیان شکمی ۔
(۴) یکم تیر سنہ ۱۳۴۷ف کے بعد بیدخل شدہ آسامیان شکمی بھی محفوظ آسا میان شکمی متصور هونگے۔
(۵) محفوظ آسامی شکمی کے حقوق اور اسکی ذمہ داریان۔
(۶) آسامی شکمی علامات حدود کی نگہداشت کے ذمہ دار هونگے ۔
(۷) قابض اراضی کن صورتوں میں محفوظ آسامی شکمی کی حقیت کو ختم کرسکیگا ۔
(۸) محفوظ آسامیان شکمی نے اراضی کی حیثیت میں جو ترقی دی هواسکا معاوضہ ۔
(۹) محفوظ آسامی شکمی کی وفات پر اسکی حقیت کا جاری رهنا ۔
(۱۰) قابض اراضی پهوڑی کا پابند نهوگا بجز اسکے کہ اسکی رضامندی سے عمل میں آئی هو۔
(۱۱) حکم عدالت کی تعمیل میں ضبطی ، قرقی اور بیع کا امتناع ۔
(۱۲) واجبی زرلگان کے متعلق تحقیقات ۔
(۱۳) اراضی کی ضرورت قابض اراضی کو فی الواقع نہ هونے کی صورت میں بیدخلی کے معاوضہ کیلئے درخواست ۔

باب سوم

(۱۴) جملہ پٹیات وغیرہ کی مسدودی ۔
(۱۵) انتہائی شرح زرلگان مقرر کرنے کے متعلق سرکارعالی کا اختیار۔
(۱۶) زرلگان کی برآیندگی یا معافی ۔
(۱۷) سکونتی مکان سے بیدخل کی مانعت ۔
(۱۸) آسامی شکمی کو اس اراضی کو خرید نے کا پہلا موقعہ دیا جائیگا جس پر اس نے اپنا سکونتی مکان تعمیر کیا هو۔
(۱۹) آسامی شکمی کے حقوق اسکے نصب کردہ درختوں کے متعلق ۔
(۲۰) بوجہ عدم ادائی زرلگان آسامی شکمی کی حقیت ختم کردی جانیکی صورت میں چارہ کار۔
(۲۱) بعض دیگر صورتوں میں آسامی شکمی کی حقیت کے ختم کرنیکے خلاف چارہ کار۔
(۲۲) زرلگان کے رسائد ۔
(۲۳) کوئی زراعتی قول دس سال سے کم مدت کے لئے نہ دیاجاسکیگا اور نہ ایسا کوئی قول ایسی مدت سے قبل محض بوجہ اختتام مدت قول ختم کیاجاسکیگا ۔
(۲۴) قبضہ حاصل کرنے کے لئے طریقہ کارروائی ۔
(۲۵) بعض اراضی سے قانون هذا متعلق نہ هوگا ۔
(۲۶) قانون هذا آسامیان شکمی کے ان حقوق کو متاثر نہ کرسکیگا جو انہیں کسی اور قانون کی روسے حاصل هوں ۔

باب چہارم

(۲۷) قواعــد ۔
(۲۸) تعنقداروں وغیرہ پرسرکارعالی کے اختیارات ۔
(۲۹) ترمیم قانون مالگزاری اراضی ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع - مہر سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ البتہ مونگ سبز اور تور کی قیمتوں میں نمایاں تخفیف کی وجہ سے دالوں کے اوسط اشاریوں میں ۷ اعشاریہ کمی ہوئی۔

دوسری اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ اضافہ ہوا۔ مگر دالوں کے اوسط اشاریہ میں کمی کی وجہ سے جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ایک اعشاریہ کمی ہوئی۔

روغن دار تخم نباتاتی تیل، چمڑا اور کھال، اشیاء تعمیر دوسری خام اور ساختہ اشیا اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریوں میں ۳۱، ۷، ۲۲، ۱۰، ۲۷، اور ۱۵ اعشاریہ کمی ہوئی۔ لیکن خام کپاس اور ساختہ کپاس کے اوسط اشاریے علی حالہ قائم رہے۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کے حساب سے آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۷ تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۷۴ اور ۲۳۵ اور جون سنہ ۱۹۴۵ع ۲۶۶ اور ۲۲۹ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں آگسٹ ۱۹۴۵ع جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (-) بمقابلہ	
		آگسٹ ۴۵ع	جولائی ۴۵ع	آگسٹ ۴۴ع	جولائی ۴۵ع	آگسٹ ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۴۹	۰۰	+۳۰
دالیں	۶	۱۹۳	۲۱۰	۲۱۸	-۱۷	-۲۵
شکر	۲	۱۴۶	۱۴۶	۱۳۲	۰۰	+۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۷	۲۸۴	۲۳۳	+۳	+۵۴
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۴	۲۶۵	۲۲۷	-۱	+۳۷
روغن دار تخم	۵	۲۳۸	۲۶۹	۲۴۹	-۳۱	-۱۱
نباتاتی تیل	۳	۲۶۹	۲۷۶	۲۸۴	-۷	-۱۵
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۲۱	۰۰	-۳۱
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۴۵	۳۲۲	-۲۲	۰۰
اشیاء تعمیر	۸	۲۷۱	۲۸۱	۲۷۷	-۱۰	-۶
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۷	۲۹۴	۲۷۳	-۲۷	-۶
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۶۹	۲۸۴	۲۸۳	-۱۵	-۱۴
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۶	۲۷۴	۲۵۳	-۸	+۱۳

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں مارچ سنہ ۱۹۴۵ع سے اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :—
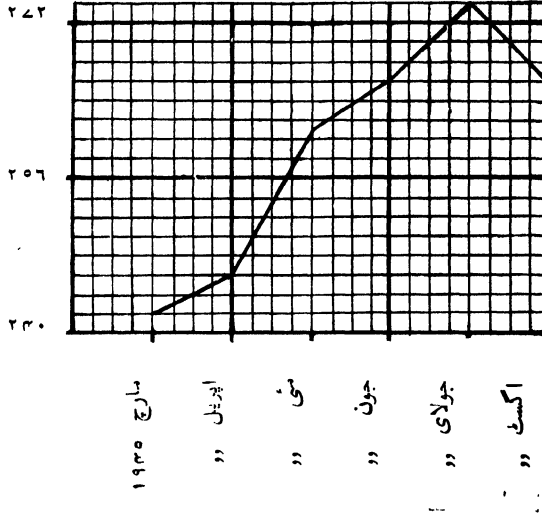
نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں گیہوں باجرا چنا تور اور تل کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ اس کے برخلاف دھان سم (اول و دوم) راگی اور مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔

وسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے۔

اشیاء		اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
			اگسٹ ۴۵ع	جولائی ۴۵ع	اگسٹ ۴۵ع	جولائی ۴۵ع
موٹا چاول	..	۳ - ۷	۱ - ۳	۱ - ۳	۲۳۵	۲۳۵
دھان	..	۱۲ - ۱۴	۳ - ۵	۱ - ۵	۲۸۴	۲۹۱

گیہوں	۰۰	۵ - ۷	۶ - ۲	۷ - ۲	۳۰۸	۳۰۰
جوار	۰۰	۰ - ۱۰	۱۰ - ۵	۹ - ۵	۱۷۸	۱۸۰
باجرہ	۰۰	۸ - ۱۰	۱۰ - ۵	۸ - ۵	۱۸۷	۱۹۱
راگی	۰۰	۵ - ۱۱	۱۳ - ۵	۱۰ - ۵	۱۹۵	۲۰۱
مکئی	۰۰	۱۳ - ۱۰	۰ - ۶	۸ - ۵	۱۸۰	۱۹۷
چنا	۰۰	۱۰ - ۷	۱۴ - ۳	۰ - ۴	۱۹۷	۱۹۱
تور	۰۰	۱ - ۱۰	۰ - ۶	۱ - ۶	۱۳۸	۱۶۵
نمک	۰۰	۱۳ - ۸	۶ - ۶	۶ - ۶	۱۳۸	۱۳۸
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۲۰۷	۲۰۹

مندرجہ ذیل گراف میں مارچ سنہ ۱۹۴۵ع سے اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع تک ۱۰ اہم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ پلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے -

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ

حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع	اگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۱۵۱۲۸	۹۳۰
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	۲۲۹
چاول	..	۳۰۳۶۹	۱۷۲۸۸
جوار	..	۳۶۹۱۳	۹۲۸۸
باجرہ	..	..	..
راگی	..	..	..
ماش	..	۳۲۲۷	۲۱۷
چنا	..	۳۹۱۰	۲۷۸۴
گھی	..	۱۰۵ من	۱۶۳ من
چاء	..	۲۵	۵۵۷
شکر	..	۷۲۱۳	۴۷۵۱

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ علی الترتیب ۹۶ روپے ۴ آنے اور ۸۷ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۵ روپے ۸ آنے اور ۱۳۵ روپے فی صد تولہ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اگسٹ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور اگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰
جولائی سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
اگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۶	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

جون سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھےوہ درج ذیل ہیں ۔

تفصیلات		اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
سرکاری تمسکات		روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد	۱۰۰-۱۳ ½
,, ,,	۳ فی صد	۱۰۳-۰

پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۳ ½ فی صد	۱۰۰-۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۰-۰
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۴۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۰۰
پارچہ جات		
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۶۷-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، روپیہ کلدار)	۲۱۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۶۸۳-۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۱۶-۰
شکر		
نظام کارخانہ شکر سازی معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۰-۰
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۳۸-۰
سالارجنگ کارخانہ شکر سازی	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰ سکہ عثمانیہ)	۱۶-۰
کمیکلز		
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ ادا شدہ ۸ سکہ عثمانیہ)	۴-۱۳
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۱۲
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۰
متفرق		
آلوین میٹل ورکس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۰-۸
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶۵-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۲-۰
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۵-۱۲

کپاس

آگست سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۵۲۱۷ گھٹے کپاس پریس کی گئی ۔ اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور آگست سنہ ۱۹۴۴ع میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب ۶۸۳۶ اور ۴۸۰۵ تھی ۔

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۵۰.۴ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔ اس کے بر خلاف جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۴۴.۱ لاکھ پونڈ اور اگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۵۸.۹ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا ۔

ساختہ کپاس

اس مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵۶٫۵۲ لاکھ گز رہی - اس کی مقدار جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۶۲
لاکھ گز اور آگست سنہ ۱۹۴۴ء میں ۵۸٫۰۰ لاکھ گز رہی - زیر تبصرہ مہینے میں ۲۰۹۴.۲ لاکھ پونڈ سوت تیار
اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ء اور آگست سنہ ۱۹۴۴ء میں تیار کردہ سوت کی مقدار علی الترتیب ۱۹۹
لاکھ پونڈ اور ۲۲٫۸۷ لاکھ پونڈ تھی -

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ برآمد شدہ کپاس کی مقداریں دی گئی ہیں -

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		اگسٹ ۴۵ء	اگسٹ ۴۴ء	اگسٹ ۴۵ء	اگسٹ ۴۴
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۵۳۴۴۷	۹۶۷۲	۶۷۴	۴۲
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۵	۴	۳۸	۴۹۵۴
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۳۹۵
جملہ	..	۵۳۴۷۲	۹۶۷۶	۷۱۲	۵۳۹۱
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ	..	۳۲۰۸۳	۵۸۰۶	۴۲۷	۳۲۳۵

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیا سلائی کے کارخانوں میں ۲۱۰۱۲ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں جولا
سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۹۸۴۲ گروس ڈبے اور آگست سنہ ۱۹۴۴ء میں ۱۶۹۹۷ گروس ڈبے تیار ہوئے تھے -

سمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سیمنٹ کی پیداوار ۱۳۷۴۵ ٹن رہی - اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۶۹۳
ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۷۸۰۳ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی -

آگست سنہ ۱۹۴۵ء جولائی سنہ ۱۹۴۵ء اور آگست سنہ ۱۹۴۴ء میں تیار شدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ہ

اشیاء		اکائیاں	آگسٹ ۴۵ء	جولائی ۴۵ء	آگسٹ ۴۴ء	(+) یا (−) بمقابلہ	
						جولائی ۴۵ء	آگسٹ ۴۴
پارچہ	..	گز	۵۶۵۲٫۴	۶۳۶۲٫۳	۵۸۰۰٫۱	−۷۰۹٫۹	−۱۴۷٫۷
سوت	..	پونڈ	۲۰۹۳٫۹	۱۹۹۹٫۵	۲۲۸۷٫۳	+۹۵٫۴	−۱۹۲٫۴
سمنٹ	..	ٹن	۱۳٫۷	۱۵٫۶	۱۷٫۸	−۰٫۹	−۳٫۱
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۱٫۰	۱۹٫۸	۱۶٫۹	+۱٫۲	+۴٫۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک کمپنی قائم ہوئی ۔اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۱۲ ہوگئی۔

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں سرکار عالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۴٥٠.۴ لاکھ روپیہ اور ۳۵٫۷ لاکھ روپیہ رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ آمدنی ۳۸٫۷۶ لاکھ روپیہ اور ۶۸.۰ لاکھ روپیہ تھی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے جملہ ۲۲٫۱۵ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی ۔ اس کے بر خلاف آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲٫۶۴ لاکھ روپیہ تھی ۔

زیر تبصرہ مہینوں میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۴۳۳۱۹۱ اور ۱۶۱۹۱۵۳ رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۳۶۹۸۶۶ مسافروں نے اور بسوں سے ۱۵۸۴۱۱۰ مسافروں نے سفر کیا ۔

اُسے ابھی سے
مقوّی غذا دیجئے
... اور اُسے ایک
تندرست عورت بنائیے
اُسے ابھی سے کافی مقوّی غذا دیجئے تاکہ وہ چست بھی بنے۔
بڑے ہوکر بھی طاقت قائم رہے اور آئندہ عورت کے فرائض کو بخوبی انجام
دینے کے قابل بنے۔ یاد رکھئے ڈالڈا سب قسم کے کھانوں کو زیادہ مقوّی بناتا
ہے۔ ہمیشہ اس خالص وٹامن دار روغن سے گھر کے کھانوں کو تیار کریں
کیونکہ ہر شخص کو ہر عمر میں طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور ڈالڈا
اُن تمام اجزا کو جو قوت پیدا کرتے ہیں بہت زیادہ مقدار میں مہیا کرتا ہے
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوّت بخش
DALDA
VANASPATI
HVM. 42-304-40 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

1

کپڑوں میں چھید، اُن کا پھٹنا یا اُدھیڑ جانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لئے پٹکنے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

2 3 4

اِن نمبر شدہ تصویروں کو دیکھئے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑے کو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کو ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے (۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تا کہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو ذرا چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کی ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے تا کہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جائے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھرپور ہے دور کر دیجئے۔ سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔

سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

SUNLIGHT SOAP

On H.E.H. the Nizam's Service.

کارسرکاری

HYDERABAD INFORMATION

معلومات حیدر آباد

To

بخدمت

۲۲۱۵ - خدمت عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر
حیدرآباد دکن

Office of the Director,
Information Bureau, H.E.H. the Nizam's Government,
Hyderabad-Deccan.

دفتر محکمہ اطلاعات سرکار عالی حیدرآباد دکن

Reg. No. M. 4387.
HYDERABAD INFORMATION
معلومات حیدرآباد رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نمبر ۱۸۳